چار سو سے زائد جانثارانِ مصطفیٰ ﷺ کے امتیازی کارناموں کی مستند دستاویز

اصحابِ رسول ﷺ کے القاب

تعارف، خصوصیات، اجمالی سیرت، علمی، عملی،
حربی اور نسبتِ رسول ﷺ کے عکاس خطابات

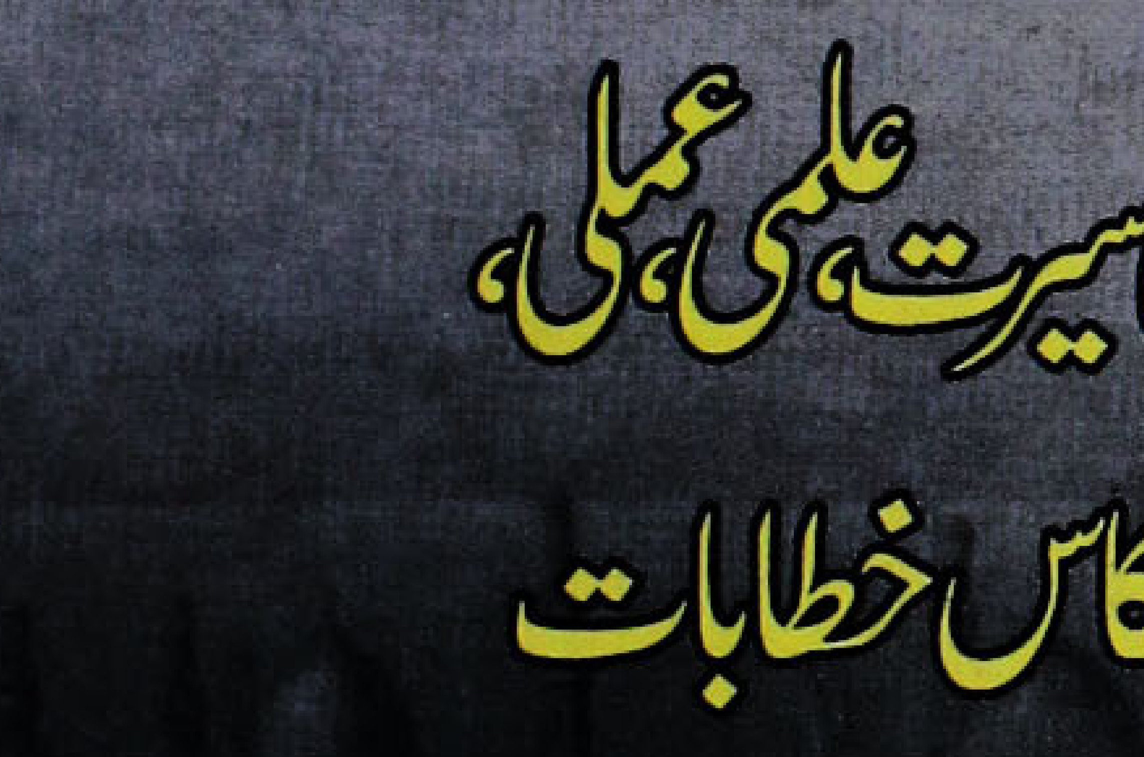

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ

اور ایک دوسرے کے نام نہ دھرو (الحجرات ۱۱)

معارف الاسلامی

تحقیق و ترتیب
مولانا محمد اسلم زاہد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ

اور ایک دوسرے کے نام نہ دھرو (الحجرات: 11)

چار سو سے زائد جانثارانِ مصطفی ﷺ کے امتیازی کارناموں کی مستند دستاویز

اصحابِ رسول ﷺ کے القاب

تعارف، خصوصیات، اجمالی سیرت، علمی، عملی، حربی اور نسبتِ رسول ﷺ کے عکاس خطابات

☆ جن کے مطالعہ سے جہاں ان کے اسلامی کارنامے دل و دماغ کو روشن کرتے ہیں وہاں انسانیت پر تعلیماتِ حبیب ﷺ کے کمالات بھی واضح نظر آتے ہیں ☆ ہر لقب میں صفاتِ محمد ﷺ کی روشنی ☆ اللہ کے رسول ﷺ، خلفائے راشدین و صحابہؓ کے عطا کردہ القاب ☆ کتاب و سنت اور تاریخِ اسلامی کے لاکھوں صفحات کی عرق ریزی ایمان افزا ہے ☆ سیرت نگاری کا یہ منفرد مجموعہ کسی بھی زبان میں پہلی کاوش ہے ☆ ہر لقب مدلل، ہر سطر منور اور سرورِ قلب و جاں کا سامان ہے

تحقیق و ترتیب
مولانا محمد اسلم زاہد
مدرس
بیت العلوم لاہور

معارف
الادب الاسلامی
www.adbeislami.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ن والقلم وما یسطرون

ن۔ اور قسم ہے قلم کی اور جو کچھ فرشتے لکھتے ہیں

297.9922
محمد ص
14237

جملہ حقوق (مضامین وخطاطی) محفوظ ہیں۔

نام کتاب: .... حضرت محمد ﷺ کا عہدِ شباب (بلوغت تا اعلان نبوت تک)

تحقیق وترتیب: .... مولانا محمد اسلم زاہد مدرس بیت العلوم لاہور

خطاطی سرورق وآیات:۔ مولانا محمد ابراہیم زاہد

بار: اوّل — سنِ اشاعت: جنوری ۲۰۱۶ء

ناشر: الهادی للنشر والتوزیع

۳۸۔ غزنی سٹریٹ اردو بازار، لاہور۔
فون: 042 37361473 موبائل: 0300-6609226
ای میل: alhaadi38@gmail.com

خط وکتابت کے لیے:
معارف الادب الاسلامی
www.adbeislami.com
شعبہ نشر واشاعت بیت الرحمت ٹرسٹ

پتہ: نزد جامع مسجد رحمۃ للعالمین مین بازار کھاڑک (ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن) لاہور۔ فون نمبر: 0423-7446655

قانونی مشیر:
محترم مسعود الحسن ایڈووکیٹ
جناب نذیر احمد ایڈووکیٹ

اکاؤنٹ نمبر
بیت الرحمت ٹرسٹ
012620196-C
الائیڈ بنک اعوان ٹاؤن برانچ لاہور

ملاحظہ: حتی المقدور کوشش کی جاتی ہے کہ مضامینِ کتاب کی تیاری میں غلطی نہ ہو، تاہم قارئین کہیں فروگذاشت دیکھیں تو ضرور مطلع کریں، تاکہ اگلے ایڈیشن میں تصحیح کی جائے۔ شکریہ

Marfat.com

Hafiz
Fazal-ur-Rahim
Ashrafi

- Vice Chancellor: Jamia Ashrafia
- Director Education: Jamia Ashrafia
- Patron: Ummul Qura Institute Lahore
- Patron: Ashrafia Girls College Lahore

الجامعۃ الاشرفیۃ

حافظ فضل الرحیم اشرفی

- نائب مہتمم و ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ، لاہور
- سرپرست معہد ام القریٰ، لاہور
- سرپرست اشرفیہ گرلز کالج، لاہور

Ref. # .... Dated.....................

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم امّابعد!

عزیزم مولانا محمد اسلم زاہد صاحب کی کتاب ''اصحابِ رسول ﷺ کے القاب'' چیدہ چیدہ مطالعہ کیا، موصوف نے القابُ الصّحابہ رضی اللہ عنہم پر بڑے پیارے انداز میں ایک گلدستہ جمع کیا ہے، پڑھ کر دل سے دعائیں نکلی ہیں۔ اصحابؓ رسول ﷺ کے القاب جیسا کہ موصوف نے ذکر کیا حدِ تواتر کو پہنچے ہوئے ہیں۔ قارئینِ کرام! ذہن و دل کو متوجہ کر کے ان کے القاب کے مفہوم اور معانی کو ذہن نشین کریں ایمان تازہ ہو جائے گا۔

اللہ جل شانہٗ موصوف سلّمہٗ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ'' کا مصداق بنائے آمین

محتاجِ دُعاء

حافظ فضل الرحیم اشرفی

نائب مہتمم، جامعہ اشرفیہ لاہور

Postal Address: House # 1, Jamia Ashrafia Ferozepur Road, Lahore - 54600
Ph: +92-42-37429591 Fax: +92-42-37552986 E-Mail: hfrahim@gmail.com Website: www.jamiaashrafia.org

Marfat.com

صفوۃ الصُّلحاء، سیّدالعلماء، جامع الکمال، صادِق الاحوال

حضرت مولانا الشیخ عبدالحفیظ المکی صاحب

خلیفہ مجاز قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی ثم المہاجر المدنی نوراللہ مرقدہٗ
وشیخ الحدیث (سابقًا) بالمدرسۃ الصّولتیہ بمکّۃ المکرمۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ وحدہٗ والصّلاۃ والسّلام علٰی من لّانبی بَعْدَہٗ وعلٰی آلہٖ اصحابہٖ اجمعین امابعد!

اصحاب رسول صلوات اللہ وسلامہ علیہ ورضی اللہ عنہم اجمعین کی مدح سرائی ومناقب عظیم قرآن وسنت میں بھرے پڑے ہیں۔ ان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ سیدالانبیاء والمرسلین کی صحبت مبارکہ کے لئے خود چنا اور رضی اللہ عنہم کے مبارک خطاب وبشارت سے نوازا۔

ایسی جلیل القدر اور عظیم الشان شخصیات کا تذکرہ، ان کی خصوصیات کا تعارف اور سیرت کا تذکرہ ظاہر ہے انتہائی مبارک اور دِل ودماغ منور ومعطر کرنے کا موضوع ہے۔ مصنف کریم حضرت مولانا محمد اسلم زاہد نے چارسو سے زائد جان نثارانِ محمد ﷺ اور فدائیانِ اسلام کے مختلف القاب اور ساتھ ہی ان کا مختصر تعارف خصوصیات اور اجمالی سیرت واحوال مختلفہ کا بہت احسن انداز سے مجموعہ مبارکہ تیار فرمادیا ہے۔ اور ماشاءاللہ نہایت مستند اور محققانہ انداز ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی شایانِ شان ان کو جزاءِ خیر عطا فرمائے اور اپنے بندوں کو اس سے مستفید ومستفیض فرما کر اصحابِ رسول ﷺ کی محبت وعظمت کے بڑھنے کا ذریعہ بنائے اور ان حضرات مبارکین کے انوار سے سب کو منور فرما کر ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرکر جنت الفردوس میں ان کی معیت میں جگہ عطا فرماوے۔ آمین۔

وَصَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَسَیِّد مُرْسلِہٖ وَخَاتم اَنْبِیَائِہٖ سیّدنا وحبیبنا وقرۃ اَعْیُنِنَا ونبیّنا ومَوْلَانا محمّد النّبی الامّیّ الکَرِیم وَعلٰی آلہٖ وَاصحابہ واَزْواجہ واَتباعہٖ اَجْمعِیْن وَبَارِك وسلِّم تَسْلیمًا کَثیرًا کثیرًا

کتبہ الفقیر الٰی رحمۃ ربہ الکریم

عبدالحفیظ المکی ۸ محرم ۱۴۲۳ھ مکہ مکرمہ

Marfat.com

استاذ العلماء، قدوۃ الصلحاء، محبوب المشائخ

حضرت مولانا عبدالوحید المکی ثم المدنی

شیخ الحدیث دارالعلوم المدینۃ المنورہ

الحمدللّٰہ علی احسانہٖ والشکر لہٗ علی توفیقہٖ وامتنائہٖ واشھد ان لّاالٰہ الّا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ تعظیمًا لِسانِہٖ واشھد انّ محمّدًا عبدہٗ ورسولہٗ، الداعی الی رضوانہ وعلی الہ واصحابہ الملقبون بشتی الالقاب وعلی ازواجہ واتباعہ واحوالہ امابعد!

حضرت مولانا محمد اسلم زاہد زیدمجدہ نے ''اصحابِ رسول ؐ کے القاب'' کتاب تحریر فرمائی ،جوایک نیا موضوع اور نیا انداز ہے حقیقت یہ ہے کہ صحابہؓ کے اس تفصیلی تذکرے اور ذکر القاب سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت کوحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کتنا عشق ومحبت ہے۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن اور جوانی ''اعلان نبوت سے پہلے کے حالات'' پرقلم اٹھایا ہے وہ بھی نیا موضوع اور عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین اور دلائل سے مزین کتاب ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے ،تالیفات وتصنیفات کو قبولیت سے نوازے اور صدقہ جاریہ بنائے۔آمین۔

وصلّی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیّدنا وحبیبنا مولانامحمّد وعلی الہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وذریّتہٖ واتباعہٖ اجمعین۔

مترجم تفسیرِ کبیر حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری صاحب مدظلہ

امیر: کاروانِ اسلام پاکستان

دو کتابیں ''اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے القاب'' اور صحابیاتؓ کے القاب وتعارف نظرنواز ہوئیں، اس قسم کے موضوعات پرلوگ قلم تواٹھالیتے ہیں لیکن ان کی تکمیل کم ہی مصنفین کونصیب ہوتی ہے، مولانا محمد اسلم زاہد پراللہ کا خصوصی کرم ہے کہ وہ اصل عربی کتابوں کے سمندر سے علمی موتی نکالتے ہیں، مجھے حیرت انگیز اور ایمان افروز خوشی ہوئی ہے۔'' اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ'' امید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سیرت نگار تادمِ زیست امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے بزرگوں کا یہ فیض عام کرتا رہے گا۔

Marfat.com

(مولانا الشیخ المفتی) عبدالرحمٰن الکوثر مدّ ظلہ العالی

ابنِ مفتی عاشق الٰہی صاحب رحمہ اللہ علیہ (مدفونِ جنت البقیع)

مدرس: مسجد نبوی ﷺ و پروفیسر جامعہ طیبہ۔ مدینہ منورہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم،

اللہ کے رسول ﷺ کے تلامذہ، آپ ﷺ کے ہمنشیں، سفر و حضر اور امن و جنگ میں آپ ﷺ کے ساتھی، جانثار و فدا کار ہمراہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات و واقعات لکھنا، پڑھنا اور انہیں پھیلانا دراصل سیرت نبوی ﷺ کی روشنی کو عام کرنا ہے، اس لیے کہ وہ جن مقامات تک بھی پہنچے آپ ﷺ کی تربیت، آہِ سحری اور آپ ﷺ کی تعلیم کی بدولت پہنچے۔ قرآن کریم میں بھی بے شمار آیات ان فرشتہ صفت انسانوں کی شان میں نازل ہوئیں۔ مولانا محمد اسلم زاہد نے ان قرآنی شخصیات کے مختصر تعارف کے ساتھ ان کے القاب و خطابات پر مشتمل ایک مستند علمی، تاریخی، ادبی، معلوماتی اور دلچسپ دستاویز تیار کردی ہے۔ ان کی دیگر تحقیقی کتابوں کی طرح یہ بھی ایک منفرد کاوش ہے۔ ہمارے علمی مراکز میں عمومی، سرکاری اور علمی القاب کے موضوع پر ضخیم کتابیں موجود ہیں۔ لیکن صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے القاب پر مبنی یہ پہلا مجموعہ ہے، جس کے مطالعہ سے ایک قاری چار سو سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم کے سینکڑوں القاب، ان کی خصوصیات، دربارِ نبوی ﷺ میں ہر ایک کے مقامِ خاص اور امتیازی اوصاف سے واقف ہو جاتا ہے۔

امید ہے قوتِ استدلال، حسنِ ترتیب اور انفرادی ادبیت سے معمور یہ گلدستہ قارئین کی زندگی میں اثر کیے بغیر نہیں رہے گا، اس کتاب کا ترجمہ اگر عربی اور انگریزی میں بھی کردیا جائے تو بہت فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

Marfat.com

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ العالی

مدیر جامعہ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ (مصنف کتبِ کثیرہ)

و مدیر "ماہنامہ القاسم" نوشہرہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ، اما بعد

مولانا محمد اسلم زاہد ایک لائق مدرس، تصنیفی و تالیفی کام کے عمدہ ذوق سے بہرہ ور، مسند احمد جیسی موقر کتاب کے مترجم اور تنِ تنہا ایک علمی انجمن ہیں۔ مولانا دینی کتابوں کے لیے تصور و تخیل کے جس درجے پر پہنچ کر سینکڑوں آیات اور لاکھوں احادیث میں سرچ کرتے اور استدلال کی پختگی کے ساتھ اپنے قارئین کو سیدنا محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور حبِ اسلام کے خوشبودار سلسلے سے وابستہ کرتے ہیں، یہ انہی کا حصہ ہے۔ ابھی یہ دو کتابیں (عہدِ نبوی ﷺ کی قرآنی خواتین اور اصحابِ رسول ﷺ کے القاب) اپنی جدّتِ وضع کے ساتھ اہلِ اسلام کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہیں، معترف ہوں کہ مصنف صاحبِ علم بھی ہیں اور صاحبِ قلم بھی۔ جہاں لاکھوں مسلمان ان کی کتابوں سے مستفید ہو رہے ہیں، وہاں میں بھی ان کی تحریر پڑھے بغیر نہیں رہتا۔

اوّل الذکر کتاب ڈھائی سو کے قریب ان خواتین کے تعارف و القاب و خطابات پر مشتمل ہے، جن کے اسمائے گرامی نزول قرآن کے پسِ منظر میں آتے ہیں، میرا دل چاہتا ہے ہر تعلیم یافتہ لڑکی اور دینی علوم کی طالبہ اسے پڑھے۔ اسلام کی ان قابلِ فخر شخصیات کے کارناموں اور نیک اعمال کے مطالعہ کی بدولت ان کی زندگی میں روشنی آئے گی۔ اور دوسری کتاب چار سو سے زائد صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے سینکڑوں القاب کا گلدستہ ہے اس کے مطالعہ سے قاری جہاں اسلامی تاریخ کے لاتعداد مناظر سے لطف اندوز ہوگا وہاں اپنے ایمان و عمل میں بھی تازگی محسوس کرے گا۔ میری دعا اور تمنا بھی ہے کہ اُمتِ مُسلمہ کے اہلِ نظر مولانا کی تحریروں کی قدر کریں (آمین)۔

Marfat.com

استاذ العلماء، شیخ الحدیث

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم،

امابعد: اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل وکرم ہے کہ انہوں نے اپنے دین مبین کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن'' اور عالم اسباب میں اس کی حفاظت کا یوں انتظام فرمایا کہ اہل حق کی ایک جماعت کو چن لیا ہے جو قیامت تک دین مبین کے تمام شعبوں کی پاسداری کا فریضہ سرانجام دیتی رہے گی۔ اہلِ حق کی اس خوش نصیب جماعت کی ہستیوں میں سے ایک نیک ہستی حضرت مولانا محمد اسلم زاہد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ہے جنہوں نے بڑی محبت اور محنت سے ''اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے القاب'' کے نام سے انتہائی منفرد اور عمدہ کتاب تالیف فرمائی ہے اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ مؤلف زید مجدھم کی جملہ تالیفات اور نیک مساعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضا وخوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ امین یا الٰہ العٰلمین۔

محتاجِ دعا

محمد حسن عفی عنہ

مدرس: جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہو

مدرس: جامعہ مدنیہ جدید رائے ونڈ روڈ لاہور

Marfat.com

فہرست عنوانات مضامین

صفحہ نمبر	تقاریظ: علماء کرام، اساتذہ عظام ومشائخ ملت
۳	حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ جامعہ اشرفیہ لاہور
۴	حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہ، مدرسہ الصولتیہ مکہ مکرمہ
۵	مولانا عبدالوحید مکی صاحب مدظلہ دارالعلوم المدینۃ المنورہ
۶	حضرت الشیخ عبدالرحمٰن الکوثر صاحب مدظلہ مدرس مسجد نبوی ﷺ پروفیسر جامعہ طیبہ، سعودی عرب
۷	مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہ، جامعہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نوشہرہ
۳۳	عرض مؤلف

باب:۱ القاب، کتاب وسنت وتاریخ

عنوان نمبر	عنوانات مضامین
۱	لقب کی تعریف اور اس کی وسعت
۲	قرآن کریم اور القابِ انسانی
۳	اصحاب پیمبر ﷺ کے ایمان افروز القاب وخطابات
۴	حضور ﷺ کی نسبت کے القاب
۵	القاب ایک خوبصورت ذریعۂ تعارف
۶	خیرالقرون میں القاب کا ذکرِ خیر
۷	روایاتِ احادیث میں القابِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا استعمال

باب:۲ جانثارانِ نبی ﷺ کے اجتماعی القاب

عنوان نمبر	عنوانات مضامین
۸	اَلْمُؤْمِنِيْنَ ...... اَلْمُسْلِمِيْنَ
۹	اَلصَّحابی / صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ

Marfat.com

اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ (قبول اسلام میں سبقت والے) ۱۰
اَلْمُھَاجِرِیْن (راہِ خدا میں ہجرت کرنے والے) ۱۱
ذُوالْھِجْرَتَیْن (دو ہجرتوں والے) ۱۲
اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ (اَلْاَنْصَار، اَلْعَقَبِی) ۱۳
اَلْمُصَلِّی اِلَی الْقِبْلَتَیْن (دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے) ۱۴
اَنْصَار رضی اللہ عنہ لقب کی اصل قرآن سے ۱۵
انصار کی پہلی بیعت ۱۲ نبوی ﷺ (اَلْعَقَبِی بیعتِ عقبہ والے) ۱۶
اَلْاَنْصَار صحابہ رضی اللہ عنہم کے قرآنی القاب ۱۷
نُقَبَاء اَنْصَار رضی اللہ عنہم اجمعین (انصار کے ذمہ دار صحابہ رضی اللہ عنہم) ۱۸
اَصْحٰبُ السَّفِیْنَۃ (کشتی والے) ذُوالْھِجْرَتَیْن (دو ہجرتوں والے) ۱۹
اَصْحٰبُ السَّفِیْنَۃ نبوی ﷺ لقب ہے ۲۰
خیر القرون میں اَصْحٰبُ السَّفِیْنَۃ لقب کا استعمال ۲۱
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (تمام صحابہؓ وصحابیاتؓ) ۲۲

جہادی القاب، غزواتِ رسول ﷺ سے منسوب خطابات

بَدْرِیْ، اُحُدِیٌّ۔ اَفْضَلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور مُؤْمِنِیْن (شرکاء بدر واُحد) ۲۳
اعزازی بدری (بدر میں شرکت نہ کرنے کے باوجود اعزازات دیئے گئے) ۲۴
اَصْحَابُ الشَّجَرَۃ ''درخت کے نیچے بیعت کرنے والے'' (شرکاء حدیبیہ) ۲۵
اَصْحَابُ الشَّجَرَۃ کے دو قرآنی القاب ۲۶
خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ (اس وقت روئے زمین میں سب سے افضل) ۲۷

Marfat.com

بَدرِی ،اُحُدِی ، عَقَبی اور شَجَرِی ۲۸
(شرکاء بدر، اُحد، عقبہ وحدیبیہ)
اَصْحٰبُ سُوْرَۃَ البَقَرۃ، اَلْمُؤمِنِیْن (غزوۂ حنین کے مجاہدین) ۲۹
اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالصَّادِقُوْنَ (غزۂ احزاب کے شرکاء کے دو قرآنی القاب) ۳۰
اَلشَّہِیْد (اپنی جان اللہ کی بارہ گاہ میں حاضر کرنے والے) ۳۱

علمی القاب، افتاء، خطابت، قراءت

اَلْمُفْتی لقب والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (دین کے مسائل میں پختہ علم رکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم) ۳۲
خُطَبَاءُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے خطیب صحابہؓ) ۳۳
اَلْقُرَّاء (قرآن کریم کثرت سے پڑھنے والے) ۳۴

نسبتِ حبیب ﷺ کے القاب

کَاتِبُ النَّبِی ﷺ / کَاتِبُ الْوَحْی (حضور ﷺ کے میر منشی) ۳۵
رَدِیْفُ النَّبِی ﷺ (ہم رکابِ رسول ﷺ) ۳۶
رُدَفَاءُ النَّبِی ﷺ (نبی اکرم ﷺ کے ہمرکابوں کی تعداد) ۳۷
رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے قاصد) ۳۸
حَادِیُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے حُدی خواں) ۳۹
عُمَّالُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے محاصلین) ۴۰
نُجَبَاءُ النَّبِی ﷺ (نبی ﷺ کے مخلص دوست) ۴۱
حَارِسُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ (محافظین رسول ﷺ) ۴۲
جنگ اُحد میں آنحضرت ﷺ کے محافظین ۴۳

ادبی القاب

شُعَرَاءُ الْاِسْلَام شُعَرَاءُ النَّبِی ﷺ ۴۴
جِہَاد بالسَّیْف اور جِہَادِ بِاللِّسَانِ ۴۵

Marfat.com

شُعَرَاءُ النَّبِی ﷺ کی خدمات ۴۶
الشُّعَرَاءُ الْمُحْسِنِیْن (نیک وصالح شعراء) ۴۷

خدمتِ رسول ﷺ سے متعلقہ چند القاب

خُدَّامِ رَسُوْل ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے خدمت گار) ۴۸
رسول اللہ ﷺ کے عام خدمت گار ۴۹
خدمتِ حبیب ﷺ کے خاص کام اور خدام کے اسماء گرامی ۵۰
مُؤذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہ (حضور ﷺ کے مؤذنین) ۵۱

عطائے رسول ﷺ کے چند القاب

عُتَقَاءُ اللّٰہ (جنہیں اللہ نے آزاد کردیا) ۵۲
حضرت ابن کلدہ رضی اللہ عنہ (عتیق اللہ) ۵۳
طَبِیْبُ الْعَرَبِ (عرب کے ماہر طبیب) ۵۴
الأزرق بن عقبہ رضی اللہ عنہ (عتیق اللہ) ۵۵
الحدّاد (لوہے کا کام کرنے والے) ۵۶
"اَلْمُنْبَعِثُ الثَّقَفِی (المضطجع) ۵۷
حضرت ابراہیم بن جابر رضی اللہ عنہ (عتیق اللہ) ۵۸
حضرت ابوبکر نفیع مسروح رضی اللہ عنہ (عتیق اللہ) ۵۹
اُمَنَاءُ الرَّسُوْل ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے امین) ۶۰
مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے آزاد کردہ غلام) ۶۱

ذاتِ رسول ﷺ سے منسوب چند خطابات

رَبَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ "اللہ کے رسول ﷺ کے سوتیلے بیٹے ۶۲
رَبِیْبُ النَّبِی ﷺ اور وَصَّافِ رَسُوْل ﷺ ۶۳
حضرت سلمہ بن ابی سلمہ قرشی رضی اللہ عنہما ۶۴

Marfat.com

حضرت محمد بن ابی سلمہ القرشی رضی اللہ عنہما اور ان کے بھائی عمر بن ابی سلمہؓ	۶۵_۶۶
مُحَمَّدُوْنَ رضی اللہ عنہم (محمد نام کے صحابہ رضی اللہ عنہم)	۶۷
ابوالقاسم کنیت والے مُحَمَّدُوْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ	۶۸
شَبِیْہُ الرَّسُوْل ﷺ (جنہیں حسنِ محمد ﷺ کی جھلک مل گئی)	۶۹
اخلاقی مماثلت رکھنے والے مَشَبِّھِیْنَ	۷۰
سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا	۷۱
سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب	۷۲
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۷۳
(طلبہ علم دین) اَلْمَسَاکِیْنُ	۷۴
صُفّہ کے کم سن طلبہ	۷۵
حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بن کعب	۷۶
اَلْفُقَرَآءُ الْمُھَاجِرِیْنَ الصَّادِقِیْن	۷۷
اَصْحَابُ الصُّفَّۃِ (اضیافُ النَّبِی ﷺ)	۷۸
قرآنِ کریم میں فُقَرَاء مُھَاجِرِیْن کا لقب	۷۹
ضِیُوْفُ النَّبِی ﷺ (مہمانانِ رسول ﷺ)	۸۰
اَصْحَابِ صُفَّہ کے اَسماءِ گرامی	۸۱
اَلْبَکَّاؤُوْنَ (شوقِ جہاد میں رونے والے)	۸۲

اُخروی القاب، جنتی افراد، دوہرے ثواب کے مستحقین

اَلْمُبَشَّرُوْنَ بِالْجَنَّۃِ (اَلْمَحْفُوْظُوْنَ)	۸۳
حضرت اسلم رضی اللہ عنہ الرَّاعی الْحَبْشِی	۸۴

اجر وثواب کے درجات والے القاب

الشَّھِیْد (عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا)	۸۵
ذُوْ اَجْرَیْنَ (دو ثوابوں والے)	۸۶

Marfat.com

لقب ذُوْاَجْرَیْن کے مزید مستحقین ۸۷

اَلشَّاھِدِیْنَ الصَّالِحِیْنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۸۸

باب ۳: عَشَرَہٗ مُبَشَّرَہ رضی اللہ عنہم اور ان کے انفرادی القاب

اَلْعَشَرَۃُ الْمُبَشَّرَۃ لقب کے مصداق دس صحابہ رضی اللہ عنہم ۸۹

اَلْمَحْفُوْظُوْنَ (تحریف دین اور قول وعمل کے تضاد سے محفوظ) ۹۰

خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم خُلَفَاءُ النَّبِی علیہ السلام فِی الْمَدِیْنَۃ ۹۱

اَصْحَابُ السِّتَّۃِ (چھ حضرات ہمدم وہمقدم) ۹۲

اسماء گرامی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	القابِ امتیاز	عنوان نمبر
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	ثَانِیَ اثْنَیْنِ	۹۳
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	اَلْفَارُوْق	۱۱۳
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	ذُوالنُّوْرَیْن	۱۲۱
حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ	حَیْدَرِ کرَّار	۱۳۴
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ	صَاحِبُ اُحُدٍ	۱۵۱
حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ	حَوارِیُ رَسُوْلِ اللّٰہِ	۱۶۱
حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	وَکِیْلُ اللّٰہِ	۱۶۸
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	فارسُ الاسلام	۱۷۵
حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	مجابُ الدعْوات	۱۸۳
حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	اَمِیْنُ الاُمَّۃ	۱۸۹

باب ۴: القاب صحابہ رضی اللہ عنہم (بترتیب الف بائی)

اسماء گرامی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	القابِ امتیاز	عنوان نمبر
حضرت ابوموسٰی الاشعری رضی اللہ عنہ	القارِئُ المعلّم	۱۹۷
حضرت ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ	اَبُو الْبَنَات	۱۹۸
حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک	ذُوالاُذُنَیْنِ	۱۹۹

Marfat.com

حضرت سعد بن مالک خدری رضی اللہ عنہ	نَجِيْبُ الانْصَارِ	۲۰۱
حضرت ابوکعب رضی اللہ عنہ الحارثی	ذُوالاِدَاوَةِ	۲۰۲
حضرت ابورُہم بن الحصین رضی اللہ عنہ	اَلْمَنْحُور	۲۰۴
حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما	حِبُّ بنُ الحِبِّ	۲۰۸
حضرت انس رضی اللہ عنہ بن نضر	صَادِقُ العَهْدِ	۲۱۱
حضرت آبی اللحم (عبداللہ) رضی اللہ عنہ	ابِیُ اللَّحمُ	۲۱۳
حضرت ابوسلمہ بن الاسد رضی اللہ عنہ	خَلِيفَةُ الرَّسُوْلِ ﷺ فِي الْمَدِينَة	۲۱۵
حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بن عتبہ	ذُوالهِجْرَتَيْن	۲۱۸
حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ	اَلْحَنِيْفُ	۲۲۱
حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ	وَهْبُ الْخَيْرِ	۲۲۴
حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ	وِعَاءُ الْعِلْم	۲۲۶
حضرت ابوعبداللہ سالم رضی اللہ عنہ	المُقْرِى	۲۲۹
حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن صخر	صَاحِبُ العُقَابِ	۲۳۱
حضرت اُبی رضی اللہ عنہ بن شُریق	اَلْاَخْنَسُ	۲۳۳
حضرت ابوالورد حرب رضی اللہ عنہ	اَبُوالْوَرْدِ	۲۳۵
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ	مَسِيْحُ الْاُمَّةِ	۲۳۷
حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ	نِعْمَ الرَّجُل	۲۴۰
حضرت اَدرع اَسلمی رضی اللہ عنہ	حَرَسِیُّ النَّبِی ﷺ	۲۴۴
حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ الْاُسْتُوانَة	۲۴۶
حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ	حَكِيْمُ الْاُمَّةِ	۲۴۸
حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ	اَقْرَأُ الْاُمَّةِ	۲۵۴
حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ	جِرْوُالْبَطْحَاء	۲۵۷
حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ	مُؤَذِّنُ بَيْتِ اللّٰهِ	۲۵۹

Marfat.com

حضرت ابوالقاسم محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما	نَاسِكُ قُرَيْشٍ	۲۶۱
حضرت الاسود بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	المقترِبُ	۲۶۲
حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہ عنہ	عَدُوُّ الْاَوْثَانِ	۲۶۶
حضرت ابن ام عبد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ الوِسَادَة	۲۶۸
حضرت الاسود رضی اللہ عنہ بن سریع	حَمَّادُ رَبِّه	۲۷۹
حضرت الحجاج بن علاط رضی اللہ عنہ	مَعْدِنُ الذَّهبُ	۲۸۱
حضرت المنذر رضی اللہ عنہ بن عائذ	الاشَجّ	۲۸۳
حضرت المنذر رضی اللہ عنہ بن ساوی	صَاحِبُ البَحرَيْنَ	۲۸۵
حضرت اُنیس بن مرثد رضی اللہ عنہ	عَيْنُ النَّبِى ﷺ	۲۸۸
حضرت ابو قبیصہ بن قنافہ رضی اللہ عنہ	الهَلَبُ	۲۹۰
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ	صِدِّيقُ النَّبِى ﷺ	۲۹۱
حضرت ابودُجانہ سماک انصاری رضی اللہ عنہ	ذُوالسَّيْفَينِ	۲۹۷
حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	۲۹۹
حضرت ابوحُصیب الاسلمی رضی اللہ عنہ	عَيْنُ المَشْرِقِ	۳۰۱
حضرت اھبان بن اوس رضی اللہ عنہ	مُكَلِّمُ الذِّئب	۳۰۳
حضرت اَیمن رضی اللہ عنہ بن عبید	صَاحِبُ مطهرَة رسُولِ اللّٰهِ ﷺ	۳۰۶
حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ	نَقِيْبُ النُّقَبَاءِ	۳۰۹
حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ بَغْلَةِ رَسول اللّٰهِ ﷺ	۳۱۱
حضرت انجشہ الحادی رضی اللہ عنہ	حَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ	۳۱۳
حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن خولی	الكَامِلُ	۳۱۵
حضرت ابوالہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ	العَقَبِی	۳۱۶
حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن عمرو	خَيْرُ المُسْلِمِيْنَ	۳۲۰
حضرت اُبی رضی اللہ عنہ معاذ	القَارِی الخَيْر	۳۲۴
حضرت ابوایاس رضی اللہ عنہ	رَدِيْفُ النَّبِى ﷺ	۳۲۷

Marfat.com

حضرت ابن البتیہ ازدی رضی اللہ عنہ	عَامِلُ النَّبی ﷺ	۴۰
حضرت ابوعیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ	اَلْاحمقُ المطاع	۷۲۱
الحکم بن ابی العاص	مُتَّجِر	۷۳۴
حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ	مَولٰی رَسولِ اللہ ﷺ	۶۱
حضرت ابویسار زید رضی اللہ عنہ	مَولٰی النَّبی ﷺ	۶۱
حضرت ابورافع اسلم رضی اللہ عنہ	القِبطی	۶۱
حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ	خَادِم النَّبی ﷺ	۶۱
حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ	صاحِبُ الصُّفَّۃِ	۸۱
حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ	حَارِسُ النَّبی ﷺ	۴۳
حضرت ابراہیم بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ	المبشر بدُعاء النَّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ	مِنَ البَکّائِین	۸۱
حضرت اُصیرم بن وقش رضی اللہ عنہ	عَمِلَ قَلِیلًا و اُجِرَ کثِیرًا	۸۵
حضرت ابواُبی عبداللہ بن ام حرام رضی اللہ عنہ	رَبِیبُ عبادَۃ	۵۷۲
حضرت الاشراف رضی اللہ عنہ	ذُواَجْرَیْن	۸۷
حضرت ادریس رضی اللہ عنہ	ذُواَجْرَیْن	۸۷
حضرت ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ	سَابِعُ سَبعَۃ	۲۱۸
حضرت ابوعنبہ الخولانی رضی اللہ عنہ	ذُوالقِبلَتَین	۵۷۲
حضرت ابواُبی بن اُمّ حرام رضی اللہ عنہ	رَبِیبُ عُبادۃ رضی اللہ عنہ	۵۷۲
حضرت النمر بن تولب رضی اللہ عنہ	اَلْکَیِّس	۷۲۴
حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ	رَبُّ بُجَیلَۃ	۷۳۰
حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ	اَلشَّاھِدُ	۸۷
حضرت ابواُبی ایاس رضی اللہ عنہ	المُبشّر بِدُعاء النَّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ	المُبشّر بِدُعاء النَّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت ابوعامر الاشعری رضی اللہ عنہ	المُبشّر بِدُعاء النَّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ	المُبشّر بِدُعاء النَّبی ﷺ	۷۴۱

Marfat.com

حضرت ابوشریح ہانی الحارثی رضی اللہ عنہ	المُبشّرُ بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ	المُبشّرُ بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت ابوسبرہ بن مالک رضی اللہ عنہ	المُبشّرُ بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
اشعریین	اَرِقّةُ القُلُوب	۶۸۰
اَھلِ الحَرَم	اَصْحَابُ الایلَاف	۷۳۶
اَھلِ مَکّة	اَھْلُ الله	۷۰۸
اہلِ غسان	المُبشّرُون بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
اہلِ قبیلہ دوس	المُبشّرُون بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
اہلِ قبیلہ ثقیف	المُبشّرُون بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
اہلِ وفد نہد	المُبشّرُون بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
اہلِ قبیلہ غفار	المُبشّرُون بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
اہلِ قبیلہ اسلم	المُبشّرُون بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
اہلِ عبدالقیس	المُبشّرُون بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
اہلِ مدینة النبی ﷺ	المُبشّرُون بِدُعَاء النّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ	ذُو اَجْرَیْن	۸۷
حضرت ایمن رضی اللہ عنہ	ذُو اَجْرَیْن	۸۷
اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ	اَلعَقَبی	۱۸

(ب)　　عنوان نمبر

حضرت بشر بن عمرو رضی اللہ عنہ	اَلْجَارُوْد	۳۱۷
حضرت بشیر بن عقربہ	بَشِیْر	۳۱۹
حضرت بشیر الحارثی رضی اللہ عنہ	بَشِیْر	۳۲۰
حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بن عنبس رضی اللہ عنہ	فَارِسُ الحَوّاء	۳۲۱
حضرت برّاء رضی اللہ عنہ بن عازب	ذُو الغُرّة	۳۲۳
حضرت بغیض رضی اللہ عنہ بن حبیب	حَبِیْب	۳۲۵

Marfat.com

حضرت براء رضی اللہ عنہ بن مالک	بَطَلُ الکَرّار	۳۲۷
حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ	نَقِیبُ النَّبی علیہ وسلم	۱۸
حضرت بشر بن سفیان رضی اللہ عنہ	عَامِلُ النَّبی علیہ وسلم	۴۰
حضرت بشر بن ہلال رضی اللہ عنہ	الصَّوَّاف	۷۴۰
(ت، ث)		عنوان نمبر
حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ	خَیرُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃ	۳۲۸
حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ	خَطِیبُ الرَّسول علیہ وسلم	۳۳
حضرت ثروان رضی اللہ عنہ بن فزارہ	الصَّنُمُ	۳۳۲
حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بن بجدد	مَولٰی رَسُوْل اللّٰہ علیہ وسلم	۳۳۳
حضرت ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ	رَدِیْفُ النَّبی علیہ وسلم	۳۷
حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ	ضَیفُ النَّبی علیہ وسلم	۸۱
حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ	الصَّالِحُ الْمُحْسِنُ	۸۸
حضرت ثوبان بن یمرد رضی اللہ عنہ	ذُوالاصَابع	۷۰۴
(ج، ح)		عنوان نمبر
حضرت جاریہ رضی اللہ عنہ اجداری	اَجْدار	۳۳۷
حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ	یُوسفُ الاُمَّۃِ	۳۳۹
حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب	طَیَّار	۳۴۲
حضرت جعیل رضی اللہ عنہ	ظَھْرا ء	۳۴۷
حضرت جلیبیب انصاری رضی اللہ عنہ	غَال	۳۴۸
حضرت جمیل بن معمر رضی اللہ عنہ	ذُوقلبَین	۳۵۰
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما	اَلْعُقَبی	۸۳
حضرت جندب رضی اللہ عنہ بن جنادہ	ضَیفُ الاسلام	۸۱
حضرت جارود العبیدی رضی اللہ عنہ	ذُواَجرَین	۸۷
		عنوان نمبر

Marfat.com

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب	اَسَدُاللّٰہ	۳۵۳
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما	اَھْلِ کساء	۳۵۷
حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما	رَیْحَانُ النَّبی ﷺ	۳۵۸
حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت	شَاعِرُ النَّبی ﷺ	۳۶۴
حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بن الراھب	غَسِیلُ المَلٰئکۃ	۳۶۷
حضرت حوشب رضی اللہ عنہ بن طخمہ	ذُوْظَلِیْم	۳۶۹
حضرت حبیب رضی اللہ عنہ بن مسلمہ	حَبِیْبُ الرُّوْمِ	۳۷۰
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان	صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ	۳۷۲
حضرت حرام رضی اللہ عنہ بن ملحان	اَلْقَارِی	۳۷۴
حضرت حصین بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	بَشِیْر	۳۷۷
حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن صمہ	بَدْرِی	۳۷۹
حضرت حباب رضی اللہ عنہ بن منذر	ذُوالرَّائے	۳۸۲
حضرت حکم رضی اللہ عنہ بن کیسان	سَادَۃ الصَّحابۃ	۳۴
حضرت حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ	کَاتِبُ الوَحْی	۳۵
حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ	رَسُوْلُ الرَّسُول ﷺ	۳۸
حضرت حارثؓ بن سراقہ	شَھِید بدر	۸۳
حضرت حارث بن حنیف رضی اللہ عنہ	حَارِسُ النَّبی ﷺ	۴۳
حضرت حمید بن ثور الہلالی رضی اللہ عنہ	الشَّاعِرُ المحسنُ	۴۷
حضرت حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ	النَّقِیْرُ ، المُسْلم	۸۱
حضرت حارث بن شریک رضی اللہ عنہما	حَوْفزان	۶۷۷
حضرت حارثہ بن بکر رضی اللہ عنہ	اَلحسَّاس	۶۸۲
حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	مَوْلُوْدُ الکَعْبَۃ	۶۸۵
حضرت حمید بن ثور رضی اللہ عنہ	الجمالات	۷۲۲
حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن صمہ	اعزازی بَدری	۲۴
حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ	الاوْسِی	۲۴

Marfat.com

حضرت حارث بن کلدہ رضی اللہ عنہ	طَبِیْبُ العَرَب	۵۳
حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما	عَیْنُ النَّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ	المُبَشِّر یدعاء النبی ﷺ	۷۴۱
حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ	حَجرالخَیر	۷۲۸
حضرت حرملہ بن زید رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ لِسان الصَّادق	۷۴۱
حضرت حنظلہ بن حزیم رضی اللہ عنہ	الاسَدِی	۷۴۱
(خ)		عنوان نمبر
حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ	اعزازی بَدری	۲۴
حضرت خلاد بن سوید رضی اللہ عنہما	صَاحِبُ اَجرِ شَهِیدَین	۳۸۴
حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن الولید	سَیفُ اللّٰہ	۳۸۶
حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید اموی	ذُوالهِجرَتَین	۳۸۹
حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ	المَصْلُوبُ الصَّابِرُ	۳۹۲
حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت	ذُوالشَّهادتَین	۳۹۵
حضرت خذیمہ بن ثابتؓ	المُهَاجِرُالاَوَّل	۳۹۸
حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ثابت	مِنْ خِیَار المُسْلِمِین	۳۴
حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ	المُعَذبُ فی اللّٰہ	۷۳۷
(د، ذ، ر، ز)		
حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ بن خلیفہ	شَبِیْهُ جِبْرِیل	۴۰۰
حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ بن عبد قیس	مُهَاجِری وانصاری	۴۰۳
مہاجری وانصاری صحابہ رضی اللہ عنہم	مُهاجِرو المَكِّیة	۴۰۴
حضرت (ذکوان) رضی اللہ عنہ بن جندب	نَاجِیَة	۴۰۵
حضرت دَرید رضی اللہ عنہ	المُحْسِنُ الشَّاهِدُ	۸۸
حضرت ذُویب بن حبیب رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ بُدْنِ رَسول اللّٰہ ﷺ	۴۰۵

Marfat.com

حضرت رُومان رضی اللہ عنہ	سَفِینۃ	۴۰۷
حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ	العَقبیٌ ۔ الکَامِلُ	۳۱۵
حضرت رافع بن معلّٰی رضی اللہ عنہ	شَہِیْدبدر	۸۳
حضرت رفاعہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ	النَّقِیْبُ	۱۸
حضرت رَبیعہ رضی اللہ عنہ	خَادِمُ النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۰
حضرت رباح الاسود رضی اللہ عنہ	مَولَی النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱
حضرت رفاء بن زید رضی اللہ عنہ	خَادِمُ الرَّسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱
حضرت رافع بن عمیرہ رضی اللہ عنہ	مُکَلِّمُ الذِّئب	۳۰۴
حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن اسلم	خَادِمُ الرَّسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱
حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ	ذُوْاَجْرَیْنَ	۸۷
حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	حِبُّ رسُوْل اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۰۸
حضرت زبرقان رضی اللہ عنہ بن بدر	قَمْرُ النَّجد	۴۰۹
حضرت زید رضی اللہ عنہ بن سعد	صَاحب اَجْرَیْن	۶۱۶
حضرت زاہر رضی اللہ عنہ بن حرام	بَادِیَۃ اٰلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۴۱۳
حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت	راسِخُ العِلْم	۴۱۵
حضرت زید بن عمرو رضی اللہ عنہ	الاَخْوصُ	۷۲۶
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ	حَارِسُ المَدِیْنۃ	۸۳۰

(س، ش)

عنوان نمبر

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ	سَیِّدُ الخزرَج	۴۱۹
حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن عاص	ذُوالتَّاج	۴۲۲
حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن عبید	القَارِیُ	۴۲۵
حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ	صَحَابی بن صَحَابی	۴۲۷
حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ	نَجِیْبُ النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۲۹

۱۶۲۳۴۷۸

Marfat.com

حضرت سرّق بن اسد رضی اللہ عنہ	سُرَّق	۴۳۴
حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن قیس	سَعْدُ الخَیْر	۴۳۵
سعید رضی اللہ عنہ بن جبیر	سَلِیْمٌ	۴۳۶
حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ	رَئِیْسُ الاَوْس	۴۳۷
حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عائذ	القَرْظ	۴۳۹
حضرت سہیل رضی اللہ عنہ بن عمرو	خَطِیْبُ الاسلام	۴۴۱
حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن یربوع	سَعِیْد	۴۴۳
حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ	نَقِیْبُ رَسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸
حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	مُوصِی النّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۴
حضرت سعد بن مالک خدری رضی اللہ عنہ	نَجِیْبُ الاَنْصَار	۲۰۱
حضرت سفیان بن ثابت رضی اللہ عنہ	مِنْ خِیَارِ المُسْلمین	۳۴
حضرت سفیان بن حاطب رضی اللہ عنہ	اَلْقَارِیُ	۳۴
حضرت سہیل بن عامر رضی اللہ عنہ	سَادَۃ الصَّحابۃ رضی اللہ عنہم	۳۴
حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ	رَدِیْفُ رَسُول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۷
حضرت سلیط بن عمر رضی اللہ عنہ	رَسولُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۳۸
حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ	حَارِسُ رَسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳
حضرت سالم رضی اللہ عنہ	رَاعیُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۰
حضرت سابق رضی اللہ عنہ	خَادِمُ رَسُوْل اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵۰
حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ	خَادم النّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۰
حضرت سائب رضی اللہ عنہ	شبیہُ الرَّسُول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۹
حضرت سلیمان بن صخر رضی اللہ عنہ	مِنَ البَکّائین	۸۲
حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ	خَلیفۃُ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم (فی المدینہ)	۲۰۷
حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بن الاکوع	فَارِسُ الرَّسول صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱۰
حضرت سعد بن عبید رضی اللہ عنہ	اَلْقَارِی	۶۷۶

Marfat.com

حضرت سفیان بن عوف رضی اللہ عنہ	اَمِیرُ الصَّوَّاف	۶۸۷
حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ	مُستَجَابُ الدَّعواتِ	۶۹۹
حضرت سنان بن سمی رضی اللہ عنہ	اَلاَهْتَمْ	۷۰۳
حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	سَلْمَانُ الخَیل	۷۲۹
حضرت سعد بن تمیم رضی اللہ عنہ	اَلمبشَّر بدَعوَۃ النَّبی ﷺ	۷۴۱
حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ	مِنَ المُستَضْعَفِیْن	۷۴۱
حضرت شجاع رضی اللہ عنہ بن وہب	رَسُولُ رَسُولِ اللّٰہ ﷺ	۴۴۵
حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما	اِمامُ بَیتِ المَقدس	۴۴۷
حضرت شرحبیل بن اعور رضی اللہ عنہما	ذُوالجَوشَنْ	۴۵۰
حضرت شرحبیل بن معدی کربؓ	عَفِیفٌ	۴۵۲
حضرت شماس رضی اللہ عنہ بن عثمان	شَمَّاش	۴۵۳
حضرت شقران رضی اللہ عنہ	مَوْلٰی النَّبی ﷺ	۶۱
حضرت شمعون رضی اللہ عنہ بن زید	اَلاَنصارِی	۶۱
حضرت شریح بن عامر رضی اللہ عنہ	ذُواللِّحیَۃ	۶۸۶
حضرت شریح بن زیاد رضی اللہ عنہ	اَلْهِرْمَاس	۲۸۳
حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ	قَائدُ المُسْلِمِیْنَ	۷۱۰
(ص، ض، ط)		عنوان نمبر
حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ	اَلْمُطْعِمُ	۴۵۶
حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ	سَابِقُ الرُّوْم	۴۵۸
حضرت صبیح رضی اللہ عنہ	بَدری	۲۴
حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ	المَغفُور	۷۴۱
حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بن سفیان	سَیَّاف رَسُول اللّٰہ ﷺ	۶۱
حضرت ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ	ذُوالعَقِیصَتَین	۴۶۳
حضرت ضرار بن الخطاب رضی اللہ عنہ	آکلُ السَّقب	۷۰۷

Marfat.com

حضرات ضیوف النبی ﷺ	اَصْحٰبُ الصُّفَّة	۸۱
حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بن عمرو	ذُوالنُّور	۴۶۵
حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بن کعب	مِنَ القُرَّاء	۳۴
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن البرّاء	المبشّربُدعَاءِ النَّبی علیہ الصلوٰۃ والسلام	۷۴۱
ع		عنوان نمبر
حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ	اَبُورَاشِدُ	۴۶۸
حضرت عقربہ رضی اللہ عنہ	بَشِیْر	۴۷۰
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن اسحاق	الاَعْرَج	۴۷۲
حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت	مُعلِّمُ الصَّفّة	۴۷۴
حضرت عاقل رضی اللہ عنہ بن بکیر	عَاقِل	۴۷۷
حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ	مَرْفُوعُ الجَسَدِ	۴۷۹
حضرت عوف رضی اللہ عنہ بن مالک	الحبِیبُ	۴۸۱
حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس	اَشْجَعُ الشُّعَراء	۴۸۳
حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن عبدالعزّیٰ	الخَطِیْمُ	۴۸۵
حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن حارث	ذِی خِرَق	۴۸۷
حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ	بَرْكَةُ الشَّام	۴۸۹
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ العَمَامَة	۴۹۱
حضرت عبید رضی اللہ عنہ بن اوس	المقْرِنُ	۴۹۳
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو	ظَلِّيْلُ المَلٰئكةُ	۴۹۵
حضرت عاص رضی اللہ عنہ بن عامر	مُطِيع	۴۹۷
حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بن ثابت	حَمِی الدَّبَر	۴۹۹
حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن سعد	نَسِیجُ وحدَه	۵۰۱
حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ	ذُوالمخْصَرة	۵۰۳
حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ	اَهْلُ البُكَاء	۵۰۵

Marfat.com

حضرت عقبہ بن عامر ؓ	صَاحِبُ البَغْلَةِ	۵۰۷
حضرت عمرو ؓ بن العاص	دَاهِيَةُ العَرَبِ	۵۱۰
حضرت عمار بن یاسر ؓ	الطَّيِّبُ	۵۱۴
حضرت عیاض ؓ بن غنم	زَادُ الرَّاكِبُ	۵۱۶
حضرت عمیر ؓ بن ابی وقاص	شَهِيدُ بَدر	۱۳
حضرت عمیر بن عدی ؓ	البَصِيرُ	۵۱۸
حضرت عمیر ؓ خرباق	ذُوالْيَدَيْنِ	۵۲۱
حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن الخطاب	رَجُلٌ صَالِحٌ	۵۲۳
حضرت عبداللہ ؓ بن رواحہ	كَاتِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ	۵۲۷
حضرت عمیر ؓ بن عبد	المبَشَّرُ بِالْجَنَّةِ	۸۳
حضرت عروہ ؓ بن مسعود	مَسِيحُ الاُمَّة	۵۳۱
حضرت عکاشہ ؓ بن محصن	صَاحِبُ العَونِ	۵۳۳
حضرت عبداللہ ؓ بن عامر	المُسْقى	۵۳۷
حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ	حَمَامَةُ المسجد	۵۴۰
حضرت عبداللہ بن عباس ؓ	تَرْجمانُ القرآن	۵۴۴
حضرت عثمان ؓ بن طلحہ	حَاجِبُ البَيتِ	۵۴۹
حضرت عباس ؓ بن عبادہ	مَهاجِرِی وانصارِیْ	۵۵۱
حضرت عبداللہ ؓ بن ارقم	كَاتِبُ رسولِ اللّٰهِ ﷺ	۵۵۳
حضرت عبدالرحمٰن ؓ بن جبر	ذُوالنّور	۵۵۵
حضرت عبداللہ ؓ بن عبد نہم	ذُوالبِجَادَيْنِ	۵۵۷
حضرت عبیداللہ بن العباس ؓ	تَيَّار الفُرات	۵۵۹
حضرت عبیدہ ؓ بن حارث	شَهِيدُ بَدْر	۸۳
حضرت عامر بن الاکوع ؓ	حَادِی الرَّسُول ﷺ	۵۶۱
حضرت عمرو ؓ بن جموع	نِعمَ الرَّجُل	۵۶۴

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ الاَذان	۵۶۸
حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن بشر	صَاحبُ النُّور	۵۷۰
حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ	المُجدَّعُ فِي اللهِ	۵۷۳
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث	المُصْطَلِقُ	۵۷۶
حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما	قطبُ السَّخاء	۵۷۸
حضرت عیاض رضی اللہ عنہ بن حمار	حَرَمِیُّ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم	۵۸۱
حضرت عبداللہ بن ابی وفی رضی اللہ عنہ	المُبَشَّر بدُعاء النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ	المُبَشَّر بدُعاء النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ	المُبَشَّر بدُعاء النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت عوف بن الحارث رضی اللہ عنہ	العَقبی	۱۶
حضرت عوف رضی اللہ عنہ بن عفراء	شَهِيدُ بَدر	۸۳
حضرت عویم بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ	المُطَهِّرُ	۲۹۱
حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ	حَكِيمُ العَرَب	۶۹۵
حضرت عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ	اَمِيرُ الحجّ	۷۰۰
حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ	خَلِيفَةُ النَّبی فی المدینة	۲۴
حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ	خَلِيفَةُ النَّبی فی المدینة	۲۴
حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن اسماء	مِنَ القُرّاءِ	۳۴
حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ	من عِبَادِ اللهِ شهداء	۳۴
حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ	رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۸
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ	المُتَصافِّين	۶۹۰
حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ	رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم	۳۸
حضرت عیینہ بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ	الجَرّار	۷۳۳
حضرت عباد بن بشر اشہلی رضی اللہ عنہ	عَامِلُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۰
حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ	شَبِيهُ المَلٰئكةِ	۶۹۲

Marfat.com

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن زیاد	شَهِيْدُ بَدر	۸۳
حضرت عبیدہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ	شَاعِرُ النَّبی ﷺ	۴۴
حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ	ضَيفُ النَّبی ﷺ	۸۱
حضرت علیہ بن زید رضی اللہ عنہ	اَلْبَكَّاء	۸۲
حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ	مِنَ البَكَّائين	۸۲
حضرت عمرو بن حمام رضی اللہ عنہ	مِنَ البَكَّائِينَ	۸۲
حضرت عمر بن غنمہ رضی اللہ عنہ	مِنَ البَكَّائِينَ	۸۲
حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ	مِنَ البَكَّائِينَ	۸۲
حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ	مِنَ البَكَّائِينَ	۸۲
حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ	المبَشَّرُ بَدُعاء الرَّسُول ﷺ	۷۴۱
حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	شَاهِدٌ	۸۳_۸۷
حضرت عمرو بن منبہ رضی اللہ عنہ	ابنُ بُرَّاقة	۷۰۹
حضرت عویف بن الاضبط رضی اللہ عنہ	خَلِيفَةُ الرَّسُولِ ﷺ فی المدينة	۲۰۷
حضرت عقبہ بن وہب رضی اللہ عنہ	مُهاجِرُ المكّةِ	۴۰۴
حضرت عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ	ذُو قبلَتين	۵۷۲
حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب	ساقِیُ الحرَمَيْن	۶۷۵
حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ	بَانی البَصْرَة	۶۷۹
حضرت عبداللہ بن ام کلثوم رضی اللہ عنہ	ابن اُمّ مكتُوم	۶۸۱
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ	عَائذُ بَيْتِ الله	۷۲۰
حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل	الرَّاكِبُ المُهَاجِرُ	۶۹۴
حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ	مُحوِّرُ المُسلِمِيْنَ	۶۹۶
حضرت عمرو بن الاہتم رضی اللہ عنہ	المُكَحَّل	۷۱۹
حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام	شَهِيْد بَدرٍ	۸۳
حضرت عوف بن الربیع بن سماعہ	ذُو الخِمَارِ	۷۱۴

Marfat.com

حضرت عامر بن وہب رضی اللہ عنہ	ذُوالرُّمْحَيْن	۷۱۵
حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	سَادَةُ الاسلام	۷۴۰
حضرت عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ	المُعذَّبُ فی اللّٰهِ	۷۳۷
حضرت عبدالرحمٰن بن سمرة رضی اللہ عنہ	المُبَشَّرُ بِدُعاءِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ	المُبَشَّرُ بِدُعاءِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ	المُبَشَّرُ بِدُعاءِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت عروة البارقی رضی اللہ عنہ	المُبَشَّرُ بِدُعاءِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ	رجلٌ صَالِحٌ	۲۱
حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ	المُبَشَّرُ بِدُعاءِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
(ف، ق، ک)		**عنوان نمبر**
حضرت فتح رضی اللہ عنہ	سِرَاجٌ	۵۸۴
حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما	رَدِيفُ النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۳۷
فُقَراء رضی اللہ عنہم	اَلْبَكَّاؤن	۸۲
حضرت قعقاع بن معبد رضی اللہ عنہ	تَيَّارُ الفُرات	۵۵۹
حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم	طَيِّبٌ	۵۸۵
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بن نعمان	ذُوالنُّور	۵۸۷
حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہما	شُرْطَةُ النَّبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۹۰
حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ	سَيِّدُ اَهلِ الوبَرِ	۵۹۳
حضرت قیس بن الحصین رضی اللہ عنہ	ذُوالغُصَّة	۵۹۴
حضرت قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ	العَقَبِیُّ	۱۵
حضرت قطبہ رضی اللہ عنہ بن عبد عمر	مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِين	۳۴
حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما	رَدِيفُ الرَّسُوْل صلی اللہ علیہ وسلم	۳۷
حضرت قرة المزنی رضی اللہ عنہ	مُبَشرُ بِدعوَة الرَّسُوْل صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت قیس رضی اللہ عنہ بن عبداللہ	النَّابغَة	۴۷۵

Marfat.com

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر	صَاحِبُ الْبُرْدَةِ	۵۹۶
حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک	شَاعِرُ الْاِسْلَام	۶۰۳
حضرت کعب بن زید رضی اللہ عنہ	مِنَ الْقُرَّاء	۳۴
حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ	الْمُبَشَّر بِدُعَاء النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
حضرت کلب بن اسد رضی اللہ عنہ	الْمُبَشَّر بِدُعَاءِ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۴۱
(م)		عنوان نمبر
حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ	عَفِيفُ الْمَسْئَلَة	۸۳
محمد نام کے ۱۵ اصحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر	مُحَمَّدُوْنَ	۶۸
حضرت مسعود رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن	مُطَاعٌ	۶۰۴
حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن الحارث	خَمْخَامٌ	۶۰۶
حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن ہدم	صَاحِبُ الْجَزُوْرِ	۶۰۷
حضرت محرز بن نضلہ رضی اللہ عنہ	الْمُهَيْرَة	۶۰۹
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن حارث	الْقَارِی	۶۱۱
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ	شَبِيْهُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱۳
حضرت مطیع رضی اللہ عنہ بن اسود	الْمُطِيْعُ	۶۱۵
حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بن ابی فاطمہ	صَاحِبُ خَاتَمِ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم	۶۱۶
حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ	صَاحِبُ النَّهْرِ	۶۱۸
حضرت معوّذ رضی اللہ عنہ بن عفراء	شَهِيْدُ بَدْر	۸۳
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل	اِمَامُ الْعُلَمَاء	۶۲۰
حضرت معمر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ	حَلَّاقُ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۲۷
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن حارث	سَيِّدُ فِتْيَانُ اَهْلِ الْجَنَّة	۶۳۰
حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ	مُغِيْرَةُ الرَّائے	۶۳۳
حضرت منذر رضی اللہ عنہ بن عمرو	الْمُنْعِقُ لِلْمَوْتِ	۶۳۶
حضرت مولہ رضی اللہ عنہ بن کثیف	ذُوالِلّسَانَيْن	۶۳۹

Marfat.com

حضرت مجمع رضی اللہ عنہ بن صالح	سَیِّدُ الشُّھَداء	۶۴۲
مہاجر بن امیہ رضی اللہ عنہ	رَسُوْلُ رَسول اللّٰہ ﷺ	۶۴۵
حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بن قنفذ	المُھَاجِرُ	۶۴۹
حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن عمرو	اَوَّابٌ	۶۵۲
حضرت منذر رضی اللہ عنہ بن محمد	سَادَۃُ الصَّحَابۃ	۳۴
حضرت معاذ بن ماعص رضی اللہ عنہ	خِیَارُا لمُسْلِمِیْنَ	۳۴
حضرت مسعود رضی اللہ عنہ بن سعد	مِنَ القُرَّاء	۳۴
حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ	القَاری	۳۴
حضرت مبشر رضی اللہ عنہ بن عبد المنذر	المُبَشَّرُ بالجَنَّۃِ-	۸۳
حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ	الجَرَّار	۷۳۳
حضرت مالک بن نویرہ رضی اللہ عنہ	فَارِس ذی الخِمَار	۷۱۲،۴۰
حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ	حارِسُ رَسول اللّٰہ ﷺ	۴۳
حضرت محجن بن ادرع ؓ	حَارِسُ النَّبی ﷺ	۴۳
حضرت مدعم بن الاسود رضی اللہ عنہ	مَوْلٰی رَسُوْل اللّٰہ ﷺ	۶۱
حضرت مابور القبطی رضی اللہ عنہ	مَوْلٰی النَّبی ﷺ	۶۱
حضرت مالک بن نمط رضی اللہ عنہ	ذُوالمشعَارِ	۶۹۸
حضرت مالک بن التیہان رضی اللہ عنہ	ذُوالسَّیفَینِ	۷۰۵
حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما	ابو القَاسِمْ	۶۸
حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ	المُبَشَّرُ بِدُعاءِ الرَّسُوْل ﷺ	۷۴۱
حضرت مدلوک ابی سفیان رضی اللہ عنہ	المُبَشَّرُ بِدُعاءِ الرَّسُوْل ﷺ	۷۴۱
محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ، ۱۵ اصحابہ کا ذکر	المُشبّھُوْن بالنَّبی ﷺ	۶۹
مَحفُوْظُوْنَ	المُبَشَّرُوْنَ	۸۳
(ن، و)		عنوان نمبر
حضرت نعیم رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ	اَلنَّحَّامِ	۶۵۴
حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن مالک	قَوْقَلُ	۶۵۷

Marfat.com

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ بن عمرو	نُبَیْشَةُ الخَیْر	۶۶۲
حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ	اَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم	۶۰
حضرت نافع بن بدیل رضی اللہ عنہ	مِنْ خِیَارِ الْمُسْلِمِیْن	۳۴
حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	اَلْمُجَمِّرُ	۶۹۳
حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ	قَاتِلُ شَرِّ النَّاس	۶۹۷
حضرت ولید رضی اللہ عنہ بن عبدالولید	المُبَشَّرُ بالجَنَّةِ	۷۴۱
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ	المُبَشَّرُ بالْجَنَّةِ	۷۴۱

(ہ،ی)

		عنوان نمبر
ہبیرہ بن ہلال	المَکْشُوحُ	۶۸۴
حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ بن عتبہ	اَلمِرْقال	۶۶۴
حضرت ہبیرہ بن سبل رضی اللہ عنہ	خَلِیْفَة رسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰۷
حضرت یزید رضی اللہ عنہ بن ابی سفیانؓ	مِنْ مُّسْلِمِ الفَتْح	۶۶۸
حضرت یزید رضی اللہ عنہ بن مہار خسرو	الزَّاھِدُ	۶۷۰
حضرت یسار نوبی رضی اللہ عنہ	رَاعِیُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم	۶۷۲
حضرت یزید بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ	اَلْعَقَبی	۱۶
حضرت یزید رضی اللہ عنہ بن حارث	شَہِیْدُ بَدر	۸۳
یمنی صحابی رضی اللہ عنہ	ذُو الزَّوائِد	۷۱۶

باب نمبر ۵: اَلْمُتَفَرِّقَات

لقب نمبر ۶۷۵ سے لقب نمبر ۷۴۱ تک القاب صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان افروز تذکرہ

ان القاب سے متعلقہ اسماء صحابہؓ ان کے پہلے حرف کی مناسبت سے گذشتہ عنوانات میں آچکے ہیں۔

آخری صفحات میں کتابیات (مراجع) مذکور ہیں۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

عرضِ مؤلف

اللہ کے پیارے رسول ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور آپ ﷺ کی صحابیات رضی اللہ عنہن نزولِ قرآنِ کریم اور اعمال و اخلاقِ نبی ﷺ کے عینی گواہ ہیں، ان کے تذکرے کے بغیر شریعتِ اسلامی نامکمل رہتی ہے۔ اس لیے ان کی سیرت کا ذکرِ خیر ہدایت سے خالی نہیں ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں ان کے وہ القاب و خطابات مذکور ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم یا صالحین اُمت کی طرف سے ان کے عظیم کارناموں کی بناء پر ملے۔ اس موضوع پر جو عربی میں کام ہوا ہے وہ بہت مختصر یا غیر صحابہ رضی اللہ عنہم کے القاب کے ذکر میں ملا ہوا ہے جس میں اردو قاری کی دلچسپی کا کوئی سامان نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ وہ تذکرہ صرف رواۃِ حدیث تک محدود ہے، اس لیے ضرورت تھی کہ اردو کے قالب میں ایک خوبصورت مرقع محبین صحابہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا جائے۔ جس میں اختصار کے ساتھ سیرت نگاری کا نیا اسلوب بھی ہو اور اس میں ایمانیات کے ساتھ ذوقِ سلیم کی سیرابی کا سامان بھی ہو۔ ان نظریات کے ساتھ ایک کمترین کو قرآن و حدیث اور سیر و تاریخ کے ہزاروں اوراق کا نچوڑ آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

(وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ)

اس سلسلے میں جب ورق گردانی شروع کی تو تین قسم کے القاب سامنے آئے، قرآنی القاب، نبوی ﷺ القاب اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے وہ القاب جو کبار صحابہ رضی اللہ عنہم یا صالحین امت نے دیے یا عرب کی روایات کے مطابق کسی صلاحیت کی بنا پر دیے گئے۔ جب قرآنی القاب کو لیا تو ہر صحابی رضی اللہ عنہ و صحابیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو آیت اُتری اُسے شانِ نزول اور مکمل تفسیر کے ساتھ لکھا

Marfat.com

اور ساتھ نبوی و معاشرتی القاب کو لیا تو کتاب دو ہزار کے قریب صفحات تک جا پہنچی تب اس کا نام تجویز ہوا۔

''عہد نبوی ﷺ کی قرآنی شخصیات، القاب وخطابات کے آئینہ میں'' لیکن کاغذ و طباعت کی گرانی سے اندازہ ہوا کہ فی الحال اس کی طباعت کارے دارد، جو نہ معلوم کس خوش نصیب کے حصہ میں آئے گی؟ اس لیے (۱) صرف وہ قرآنی القاب مختصراً لکھے جن کا تعلق صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجتماعی القاب مثلاً۔ اَلصَّحَابِیُّ، اَلْمُهَاجِرُ، اَلْمُسْلِم اور اَلْاَنصَارِی وغیرہ سے ہے۔ (باقی قرآنی القاب اور صحابیات کے القاب کو مستقل کتاب میں پیش کیا جائے گا)

(۲) نبوی ﷺ القاب: جیسے عُتَقَاءُ اللّٰہ، ایک جماعت کے لیے حضور ﷺ نے تجویز فرمایا، حضرت بغیض رضی اللہ عنہ کو حبیب عنایت کیا، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو طیار دیا، حضرت جلیبیب کو غال قرار دیا، حضرت خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ کو صَاحِبُ اَجْرِ شَهِيْدَيْن حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ کو ذُو الشَّهَادَتَيْن لقب کی خوشخبری دی۔

(۳) کبارِ صحابہ رضی اللہ عنہم یا معاشرۂ عرب کے دیے ہوئے القاب وخطابات، جیسے: حضرت اوس بن خولی رضی اللہ عنہ کو کَامِل، حضرت عمرو بن العاص کو دَاهِيَةُ الْعَرَب، حضرت بشر رضی اللہ عنہ کو اَلْجَارُوْد، حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو تَلَّاء اور حضرت حارث رضی اللہ عنہ کو اَلْقَارِیْ کہا جاتا تھا۔

(۴) وہ خطابات جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبان پر کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت کے بیان کے لیے جاری ہوئے اور آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روکا نہیں ان کو بھی کتاب کی زینت بنایا ہے، جیسے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو رئیس الخزرج اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو ذُو التَّاج اور ایسے چند صحابہ رضی اللہ عنہم جو ایمان لانے کے فوراً بعد یا چند گھنٹوں کے بعد شہید یا فوت ہو گئے ان کے لئے نبی علیہ السلام کی زبان سے ادا شدہ جملہ (عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا) ضرب المثل بن گیا، حضرت خُبیب رضی اللہ عنہ کو بلیع الارض کہا گیا۔

ایسے ہی حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کو ''صاحب غابہ'' خطاب دیا تھا، حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے لیے اَبُوْ الْبَنَات جاری ہوا۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو صَاحِبُ الْاُسْتُوَانَة کہا گیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ''صَاحِبُ الْوِسَادَةِ'' صَاحِبُ النَّعْلَيْن اور ''صَاحِبُ السِّوَاك'' القاب دیے گئے۔ یہ تمام القاب آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبانوں پہ جاری

Marfat.com

رہے، اس قسم کے خطابات کو اس مجموعہ میں شامل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ القاب بھی حدیث نبوی ﷺ کی تعریف میں آتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی نام سنا اور پسند فرمایا، اس کا انکار نہیں فرمایا، جیسے: ذُو الغرّۃ اور ظھراء جیسے علامتی القاب کو برقرار رکھا۔

(۵) بعض فدایان رسول ﷺ کے کئی القاب احادیث وسیر کی کتابوں میں موجود ہیں لیکن شہرت کسی ایک کو ملی ہے۔ تاہم ہم نے اپنی معلومات کے مطابق سب القاب کا تذکرہ کر دیا خواہ اس لقب میں ان کا کوئی دوسرا اصحابی شریک ہو۔ مثلاً: ذُو النُّوْر حضرت اُسید رضی اللہ عنہ اور حضرت طفیل رضی اللہ عنہ تھے اور الْخَیْر لقب والے متعدد جانثاران رسول ﷺ جیسے سَلْمَانُ الْخَیْرِ، طَلْحَۃُ الْخَیْر اور زَیْدُ الْخَیْر اسی طرح سَیِّدُ الشُّھَدَاء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مجع رضی اللہ عنہ (شہید بدر) ہیں۔ اور اَسَدُ اللّٰہ میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن الحارث مشترک ہیں۔ الْاَمِین صحابہ رضی اللہ عنہم کو اجتماعی القاب میں اُمَنَاءُ الرَّسُوْل ﷺ کے عنوان میں جمع کر دیا ہے۔

(۶) کتاب میں چند نمونے ایسے بھی ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے نادرست نام کو تبدیل کر کے اچھا نام تجویز فرمایا۔ جیسے حضرت غافل کا نام عاقل رکھا، عبدالعزّٰی کو عبدالرحمٰن بنا دیا، یہ اگرچہ مستقل موضوع ہے کہ آپ ﷺ نے کون سے نام بدل کر تجویز کر دیے تاہم بطور نمونہ صرف چند نام اس قسم کے بھی شامل ہیں تاکہ ناموں کے بارے میں محمدی ﷺ ذوق کی ترجمانی بھی ہوتی جائے۔ ایک خاص اہتمام یہ کیا ہے کہ جن بعض القاب وخطابات پر طویل بحثیں معروف ہو چکی ہیں ان کو مختصر لکھا گیا ہے یا چھوڑ دیا گیا ہے۔

ترتیب یہ ہے کہ پہلے اجتماعی القاب ہیں ان میں پھر دو قسمیں ہیں (۱) جن میں سب یا اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم مشترک ہیں اس کے بعد (۲) جن میں ایک جماعت مشترک ہے اور پھر عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم جماعت کے انفرادی و اجتماعی القاب وخطابات ہیں (۳) اور تیسرے نمبر پر حروفِ تہجی کی ترتیب سے بقیہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجتماعی وانفرادی القاب اور (۴) چوتھے نمبر پر متفرق۔

اس مجموعہ کے سب مضامین کو پانچ ابواب میں اس طرح تقسیم کر دیا گیا ہے:

باب ۱: القاب، کتاب وسنت وتاریخ

باب ۲: جانثارانِ نبی علیہ السلام کے اجتماعی القاب

Marfat.com

باب۳: عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اوران کے انفرادی القاب
باب۴: القابِ صحابہ رضی اللہ عنہم (بترتیب حروف تہجی)
باب۵: المتفرقات

عنوانات یا جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔

مکتبہ الادب الاسلامی کی خصوصی اجازت سے ''الہادی پبلشرز'' کوطباعت کی سعادت حاصل ہورہی ہے۔ محبّ خاص مولانا پروفیسر مسعودالحسن صاحب نے اسے بغور پڑھا اور لکھا کہ پوری کتاب پڑھنے والے قارئین ۲۶۵۸ بار درود شریف (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) پڑھنے کی سعادت حاصل کرسکیں گے۔ جبکہ صحابہ کرامؓ کے قرآنی لقب (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) ۳۹۴۴ مرتبہ پڑھنے کا ثواب حاصل کریں گے۔ اور مفید مشوروں کے لیے محترم سعودالحسن صاحب ایڈوکیٹ ہائی کورٹ کا مشکور ہوں۔ اصحاب رسول ﷺ کے سچے عاشق، استاذ محترم محمد یونس طالب الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ آج اس لیے شدت سے یاد آرہے ہیں کہ انہوں نے مجھے فرمایا: القاب کی کچھ نشاندہی تو میں نے کردی ہے اور اب اس کوموضوع بنا کر تکمیل کے مراحل طے کرنا آپ کے ذمے ہے اللہ نے آپ کو اصل عربی کتابوں کے صفحات تک رسائی کا فن عنایت کیا ہے۔ مرحوم آج دنیا میں نہیں ہیں تاہم ان کی روح کو اس کاوش کا ثواب ضرور ملے گا۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں استدعا ہے کہ یہ کتاب کارکنان ادارہ اور مؤلف کے تمام معاونین خصوصاً ادارہ کے شعبہ ادب اسلامی میں حوالہ جات کی تلاش وتسوید کتاب میں ساتھ دینے والے طلبہ، و طالبات، اور ان سب کے والدین و اساتذہ کی سعادتِ دارین کا ذریعہ بنے۔ (آمین)

سیرت النبی ﷺ کا ایک طالب علم
محمد اسلم زاہد
خادم الحدیث: جامعہ بیت العلوم، کھاڑک، لاہور

Marfat.com

باب نمبر:۱

القاب، کتاب وسنت وتاریخ

۱۔لقب کی تعریف اوراس کی وسعت:

''اَللَّقَب'' عربی زبان کا لفظ ہے، (۱) جب نبز کے ساتھ آئے تو معنیٰ ہے برا نام رکھنا۔(۲) ایک ایسے نام کو بھی لقب کہا جاتا ہے، جو بچپن میں بطور نام نہ رکھا گیا اور کسی شخص کی پہچان بن گیا۔اس کی جمع القاب آتی ہے۔قرآن کریم میں ہے۔وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (الحجرات ۱۱) اور ایک دوسرے کے نام نہ دھرو۔

(۳) کسی انسان کو ایسے نام سے منسوب کرنا، جو اس کی اچھائی یا برائی پر دلالت کرے، (۴) کبھی کنیت بھی لقب کی جگہ لے لیتی ہے، وہ مختلف مقاصد کے لیے آتی ہے۔

۱۔ جس سے کسی کا نام واضح ہو جائے۔

۲۔ تعظیم وتکریم کے لیے

۳۔ ضروری نہیں کہ کنیت باپ، بیٹے، ماں یا بیٹی کی نسبت کے لیے ہو بلکہ کنیت بیانِ اوصاف اور اہم انسانی مصروفیات کی نسبتوں کے لیے بھی آتی ہے۔

القاب کی اقسام میں سے ایک یہ ہے کہ نسبت لقب بن جاتی ہے۔

۱۔قبیلہ کی طرف نسبت جیسے: القحطانی، القُرَیشی

۲۔شہروں کی طرف جیسے: المَکّی المَدَنی

۳۔صنعتوں کی طرف جیسے: الحَدَّاد، اَلطَّبِیبُ

۴۔مزدوریوں کی طرف جیسے: الخَبَّازُ، اَلحَجَّام

۵۔ملازمتوں کی طرف جیسے: الکَاتِبُ، الوَزِیر، الحاجِبُ

۶۔جسمانی خوبیوں کی طرف جیسے اَلاَعْرَج، الاَخرَس

۷۔انسانی رنگوں کی طرف جیسے: الاحمَرُ الاَسمر، الاَسْوَد

مذاہب اور تصوف کی نسبت جیسے: حنفی، مالکی، قادری، نقشبندی۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں القاب کی سب قسمیں موجود ہیں علاوہ تصوف اور مذاہب اربعہ کے۔

Marfat.com

۲۔قرآن کریم اور القاب انسانی

انسان اللہ کی خوبصورت ترین تخلیق کا نام ہے۔اللہ چاہتے ہیں کہ اسے خوبصورت اسماء و القاب سے پکارا جائے اس لیے حکم دیا:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْأَلْقَابِ ''اور ایک دوسرے کے نام نہ دھرو!'' (سورۂ حجرات:۱۱)

اس آیت کی تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ برے القاب کا استعمال ممنوع ہے، معاً یہ بھی پتہ چلا کہ اچھے القاب کا استعمال مستحسن ہے، اس قرآنی حکم کو سمجھنے کے لیے جب کلامِ الٰہی کی تفاسیر کو کھولا گیا تو سنت اللہ سے معلوم ہوا کہ اچھے القاب کا ذکر ہونا چاہیے یہاں اللہ کے کلام میں مذکور ہونے والے چند القاب شامل کیے جاتے ہیں جو تفسیر کے ایک ورق میں جمع کر دیے گئے ہیں، جلا ل الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

۱۔ اِسْرائِیْل: یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے جس کے معنیٰ عبداللہ کے ہیں۔

۲۔ اَلْمَسِیْحُ: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے۔

۳۔ اِدْرِیْس: یہ بھی لقب ہے، اصل نام اُخنوخ تھا بوجہ کثرتِ درس کتابُ اللہ کے ادریس نام پڑ گیا۔

۴۔ ذُوالْکِفْل: یہ حضرت الیاس علیہ السلام کا لقب ہے دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت یوشع کا لقب ہے، تیسرا قول یہ ہے کہ حضرت یسع کا لقب ہے۔

۵۔ نُوح: یہ بھی لقب ہے آپ کا اصل نام عبدالغفار تھا، بوجہ اپنے نفس پر کثرت سے رونے کے نوح لقب پڑ گیا۔

۶۔ ذُوالقرنین بھی لقب ہے اصل نام اسکندر تھا۔

۷۔ فرعون: لقب ہے اصل نام ولید بن مصعب تھا اور اس کی کنیت ابو العباس تھی۔

۸۔ تُبّع: لقب ہے اصل نام اسعد بن ملکی کرب تھا یہ شایانِ یمن کا عام لقب تھا جو بھی یمن کا بادشاہ بنتا اس کو تبع کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

(الاتقان فی علومِ القرآن، النَّوعُ التَّاسعُ والسّتُّون والسَّبعُون فی المُبْهَمَات)

یہ تاریخ انسانی کی اہم شخصیات کے القاب ہیں، جو معتبر ترین معلوماتی تفسیر میں جمع ہیں اس لیے یہ بات ثابت ہوگئی کہ القاب اور ان کا ذکر و معلومات غیر شرعی نہیں ہے بلکہ قرآنی اسلوبِ

Marfat.com

ادب ہے۔ مزید کتابوں کو دیکھا تو معلوم ہوا۔

☆ صَفِیُّ اللهِ وَخَلِیْفَةُ اللهِ: یہ دونوں لقب حضرت آدم علیہ السلام کے ہیں۔
(محاضرۃ الاوائل: ۱۱۶ بحوالہ بغیۃ الظمان: ۱۸۷)

☆ ہرمس الهَرَامِسُ بمعنی حَكِيْمُ الْحُكَمَاءِ: یہ حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب ہے۔
(محاضرۃ: ۱۲۶۔ بحوالہ بغیہ: ۱۸۷)

☆ خلیلُ اللهِ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کے لقب سے یاد کیا ہے۔

☆ ذبِیحُ اللهِ: حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔
(بغیۃ الظمان ص ۸۱)

☆ کَلِیْمُ اللهِ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے۔

☆ مسِیْحُ اللهِ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے۔ (بغیۃ الظمان ص ۸۱)

☆ ذُوالهِجرتَیْنِ: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے، اس لیے کہ ابراہیم علیہ السلام نے دو ہجرتیں کی (۱) عراق سے کوفہ کی طرف (۲) کوفہ سے ملک شام کی طرف۔

☆ رُوْحُ الاَمِيْن: یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا لقب ہے فرمان خداوندی ہے۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الاَمِيْنُ (الشعراء: ۱۹۳)

☆ هَازِمُ اللَّذَّاتِ: یہ حضرت عزرائیل علیہ السلام یعنی ملک الموت کا لقب ہے۔
(غیاث اللغات: ۵۳۷)

خلاصہ: یہاں تک کی تحریروں اور مذکورہ القاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگیا کہ انبیاء علیہم السلام کے القاب کتاب وسنت میں موجود ہیں اور یہ کہ ان کا ذکر کرنا بھی سیرت نگاری کا ایک حصہ ہے کیونکہ لقب وخطاب ایک صفاتی نام بھی ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

سورۃ الانبیاء ۱۰۷

اور آپ (ﷺ) کو ہم نے بھیجا رحمت بنا کر جہان کے لوگوں پر

Marfat.com

۳۔ اصحابِ پیمبر ﷺ کے ایمان افروز القاب وخطابات

اب رہا یہ مسئلہ کہ ان القاب کے بیان کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ:

۱۔ ان القاب کے ملنے کی وجوہات بڑی ایمان افروز ہیں جن کے مطالعہ سے قارئین کو انشاء اللہ عمل کی طرف رہنمائی ملے گی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ خطابات ''سراجاً منیراً'' ﷺ کی روشن کرنیں ہیں۔ ہر لقب میں صفاتِ محمد ﷺ کی روشنی پائی جاتی ہے۔

۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ القاب پسند تھے، وہ اپنے القاب پر فخر کیا کرتے تھے (الاصابہ عبادہ بن صامت) اس لیے ان کا تذکرہ حب صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلیل ہے: ''ابوتراب'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی لقبی کنیت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں آپ پڑھیں گے۔ ''وَمَا كَانَ لَهٗ اِسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهُ'' کہ ان کو اس نام سے بڑی محبت تھی (الاستیعاب علیؓ بن ابی طالب) اور وہ نام بھی اس سے زیادہ پسند نہ تھا جو ان کے والدین نے رکھا تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن نبی مکرم ﷺ نے انہیں پیار سے ''ابوتراب'' فرمایا تھا وہ پیار کی اس نشانی کو اپنے نام سے جدا نہ کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں ہے کہ انہیں محبوب کریم ﷺ کی لسانِ صدق سے ادا ہونے والا لقب بہت پسند تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زیرلب اس قدر رہتا تھا کہ ان کا اصل نام کا ملنا ہی مشکل ہوگیا۔

۳۔ اصحابِ رسول ﷺ بھی ان ناموں سے ایک دوسرے کو پکارتے تھے کیونکہ یہ القاب صحابی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی علامت ہوتے تھے۔ اس وجہ سے یہ نام ان کی اولادوں کے تذکروں میں بھی لیے جاتے تھے۔ مثلاً: حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں آپ دیکھیں گے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے بیٹے کو پکارتے تو ان کے والد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے لقب ذوالجناحین کے حوالے سے یاد کرتے، ان کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا۔ اسے پکارتے تو فرماتے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ) ذوالجناحین ان کے والد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا لقب تھا۔ (کنز العمال، حرف الفاء......ج ۲۳: ۱۲۷)

۴۔ سیدنا محمد عربی علیہ السلام القابِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے اسی لیے آپ ﷺ کے تلمیذان باوفا بھی آپس میں القاب کا استعمال رکھتے تھے۔ ان حقائق کے بعد یہ عرض کرنے میں کوئی مبالغہ نہیں محسوس ہوتا کہ القاب صحابہ رضی اللہ عنہم کی معلومات رکھنا سنتِ

Marfat.com

نبوی ﷺ کے علم کا حصہ بھی ہیں۔ (فضائل الصحابہ الامام احمد ج ۲:۲۰۲)

۴۔ حضور ﷺ کی نسبت کے القاب

محدثینؒ نے ابواب بندی اور روایات کی اسناد میں نسبتِ رسول ﷺ والے القاب کو استعمال کیا ہے، مثلاً، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے تذکرے کے لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باب باندھا ہے:

بَابُ مَنَاقِب زَيْدبْنِ حَارِثَة مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ (دیکھیے بخاری باب:۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان کے متعلق ''مولیٰ رسول اللہ ﷺ'' کا لقب رائج تھا۔

حضرت ابورافع اور حضرت ثوران رضی اللہ عنہما بھی مولیٰ رسول ﷺ تھے ایسے ہی بخاری شریف کے حوالے سے آپ پڑھیں گے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مستقل باب باندھا ہے۔

''باب ذِكْرِ اُسَامَة حِبُّ النَّبِیِّ ﷺ'' پھر جو حدیث لائے ہیں اس میں ہے۔

فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اسامہؓ (جو عزیز ترین محمد ہیں وہ ہی سفارش کریں گے) بخاری کتاب الانبیاء باب ذکر اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ) ہمارا مقصد یہ حدیث یہاں لکھنے کا یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تعلق کو ظاہر کرنے والے القاب کو اسلامی دنیا میں بڑی اہمیت حاصل رہی، اس قسم کے القاب کی مثالیں کتاب میں متعدد ہیں۔ جیسے رَدِيفُ النَّبِی ﷺ شَعراءُ النَّبِی ﷺ اس قسم کے بے شمار القاب نسبت محمدی ﷺ جیسا عظیم فخر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ نسبت کی ایک اور خوبصورت مثال یہ ہے:

''قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللهِ وَحَدَّثَنِی بَعْضُ اَصْحَابِیْ عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةُ النَّبِی ﷺ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے اور مجھ سے میرے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے بیان کیا اور ان سے سلیمان نے بیان (اُم ایمن رضی اللہ عنہا) حضور ﷺ کو گود میں لینے والی تھیں۔ (بخاری کتاب الانبیاء، حدیث نمبر ۳۴۵۶)

اس حدیث طیبہ میں حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کے نام کی جگہ 'حَاضِنَةُ النَّبِی کا لفظ استعمال کیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ اَصحاب رسول اللہ ﷺ میں ان نسبتوں کو ظاہر کرنے والے ناموں کا

Marfat.com

رواج زیادہ تھا اور وہ اس لقب ہی کو زیادہ استعمال کرتے تھے، جس سے حضور ﷺ کی کوئی نسبت ظاہر ہوتی تھی۔

۵۔ القاب: ایک خوبصورت ذریعہ تعارف

کوفہ کا ایک شخص سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا ان دنوں بڑے اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم وہاں (کوفہ) میں موجود تھے۔ اس کے باوجود ایک شخص سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں مسائل پوچھنے اور صالحین کی مجالس کے لیے آتا ہے، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "کیا تمہارے پاس کوفہ میں مُستجابُ الدَّعوات حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ اور کیا وہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صاحب طہورِ رسول اللہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ صاحبُ سِرِّ رَسُول الله (رازدان رسول ﷺ) اور کیا وہاں (المُجارُ مِنَ الشَّیطان) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نہیں ہیں کیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ نہیں رہتے، جن کے لیے لسانِ نبوت نے شیطان سے محفوظ رہنے کی دعا کی تھی۔ اور کیا صَاحِبُ الکِتابَین یعنی دو کتابوں (انجیل اور قرآن والے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تمہارے پاس نہیں ہیں)۔

(المُستَدرَک عَلَی الصَّحِیحَین لِلحَاکِم ذکر مناقبِ عبداللّٰہِ بن زَید)

یہاں اس حدیث طیبہ کے ذکر کا مقصد یہ ہے کہ وِعاء العلم (علم خزانے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ اندازِ کلام تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز گفتگو کی طرف اشارہ کررہا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے کو القاب سے یاد فرماتے تھے۔ اور ان کے ہاں بعض اوقات اصل نام سے زیادہ اہمیت اس لقب کو دی جاتی تھی جو ذات نبوی ﷺ سے کسی نہ کسی طرح منسوب ہوتا تھا اور اس سے صحابی رضی اللہ عنہ کے اندرونی جواہر پر روشنی پڑتی تھی۔ اس قسم کی ایک اور مثال عنوان نمبر ⑦ میں دیکھیں۔

۶۔ خیر القرون میں القاب کا ذکرِ خیر

یہ تو انفرادی خطابات والقاب کا معاملہ تھا۔ اس کے علاوہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو اجتماعی حیثیت سے القاب ملے وہ بطور خاص اصحابِ رسول ﷺ میں رائج تھے۔ چنانچہ ایک روایت یوں شروع ہوتی ہے۔ سَعدُ ابن ابی وَقّاص هُوَ اَحَدُ العَشرَہ المُبَشَّرۃ یعنی سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص ان دس آدمیوں میں سے ہیں جن کو جنت کی بشارت دی گئی تھی۔

(المرقاۃ باب التوکل والصبر)

Marfat.com

اصحابِ رسول ﷺ میں سعد رضی اللہ عنہ نام کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم تھے، اس لیے امتیاز اور اظہار فضیلت کے لیے لقب کا استعمال ہوا۔

اس حدیث میں جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا ہے تو پہچان کے لیے راوی نے فرمایا ہے کہ میری مراد جنت کی بشارت والے سعد رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی وہ سعد رضی اللہ عنہ جو عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کے ماحول میں بیعت رِضوان بھی ایک خاص علامت بن گئی تھی۔

عیب ظاہر کرنے والے القاب کا حکم

صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ اور محدثینؒ میں لاتعداد نام ایسے ہیں جن کے ساتھ اَلْاَعْــمٰــی (نابینا) الاَعْرَج (لنگڑا) وغیرہ القاب ہیں۔ اس طرح کے لاحقے ہمارے ماحول میں ہوں تو ان کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہاں ایسے القاب کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ البتہ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ میں ان کا ذکر بوجوہ ضروری یا کم ازکم جائز سمجھا جاتا تھا۔

① ضروری وہاں تھا جہاں ان القاب سے مقصود راوی کا امتیاز ہوتا تھا کہ اسی نام وولدیت کا کوئی اور راوی مراد نہ لے لیا جائے، اسی لیے القاب معیوبہ کو جائز بھی سمجھا گیا۔

② بعض حضرات کے یہ زخم وغیرہ جہاد کی علامت تھے اس لیے بطور فخر ان نشانات کو نام کا حصہ بنالیا مثلاً ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی ناک جہاد میں شدید زخمی ہوگئی اَلْـخَـطِیم ان کا لقب ہے حالانکہ نکٹا ہونا معیوب ہے، الاعـرَج: ایک صحابی کا لقب اس لیے ہے کہ جہاد میں ان کی ٹانگ کٹ گئی حالانکہ لنگڑا ہونا معیوب ہے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایسے الفاظ کو لقب بنا لینا جہاد کے ساتھ غیر معمولی عشق کی بناء پر تھا۔

③ اس قسم کے بعض القاب حضور ﷺ نے رکھے جنہیں عطیہ نبوی ﷺ سمجھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے سینے سے لگالیا۔ جیسے سفینہ (کشتی) ابوتراب وغیرہ اور مسئلہ بھی ہے کہ ان الفاظ کو استعمال کرنے والے کا ارادہ کسی کو ذلیل کرنے کا نہ ہو تو جائز ہے۔ جیسے ''اَلْاَعْــمٰــی'' چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معروف علامتی لاحقہ ہے۔ لقب نمبر ۱۵ میں دوسرے نمبر پر مؤذن رسول الاعمیٰ کی مثال کا مطالعہ کیجیے۔ ''اَلْاَسْوَد'' (سیاہ رنگ) بھی بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کا نام ہے، اس قسم کے القاب واسماء کے بارے میں مفسرین کی

Marfat.com

رائے یہی ہے کہ ان کے ذکر میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ان کے ذکر سے متکلم کا قصد تحقیر وتذلیل نہیں ہوتا جیسے بعض محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے نام کے ساتھ "اَعْــوَجُ" یا "اَحْدَبُ" لاحقے مشہور ہیں۔ اور خود رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو جس کے ہاتھ نسبتاً زیادہ طویل تھے، ان کے متعلق فرمایا۔ اَیُّمَا یَقُوْلُ ذُوالْیَدَیْنِ" ؟ (یہ دو ہاتھوں والے کیا کہہ رہے ہیں؟) اس روایت میں آپ ﷺ نے صحابی کا نام "ذُوالْیَدَیْن" لقب سے تعبیر فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ اسانید حدیث میں بعض ناموں کے ساتھ کچھ ایسے القاب آتے ہیں مثلاً "حُمَیْدُ الطَّوِیْل" "سُلَیمانُ الاعْمَش" "مَرْوَان الاصْفَر" وغیرہ تو کیا ان ناموں کو ان القاب کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب تمہارا قصد عیب بیان کرنا نہ ہو، بلکہ ان کی پہچان کی تکمیل کا ارادہ ہو تو جائز ہے۔

(شُعَبُ الایْمَانِ فَصْلُ فِیمَا وَرَدَمِن الاَ خْبَار)

سنت یہ ہے کہ لوگوں کو اچھے القاب سے یاد کیا جائے اور مؤمن کا حق دوسرے پر یہ ہے کہ اس کو ایسے نام ولقب سے یاد کیا جائے جو اسے پسند ہو۔ (الحجرات: ١١، تفسیر السمرقندی)

قارئین......! کتاب اللہ، سنت رسول ﷺ اور تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم سے پتہ چلا کہ اصحابِ نبی ﷺ کے القاب کی تالیف محمود ہے، امت میں جاری ہے اور ان کا تذکرہ ان شخصیات کی محبت والفت اور حجیت پر یقین میں اضافے کا ذریعہ ہے۔ اب یہ معلوم کیجیے کہ تواتر اور تسلسل کے ساتھ ان القاب کا استعمال ہوا۔

٧۔ روایاتِ احادیث میں القابِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا استعمال

جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں یہ القاب استعمال کرتے تھے اس طرح روایات حدیث میں ان کا لحاظ کیا جاتا تھا۔

١۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک چرواہے کا نام حدیث میں ابوسلمیٰ رضی اللہ عنہ ہے، لیکن روایت میں ان کے نام کی جگہ ان کا معروف لقب استعمال ہوا ہے۔ سند پڑھیے اور دیکھیے! نسبت رسول ﷺ کے لقب کو کیسا دوام حاصل ہے!

عن عباد بن عبدالصَّمد عَنْ رَاعِی رَسُوْلِ اللّٰہ (اسد الغابہ ذکر عباد بن عبدالصمدؒ)

Marfat.com

۲۔　اسی طرح حَدَّثَنِیْ ابو سلمیٰ دَاعیُ رَسُوْلِ اللّٰہ (ﷺ)

(صحیح ابن حبان حدیث: ۸۳۳۲، جزء: ۵:۳۵)

۳۔　رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آٹھ سال تک خدمت کی تھی جس کی وجہ سے وہ خَادِمُ النَّبی ﷺ کے پُر وقار لقب سے معروف ہو گئے تھے۔ اس لیے روایات میں ان کے نام کی جگہ خدمت کے آٹھ سالوں کا حوالہ دے کر ان کی پہچان کرائی گئی ہے۔ پہلی سند خَادِمُ النَّبی ﷺ لقب کے لیے یوں ہے۔

۴۔　عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰن بن جُبَیر عَنْ رَجُلٍ مَنْ خَدِمَ النَّبی ﷺ۔

(اسد الغابہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن جبیر)

دوسری سند خدمت کی مدت ظاہر کرنے کے لیے یہ ہے۔

۵۔　عَنْ جُبیر عَنْ مَّنْ خَدِمَ النَّبی ﷺ ثمان سِنِیْن: یعنی حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے ایسے (خوش نصیب) صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس نے نبی اکرم ﷺ کی آٹھ سال خدمت کی۔ (السنن الکبریٰ للنسائی، حدیث نمبر ۶۸۷۱)

۶۔　رسول اللہ ﷺ کا موذن ہونا ایک بڑا عہدہ اور پُر وقار لقب تھا جس کا حوالہ دے کر یہ روایت کی گئی ہے۔

۷۔　حَدَّثَہٗ عَن مؤذّن رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (دیکھیے اسد الغابہ ذکر عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ)

۸۔　اسی طرح حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کا ذکر اسد الغابہ میں آیا ہے تو ان کے نام کے ساتھ ان کا لقب خاص لکھا ہے۔

دیکھیے اسد الغابہ میں نمبر ۵۳۶۰ پر حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کا ذکر صَاحِبُ الشَّجَرَۃِ لقب کے ساتھ اس وجہ سے ہے کہ یہ صحابی "بیعت رضوان" میں شریک تھے اور ان خوش قسمت صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو اس موقع پر بیعت میں شامل ہوئے اَصْحٰبُ الشَّجَرَۃِ کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔ دیکھیے (اسد الغابہ ذکر ھَزال صَاحِبُ الشَّجرۃ)

۹۔　حضرت یسار رضی اللہ عنہ نبی مکرم علیہ السلام کے غلام تھے۔ آپ ﷺ نے آزاد فرما کر اونٹ کے چرانے پر مقرر فرما دیا تھا۔ اس لیے وہ "یَسَارُ الرَّاعی" کے لقب سے معروف ہوئے چنانچہ اسد الغابہ میں ان کے نام کو اسی لقب سے درج کیا گیا ہے۔

(اسد الغابہ ذکر یسار الرّاعی رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

باب ۲

جانثارانِ نبی ﷺ کے اجتماعی القاب

اب تک جو لکھا گیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ اور صالحین امتؒ میں القاب کا استعمال حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے۔

ان میں سے کچھ کا تعلق اجتماعیت کیساتھ اور کچھ انفرادی القاب ہیں

۸۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ...... اَلْمُسْلِمِیْنَ...... اَلصَّحَابِیْ...... الصَّحَابَة...... رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ ...... یہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے قرآنی القاب ہیں۔ مثلاً پہلا لقب اَلْمُؤْمِنُ تو اسی وقت مل جاتا تھا جبکہ ایک انسان دل کی گہرائی سے اللہ کو اور آقائے نامدار، سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوی شخصیت، تعلیمات اور آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے متفق ہو جاتا تھا۔ وہ شخص ''اَلْمُؤْمِن'' ہو جاتا تھا پھر اظہار ایمانی کے بعد جیسے ہی اپنی زندگی کا رخ پلٹتا تھا تو وہ ''اَلْمُسْلِم'' بن جاتا تھا۔

(خلاصہ، از مسند احمد حدیث نمبر ۹۴۹۷)

اور کسبِ فیض کے لیے جب وہ دربارِ رسالت کا حاضر باش ہوتا تو صحابی رسول اللہ ﷺ بن جاتا اور وہ ان ہستیوں میں شامل ہو جاتا جن کو کئی بار کلام الٰہی میں رضوانِ ابدی کی خوشی ملی تھی۔

اب ان القاب کا ذکر ہے جو دسیوں، سینکڑوں اور بعض ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم میں مشترک ہیں۔

۹۔ اَلصَّحَابِیْ / صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

قرآن کریم میں دو جگہ نبی اکرم ﷺ کے لیے صاحب لقب استعمال ہوا ہے۔: فرمایا

مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَاغَوٰی (سورۃ النّجم آیت نمبر ۲)

ترجمہ: تمہارا رفیق نہ گمراہ ہوا ہے اور نہ بہکا ہے۔

وَمَاصَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ (سورۃ التکویر آیت نمبر ۲۲)

ترجمہ: اور تمہارا رفیق کوئی دیوانہ نہیں ہے۔

نبی مکرم علیہ السلام کے جانثاروں کے لیے بھی رفاقتِ نبوی ﷺ کی وجہ سے کبھی

Marfat.com

صحابی رضی اللہ عنہ اور کبھی صاحب رسول ﷺ لقب استعمال ہوتا ہے، یہ قرآنی لقب ان حضرات و خواتین کے لیے خاص ہے جو حالتِ ایمان میں حضور ﷺ کی صحبت میں رہے، امام الصحابہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس لقب کا ذکر قرآن میں ہے۔

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ (سورۃ توبہ آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ: اس وقت جب پیغمبر ﷺ اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو!

ان ہی معانی کے اعتبار سے حضرت محمد ﷺ کے جانثاروں کو اصحاب رضی اللہ عنہم، صحابی اور صَاحِبْ کہا جاتا ہے۔

۱۰۔ اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ (قبول اسلام میں سبقت لیجانے والے)

قرآنی لقب ہے "اَلسَّابِقُوْنَ الاَوَّلُوْنَ" یعنی وہ سعید الفطرت لوگ جنہوں نے (اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر) سب سے پہلے داعی اسلام کی آواز پر لبیک کہا۔ سورۃ توبہ میں اللہ فرماتے ہیں۔ "وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ...... (التوبہ: ۱۰۰) اور ایمان میں پہل کرنے والے، مہاجرین میں سے اور انصار میں سے" اس آیت میں سَابِقُ الْاِسْلَام لقب والے صحابیوں کی دو قسمیں بتائی ہیں (۱) مکہ میں اسلام کی ابتداء میں ایمان لانے والے اور (۲) وہ قدسی صفات لوگ جو مدینہ طیبہ میں حق کی آواز پہنچتے ہی مسلمان ہوئے یا "بیعت عقبہ" اولیٰ وثانیہ" میں مکہ مکرمہ آ کر حضور ﷺ کے دستِ حق پرست پر بیعت کر کے حق تعالیٰ کی رضا میں شامل ہوگئے۔ انہیں "عقبی" کہا جاتا ہے اور "اَنْصَارُ السَّابِقُ الاَوَّلُ" بھی کہا جاتا ہے، ملاحظہ: ایسے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صفات و القاب کے تذکروں میں یہ قرآنی لقب اَلسَّابِق بھی موجود ہے اس لقبِ خاص میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشترک ہیں۔

۱۱۔ اَلْمُهَاجِرِيْنَ (راہِ خدا میں ہجرت کرنے والے)

آیت مذکورہ میں دوسرا لقب اَلْمُهَاجِرِيْن ہے۔ اَلْمُهَاجِر قرآنی لقب ہے۔ (العنکبوت ۲۶) نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء بھی مہاجر تھے۔ آپ ﷺ کے طفیل ۴۰۰ کے قریب صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنہن کو اللہ نے اپنی رضا کے لیے مکہ سے مدینہ کی ہجرت کی سعادت دی اور اَلْمُهَاجِرِيْن لقب دے کر سورۃ نساء کی آیت نمبر ۱۰۰، ۹۹، ۹۷ میں ان کی شان بیان کی قرآن

Marfat.com

کریم میں ان کو اُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا (الانفال:۷۲) یہی لوگ پکے ایمان والے ہیں۔کہا گیا پھر فرمایا گیا اُولٰئِكَ هُمُ الفَائِزُوْنَ (سورہ توبہ ۲۰) یہی لوگ کامیاب ہیں۔

ملاحظہ: یہ تو ہوئے ایک ہجرت والے صحابہ رضی اللہ عنہم اب ذکر ہے دو ہجرتوں والوں کا۔

۱۲۔ ذُو الْهِجْرَتَيْن (دو ہجرتوں والے)

بعض خوش نصیبوں کو پہلے مکہ سے حبشہ اور پھر مکہ یا حبشہ سے مدینہ کی ہجرت کی سعادت ملی، ان جفاکشوں کو ذُو الْهِجْرَتَيْن لقب دیا گیا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بطورِ فخر کہا کرتے تھے هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ (بخاری باب ہجرۃ الحبشہ) ان حبشہ والوں میں جنہوں نے مدینہ آنے کے لیے ۷ ہجری میں کشتیوں میں سوار ہو کر مدینہ کا سفر کیا تھا ان کو اَصْحَابُ السَّفِيْنَة کہا جاتا ہے۔ القاب مذکورہ جب تاریخ اسلام میں سنہرے الفاظ سے لکھے جاتے ہیں تو زیر بحث صحابی رضی اللہ عنہ کی شان و افضلیت ان خطابات سے بیان ہوتی ہے۔ چند مثالیں یہ ہیں۔

- ○ اَبُو سَلْمَةَ مِنَ السَّابِقِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ ذُو الْهِجْرَتَيْنِ (مَعْرِفَة الصَّحَابَة، اَبُو سَلْمَةؓ)
- ○ عُثْمَانُ بن عَفَّان ذُو النُّوْرَيْنِ ذُو الْهِجْرَتَيْنِ (حِلْيَةُ الْاَوْلِيَاء عثمان بن عَفَّان)
- ○ عَامِرُ بْن عَبْدُ اللّٰه مُهَاجِرِی ذُو الْهِجْرَتَيْنَ (مَعْرِفَةُ الصَّحَابَة مِنْ اِسْمِهٖ عامر)

یہاں صرف تین مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

۱۳۔ اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ (اَلْاَنْصَارُ، اَلْعَقَبِیْ)

آیت مذکورہ میں تیسرا لقب اَلْاَنْصَارُ ہے اس قرآنی خطاب کا پس منظر یہ ہے۔

مہاجرین مدینہ کی جن اہل مدینہ نے جان و مال اور اوقات کے ذریعے اعانت کی، انہیں ''اَلْاَنْصَارُ'' کہا گیا۔ قرآن کریم میں متعدد بار ان کا تذکرہ اسی لقب سے کیا گیا ہے۔اور انصار میں جن خوش قسمت حضرات نے سب سے پہلے اسلام کی دولت کو محفوظ کیا انہیں قرآن کریم نے آیت اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَار کے ذریعے اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ خطاب دیا ہے ان حضرات کا دوسرا لقب عَقَبِی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حج کے موقع پر اہل مدینہ نے ایک گھاٹی میں آقائے دو جہاں ﷺ سے بیعت اسلام کی تھی۔ اس گھاٹی کو ''عقبہ'' کہتے ہیں اس لیے ان سابقین کو ''عَقَبِی'' کہا جاتا ہے، جیسے اَلْحَارِثُ الْعَقَبِی ۔(اسد الغابہ، الحارث رضی اللہ عنہ) تفصیل آگے آرہی ہے

Marfat.com

ملاحظہ: ان السّابقون (مہاجرین اور انصار) کا ایک اور لقب ہے اب اس کا ذکر ہے۔

۱۴۔ اَلْمُصَلّٰی اِلَی الْقِبْلَتَیْن (دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے)

یہ لقب ان مہاجرین اوّلین اور انصارِ اولین کو ملا، جنہوں نے قبلہ اول بیت المقدس اور قبلہ ثانی بیت اللہ، دونوں کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھی تھیں۔ ان میں وہ صحابہ خاص ہیں جو اس نماز میں حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جس کی ادائیگی کے دوران تحویلِ قبلہ کا حکم آیا تھا۔ ان کے اسماء گرامی کے لیے دیکھیے عنوان نمبر ۵۷۔

۱۵۔ انصار رضی اللہ عنہم لقب کی اصل قرآن سے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دشمنوں سے تنگ آئے تو لوگوں سے کہا: مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ (الصف آیت: ۱۴) یعنی اللہ کے دین کی اشاعت میں کون میرا مددگار ہوتا ہے۔ اس آیت کی روشنی میں یہ لقب زبان رسالت پہ آیا۔ ملاحظہ: سورۃ توبہ: ۱۰۰ میں السّابقون کی دو جماعتوں کا ذکر ہے۔ (۱) مہاجرین: ان کا ذکر ہو چکا (۲) الانصار وہ یہ ہیں۔

اوّلین انصار رضی اللہ عنہم (العَقَبِیْ بیعتِ عقبہ والے)

مدینہ منورہ میں اسلام کی ابتداء ۱۱ نبوی میں ہوئی جب حج کا موسم آیا تو خزرج کے کچھ لوگ مکہ آئے یہ نبوت کا گیارھواں سال ہے۔ آنحضرت ﷺ ان کے پاس ایک گھاٹی میں تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی اور ان کے سامنے قرآنِ پاک کی تلاوت کی، وہ لوگ اس مجلس کے اٹھنے سے پہلے اسلام لے آئے۔

وہ خزرج کے چھ آدمی تھے۔ جن کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت سعد بن زرارۃ رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عوف بن الحارث رضی اللہ عنہ (۳) حضرت رافع بن مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ (۴) حضرت قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (۵) حضرتِ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (۶) حضرت جابر بن عبداللہ بن رباب رضی اللہ عنہ۔ اور بعض علماء سیر نے بجائے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔

(ابن ہشام ج ۱، ص: ۱۵۰، فتح الباری وفود الانصار الی النبی ﷺ بمکۃ وبیعۃ عقبۃ، البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۱۴۸)

Marfat.com

یہ چھ حضرات آپ ﷺ سے رخصت ہو کر مدینہ منورہ پہنچے، وہ جس مجلس میں بیٹھتے تھے وہیں حضور ﷺ کا ذکر کرتے تھے، نوبت یہاں تک پہنچی کہ مدینہ کا کوئی گھر اور کوئی مجلس آپ ﷺ کے ذکر سے خالی نہ رہی۔ اب ۱۲ عقبی حضرات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۶۔ انصار کی پہلی بیعت ۱۲ نبوی ﷺ (العقبی بیعتِ عقبہ والے)

جب دوسرا سال آیا جو نبوت کا بارھواں سال تھا تو بارہ اشخاص آپ ﷺ سے ملنے کے لیے مکہ حاضر ہوئے، پانچ تو ان ہی چھ میں سے تھے اور سات ان کے سوا تھے جن کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت سعد بن زرارۃ رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عوف بن الحارث رضی اللہ عنہ (۳) حضرت رافع بن مالک بن عجلان رضی اللہ عنہ (۴) حضرت قطبہ بن عامر رضی اللہ عنہ (۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اس سال حضرت جابر بن عبداللہ بن رباب رضی اللہ عنہ حاضر نہیں ہوئے۔ (۶) حضرت معاذ بن الحارث رضی اللہ عنہ یعنی عوف بن الحارث رضی اللہ عنہ کے بھائی۔ (۷) حضرت ذکوان بن قیس رضی اللہ عنہ، ذکوان رضی اللہ عنہ بیعت کے بعد مکہ ہی رہ پڑے بعد میں ہجرت کر کے مدینہ منور آئے۔ (۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (۹) حضرت یزید بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ (۱۰) حضرت عباس بن نهلہ رضی اللہ عنہ (۱۱) حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ (۱۲) حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ۔

ملاحظہ: یہ مدینہ والے اہل ایمان کا ذکر تھا جو سبقت ایمانی کی وجہ سے اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ کہلائے، نصرت مہاجرین کی وجہ سے انصار کہلائے اور عقبہ میں بیعت کی برکت سے اَلْعَقَبِی قرار پائے۔ ان حضرات کی کل تعداد ۷۵ ہے۔ جس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اب ان کے قرآنی مقام کا ذکر ہے۔

۱۷۔ اَلْاَنْصَار صحابہ رضی اللہ عنہم کے قرآنی القاب

جب تیسرا سال آیا جو نبوت کا تیرھواں سال تھا تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے ایک گروہ کو اپنے ہمراہ لے کر بغرض ادائے حج آئے وہ ان اہل مدینہ کے امیر الحج تھے، اس میں مشہور قول کی بناء پر مسلمانوں کی تعداد پچھتر تھی، جس میں سے تہتر مرد اور دو عورتیں تھیں۔ جنہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر اسی گھاٹی میں بیعت کی جس میں پہلے کی تھی اور اس بیعت کا نام بیعت عقبہ ثانیہ ہے۔ ان حضرات کی شان میں قرآن کریم نازل ہوا۔

Marfat.com

فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورة الحشر آیت نمبر ۹)

الْمُفْلِحُوْنَ قرآنی لقب کے ساتھ ان کے مزید القاب یہ ہیں۔

اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ ،الرَّاكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ(سورة التوبه، آیت نمبر ۱۱۲)

ترجمہ: اور (انصارؓ) توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، شکر کرنے والے، دنیا سے بے تعلق رہنے والے، سجدہ کرنے والے، حکم کرنے والے نیک بات کا اور منع کرانے والے بری بات سے اور حفاظت کرنے والے ان حدود کی جو باندھی اللہ نے اور (اے میرے نبی ﷺ) خوشخبری سنا دے ایمان والوں کو۔

اس آیت کا ایک ایک لفظ ان مومنین صادقین، مجاہدین فی سبیل اللہ کی عادات و خصائل اور ان کی دینی خدمات کا برملا اعلان ہے جو بیعتِ اولیٰ، ثانیہ اور ثالثہ میں شریک ہوئے تھے۔
(تفسیر خازن، سورۃ التوبہ:۱۱۲)

انصار کو ایک خاص لقب حضور ﷺ نے الشِّعار (خاص لوگ) دیا۔ اور فرمایا اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ دُثَار یعنی تم خاص ہو باقی عام ہیں۔

(اسد الغابہ عباد ابو ثعلبہ)

ملاحظہ: ان انصار مدینہ میں سے ۱۲ حضرات کو ایک لقب خاص دربار نبوی ﷺ سے عطا ہوا، اب اس کا ذکر ہے۔

۸۱۔ نُقَبَاءِ اَنْصَار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِین

جب اسلام مدینہ میں پہنچ چکا تو ضرورت تھی کہ ان مسلمانانِ مدینہ کے لیے ایسے باصلاحیت افراد نگران ہوں، جو ان کے احوال کی پوری نگرانی کریں اس لیے اس بیعت کے بعد آپ ﷺ نے انصار کے کچھ نگران مقرر کیے اور انہیں نقیب کا لقب دیا گیا۔

انتخاب ''نقباء'' میں خاص بات یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کسی صحابی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے اور آپ ﷺ اسے نقیب (قبیلے کا سردار) مقرر فرماتے تھے۔ سیرت حلبیہ میں ہے ''جب سب بیعت کر چکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل میں سے بارہ نقیب منتخب فرمائے تھے اسی طرح میں بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے

Marfat.com

اشارہ سے تم میں سے بارہ نقیب منتخب کر رہا ہوں اور ان بارہ سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا: تم اپنی اپنی قوم کے کفیل اور ذمہ دار ہو جیسے حوارئین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کے کفیل تھے۔

(السیرت الحلبیہ ج ۲۔۲۳، المعجم الکبیر طبرانی حدیث نمبر ۱۳۲۰۵)

اَلنَّقِیْبُ

یہ ایسا لقب ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ اور محدثینؒ امت کے درمیان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خصوصی پہچان ہے۔ مثال:

عِبادَۃ بن الصامت کَانَ احَدُ النُّقَبَاءِ (مسند احمد حدیث ۲۲۷۵۲)

سعدبن خیثمۃ اَحَدُ النُّقَبَاء (المستدرک حدیث نمبر ۴۸۹۴)

اس قسم کی ہزاروں مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ النقیب ایک معزز و معروف لقب تھا

جن حضرات کو رسول اللہ ﷺ نے نقیب منتخب فرمایا، ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ (۲) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ (۳) حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ (۴) حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ (۵) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (۶) حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ (۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (۸) حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ (۹) حضرت ابو جابر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ (۱۰) حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ (۱۱) حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ (۱۲) حضرت رفاعہ بن عبدالمنذ ر رضی اللہ عنہ۔

اور بعض اہل علم نے بجائے رفاعہ رضی اللہ عنہ کے ابوالہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے،

جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو نقیب النبی قرار دیا گیا وہ حضرات اپنی اس نسبت پر فخر کیا کرتے تھے۔

(الاصابہ، عبادہ بن صامت)

مُهَاجِرِیْن مَکَّۃ ، المُهَاجری وَالْاَنْصَارِی

کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہجرت کا حکم آنے سے پہلے مدینہ سے مکہ ہجرت کر لی تھی۔ جب وہ ہجرت مکہ کے بعد حضور ﷺ کے حکم سے مدینہ آ گئے تو ان کا شمار انصار میں ہونے لگا۔ اس لیے

Marfat.com

ان کومہاجری والانصاری لقب امتیاز ملا، جس سے وہ دیگر صحابہ میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ وہ حضرات پانچ ہیں ان کا ذکرِ منور لقب نمبر۴۰۴ میں پڑھیے۔

۱۹۔ اَصْحٰبُ السَّفِیْنَةِ (کشتی والے)
ذُوالْهِجْرَتَیْن (دوہجرتوں والے)

اس سلسلہ میں ابتداءً دو حدیثوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' ہم یمن میں تھے، وہاں ہم کو اطلاع ملی کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کو روانہ ہو گئے، ہم بھی وطن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچنے کے ارادہ سے چل پڑے (لیکن) کشتی نے ہم کو حبشہ جا پھینکا، وہاں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے ہماری ملاقات ہوگئی، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: رسول اللہ نے ہم کو یہاں بھیجا تھا اور ہمیں قیام کرنے کا حکم دیا تھا۔ تم بھی ہمارے ساتھ یہیں ٹھہر جاؤ، چنانچہ ہم بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہیں قیام پذیر ہو گئے۔ (پھر کچھ مدت کے بعد) جب رسول اللہ ﷺ خیبر فتح کر چکے تھے تو ہم بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا: وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ (اے سفینہ والو! تمہیں دو ہجرتوں کا ثواب ملا۔

(المسند الجامع: ۸۹۰۷)

اس سے اگلی روایت میں ان (ذُوالْهِجْرَتَیْن) کے دوسرے لقب ''اَصْحٰبُ السَّفِیْنَةِ'' کا ذکر ہے۔

۲۰۔ اَصْحٰبُ السَّفِیْنَةِ نبوی ﷺ لقب ہے

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (بھی اس بحری بیڑے میں تھیں) انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ یہ مکہ کے لوگ ہمیں کہہ رہے ہیں سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ (اے حبشہ سے آنے والو! ہم اہل مکہ نے تم سے پہلے ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کا قرب حاصل کر لیا ہے۔) تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے برابر کیسے ہو سکتے ہیں وَلَكُمْ أَهْلُ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ (اے کشتی والو! تم دو ہجرتوں والے ہو) (دلائل النبوۃ للبیہقی ج۴: ۳۴۸)

Marfat.com

اور مسلم میں ہے، بابُ سیِّدِنا جعفر بن ابی طالب سیّدة اسماء بنت عمیس رضی الله عنهما و اَھْلِ سَفِیْنَتِهِمْ اور اس باب میں پہلی حدیث طیبہ میں اَھْلُ السَّفِیْنَةِ یعنی کشتی والے کی اصطلاح استعمال ہوئی اور وہ بھی عظیم فقیہ صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی دعوت پر جو اشعری حضرات مسلمان ہوئے اور ہجرت کر کے انہوں نے مدینہ کی طرف سفر کیا، لیکن ان کی کشتی نے انہیں حبشہ جانے پر مجبور کر دیا اور یہ لوگ حبشہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے قافلہ کے ساتھ رہے، پھر جب مہاجرین حبشہ واپس آئے تو وہ بھی ان کے ساتھ واپس آئے۔ ان سب حضرات نے کشتی کے ذریعے سفر کیا تھا تو دونوں قافلوں کا الگ الگ نام اَصْحٰبُ السَّفِیْنَةِ رکھا گیا اور دونوں قافلوں کا یکجا ذکر مقصود ہو تو ان سب حضرات کو اَصْحَابُ السَّفِیْنَتَیْن کہا جاتا ہے۔

(المستدرک، حدیث نمبر ۵۰۴۸)

اسی اصطلاح کو دلیل بناتے ہوئے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اھلِ سفِینَة کے لیے ایک باب اسی لقب کے ساتھ باندھا ہے اس لیے ہم نے اپنی کتاب میں اسی لقب کے حامل حضرات کو "اَصحَابُ السَّفِینَة" تحریر کیا ہے۔ (بخاری شریف، ج ۱: ۳۸)

۲۱۔ خیر القرون میں اَصْحٰبُ السَّفِیْنَه لقب کا استعمال

احادیث کی سندوں میں بھی اس کا التزام کیا جاتا ہے، مثلاً:

عَنْ کَعْبْ بن عاصِمِ الاَشْعَرِی وَ کَانَ مِنْ اَصْحَاب السَّفِیْنَة"

(تفسیر ابن سعود، ج ۳۴، ۱۷۵)

اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کُنتُ وَاَصْحَابِی اھْلُ السَّفِیْنَةِ

(طبقات الکبریٰ لابن سعد ابوموسیٰ الاشعری)

تفسیر رازی میں ہے کہ (البقرۃ: ۲۱) ان حضرات اہل السفینۃ کے بارے میں اتری اور جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چالیس اہل کتاب مسلمان ہو کر آئے تھے یہ حضرات بھی اَھْلُ السَّفِیْنَة ہیں۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اپنے ساتھیوں میں تشریف فرما

Marfat.com

تھے: حضرت ﷺ نے دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ انْجِ اَھْلَ السَّفِیْنَۃِ ...... پھر دیر بعد فرمایا: حبشہ سے آنے والے صحابہ کی کشتی بچ گئی ہے۔ (وہ آرہے ہیں) جب وہ حضرات مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک صالح آدمی ان کی قیادت کررہا ہے۔ اَھْلُ السَّفِیْنَۃ' چالیس آدمی قبیلہ اشعر سے متعلق تھے ان کی قیادت حضرت عمرو بن الحمق الخزاعی رضی اللہ عنہ کررہے تھے۔

(فضائل الصحابہؓ حدیث نمبر: ۱۶۱۲)

تین امور اس حدیث سے ثابت ہوئے:

(۱) آپ ﷺ کی زبان پر اس لقب کا جاری ہونا۔

(۲) ان کے بارے میں وحی کا آنا۔

(۳) حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ کا لقب رجل صالح لسان رسالت ﷺ سے جاری ہونا۔

۲۲۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (تمام صحابہؓ وصحابیاتؓ)

محبوب خدا ﷺ کے جانثاروں کا یہ مشترکہ لقب ہے جو سات آسمانوں سے بارہ مرتبہ قرآن کا حصہ بن کر اترا۔

(۱) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ (تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے)

(۲) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا (دو صحابہؓ یا دو صحابیات رضی اللہ عنہن کے ذکر کے بعد)

یا یہ جملہ وہاں بولا اور لکھا جاتا ہے جہاں باپ یا بیٹا اکٹھے مذکور ہوں اور دونوں صحابیت سے مشرف ہوں۔ مثلاً: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یا دو صحابیات ہوں مثلاً: حضرت عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما یا ماں بیٹی یا باپ، بیٹی، صحابی ہوں جیسے عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما یا عائشہ بنت ام رومان رضی اللہ عنہما۔

(۳) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے

(۴) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کے لیے

(۵) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کئی صحابیات رضی اللہ عنہن کے لیے

الغرض: یہ معروف لقب ہے، جو ہر صحابی رسول ﷺ کو قرآن کریم نے دیا ہے، اس لقب کے بغیر کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا نام لینا معیوب ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کے دیگر القاب کی طرح یہ لقب

Marfat.com

بھی حضور ﷺ کی صفات باکمال اور خاصیات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ ﷺ کو بارگاہِ الٰہی سے یوں خطاب ہوتا ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (سورة الضحى آيت نمبر ۵)

ترجمہ: تیرا رب تجھے اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے عطیہ کی مقدار کو خود نبی کریم ﷺ کی خوشنودی اور رضا تک بڑھا دیا ہے۔ ''رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﷺ'' کے مصنفؒ لکھتے ہیں:

اسی خصوصیت کی تکمیل فرماتے ہوئے رَبُّ العالمین نے حضور ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ اجمعین کو بھی خلعتِ رضوان سے مشرف فرمایا ہے۔

(الف) لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (الفتح ۱۸)

ترجمہ: اللہ مومنوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔

(ب) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

(المائدة ۱۱۹، التوبة ۱۰۰، المجادلة ۲۲، البينة ۸)

جہادی القاب، غزواتِ رسول ﷺ سے منسوب خطابات

۲۲۔ بَدْرِیْ۔ اُحُدِیٌّ اَفْضَلُ الْمُسْلِمِيْنَ، مُؤْمِنِيْن

غزوۂ بدر کے شرکاء کو بدری اور غزوہ احد کے شرکا کو اُحدی کہتے ہیں احدی کی تفصیل عنوان نمبر ۲۸ میں ہے بدری کی یہ ہے۔ سنہ۲ ہجری میں مقام بدر پر جو معرکہ بپا ہوا، اسے غزوۂ بدر کہتے ہیں، بدر ایک کنویں کا نام ہے، اسی مناسبت سے اس گاؤں کو بدر کہتے ہیں، جنگ بدر اسے کہتے ہیں جو اس کے قریب ہوئی تھی۔ یہ جگہ مدینہ منورہ سے ۸۰ میل کے فاصلے پر ہے، اس غزوہ میں شریک ۳۱۳ حضرات دو القاب سے معروف ہوئے۔

(۱) اس غزوہ میں شرکت کرنے والے حضرات کو ''المومنین'' کا قرآنی لقب ملا جو اسلام کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔

(۲) بدری: یہ لقب آپ ﷺ کی زبان سے نکلا ہوا ہے۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف

Marfat.com

ان تین سو تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی خاص پہچان تھا، جو اس مقام بدر میں آپ ﷺ کے ساتھ گئے۔

اس غزوہ میں مسلمانوں کو خداوند عالم نے بہت بڑی فتح عنایت فرمائی ستر کافر مارے گئے ،جن میں مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن اور کافروں کا سب سے بڑا سردار ابوجہل بھی تھا۔

سورۂ انفال آیت نمبر۱۲ میں اسی واقعہ کے متعلق آئے ہوئے الفاظ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوئے ہیں۔ان الفاظ میں فرشتوں کو خطاب کر کے ان کے سپرد یہ خدمت کی گئی کہ وہ مسلمانوں کے قلوب کو جمائے رکھیں، پریشان نہ ہونے دیں۔اس آیت میں بھی جملہ اہل بدر کے ایمان کی گواہی دے کر ان کے لقب خاص ''اَلْمُؤْمِنِيْن'' کی توثیق کردی گئی ہے اور اسی سورۂ انفال کی آیت نمبر۱۹ میں ان کے اس لقب کو دہراتے ہوئے فرمایا:

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال:۱۹) بے شک اللہ تعالیٰ ان (اہلِ بدر) مؤمنوں کیساتھ ہے۔

اللہ کے اسی فضل واحسان کی وجہ سے آج بھی ان شرکاءِ بدر کو بڑی عزت واحترام سے خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔اسی وجہ سے روایاتِ احادیث میں اس لقب کی رعایت کی جاتی ہے۔مثلاً:

(۱)عَنْ سَهْل بن حَنيف وَهُو مِنْ اَهْل بدر ولاهل بدرٍ فَضْل علٰى غَيْرِهِمْ
(کنز العمال: حدیث نمبر۲۹۹۸۸)

(۲)قَالَ ابو دَاؤد وَعطاء لَمْ يُدْرِك اوْسًا وهُو مِنِ اهلِ بَدْرٍ
(سُنَن ابی داؤد، حدیث نمبر۲۲۱۸)

(۳)الٰى فُلانٍ وَهُو بَدْرِيٌّ.........اُحُدِی.........عَقَبِيٌّ
(کنز العمال: حدیث نمبر۳۶۲۰۲۰)

اس کے علاوہ کتب حدیث میں تقریباً چھ سو مقامات پر مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے یا کئی بار ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے یہ لقب (بَدْرِی) استعمال ہوا ہے۔

Marfat.com

۲۴۔اعزازی بدری (جن کو بدر میں شرکت نہ کرنے کے باوجود شرکتِ بدر کے اعزازات دیے گئے)

بعض اصحابؓ رسول اللہ ﷺ ایسے تھے جو اس غزوہ میں کسی جائز وجہ سے شریک نہ ہو سکے لیکن ''اہلِ بدر'' میں شمار کیے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے ان کا حصہ عطا فرما کر انہیں ''اعزازی بدری'' ہونے کا شرف بخشا، یہ اسی طرح ہے جس طرح سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ''اہلِ بیت'' میں سے نہیں تھے لیکن آپ ﷺ نے انہیں ''اہل بیت' میں شمار کیا۔

اور اَصحٰبُ السَّفِینَۃ غزوۂ خیبر میں شریک نہ تھے لیکن ان کو خیبری حصہ ملا (دیکھیے عنوان نمبر ۱۹) اسی طرح جن بعض خوش نصیبوں کو بدری ہونے کا اعزاز دیا گیا، وہ یہ ہیں۔

۱۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: ان کو رسول اللہ ﷺ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی علالت کی وجہ سے مدینہ چھوڑ گئے تھے۔

۲۔۳۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور سعید رضی اللہ عنہ بن زید: ان دونوں کو رسول اللہ ﷺ نے قریش کے قافلہ کے تجسس کے لیے بھیجا تھا۔

۴۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو بدر کے راستے کی ایک منزل ''رُوحا'' سے مدینہ پر اپنا قائم مقام بنا کر واپس فرمایا، اس لیے ان کو خَلِیفَۃُ النَّبِی ﷺ فِی الْمَدِیْنَہ کہا جاتا ہے۔

۵۔ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کو ''عَوَالِیْ مَدِینَہ'' پر مقرر فرمایا۔

۶۔ بنی عمرو بن عوف کی طرف سے حضور اقدس ﷺ کو کوئی خبر پہنچی تھی، اس لیے آپ ﷺ نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن حاطب الاوس کو بنی عمرو کی طرف بھیجا۔

۷۔ حضرت حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے چوٹ آجانے کی وجہ سے ''مقام رَوحاء'' سے واپس فرما دیا تھا۔

۸۔ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ پنڈلی میں چوٹ آنے کی وجہ سے ''مقام صفراء'' سے واپس کر دیے گئے۔

یہ ابن سعد کا بیان ہے

Marfat.com

مستدرک حاکم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھی حصہ دیا تھا، جو اس وقت حبشہ میں تھے اور کہا جاتا ہے کہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ یعنی سہیل رضی اللہ عنہ کے والد نے راستہ میں انتقال فرمایا اور حضرت صبیح رضی اللہ عنہ مولیٰ اُحیحہ بیماری کی وجہ سے واپس ہوئے تھے۔ یہ تمام وہ ہیں جن کو بطور اعزاز و کرم گستری بدری شمار کیا گیا۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۶، ۲۹۲، سیرۃ المصطفیٰ بحوالہ زرقانی، ج ۱، ۴۰۹)

حضرت سعدؓ بن مالک الساعدی الانصاری، الخزرجی بدر کے رستے میں شہید ہوئے، بیمار تھے، اپنی اشیاء سفر سواری وغیرہ کی حضور ﷺ کے حق میں وصیت کی اور فوت ہوگئے اس لیے انہیں مُوصِیُ النَّبِی ﷺ کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ خوش قسمت جنہوں نے حضور ﷺ کے لیے وصیت فرمائی، آپ ﷺ نے مال قبول فرما کر ورثاء کو ہدیہ کر دیا۔

(الطبقات الکبریٰ سعد بن مالک)

۲۵۔ اَصْحَابُ الشَّجَرَۃ

(درخت کے نیچے بیعت کرنے والے شرکاء حدیبیہ)

یہ وہ پندرہ سو یا بروایت دیگر چودہ سو فدایان اسلام ہیں جنہوں نے ایک درخت کے نیچے آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ہاتھ پر مرمٹنے کی بیعت ایک درخت کے نیچے کی اس لیے اُن حضرات کا پہلا لقب قرآنِ کریم نے رضی اللہ عنہ مقرر فرمایا دوسرا المومن تیسرا لقب ایۃ عنایت کیا، یہ القاب سورۃ الفتح آیت نمبر ۱۸، ۲۰ میں ہیں۔ چوتھا لقب نبی الملاحم ﷺ نے ''خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْض ''فرمایا، اور امت ان کو کتب حدیث اور تاریخ اسلام میں ''اَھْلُ حُدَیْبِیَة '' (حدیبیہ میں بیعت کرنے والے) کے خوبصورت نام سے بھی یاد کرتی ہے۔

ان حضرات کو ''اَصْحَابُ الشَّجَرَۃ''، ''الشَّجَرِیْ'' اور ''شَجَرِیِّیْن'' لقب سے بھی ذکر کیا جاتا ہے، اس بیعت کا مختصر پس منظر یہ ہے۔

سنہ ۶ ھ کو رسول اللہ ﷺ نے بقصد عمرہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد فرمایا۔ ذی الحلیفہ پہنچ کر ہدی کو قلادہ ڈالا اور اشعار کیا اور عمرہ کا احرام باندھا۔ جناب رسالت مآب ﷺ نے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجنا چاہا، پھر سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر

Marfat.com

بھیجا کہ مشرکین سے بات کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لے گئے اور ادھر یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قتل کر دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ کو بہت صدمہ ہوا اور یہ فرمایا کہ جب تک میں ان سے خونِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ نہ لے لوں، یہاں سے حرکت نہ کروں گا اور وہیں کیکر کے درخت کے نیچے جس کے سایہ میں فروکش تھے، بیعت لینی شروع کر دی کہ جب تک جسم میں جان ہے کافروں سے جہاد وقتال کریں گے۔ مرجائیں گے مگر بھاگیں گے نہیں۔

۲۶۔ اَصْحَابُ الشَّجَرَۃ کے دو قرآنی القاب:

ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں یہ آیت اتری جس میں انہیں دو القاب دیے گئے۔

۱۔ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھُمْ، ۲۔ اَلْمُؤْمِنِیْن (اہل ایمان) ان دونوں القاب کو قرآنی انداز کلام سے سمجھا جاسکتا ہے، اہل حدیبیہ کے متعلق فرمایا:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ

(الفتح ۱۹)

تحقیق اللہ مومنوں سے راضی ہو چکا، جبکہ وہ آپ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔

یہ آیت ان ہی مجاہدین صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں نازل ہوئی، اس میں بیعتِ حدیبیہ کا ذکر ہے اس میں حق تعالیٰ نے اس بیعت کے شرکاء سے اپنی رضا کا اعلان فرمادیا ہے۔ اسی لیے اس آیت کو ''ایتِ رِضْوَان'' بھی کہا جاتا ہے۔ اور مقصود اس سے ان شرکاء بیعت کی مدح اور ان کو اس عہد کے پورا کرنے کی تاکید ہے۔

۲۷۔ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ (اس وقت روئے زمین میں سب سے افضل)

ان حضرات کو نبی اکرم ﷺ نے ''خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْض'' کا لقب دیا ہے۔ صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہم سے حضور ﷺ نے فرمایا:

اَنْتُمْ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ (یعنی تم لوگ روئے زمین کے انسانوں سے بہتر ہو) (سبحان اللہ) (صحیح بخاری، باب غزوۃ الحدیبیہ)

Marfat.com

۲۸۔ بَدرِی ،اُحُدِی ، عَقَبی اور شَجَرِی

(شرکاء بدر و اُحد، عقبہ اور حدیبہ)

احادیث طیبہ میں جہاں سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے تذکرے ہیں وہاں۔

۱۔ جنگِ بدر کے شرکاء کو بدری

۲۔ جنگِ احد کے مجاہدین کو، اُحُد ی

۳۔ بیعتِ رضوان کے شرکاء کو شَجَرِی

۴۔ بیعت عقبہ اولیٰ وثانیہ کے شرکاء کو عَقَبی کہا جاتا ہے۔

مثلاً نمبر۱......نمبر۲......اور نمبر۳...... کے لیے مثال:

وَهُوَ بَدرِی ،اُحُدِی ، عَقَبِیٌّ

(مسند ابی یعلیٰ، اسید بن حضیر عن النبی ﷺ ج ۲، ص ۲۴۳، صحیح ابن حبان، باب فضل الصحابہ رضی اللہ عنہم والتابعین ج ۱۶، ص ۲۶۸)

ایک اور مثال جس میں نمبر۳ کا ذکر بھی ہے۔:

سُفیان بن عُیَینَة یقُول عُبادَة بن الصَّامَت بَدرِیٌّ، اُحُدِیٌّ، عَقَبِیٌّ، شَجَرِیٌّ وَهُوَ نَقِیب (المستدرك ذكر عبادة بن الصامت ، ج۳، ۳۹۸)

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ذكر مناقب عبدالله بن زيد ج۵ ص ۳۳)

اور دیکھیے ایک روایت کے الفاظ فلان بَدرِی، اُحُدِیٌّ ، عَقَبِی ،(جامع الاحادیث ۲۹۲۷۷، المطالب العالیۃ ۴۱۴۳، کنز العمال، حرف فاء حدیث نمبر ۳۶۰۲۰)

اسی طرح تقریباً ۲۸ کتابوں کے صفحات میں دیکھا گیا ہے کہ احادیث کی کتابوں میں ان حضرات کے یہ القاب ان کی خاص پہچان ہیں۔ ظاہر ہے یہ تہذیب صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کو خیر القرون کے علمی ماحول سے ملی ہے۔

۲۹۔ اَصْحٰبُ سُورَة البَقَرة، اَلْمُؤمِنِیْنَ (غزوۂ حنین کے مجاہدین)

یہ لقب خاص ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے نبوی عطیہ ہے، جن حضرات نے فتح مکہ کے

Marfat.com

بعد ۶ شوال ۸ ہجری کو حنین کے مقام پر قبیلہ ہوازن وثقیف کے ۲۰ ہزار تیر اندازوں کے ساتھ جنگ کی، وہ ایک مقام پر گھات لگائے ہوئے تھے، جیسے ہی مسلمان گزرے، انہوں نے اچانک تیروں کی بارش کردی، غزوہ حنین کے دوران اس اتفاقی حادثہ کی وجہ سے جب چند جانثاروں کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے قریب نہ رہ سکے تو آپ ﷺ نے تین بار پکار کر فرمایا:

اے لوگو! ادھر آؤ میں اللہ کا رسول محمد بن عبداللہ ہوں۔ آپ ﷺ کے الفاظ یہ ہیں۔

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ: اَنَا ابن عَبْدُ المطَّلب (بخاری حدیث نمبر ۲۸۱۵)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان شرکاء غزوہ کو یَا اَصْحَاب سُورَةِ البقرَة (سورۃ بقرہ والو!) کہہ کر یاد فرمایا: اس لیے ان کو یہ لقب ملا۔ (کتاب المغازی غزوہ حنین)

تاریخی وحدیثی ذخائر کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ تقریباً سب عشرہ مبشرہ نے جنگ حنین میں شرکت کر کے یہ لقب حاصل کیا۔ اور تقریباً سب اہل حدیبیہ بھی اس میں شامل تھے، شرکاء حنین کا یہ لقب کنز العمال، مسند احمد، بزار اور دلائل النبوۃ، وغیرہ ۴۱ کتب میں لکھا ہے۔ ان کے علاوہ بھی انتہائی مستند کتابوں میں غزوہ حنین کے شرکاء کے اس لقب خاص کا تذکرہ موجود ہے۔ شرح السیر الکبیر ج ۲، ص ۵۶، شرح المواھب للزرقانی جزء ۵، ص ۳۱ میں دو مرتبہ ذکر ہے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۲۶، ص ۱۷۵، المنتقی شرح المؤطا ج ۸، ص ۴۹۲ پر بھی موجود ہے۔

۳۰۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالصَّادِقُوْنَ

(غزوہ احزاب کے شرکاء کے دو قرآنی لقب)

۵ ہجری میں مشرکین قریش، یہودی، اور دوسرے دشمنان اسلام نے ایکا کر کے مدینہ منورہ پر چڑھائی کردی، لیکن اللہ کی مدد بھی اس انداز سے آئی کہ پورے عرب کو منہ کی کھانی پڑی۔

ان حالات کے دوران صحابہ رضی اللہ عنہم کو بڑی پریشانیوں سے گزرنا پڑا، قرآن کریم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اندرونی کیفیت بیان کرتا ہے اور ان کو اس موقعہ پر اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالصَّادِقُوْنَ کا لقب دیتے ہوئے کہتا ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عٰهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا (الاحزاب: آیت نمبر ۲۱)

Marfat.com

ترجمہ: ایمان والوں میں سے کتنے مرد ہیں، کہ انہوں نے وہ سچ کر دکھلایا، جس بات کا عہد کیا تھا اللہ سے، پھر کوئی تو ان میں پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہے، ان میں راہ دیکھ رہا اور بدلا نہیں ایک ذرہ۔

اس آیت میں ان ایمان والوں کی صداقت کا اعلان ہے۔ جو احزاب کے پر آشوب غزوے میں شریک ہوئے ان کی شان میں اللہ نے اس انداز سے کلام کا نزول فرمایا کہ بعد ازاں تمام شرکاءِ معرکہ کو ''الصَّادِقِیْنَ'' لقب کے مستحق ہونے کی دوبارہ خوشخبری مل گئی، فرمایا:

لِیَجْزِیَ اللّٰہُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِھِمْ وَیُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ط (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: تاکہ بدلہ دے اللہ سچوں کو ان کے سچ کا اور عذاب کرے منافقوں پر اگر چاہے یا توبہ ڈالے ان کے دل پر بے شک اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

اس ارشادِ ربانی میں ''الصَّادِقِیْنَ'' (کھرے اور سچے) سے مراد غزوۂ احزاب کے شرکاء ہیں اور اس سے پہلے جو آیت لکھی گئی اس میں اَلْمُؤْمِنِیْنَ اسی غزوہ کے مجاہدین کا قرآنی لقب ہے۔

۳۱۔ اَلشَّھِیْدُ (اپنی جان اللہ کی بارگاہ میں حاضر کرنے والے)

یہ بھی قرآنی و آسمانی لقب ہے (سورۃ آلِ عمران: ۱۴۰) شہادت کا حصول پیغمبروں، ان کے تمام امتیوں اور آخری پیغمبر ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی آخری تمنا رہی ہے۔

اور یہ آخری لقب ہے جو ایک مسلمان اب بھی شوق و رغبت سے حاصل کرنا چاہتا ہے۔

اس لقب کو حاصل کرنے والے خوش قسمتوں کو اللہ کا کلام (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۴، ۱۶۹) میں خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ شہداء وہ ہیں جو

۱۔ مرنے کے بعد بھی مردہ نہیں، زندہ ہیں۔

۲۔ ان کی اُخروی زندگی تمہاری سمجھ سے بالاتر ہے۔

۳۔ اور انہیں اللہ کے ہاں سے رزق دیا جاتا ہے۔

ان مناقب کی روشنی میں تمام نبیوں کی یہ خواہش رہی کہ وہ ''اَلشَّھِیْد'' لقب کے مصداق بنیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس

Marfat.com

ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ضرور میری یہ خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔

(بخاری باب الجہاد من الایمان)

نبوت کا مرتبہ تو ہر مرتبہ سے فائق اور برتر ہے اس کے باوجود آنحضرت ﷺ نے بار بار شہید ہونے کی تمنا ظاہر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں ہیں کہ بظاہر تو یہ تمنا پوری نہ ہوئی لیکن آپ ﷺ کو اللہ نے درجہ شہادت اس طرح سے عطا فرمایا کہ غزوۂ خیبر میں ایک یہودی عورت نے بکری کے بھنے ہوئے دست میں زہر ملا کر دے دیا تھا، اس کا اثر وقتی طور پر رک گیا تھا لیکن وہی زہر وفات کا ذریعہ بن گیا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج ۳، ص ۱۵۸، بحوالہ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا) اس سے معلوم ہوا سیدنا امام الانبیاء علیہ السلام کو بھی یہ لقب ملا اور بہت سے انبیاء ہیں، جنہوں نے یہ لقب حاصل کیا۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ (سورۃ آلِ عمران ۱۱۲)

ترجمہ: ''اور وہ نبیوں کو ناحق مار ڈالتے تھے۔''

حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک بڑی تعداد ہے جنہوں نے خاک و خون میں نہا کر درجہ شہادت حاصل کیا، اس مؤقر لقب کا تذکرہ بھی اس کتاب میں ہر صحابی کے القاب میں کیا جا رہا ہے۔

علمی القاب، افتاء، خطابت، قراءت

۳۲۔ اَلْمُفْتِیْ لقب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (دینی مسائل میں پختہ علم رکھنے والے)

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے کے مفتی حضرات یہ ہیں (جن سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے مسائل پوچھ لیا کرتے تھے)

❶ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ❷ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ❸ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین ❹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ ❺ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف ❻

Marfat.com

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ❼ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ❽ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل ❾ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ❿ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان ⓫ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ⓬ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ⓭ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ⓮ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

(تلقیح فہوم اہل الاثر، باب تسمیۃ من کان یفتی علی عہدِ رسول اللہ ﷺ)

ان میں سے ہر ایک جبلِ علم ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حافظ القاری الفقیہہ، الحکم (حضرت علی رضی اللہ عنہ ومعاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان فیصل)۔

ھَاجِرُ الھِجْرَتَیْن اور سَیِّدُ الفَوَارِس (تمام فارسین اسلام کے سردار) تھے۔

(الاعلام للذرکلی، ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ)

دیگر مفتی حضرات میں سے بعض ان سے بھی زیادہ القابات وخطابات رکھتے تھے۔

۳۳۔ خُطَبَاءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے خطیب صحابہ رضی اللہ عنہم)

تمام انبیاء خطیب تھے، نبی اکرم ﷺ کی خطابت کے جواہر سے زیادہ مستفید ہونے والوں کو خُطَبَاءُ الرَّسُوْل ﷺ کہا جاتا ہے۔ عام طور پر ان چار حضرات کو سیر کی کتابوں میں اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ② حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ③ حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ رضی اللہ عنہم) ④ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو خطیب الانصار اور خطیب رسول اللہ ﷺ کہا جاتا ہے۔

(الاستیعاب، ثابت رضی اللہ عنہ بن قیس)

انہوں نے یمامہ میں شہید لقب پایا ان کو غزوہ تبوک میں نِعْمَ الصَّاحِبُ کہا گیا۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، حدیث نمبر ۱۵۸۴) ⑤ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا شمار بھی خُطَبَاءِ اِسلام میں ہوتا ہے ان کا ذکر لقب نمبر ۱۴۹ میں ہے۔

Marfat.com

ملاحظہ: لقب نمبر ۲۴ میں جن شعراء کا ذکر ہے ان میں اکثر خطباء بھی تھے، علاوہ ازیں مختلف مواقع پر اس صلاحیت کا اظہار متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہوا۔ اور ان کو کبھی شاعر الاسلام اور کبھی خطیب الاسلام کے علمی و ادبی القاب سے نوازا گیا۔

۳۴۔ اَلْقُرَّاء (قرآنِ کریم کثرت سے پڑھنے والے)

تمام صحابہؓ اچھے قاری تھے، یہاں وہ حضرات مذکور ہیں جن کو بئر معونہ میں دھوکے سے لے جایا گیا اور شہید کر دیا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ماحول میں ان حضرات کو قُرَّاء لقب سے اس لیے یاد کیا جاتا تھا کہ یہ حضرات مسجد نبویؐ میں اکثر و بیشتر قرآنِ کریم کی تعلیم و تلاوت میں مصروف رہتے تھے۔ دن بھر لکڑیاں جمع کر کے بیچتے تھے تاکہ کسی پر بوجھ نہ بنیں اور اپنے اور مساکین صفہ کے کھانے پینے اور پہننے کا خود انتظام کر سکیں۔ شام کو ایک جگہ جمع ہو کر کتاب و سنت کی تعلیمات ایک دوسرے کو سکھاتے اور سیکھتے تھے۔

(السیرہ الحلبیہ سریۃ القرّاء)

ان حضرات کا مکمل واقعہ لقب نمبر ۶۳۷ نمبر پر ہے۔ ان حضرات کو فُضَلاء صَحَابة سَادَاتُ الصَّحَابه اور قُرَّاء صحابہ رضی اللہ عنہم القاب سے ذکر کیا جاتا تھا۔

(زاد المعاد، فصل فی بئر معونۃ)

خِیَارُ الْمُسْلِمِیْن (بہترین مسلمان)

ان حضرات کے تقویٰ، طلب علمی اور زاہدانہ طرز حیات کی وجہ سے ان کو خِیَارُ الْمُسْلِمِیْن (بہترین مسلمان) لقب بھی دیا جاتا تھا۔

(سیرت ابن ہشام رجال البعث)

سیرۃ ابن ہشام میں چند نام ان قراء کے یہ ہیں۔

❶ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن صمہ ❷ حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ انصاری کا ذکر لقب نمبر ۳۷۴ میں ہے ❸ المنذر رضی اللہ عنہ بن عمرو (ان کے باقی القاب کا ذکر لقب نمبر ۶۳۶) ❹ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن اسماء بن الصلت السلمی ❺ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بن بدیل بن ورقاء الخزاعی ❻ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ (ان کا تذکرہ اور مزید القاب نمبر ۴۷۹ میں

Marfat.com

دیکھیے) ۷ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن زید

ملاحظہ: اور عیون الاثر باب من اُستشہد یوم بئر معونۃ میں یہ نام بھی ہیں

۸ حضرت حکم رضی اللہ عنہ بن کیسان مولیٰ بنی مخزوم ۹ حضرت منذر رضی اللہ عنہ بن محمد بن عقبہ بن احیحہ ۱۰ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن محصن ۱۱ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن معاذ بن انس ۱۲ حضرت حرام رضی اللہ عنہ بن ملحان بن خالد بن زید ۱۳ حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری ۱۴ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری ۱۵ حضرت قطبہ رضی اللہ عنہ بن عبد عمرو ۱۶ حضرت معاذ بن ماعص بن قیس رضی اللہ عنہ ۱۷ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ بن سعد بن قیس ۱۸ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ثابت بن نعمان ۱۹ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بن حاطب بن امیہ ۲۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عمرو بن ثقیف ۲۱ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بن کعب بن مالک ۲۲ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ بن عامر ۲۳ حضرت عبداللہ بن قیس بن حر رضی اللہ عنہ ان کا لقب خاص (مِنْ عِبَادِ اللّٰہ شُهَدَاء) ہے یعنی وہ ان عبداللہ نامی صحابہ میں سے ہیں جو شہید ہوئے۔

۲۴ حضرت عروہ بن اسماء رضی اللہ عنہ

(الاستیعاب، عبداللہ بن قیس)

روایات میں ان حضرات (قُرَّاء وَشُهَدَاء بئرِ مَعُونہ) کی مکمل تعداد ستر ہے۔ الغرض یہ ایک بڑی اور بزرگ جماعت تھی جن کو غداری کر کے شہید کر دیا گیا تھا۔

حَامِلُ الْقُرْآن (حَافِظُ الْقُرْآن) لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ایک عنوان لکھا ہے۔

تَسْمِيَةُ مَنْ جَمَعَ القرآن حِفْظًا على عَهْدِ رَسُول اللّٰه ﷺ۔

ترجمہ: اللہ کے رسول ﷺ کے عہد مبارک میں ان حضرات نے قرآنِ کریم حفظ کیا۔

۱ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ بن کعب انصاری

۲ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل انصاری

۳ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ انصاری

حضرت ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں وَاسْمُهٗ سَعْد رضی اللہ عنہ بن عُمیر، وَفِی اِسْمِهٖ خِلاف ان کے نام میں کچھ اختلاف ہے۔

Marfat.com

❹ حضرت ابوالدرداءعویمر رضی اللہ عنہ

❺ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت (وذکر فہیم ابن سیرینؒ)

❻ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

❼ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ

❽ حضرت محمد رضی اللہ عنہ بن کعب

❾ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن الصامت

❿ حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ بھی حَامِلُ الْقُرْآن لقب کے مصداق ہے۔
(تلقیح فہوم اہل الاثر باب من جمعَ القُرآن حِفظًا)

ان حضرات کو دورِ نبوی ﷺ میں حَامِلُ الْقُرْآن لقب دیا گیا۔ ان کو حَافِظُ الْقُرْآن لقب سے بھی متعارف کروایا جاتا ہے۔

دیکھیے مسلم باب فَضیلة حَافِظ القرآن، اللؤلؤ والمرجان، باب فضیلة حافظ القرآن، جامع الصغیر من حدیث البشیر، حرف الحاء)

مذکورہ حفاظ کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ نے قرآن حکیم حفظ کیا صرف جنگ یمامہ میں ستر کے قریب حفاظ قرآن شہید ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ ایک بڑی تعداد تھی جنہوں نے یہ لقب حاصل کرلیا تھا۔

نسبتِ حبیب ﷺ کے القاب

۳۵۔ کَاتِبُ النَّبِی ﷺ / کَاتِبُ الْوَحْی (اللہ کے رسولؐ کے میر منشی)

یعنی نبی ﷺ کے میر منشی، وحی کو لکھنے والے، یہ انتہائی پروقار لقب ہے۔ حدیث وسیر کی کتابوں میں ان حضرات کو کتَّابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہا جاتا ہے، یہ لقب نبی اکرم ﷺ کے غیر معمولی اعتماد کی علامت ہے، اصحابِ رسول ﷺ میں بہت کم خوش نصیبوں کو یہ لقب مل سکا۔ اس لیئے کہ رسولِ رحمت ﷺ کی آمد سے پہلے عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا، نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ بہت سے نوعمروں کو لکھنے پڑھنے کی طرف نہ صرف توجہ دلائی بلکہ مکمل سرپرستی فرمائی۔

Marfat.com

حضور ﷺ نے جن صحابہ رضی اللہ عنہم سے وحی الٰہی لکھوائی وہ نو ہیں۔ جن میں سب سے پہلے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے لکھوائی اور اکثر آخر تک حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری سے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے لکھوائی۔ اور دوسرے چھ حضرات یہ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حنظلہ بن ربیع الاسعدی رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن عاص رضی اللہ عنہ۔ (حیاۃ الحیوان: ۷۹ ج ۱)

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن الحرب، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص، حضرت یزید بن ابی سفیانؓ، حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہم۔
(سبل الھدیٰ والرشاد ذکر کتابہ)

حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید نے سب سے پہلے آپ ﷺ کے لیے کتابت کی اس لیے کہ وہ ثالثُ الاسلام یا رابع الاسلام ہیں۔ (الاستیعاب، الاصابہ، خالد بن سعید رضی اللہ عنہ) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ راز دارانہ خطوط اور وحی الٰہی کے کاتب تھے۔ (البدایہ والنہایہ، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ)

۳۶۔ رَدِیْفُ النَّبِی ﷺ (ہم رکابِ رسول ﷺ)

اصحابِ پیمبر ﷺ کے ماحول میں کسی کو یہ لقب مل جانا دلیل تھی کہ یہ صحابی رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول ﷺ کے بہت قریب ہیں۔

یہ لقب ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملا جنہیں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ سواری پر بیٹھنے کا شرف عظیم ملا۔ بعض روایات میں صحابیٔ رسول ﷺ حدیث بیان کرتے ہوئے اپنا رَدِیفُ النَّبِی ہونے کی نسبت بیان کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل حوالہ جات میں کچھ اشارات ہیں، بعض احادیث میں نام کی جگہ صرف یہ لقب بیان کرنا کافی سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً:

عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ رَدِیْفِ النَّبِی صلّی اللہ عَلَیْہِ وَسلّم
(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر ۲۰۶۱۱) فُلَانٌ رِدْفُ رَسُول اللہ صلّی اللہ عَلَیْہِ وَسلّم (نُضْرَةُ النَّعِیْم ،حدیث نمبر ۷۴)

یہ دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک زمانے میں رَدِیف النبی ﷺ لقب عام استعمال ہوتا تھا۔ (الاعلام للذرکلی، الفضلؓ بن عباس رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۳۷۔ رُدَفَاءُ النَّبِی ﷺ (اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ سوار ہونے والے خوش قسمت)

☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سفر ہجرت میں آپ ﷺ کے ردیف تھے۔
(ریاض النضرہ، ج۱، ص۵۵)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے ردیف تھے۔ آپ ﷺ نے سواری پر ہی ان کو توحید و تقدیر کی تعلیم سے نوازا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر ۲۶۶۹)

☆ حضرت ابو ایاس رضی اللہ عنہ الساعدی کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوتا تھا، آپ ﷺ نے مجھے چاروں قل سکھائے۔ (الاصابۃ ابو ایاس رضی اللہ عنہ)

☆ حضرت ثابت بن الضحاک رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق میں آپ ﷺ کے ہم رکاب تھے۔
(معرفۃ الصحابہؓ الفضل بن عباسؓ)

☆ بچوں میں سے حضرت فضل اور حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہما بھی حضور ﷺ کے ساتھ سوار ہو جایا کرتے تھے، ان کے ساتھ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی سوار ہو جاتے تھے۔ (الاصابہؒ قثمؓ) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے بہت قریب بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت محمد ﷺ نے مجھے اللہ اور بندوں کے حقوق کی تعلیم دی۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی ردیف النبیؐ تھے۔ (الاعلام للزرکلی، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

☆ حضرت ابو تمیمہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے کسی راستے میں آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے۔
(مسند احمدؒ، حدیث نمبر ۱۵۹۹۷)

☆ حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ نے ایک سفر میں ہم رکابی کا لطف لیا اور آپ ﷺ نے اسی سواری پر لوگوں کے درمیان کلمہ شہادت کو جنت کا ذریعہ قرار دیا۔ (مسند احمد ۱۵۷۷۶)

☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔
نضرۃ النعیم حدیث نمبر ۴۰)

یہ وہ خوش نصیب صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جنہیں قربِ نبوی ﷺ اور اعتماد محبوب ﷺ کا وہ

Marfat.com

درجہ ملا جس پر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں۔ اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کو اس خصوصیت کی بناء پر عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔

۳۸۔ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے قاصد)

اسلام ایک آفاقی دین ہے اور شارحِ اسلام حضرت محمد ﷺ عالمی نبی ہیں، اس لیے آپ ﷺ نے اس مذہب کو پوری دنیا میں پھیلانے کے اقدامات فرمائے، اسے صرف عرب تک محدود نہ رکھا، حج کرنے کے لیے پوری دنیا کے مختلف گوشوں سے لوگ آتے تو آپ ﷺ ان سے ملتے اور ان کو اپنا مقصد بعثت بتاتے تھے، اسی طرح خطوط کے ذریعے بھی آپ ﷺ نے اپنا پیغام انسانیت کو پہنچایا، سب سے پہلے آپ ﷺ نے شاہانِ عجم کو خطوط روانہ فرمائے، اب ہم ان اصحاب رضی اللہ عنہم پیغمبر علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہیں جنہیں آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں کی طرف اپنے فرامین دے کر بھیجا تھا اور انہیں رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہ یا قاصد النبی ﷺ کہا جاتا تھا۔ تاریخ اسلام مصنفہ مولانا محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ میں اس لقب کے حاملین کے نام اس طرح ہیں:

① حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ: ان کو ملک حبشہ کے بادشاہ اصحمہ (نجاشی لقب) کے پاس بھیجا گیا۔
② حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ: ان کو روما یعنی اٹلی کے بادشاہ ہرقل کے پاس بھیجا گیا۔
③ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ: ان کو ایران، افغانستان کے بادشاہ خسرو پرویز کے پاس بھیجا گیا۔
④ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ: ان کو مصر و اسکندریہ کے بادشاہ جریج پسر مینا (لقب مقوقس) کے پاس بھیجا۔
⑤ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: ان کو عمان کے بادشاہ جیفر اور عبداللہ پسرانِ جلندی کے پاس بھیجا۔
⑥ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ: ان کو بحرین کے بادشاہ منذر بن ساوی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ (حضرت علاء رضی اللہ عنہ مجاب الدعوۃ تھے۔ اسد الغابہ العلاء رضی اللہ عنہ)
⑦ شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ: ان کو بادشاہ بلقاء حاکمِ دمشق و گورنرِ شام حارث بن ابی شمر

Marfat.com

کے پاس بھیجا۔

⑧ سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ: ان کو یمامہ بادشاہ ہوذہ بن علی کے پاس بھیجا۔

⑨ حضرت مہاجر بن امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ: ان کو قبیلہ حمیر کے بادشاہ حارث بن عبد کلال کے پاس بھیجا گیا۔

⑩ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بجلی: ان کو سرداران حمیر کے بادشاہ ذی الکلاخ وذی عمیر کے پاس بھیجا۔ ان دس حضرات کو رسول رسول اللہ کہا جاتا ہے۔

۳۹۔ حَادِیُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے حُدی خواں)

یہ عربوں کی قدیم تہذیب کا حصہ تھا کہ قافلوں میں حدی خواں ضرور ہوتے تھے، جو عربستان کے لق ودق میدان میں اونٹوں کو مستی اور چستی سے چلانے اور اہل قافلہ کو بیدار رکھنے کے لیے ملّی نغمے سناتے تھے ان اشعار کو حدی کہتے ہیں، اور پڑھنے والے کو حدی خواں، عربی میں اَلْحَادِیُ کہتے ہیں۔ حدی کو سن کر اونٹ بھوک وپیاس کے باوجود چلتے رہتے تھے۔ اسی طرح لق و دق، مہیب راستہ جلد طے ہو جاتا تھا۔ نہ اونٹ کو تھکن کا احساس ہوتا، نہ سوار کو۔ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مبارک قافلوں میں جو حضرات یہ خدمت انجام دیا کرتے تھے ان کو حَـادِی رَسُوْلِ الـلّٰـہ ﷺ کہا جاتا تھا۔ اور آج بھی حدیث وسیر اور تاریخ کی کتابوں میں اس لقب سے ان کو پہچانا جاتا ہے، چند نام یہ ہیں۔

❶ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

❷ حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ

❸ عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ اور ان کے چچا حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ حادی رسول اللہ ﷺ تھے انہوں نے خیبر میں شہید لقب بھی پایا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، ج۱۱، ۳۹۷)

❹ حضرت براء رضی اللہ عنہ بن مالک جید الحداء (سب سے اچھے حدی خواں) لقب کے ساتھ معروف تھے ان کو حَـادِی الرِّجَال (مردوں میں حدی خوانی کرنے والے) کہا جاتا اور حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ حَادِیُ النِّساء تھے۔ (معرفۃ الصحابہؓ البراء بن عازب)

۴۰۔ عُمَّالُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ (اللہ کے رسولؐ کے محاصلین)

محرم الحرام سنہ ۵۹ کا ہلال نظر آیا، اس ماہ میں آپ ﷺ نے عاملین اور مصدقین کو

Marfat.com

اطراف واکناف میں زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے کے لیے روانہ فرمایا اور ان کو قرآن کریم نے آسمانی (اَلْعَامِلِیْنَ) (سورۃ توبہ: آیت نمبر ۶۰) لقب سے نوازا، صحابہ کرام ان کو سَاعِیُ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ بھی کہتے ہیں۔ (معرفۃ الصحابہ محمد بن مسلمہ) چند نام یہ ہیں۔

نام عامل	کس قبیلہ کی طرف بھیجا گیا
حضرت عیینہ بن حصن فزاری رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنی تمیم
حضرت بریدہ بن الحصیب رضی اللہ عنہ	قبیلہ اسلم وغفار
حضرت عباد بن بشر اشہلی رضی اللہ عنہ	قبیلہ سلیم ومزینہ
حضرت رافع بن مکیت رضی اللہ عنہ	قبیلہ جہینہ
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنی فزارہ
حضرت ضحاک بن سفیان کلابی رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنی کلاب
حضرت بسر بن سفیان کعبی رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنی کعب
حضرت ابن اللتبیہ اروی رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنی ذیبان

(طبقات ابن سعد ج ۲، ص ۱۵)

حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ	بحرین کی طرف
حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ	نجران کی طرف
حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ	طیی وبنی سعد کی طرف
حضرت مالک بن نویرہ رضی اللہ عنہ	قبیلہ بنی حنظلہ (زادلمعاد، ج ۲، ص، ۲۰۱)

(سیرت المصطفیٰ ﷺ جلد سوم ص ۷۳)

یہ وہ حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی سورۂ توبہ آیت نمبر ۶۰ میں العاملین لقب سے نوازا، احادیث وسیر کی کتابوں میں یہی لقب ہے۔

۴۱۔ نُجَبَاءُ النَّبِی ﷺ (نبی ﷺ کے مخلص دوست)

رَفَقَاءُ النَّبِی ﷺ (نبی ﷺ کے مہربان ساتھی) وُزَرَاءُ النَّبِی ﷺ (نبی ﷺ کے معین و مددگار)

یہ القاب بہت کم صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملے ہیں۔ اس لقب کے طفیل ایک روایت کے مطابق

Marfat.com

چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ممتاز ہو گئے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ہر نبی علیہ السلام کے ساتھ نجیب و رفیق اور وزیر ہوتے ہیں اور مجھے چودہ عطا ہوئے ہیں۔

1. حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (اَسَدُ اللّٰہِ وَ اَسَدُ رَسُوْلِہٖ)
2. حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ
3. حضرت ابوبکر (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)
4. حضرت عمر (الفاروق) رضی اللہ عنہ
5. حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
6. حضرت حسن رضی اللہ عنہ (شبیہ النبی ﷺ)
7. حضرت حسین رضی اللہ عنہ (سبط النبی ﷺ)
8. حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (رازدانِ نبوت ﷺ)
9. حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (زاہد الامتؓ)
10. حضرت عمار بن یاسر (طیب، المطیب رضی اللہ عنہ)
11. حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ (صاحب سرِّ رسول اللہ ﷺ)
12. حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ (مسیح الامت)
13. حضرت مقداد رضی اللہ عنہ (صاحبُ الفرس)
14. حضرت بلال رضی اللہ عنہ (مؤذن النبی ﷺ)

(اسد الغابہ، المقداد رضی اللہ عنہ بن عمرو)

ایک روایت میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ (معلّم المدِیْنَہ) کا نام بھی ہے۔

(معرفۃ الصّحابہ، من اسمہ سعیدؓ)

۴۲۔ حَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (محافظینِ رسول ﷺ)

ان کو حَرَسِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہتے ہیں، دونوں القاب کا مفہوم ہے (محافظین رسول اکرم ﷺ) اس عظیم لقب میں کئی خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، جنہیں حَرَسِی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہا جاتا ہے۔

حرسی مفرد ہے حُرَّاسٌ، حرسٌ اور اَحْرَاسٌ کا، یہ تینوں جمع کے صیغے ہیں۔ (یعنی

Marfat.com

کسی اہم شخصیت کے وہ سپاہی جو اس کی حفاظت کرتے ہیں) مثلاً: رسول رحمت ﷺ نے ایک دن فرمایا: لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ (فضائل الصحابہؓ ۶۱۲۵) کاش کوئی نیک بخت مرد میری نگہبانی کرتا! (رات کو پہرہ پر رہتا)

فائدہ: اس حدیث سے خوف کے وقت پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے، جب یہ آیت نہیں اتری تھی۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدہ ۶۷)

اور اللہ آپ کو لوگوں (دشمنوں) سے بچائے گا۔

آپ ﷺ نے جو پہرہ مقرر کیا یہ توکل کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ توکل اسباب کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ اسباب حاصل کر کے مسبب الاسباب پر بھروسہ کا نام ہے۔

۴۵۔ جنگِ اُحد میں آنحضرت ﷺ کے محافظین

میدانِ احد میں گھمسان کا رن پڑا، اس ہلچل اور اضطراب میں چودہ اصحاب رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے، سات مہاجرین میں سے اور سات انصار میں سے جن کے نام حسبِ ذیل ہیں۔

اسماء مہاجرین رضی اللہ عنہم	اسماءِ انصار رضی اللہ عنہم
❶ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	❶ حضرت ابودُجانہ رضی اللہ عنہ
❷ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ	❷ حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ
❸ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	❸ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ
❹ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	❹ حضرت حارث بن حنیف رضی اللہ عنہ
❺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	❺ حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ

یہ کل دس ہوئے۔

⓫ حضرت محمد ﷺ نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اللہ تمہاری ایسی حفاظت کرے جیسی تم نے اس کے نبی ﷺ کی حفاظت کی ہے۔ (زاد المعاد، ج ۲، ص ۴۲۵)

اسی طرح حضرت ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ بھی اس لقب حَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سے معروف ہوئے۔ (تاریخ الاسلام ۱۷۷)

Marfat.com

⓬ ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: لَيْتَ رَجُلًا يَحْرُسُنِي (کاش آج رات کوئی میری پہرے داری کرے) تھوڑی دیر بعد حضرت سعد ابی وقاص رضی اللہ عنہ حاضر ہو کر یہ کام کرنے لگے۔
(فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم ۶۱۲۵)

فتح الباری میں یہ نام بھی ہیں۔ ⓭ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ⓮ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ (وصولی صدقات کی وجہ سے ان کا ایک لقب ساعی رسول اللہ ﷺ ہے، معرفۃ الصحابہ معرفۃ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ) ⓯ حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ ⓰ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ⓱ حضرت ذکوان بن عبدالقیس رضی اللہ عنہ ⓲ حضرت ادرع اسلمی رضی اللہ عنہ ⓳ حضرت مجن بن ادرع رضی اللہ عنہ ⓴ حضرت عباد بن بشیر رضی اللہ عنہ ㉑ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ㉒ حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ ㉓ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ㉔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ㉕ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ㉖ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ۔ مہاجرین رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام اس لیے ذکر نہیں کیا گیا کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے شہید ہو جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اسلام کا پرچم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادیا اور وہ جہاد وقتال میں مصروف ہوگئے۔ (یہ کل چھبیس حضرات ہوئے) جنگ احد میں چودہ اصحاب رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے لیکن کبھی کبھی کسی ضرورت کی وجہ سے بعض حضرات میدان میں چلے جاتے، مگر جلد ہی واپس ہو جاتے، اس لیے کبھی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ بارہ آدمی رہے، (جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت براء بن عازب سے مروی ہے) کبھی گیارہ (جیسا کہ نسائی اور دلائل النبوۃ للبیہقی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بسند جید مروی ہے) اور کبھی سات (جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے) اختلاف اوقات اور اختلاف حالات کی وجہ سے حاضرین بارگاہ رسالت ﷺ کے عدد میں روایتیں مختلف ہیں۔ ہر ایک راوی کا بیان اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے بجا اور درست ہے کسی وقت بارہ اور کسی وقت گیارہ اور کسی وقت سات آدمی آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔ بحمد اللہ سب روایتیں متفق ہیں، کوئی تعارض نہیں۔

(تفصیل کے لیے فتح الباری، ۲۷۷ ج ۷ اور زرقانی ۳۵ ج ۲ کی مراجعت فرمائیں، سیرت مصطفیٰ ﷺ مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

Marfat.com

ان سب حضرات کو اس خدمت وجانثاری کی بناء پر حَارِسُ رَسُولِ اللّٰہ ﷺ یا حَرسیُ رَسُولِ اللّٰہ ﷺ لقب سے نوازا گیا۔ ان میں بعض حضرات کے دیگر القاب زیادہ معروف ہے تاہم یہ مسلم ہے کہ مذکورہ لقب بھی ان کو ملا ہے۔ چند مثالیں یہ ہیں۔

- ابو قَتَادَةَ الانصاری: حَارِسُ رَسُولِ اللّٰہ ﷺ (سمط النجوم من حراسة)
- الفَاکِهَة بنُ سکن الانصارِی حَارِس رَسُولِ اللّٰہ ﷺ (الفاکههؓ اسدالغابه)
- خَشْرَم ابن المنذربن الجموع حَارِسُ النَّبی ﷺ (الاصابه خشرمؓ)
- صخر بن جبر الانصاری حَارِسُ النبی ﷺ (الاصابة صخر بن حرب)

ادبی القاب

۴۴۔ شُعَرَاءُ الِاسْلَام شُعَرَاءُ النَّبِی ﷺ

نبی رحمت ﷺ نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندر پہلے سے موجود زمانہ جاہلیت کی صلاحیتوں سے خدمت اسلام کے لیے خوب کام لیا، جو شعراء مسلمان ہوتے تھے آج سیر کی کتابوں میں ان کو شُعَراءُ الاسْلَام، شاعرُ النَّبِی وغیرہ القاب سے یاد کیا ہے، جو گھڑسوار اور جنگجو تھے آج ہم ان کو فَارِسُ الاسْلَام کہتے ہیں۔ جو اچھا بولنا جانتے تھے وہ خَطِیْبُ الِاسْلَام قرار پائے۔ آپ ﷺ بڑے جوہر شناس تھے۔ اس لیے شعراء اور ادباء کو بھی خدمت اسلام کا موقعہ عنایت فرمایا۔

امیہ ابن اسحاق نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے غلام ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت شعر وشاعری کی مذمت میں نازل ہوئی۔ والشُّعَراءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗن (اور شاعروں کی پیروی کرنے والے تو گمراہ لوگ ہوتے ہیں) (سورۃ الشعراء، آیت ۲۲۴) اس سے اگلی آیت میں شعراء کی اس مذمت کی وجہ بیان کی کہ وہ کہتے ہیں، جو نہیں کرتے (الشعراء ۲۲۶) ان آیات کا نزول بظاہر تمام شعراء کو شامل تھا جس کی وجہ سے بہت سے شاعر صحابہ رضی اللہ عنہم پریشان ہوئے۔ مثلاً: فیض الباری میں بخاری وطبری وغیرہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمران رضی اللہ عنہ بن حصین، حضرت عبیدہؓ بن عتبہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما بھی شعراء تھے۔ لیکن نزول

Marfat.com

قرآن کے بعد سب سے زیادہ فکر ان ۳ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہوئی جو عہد نبوی ﷺ میں ان آیات کے نزول کے وقت ''الشَّاعِر'' لقب سے معروف تھے۔ جب یہ آیات اتریں تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک، حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو وہ سب جانتا تھا کہ ہم سب شاعر ہیں۔ ہمارے لیے یہ آیتیں اتریں ہیں۔ آپ ﷺ نے اُن کو تسلی دی اور فرمایا کہ (قبول اسلام کے بعد) تم ان شُعَرَاء میں سے نہیں ہو ،جن کی مذمت میں یہ آیات اتریں، بلکہ تمہارے لیے تو اس سے اگلی آیت نازل ہوئی ہے۔

الْمُؤْمِنِیْنَ (اہل ایمان) صَالِحِیْنَ (نیک) الذَّاکِرِیْنَ (ذکر کرنے والے)

پھر حضور ﷺ نے اسی سورہ کی وہ آیت پڑھی جس میں شعراء اسلام کو الْمُؤْمِنِیْن ، الصَّالحین ،اور الذّاکرین قرآنی لقب سے نوازا گیا ہے، فرمایا۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا (سورۃ الشعراء ۲۲۷)

ترجمہ: ہاں مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا۔

(یہ شعراء قابل مذمت نہیں ہیں) تین آیات میں شعراء کی مذمت تھی، اور اس آیت مبارکہ کے ذریعے ان شعراء کو مستثنیٰ کر دیا گیا، اور جو ایمان لاتے، عمل صالح کرتے اور اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

یعنی اَلْمؤمِنُ ، الصَّالح اور الذَّاکر قرآنی لقب رکھنے والے شعراء کو ایسے شعراء سے الگ کر کے کہا: کہ یہ مذمتوں کے مصداق نہیں ہیں بلکہ تعریف کے لائق ہیں۔ حضور ﷺ کی شاگردی میں آنے والے سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی شعراء اس آیت کا مصداق ہیں، جس میں ان کو ان تین قرآنی صفات والقاب سے نوازا گیا ہے۔

۴۵۔ جِہَاد بالسَّیْف اور جِہَادِ بِاللِّسَان

ایک روایت ہے کہ شعراءِ اسلام نے خدمتِ نبوی ﷺ میں آ کر عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! شعراء مذمت والی (سورۃ الشعراء کی آیت نمبر ۲۲۴) ہمارے لیے اتری ہے؟

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: مجاہد اپنی تلوار اور اپنی زبان دونوں سے جہاد کرتا ہے، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تمہارے یہ اشعار (دشمنانِ اسلام کو) تیروں کی طرح زخمی کرتے ہیں۔ (تم تو جہاد باللسان کرتے ہو، تمہاری شان میں اللہ نے قرآن اتارا ہے)

(سیر اعلام النبلاء کعب بن مالک رضی اللہ عنہ)

۴۶۔شُعَرَاءُ النَّبِی ﷺ کی خدمات

شعراءِ اسلام کو مختلف خدمات سونپی گئی۔

حافظ ابن عبدالبر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

☆ مشرکین کی ہجو گوئی کی خدمت انصار کی تین شخصیتوں نے اپنے ذمہ لی یعنی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ۔

☆ حضرت حسان رضی اللہ عنہ اپنے کلام میں مشرکین کے نسب پر اس طرح طعنہ زن ہوتے تھے کہ وہ سر پیٹ کر رہ جاتے تھے۔

☆ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کفار کو گمراہ ہونے پر ملامت کرتے رہتے تھے۔

☆ حضرت کعب رضی اللہ عنہ اپنے اشعار میں کفار کو لڑائی کی دھمکیاں اس انداز میں دیتے تھے کہ وہ دہشت زدہ ہو جاتے۔

بہر حال ان حضرات کی اعلیٰ کارکردگی و جہاد باللسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اَلْمُؤمِنُ، الصَّالِح اور الذَّاکر قرار دیا ہے۔ اور خیر القرون میں یہ حضرات شُعَرَاءُ النَّبِی ﷺ کہلاتے تھے۔ یہ ان کے لیے دارین کی سعادت کی علامت ہے۔ ان میں بعض الشُّعَرَاءُ الْمُحْسِنِیْن تھے اب ان کے کچھ اسماء گرامی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

۴۷۔الشُّعَرَاءُ الْمُحْسِنِیْن (نیک وصالح شعراء)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان شعراء میں سے ہیں جن کو اس وجہ سے شُعَرَاءُ الْمُحْسِنِیْن (نیک شعراء) کہا جاتا ہے کہ یہ حضرات نبی اکرم ﷺ کے اوپر لگائے گئے کفار کے الزامات کے جوابات اشعار میں دیتے تھے۔ ان کا ایک لقب الْمُطِیْعُ (فرماں بردار) ہے۔ (دیکھیے لقب نمبر ۶۱۵) ان کی شہادت کا ذکر لقب نمبر ۴۰ میں ہے۔ ان میں دو نام حضرت

Marfat.com

حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک کے بھی ہیں۔ (الاستیعاب عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ) حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے القاب ۳۶۴ نمبر پر دیکھیں اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ۶۰۱ پر دیکھیں)

اسی تذکرے میں علامہ القرطبیؒ لکھتے ہیں کہ ان میں چند نام یہ بھی ہیں، حضرت عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس السلمی، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ ابن الحارث، حضرت حمید رضی اللہ عنہ بن ثور الہلالی، حضرت ابوالطفیل عامر رضی اللہ عنہ بن واثلہ، حضرت ایمن رضی اللہ عنہ بن خریم الاسدی، حضرت اعشی رضی اللہ عنہ بن مازن، اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ بن سریع۔ حضرت قیس بن عبداللہ (النَّابِغَۃُ) یہ سب حضرات الشَّاعِرُ الْمُحْسِنُ لقب کے حاملین شمار ہوتے ہیں۔

خدمتِ رسول ﷺ سے متعلقہ القاب

۴۸۔ خُدَّامُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے خدمت گار)

بعض خوش قسمت صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ شرف ملا کہ انہوں نے دیگر خدمات کے ساتھ آپ ﷺ کی ذاتی خدمت کا بیڑا بھی اٹھایا، اسی وجہ سے ان کو خَادِمُ النَّبِی ﷺ لقب ملا اور یہی لقب ان کو دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ممتاز کرتا تھا۔

خیال رہے یہ خادمین کوئی بلا تنخواہ ملازمین، اجیر یا نوکر نہیں تھے بلکہ حَسْبَۃً لِلّٰہِ آپ ﷺ کی خدمت کیا کرتے اور اسے باعث سرمایہ نجات وسعادت سمجھتے۔ ۲۰ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم ہروقت خدمت کے لیے تیار رہتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ انصار کے ۲۰ جوان صحابہ رضی اللہ عنہم نبی پاک ﷺ کی خدمت میں ہروقت تیار بیٹھے رہا کرتے تھے۔ جب جس چیز کے لیے اور جہاں آپ کو ضرورت پڑتی بھیج دیا کرتے۔ (مجمع الزوائد ج ۹، ص ۲۲)

۴۹۔ رسول اللہ ﷺ کے عام خدمت گار

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم بیس اصحاب رضی اللہ عنہم تو آپ ﷺ کے دروازہ مبارک سے جدا ہوتے ہی نہیں تھے۔ (مجمع ج ۹، ۲۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے جاتے رہا کرتے تھے تا کہ جب کسی چیز کی ضرورت ہو اور کوئی کام ہو تو ہم کر دیا کریں، ہم خدمت گاروں کی تعداد

Marfat.com

بہت ہوگئی تھی۔

(بزار مجمع، ج ۹، ۲۲، ان حوالوں میں شمائل کبریٰ صفحہ نمبر ۲۸۵، حصہ چہارم پر اعتماد کیا گیا)

مزید وہ خدام حضرات جن کا کام اور خدمت کی تعین نہ ہوسکی، ہمہ وقت ہمہ امور حسب الحکم انجام دیا کرتے تھے۔ حضرت اربد رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ، حضرت بکر رضی اللہ عنہ، حضرت ثعلبہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ (اولاً غلام تھے، پھر آزاد ہوکر خادم ہوئے) حضرت خالد بن یسار غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ذوتحمر (شاہ نجاشی کی بہن یا بھائی کے بیٹے تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت کے لیے بھیجے گئے) حضرت سالم الھاشمی رضی اللہ عنہ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے) حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ، نعیم بن ربیعہ رضی اللہ عنہ (حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام) حضرت ہلال بن الحارث رضی اللہ عنہ، حضرت ہند ابی الحارثہ رضی اللہ عنہ، ابوسالم مردوں میں سے اور رزینہ، مسلمہ، ام رافع، صفیہ، میمونہ، اور ام عیاش عورتوں میں (الشامیہ، ج ۱۲: ۴۱۷) حضرت سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ساتھ خضرہ، نصویٰ اور میمونہ رضی اللہ عنہن جن کو حضور ﷺ نے آزاد کیا تھا یہ خواتین بھی محمد ﷺ کی گھریلو خدمات پر مامور تھیں۔

(ابن سعد ج ۱: ۴۹۷ الاصابۃ، خضرۃ)

ملاحظہ: بعض خدام نبی ﷺ کا ذکر اَصْحَابُ الصُّفَّہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ لقب نمبر ۴۷ اور لقب نمبر ۵۷ میں ہے۔

۵۰۔ خدمتِ حبیب ﷺ کے خاص کام اور خدام کے اسماء گرامی

❶ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ خاتم بردارِ نبوت ہیں وہ آپ ﷺ کی (انگوٹھی) کے امین تھے۔ حضور ﷺ کے گھر یا آپ ﷺ کے ذاتی کام کرنے والے یہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ ❷ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جوتے اور مسواک کے انتظامات ان کے سپرد تھے۔ ❸ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ: سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ ❹ حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ یہ اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے۔ ❺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ: آمد و خرچ ان کی تحویل میں رہتے تھے۔ ❻ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، ❼ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ و ❽ ایمن بن عبید رضی اللہ عنہ ان سے متعلق وضو اور استنجے کے انتظامات کی خدمت تھی۔ (زاد المعاد ج ۱، ۱۲۴، نشر الطیب: ۱۹۵)

ان کاموں کی نسبت سے ان حضرات کو خاص القاب بھی ملتے تھے۔ جو اس کتاب میں

Marfat.com

دیکھے جاسکتے تھے۔

علامہ مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ نے خَادِمِ رسُوْلِ اللّٰہ ﷺ لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم کے جونام لکھے ہیں ان میں سے کچھ اوپر مذکور ہوئے باقی ۱۷ یہ ہیں۔

❶ حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ ❷ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ وضو کے انتظامات میں لگے رہتے تھے۔ ❸ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خچر کو ہانکتے تھے۔ ❹ حضرت بلال رضی اللہ عنہ (مؤذن تھے اور اہل خانہ کی گھریلو ضروریات کے ذمہ دار تھے) ❺ حضرت سعد مولٰی ابی بکر رضی اللہ عنہما ❻ حضرت بکر یا بکیر رضی اللہ عنہ بن شداخ اللیثی ❼ حضرت اسود بن مالک الاسدی رضی اللہ عنہ ❽ حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن ❾ حضرت سالم رضی اللہ عنہ الراعی (آپ ﷺ کے مملوکہ جانور چراتے تھے) ❿ حضرت سابق رضی اللہ عنہ ⓫ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا ⓬ حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ مولٰی ام سلمہ رضی اللہ عنہا ⓭ حضرت نعیم بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ⓮ حضرت ابوالحمراء ہلال بن الحارث رضی اللہ عنہ ⓯ حضرت ابوالسمح ایاد رضی اللہ عنہ ⓰ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ⓱ غلام من الانصار (رضی اللہ عنہم)

ملاحظہ: عنوان نمبر ۷ میں ایسی مثالیں لکھی جاچکی ہیں جن سے خَادِمُ النَّبِی ﷺ لقب کا عام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ چند مثالیں یہ ہیں۔

سَعِیدٌ: خَادِمُ النَّبِی ﷺ (تهذيب التهذيب ، میمونہؓ)

خَاتِمٌ: خادمُ النبی ﷺ (اسدالغابہ، حاتمؓ)

سَابق: خَادِمُ النَّبی ﷺ (الاصابہ، سابقؓ)

(تلقیح فهوم أهل الاثر ابن الجوزیؒ)

۵۱۔ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (حضور ﷺ کے مؤذنین)

یہ لقب پانچ حضرات کی قسمت میں آیا۔

① حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ (ان کا ذکر ابھی آتا ہے)

② حضرت عمرو بن ام مکتوم الاعمی رضی اللہ عنہ (ان کا ذکر ابھی آتا ہے)

③ حضرت ابومحذورہ جمحی رضی اللہ عنہ ان کا ذکر لقب نمبر ۴۳۸ میں ہے۔

④ حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ ان کا ذکر لقب نمبر ۴۳۸ میں ہے۔

⑤ بعض حضرات اہل سیر نے حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کا لقب بھی مؤذن رسول ﷺ لکھا ہے۔

Marfat.com

(تلقیح فہوم اہل الاثر: ۸۰) حضرت زیاد کے حالات زیادہ نہ مل سکے۔

ملاحظہ: تفصیلات ان حضرات کے انفرادی القاب میں پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہاں دو مؤذنوں کا ذکر کیا جاتا ہے اس لیے کہ یہ دونوں آپ ﷺ کے خاص حاضر باش خدام بھی تھے۔ مؤذن النبی ﷺ لقب کے عام ہونے کی مثالیں عنوان نمبر ۷ میں ہیں۔

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ الحبشی

السَّابِقِیْنَ الاوَّلین، بدری الفقراءُ المُھَاجرِیْن رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ دینِ اسلام کے لیے مسلسل قربانیوں نے ان کو ایسا نکھار دیا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ (ہمارے آقا بلال) کہا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری، مناقب بلال رضی اللہ عنہ)

ابتداء میں سختیاں برداشت کیں تو المعذَّبین فی اللّٰہ لقب والوں میں شمار کیے گئے۔ (دیکھئے لقب نمبر ۴۷)

مؤذّن رسول اللہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے مؤذّن)

یہ لقب باقی چار مذکورہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی ملا ہے، لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہے کہ انہوں نے سب سے زیادہ اذانیں ان نمازوں کی دی ہیں جن کی امامت سفر یا حضر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اور آپ ﷺ کے بعد اذان کا سلسلہ بند کر کے مدینہ سے ہجرت کر گئے۔ (الاعلام للزرکلی، بلال رضی اللہ عنہ بن رباح)

خَازِنُ النَّبِی ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے مالی محافظ)

عہد نبوی ﷺ میں بیت المال کے اموال حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں رکھے جاتے تھے اس لیے ان کو یہ لقب ملا (الاعلام للزرکلی، بلال رضی اللہ عنہ بن رباح) اور امانت داری کا یہ عالم تھا کہ ان کو ان دس حضرات میں شمار کیا جاتا ہے جنہیں اُمَنَاءُ الرَّسول ﷺ لقب سے نوازا گیا (اُمناء کا ذکر عنقریب آئے گا) اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ایک لقب خاص اَمِینُ نفقَاتِ رَسُولِ اللّٰہ ﷺ یعنی رسول اللہ ﷺ کی آمد و خرچ کے امین) قرار پایا۔

(السیرۃ الحلبیہ باب یذکر فیہ شعراء)

Marfat.com

سَابِقُ الحَبْشہ (حبشہ والوں میں سب سے پہلے مسلمان)

یہ لقب اس لحاظ سے بڑا عظیم ہے کہ اس سلسلہ القاب میں پہلے حضرت نبی مکرم علیہ السلام کا اسم گرامی آتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اَلسَّابِقُ اَرْبَعَۃٌ (نیکی میں آگے بڑھنے والے چار ہیں) اَنَا سَابِقُ العَرَب (میں عرب میں سے)۔ صُہَیْبٌ سَابِقُ الرُّوْمِ (حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روم والوں میں سے) وَسَلْمَانُ سَابِقُ الفَرَس (اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارس میں) سب سے پہلے (قبول اسلام کی نیکی کی طرف) بڑھنے والے ہیں۔ (الاصابہ صہیبؓ بن سنان)

ملاحظہ: لقب ۸۳ میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ایک لقب المُبَشَّرُ بِالجَنَّۃ ہے۔

حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ القرشی العامری ان کا نام الحصین تھا، آپ ﷺ نے بدل کر عبداللہ رکھا، بعض کتابوں میں عمرو نام ہے۔ ام مکتوم رضی اللہ عنہا والدہ کا نام ہے۔ السَّابِقُوْنَ الاَوَّلُوْنَ اور مُهَاجِرِیْنَ اوَّلِیْنَ میں سے تھے۔ اہل مدینہ کے اولین معلم و داعی اسلام تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ دوسرے نمبر پر معلم مدینہ حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں۔

(زاد المعاد، فصل فی لقی النبی ﷺ)

خَلِیْفَۃُ النَّبِی فِی الْمَدِیْنَۃ مدینہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے نائب

مدینہ شہر میں بطور معلم ہر شخص ان کو جانتا تھا اور اس شہر ذی وقار میں ان کی بڑی عزت تھی، نابینا عالم دین تھے، اس لیے نبی اکرم ﷺ جب غزوات میں تشریف لے جاتے تو اکثر غزوات کے موقعہ پر (دس سے زیادہ بار) ان ہی کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر تشریف لے گئے اور انہوں نے آپ ﷺ کی عدم موجودگی میں نمازوں، اذانوں، تعلیمات اور دیگر انتظامات بطریق احسن انجام دیے اس لیے ان کو خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللہِ فِی الْمَدِیْنَۃ کہا جاتا ہے۔

(زاد المعاد: جواز القتال فی الاشہر الحرم)

ملاحظہ اس خلافت کے مفہوم اور دیگر خلفاء مدینہ کے تعارف کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۲۰۷)

الاَعْمٰی (ظاہری بینائی سے محروم)

ایک دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حصول تعلیم کے لیے اس وقت حاضر ہوئے، جب نبی کریم ﷺ کچھ سرداروں کو دینِ اسلام کی تبلیغ میں مصروف تھے، آپ ﷺ کو ان کا

Marfat.com

اس وقت آنا اور اپنے مسائل پیش کرنا بے وقت لگا، اس لیے ان کی آمد پر آپ ﷺ کے چہرے پہ ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ اس موقعہ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۂ عبس لے کر آئے، جس میں اللہ نے اس نابینا صحابی (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ) کی حمیت کا اظہار فرمایا اور ان کے نام کی جگہ الاعمیٰ (نابینا) نازل فرمایا۔ غالبًا عمرو رضی اللہ عنہ نے اس لفظ کو اپنا لقب بنالیا تھا اور انہیں اس لیے محبوب تھا کہ اللہ کے کلام میں ان کا ذکر اسی لاحقے کے ساتھ ہے، اسی لیے تمام اہل سیر نے ان کے نام کے ساتھ الاعمیٰ کا ذکر لازمًا کیا ہے۔

(الاستیعاب، الاصابۃ، سیر اعلام النبلاء وغیرہ ساری کتابوں کے اندر ان کے ذکرِ خیر میں اس لقب کا تذکرہ لازمی ملے گا۔)

مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے مؤذّن)

عام حالات میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نیابت میں اذان کہتے تھے، صبح صادق سے کچھ پہلے ایک مؤذن اذان کہتے اور صبح صادق ہونے پر دوسرے اذان کہتے۔

(السیرۃ الحلبیۃ، باب الاذان)

اور کبھی ان میں سے ایک اذان کہتے اور دوسرے اقامت کہتے ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، ابن ام مکتومؓ)

اَلْقَارِیُ (قرآن پڑھنے والے) اَلْمُقْرِیُٔ (معلم قرآن)

جیسا کہ لکھا گیا کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اولین مہاجرین میں سے ہیں چنانچہ نبی اکرم ﷺ کی آمد سے پہلے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اہل مدینہ کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے اور یہ دونوں حضرات المُقْرِیُٔ (معلم قرآن) لقب سے معروف تھے۔

(سیر اعلام النبلا ابن ام مکتومؓ، زاد المعاد، فی لقی النبی ﷺ)

عطائے رسول ﷺ کے چند القاب

۵۲۔ عُتَقَاءُ اللّٰہِ (جنہیں اللہ نے آزاد کر دیا)

یہ اہل جنت کا لقب ہے یہ وہ خاص لوگ ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ بغیر کسی عمل کے محض اپنے فضل وکرم کے ساتھ جہنم سے آزاد کریں گے اور یہ فرمائیں گے کہ میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں

Marfat.com

گا۔(نضرۃ النعیم: حدیث نمبر ۲۵)

جنت میں ان لوگوں کی خاص پہچان یہ ہوگی کہ ان کی گردنوں میں ایک تختی لٹکی ہوگی جس پر لکھا ہوگا ''عُتَقَاءُ اللّٰہ''

(سیر اعلام النبلاء، ظہیر بن معاویہ رضی اللہ عنہ)

اہل جنت کا یہ لقب اس دنیا میں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے طائف کے اُن صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیا گیا جو قلعے سے بھاگ کر نکل آئے اور مسلمان ہو گئے تھے۔ان حضرات کو ''العُتُقِی'' بھی کہا جاتا ہے۔(الاعلام للذرکلی، ذکر محمد ﷺ بن عبداللہ)

محاصرۂ طائف کے دوران نبی علیہ السلام کی طرف سے اہل قلعہ میں یہ بات پہنچائی گئی کہ جو شخص قلعے سے باہر آجائے گا اگر وہ غلام ہے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا۔اس اعلان کے بعد تقریباً دس حضرات دیواریں پھلانگ کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے، اسی قلعہ کے کسی شخص نے مسلمان ہونے کے بعد ان غلاموں کے بارے میں سوال کیا کہ ہمیں ہمارے بھاگے غلام ہوئے واپس دیے جائیں کیونکہ اب ہم بھی اسلام کے پرچم تلے آگئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُولٰٓئِکَ عُتَقَاءُ اللّٰہِ (ان کو اللہ نے آزاد کر دیا ہے) اب تمہارے حوالے نہیں کیے جاسکتے۔(الاصابہ، الحارثؓ بن کلدہ)

ملاحظہ: اس لقب کے مستحقین میں ایک نام حضرت حارث بن کلدہ دوسرا الازرق رضی اللہ عنہ تیسرا اسم گرامی المنبعث رضی اللہ عنہ اور چوتھا ابراہیم رضی اللہ عنہ، پانچواں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہے اب ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۵۳۔حضرت حارث ابن کلدہ رضی اللہ عنہ (عَتِیْقُ اللّٰہ)

یہ طبیب تھے، انہوں نے دو دفعہ فارس (ایران) کا سفر علم طب حاصل کرنے کے لیے کیا۔(الاعلام للذرکلی، حارث رضی اللہ عنہ بن کلدہ)

۵۴۔طَبِیْبُ الْعَرَبِ (عرب کے ماہر طبیب)

الاعلام میں ہے کہ حضرت محمد علیہ السلام ان سے طب کے مشورے فرماتے تھے اور ان کے پاس حضور ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو علاج کے لیے بھیجتے تھے۔ان کا لقب امتیاز طَبِیْبُ العَرَبِ یا المُتَطَبِّبُ ہے۔(معرفۃ الصحابہ، حارث بن کلدہ الروض ذکر غزوۂ طائف)

Marfat.com

عَتِیقُ اللّٰہ یہ لقب ان کو نبی علیہ السلام نے دیا۔ (الاستیعاب، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ)

۵۵۔ الاَزْرَق بن عقبہ رضی اللہ عنہ (عَتیقُ اللّٰہ)

یہ بھی عتقاءُ اللّٰہ لقب والوں میں سے ہیں، حضور ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے۔

۵۶۔ الحدَّادُ (لوہے کا کام کرنے والے)

یہ ان کا پیشہ تھا، اس لیے لقب سے معروف ہوئے۔ نبی علیہ السلام نے عُتَقَاءُ اللّٰہِ لقب دیا اور ان کی تعلیم کے لیے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ ان کی شادی حضرت سمیہ والدہ عمارہ رضی اللہ عنہما سے کروا کر آزاد زندگی کا راستہ ہموار فرمایا۔

(الاصابہ الازرق بن عقبہ رضی اللہ عنہ)

۵۷۔ اَلْمُنْبَعِثُ الثَّقَفِی (المُضْطَجِعُ)

یہ بھی ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جو محاصرۂ طائف سے باہر آئے اور نبی اکرم ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا، ان کا نام المُضْطَجِعُ تھا نبی اکرم نے "اَلْمُنْبَعِث رکھا۔ اس لیے حضور ﷺ نے یہ لقب عنایت کیا۔ المُضْطَجِع کا معنی لیٹنے والا (جو سستی کی علامت ہے) اسی لیے حضور ﷺ نے بدل دیا اور اُلمُنبعِث کا معنی بیدار ہونے والا۔

(الاصابۃ المنبعثؓ، الثقفی)

۵۸۔ حضرت ابراہیم بن جابر رضی اللہ عنہ (عَتِیقُ اللّٰہ)

یہ بھی عتقاء اللہ میں شامل ہیں اور تیر سیدھا کرنے کا کام کرتے تھے۔

(کتاب المغازی للواقدی ج ا ص ۹۲۳)

ان کو بھی نبی علیہ السلام نے آزاد کر کے لکھائی پڑھائی کی مکمل تعلیم کے لیے حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی تربیت میں دے دیا۔

(الاصابۃ ابراہیم بن جابرؓ)

۵۹۔ حضرت ابوبکر نُفَیع مسروح رضی اللہ عنہ (عتیقُ اللہ)

ان کا نام مسروح یا نُفیع بن مسروح ہے، غلام تھے۔ حضور ﷺ نے اسی محاصرہ میں آزاد کر دیے، اس لیے ان کا لقب عتیقُ اللہ بھی ہے۔

Marfat.com

عَتِیقُ النَّبِی ﷺ (نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ)

حضرت محمد ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ طائف پر محاصرہ کیا تو کچھ غلام بھاگ کر مسلمانوں میں آملے، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ان میں تھے۔ جب طائف کے لوگ مسلمان ہوئے تو ان کے سابق آقا نے بھی مطالبہ کیا کہ ابوبکرہ کو ان کے حوالے کیا جائے، حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ اور رسول ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا ہے اس لیے اب انہیں واپس نہیں کیا جا سکتا اس طرح انکو عتیق اللہ لقب بھی مل گیا۔ اس لیے کہ خاص ان کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور رسول ﷺ نے اس کو آزاد کر دیا ہے (ان کو کسی کے حوالے نہیں کیا جا سکتا) گویا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی وہ خوش بخت غلام ہیں جنہیں سید المرسلین ﷺ نے بنو ثقیف کی غلامی سے نجات دلائی اور واپس دینے پر راضی نہ ہوئے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) اور ان کو آزاد کیا تھا اسی وجہ سے ان کو عتیق النبی ﷺ بھی کہا جاتا ہے۔

ابوبکرہ کنیت کی وجہ

بکرۃ قلعہ کی چرخی کو کہتے ہیں، طائف کے حصار میں سے جب یہ نیچے اترے تو (بکرہ) قلعہ کی چرخی کے ذریعے اترے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی کنیت ابوبکرہ اس چرخی کی خاص مناسبت سے رکھی۔ (اسد الغابہ، مسروح ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) ایک روایت میں اصل نام نفیع بن مسروح والدہ کا نام سمیہ ہے، بکرہ نہ والدین کی نسبت ہے نہ اولاد کی۔ (تہذیب الکمال نفیع بن الحارث)

خَادِمُ النَّبِی ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے خادم)

محاصرۂ طائف کے دوران ہی اگرچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں آزاد کیا تھا لیکن وہ تمام عمر اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کا غلام ہی کہتے رہے۔ اس وجہ سے خَادِمُ النَّبِی ﷺ کے وقیع لقب کے مصداق تھے۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں وہ اسی نسبت سے پہچانے جاتے تھے۔ عُتَقَاءُ اللّٰہِ کے مزید نام یہ ہیں۔

حضرت یسار رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے غلام،

حضرت نافع رضی اللہ عنہ، غیلان بن سلمہ کے غلام

Marfat.com

حضرت مرزوق رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔

(کتاب المغازی للواقدی جلد۳ ص ۴۶۳)

۶۰۔ اُمَنَاءُ الرَّسُوْل (اللہ کے رسول ﷺ کے امین)

امین مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ محافظ، لائقِ اعتماد، اور ذمہ دار کے معنٰی میں بھی آتا ہے۔ (تاج العروس، امن) یہاں اس لقب کے حامل ان حضرات کا تذکرہ ہے جن پر رسولِ رحمت ﷺ نے اعتماد کیا اور ان کو ذمہ دار بنایا۔

❶ مثلاً حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا ہے اَمِیْنٌ علی اَهْلِ بیْتِهٖ (حضرت عبدالرحمٰنؓ آپ ﷺ کے گھر والوں کے امین تھے) اس قسم کے القاب مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملے۔ یہ النَّبِی الصَّادِقُ والاَمِیْن کا فیض تھا جس کا شعورِ امانت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو الاَمِیْن لقب سے متصف کر رہا تھا، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی کفالت کرتے تھے اسی وجہ سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بھی معروف تھا کہ انہیں اَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰی نِسَائِهٖ کہا جاتا تھا۔

(فضائل الصحابہ حدیث نمبر ۶۱۹۰)

❷ اسی طرح حضرت مروان بن الجزع رضی اللہ عنہ اَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰی سَهْمَانِ خَیْبَر

(اسد الغابہ مروان بن الجزع)

❸ ابو اسد بن اسید الساعدی رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے گھر کے کاموں پہ امین تھے۔

❹ حضرت بلال مؤذن رسول ﷺ اَمِیْنُ نَفَقَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

(کہ وہ حضور ﷺ کے گھریلو اخراجات کے لیے مالی محافظ تھے)

❺ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ امین خاتم النبی ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کی انگوٹھی یعنی مہر) کے امین ان پانچ حضرات کو اُمَنَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(السیرت الحلبیة، باب یذکر فیہ شعراءہ)

یہ تو آپ ﷺ کے گھریلو معاملات کے امین تھے، اب ایک اور امین کا تعارف آپ ﷺ نے بڑے احسن انداز میں کرایا۔

Marfat.com

❻ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجاؤ! وہ کھڑے ہوگئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا هٰذا اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یہ اس امت کے امین ہیں۔

(سیرۃ ابن کثیر، وفد اہل نجران)

❼ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں بارہا مرتبہ فرمایا، اَمِیْنٌ فِی السَّمَآءِ، اَمِیْنٌ فِی الاَرْضِ (یہ آسمانوں اورزمین کے امین ہیں) (اسد الغابہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہوکر آپ ﷺ نے فرمایا اُدن یَااَمِیْنَ اللّٰہ (اے اللہ کے امین! قریب ہوجاؤ) (السیرت لابن حبان، ج ا، ص ۱۴۵)

❽ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کو تین القاب ملے: اَلْاَمِیْن، صَاحِبُ سِرِّ النَّبِی، عَیْنُ النَّبِی ﷺ۔ ان تینوں کی کہانی ایمان افروز ہے جو ان ہی کی زبانی یہاں لکھی جاتی ہے۔

حضرت نعیم رضی اللہ عنہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غزوۂ احزاب کے موقعہ پر مسلمان ہوا، مجھے رازدان بنا کر نبی کریم ﷺ نے دشمنانِ اسلام کی فوجوں میں بھیج دیا، ابھی کسی کو میرے قبول اسلام کی خبر نہ تھی، اس لیے ہر قبیلہ نے میری بات پر یقین کیا، انجام کاران کے درمیان ایسی پھوٹ پڑی کہ سب ایک دوسرے سے بداعتماد ہوکر میدان جنگ چھوڑ کر بھاگنے کے لیے تیار ہوگئے۔ اس واقعہ پر بطور فخر فرمایا کرتے تھے، اَنَا اَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی سِرِّہٖ میں اللہ کے رسول ﷺ کے رازوں کا امین ہوں۔ (الاعلام للذرکلی، نعیم رضی اللہ عنہ بن مسعود) رازدارِ نبوت کی وجہ سے ان کا ایک لقب صَاحِبُ سِرِّ النبی اور عربی میں اَلْعَیْن جاسوسی کے فرائض انجام دینے والے کو کہا جاتا ہے، اس خدمت پہ فائز صحابہ رضی اللہ عنہم کو عَیْنُ النَّبِی ﷺ (نبی ﷺ کی طرف سے جاسوس) جیسے موقر لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (الاعلام للذرکلی، انیس الغنوی)

❾ ملاحظہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی آپ ﷺ نے اَلْاَمِیْن لقب عنایت فرمایا۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم ۲۷۱)

❿ حضرت علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ کے لیے ارشاد ہوا: اَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ عَلٰی بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَحَاضِرِهَا وَسَرَایَا (الطبقات الکبریٰ ذکر بعثۃ رسول اللہ ﷺ)

حضرت علاء الحضرمی رضی اللہ عنہ خشکی، تری، حضر اور سفر (جہاد) ہر حال میں اِمِیْن رَسُوْلِ اللّٰہ

Marfat.com

ﷺ تھے۔ یہ سب حضرات وہ ہیں جنھیں ''اَمِیْنُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ'' کہا جاتا ہے۔

مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے آزاد کردہ غلام)

یہ ان نیک اختر صحابہ رضی اللہ عنہم کا لقب ہے جنہیں حضور ﷺ نے غلامی سے آزاد فرمایا۔

❶ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ: حِبُّ رسول اللہ ﷺ بھی ان کا لقب ہے۔ ❷ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ: ان کو بھی محبوب نبی ﷺ کہا جاتا ہے۔ ❸ حضرت ثوبان بن بجدد رضی اللہ عنہ: یمن کے تھے، آزاد ہونے کے بعد بھی غلامِ رسول ﷺ بن کر رہے۔ ❹ حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ: بدر اور دیگر تمام جنگوں میں شریک رہے، ان کا نام سلیم تھا۔ ❺ حضرت شقران رضی اللہ عنہ: ان کا نام صالح الحبشی رضی اللہ عنہ تھا بدر میں شریک ہوئے۔ ❻ حضرت رباح الاسود رضی اللہ عنہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے ان کی طرف سے حضور ﷺ کو ہدیہ کر دیے گئے تھے۔ ❼ حضرت یسار الراعی رضی اللہ عنہ: حضرت محمد ﷺ کے چرواہے تھے، نماز اچھی پڑھتے تھے، عرینہ کے لوگوں نے شہید کر دیا۔ ❽ حضرت ابو یسار زید رضی اللہ عنہ ❾ حضرت مدعم عبد اسود رضی اللہ عنہ: رفاع بن زید رضی اللہ عنہ کے غلام تھے، حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیے گئے۔ ❿ حضرت ابو رافع اسلم القبطی رضی اللہ عنہ: یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم نبی ﷺ کے اسلام کی خبر لائے تو حضور ﷺ نے آزاد کر دیا۔ ⓫ حضرت رفاعہ بن زید الجزامی رضی اللہ عنہ ⓬ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ: ان کا نام طہمان یا کیسان ہے، بہت زیادہ وزن اٹھانے کی وجہ سے نبی ﷺ نے ان کا یہ نام رکھا۔ ⓭ حضرت مابور القبطی رضی اللہ عنہ: مقوقس بادشاہ نے بطورِ ہدیہ نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ ⓮ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ: (خادم النبی ﷺ) ⓯ حضرت انجشہ الحادی رضی اللہ عنہ: اسفارِ غزوات میں حدی پڑھا کرتے تھے۔ ⓰ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ: ان کا لقب سلمانُ الخیر ہے، خندق اور کئی غزوات میں شریک رہے۔ ⓱ حضرت شمعون بن زید رضی اللہ عنہ: ابو ریحانہ کے نام سے مشہور ہیں، بعض ان کو انصاری کہتے ہیں نام عبد اللہ تھا۔ ⓲ حضرت ابو بکرہ نفیع بن الحارث رضی اللہ عنہ: انکا تذکرہ عُتَقَاءُ اللّٰہ لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں موجود ہے۔

یہ وہ تمام حضرات ہیں جن کا ذکر مولیٰ رسول اللہ کے لقب سے کیا جاتا ہے ان کا اجتماعی ذکر ہو تو موالی رسول اللہ ﷺ لقب کے ساتھ لکھا جاتا تھا۔

(المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ ذکر موالیہ ﷺ)

Marfat.com

ان خوش نصیبوں میں سے بعض کے حالات والقاب اس کتاب میں موجود ہیں۔

ذاتِ رسول ﷺ سے منسوب چند القاب

۶۲۔ رَبَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے سوتیلے بیٹے)

اب چند بچوں کا ذکر کیا جاتا ہے جنہیں ربائب رسول اللہ ﷺ کہا جاتا ہے۔ (استیعاب باب الدال) ان بچوں میں سے کسی ایک لڑکے کا ذکر ہوتا ہے تو اسے ربیب النبی ﷺ اور بچی کا ذکر ہو تو اسے رَبیبة النبی ﷺ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ جو آج بھی تاریخ وسیر کی کتابوں میں ان ناموں کا حصہ ہے یہ وہ بچے تھے جو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پہلے خاوندوں سے تھے، پھر وہ آپ ﷺ کی تربیت میں آ گئے۔

۶۳۔ رَبِیْبُ النَّبِی ﷺ اور وَصَّافِ رَسُوْل ﷺ

نبی مکرم علیہ السلام کے گھر میں رہنے والے یہ بچے اپنے مربی و محسنؐ کے اعمال واخلاق کے چشم دید گواہ تھے لوگ ان بچوں سے آقائے نامدار ﷺ کی زندگی کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول ﷺ جو ام المومنین رضی اللہ عنہا ہیں ان کے پہلے شوہر کا نام ابو ہالہ تھا ان سے ایک بیٹا ہند تھا، ہند بن ابی ہالہؓ کے صحابی ہونے پر سب ارباب سیر کا اتفاق ہے، ان کی پرورش خود رسول اکرم ﷺ نے فرمائی، انہیں فصاحت وبلاغت میں کمال حاصل تھا وہ "وَصَّافُ رسول ﷺ" (آپ ﷺ کے اوصاف بیان کرنے والے تھے) سیر کی کتابوں میں ان کا نام اس لقب کے ساتھ آتا ہے) وہ حضور ﷺ کا حلیہ مبارک نہایت خوبی اور صحت کے ساتھ بیان کرتے تھے، اس لیے وہ وصّاف النبی ﷺ کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہ نے طویل عمر پائی اور جنگ جمل ۳۶ھ میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی طرف سے دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔ حضرت محمد ﷺ کے گھرانے کی ایک گواہی ان کے لقب کے متعلق یہ ہے ۔حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

سَأَلْتُ خَالِیْ هِنْد ابی هَالة وَكَانَ وَصَّافًا عن حِلیَةِ النَّبِی عَلَیْهِ السّلام

(صفة الصفوة ج۱، ص ۶۳)

میں نے اپنے نانا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق اپنے ماموں جان ہند ابی ہالہ سے

Marfat.com

سوالات کیے، اس لیے کہ (ہمارے ماموں جان، نانا جان کے) اوصاف بہت اچھے طریقے سے بیان کرتے تھے۔

۶۴۔ حضرت سلمہ بن ابی سلمہ قرشی رضی اللہ عنہما

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا جب اُم المومنین بن گئیں تو ان کے بچے سلمہ رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، درہ رضی اللہ عنہا، اور زینب رضی اللہ عنہا بھی حضور ﷺ کی نگرانی میں پرورش پانے لگے، اس لیے ان بچوں کو رَبائب النبی ﷺ کہا جانے لگا۔ (الاستیعاب، ذکر درّۃ، بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا)

۶۵۔ حضرت محمد بن ابی سلمہ القرشی رضی اللہ عنہما اور ان کے بھائی عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما

ہجرت کے دوران حبشہ میں پیدا ہوئے، یہ صرف نو سال کے تھے جب حضور ﷺ نے اس دنیائے فانی سے کوچ فرمایا، گویا بچپن کی کئی بہاریں تربیت محمدی ﷺ میں گزاریں، اور اپنی امی کے ام المومنین رضی اللہ عنہا ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے گھر میں رہتے تھے حضرت محمد بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما اور ان کے سب بھائی بہنوں نے حضور ﷺ کو دیکھا اور حضور ﷺ نے بھی ان پر شفقت کی نظر رکھی۔ (اسد الغابہ، ذکر محمد بن ابی سلمہؓ)

ان کے بھائی عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کھانا کھا رہے تھے، مجھے فرمایا: یَا بُنَیَّ اُدْنُ فَسَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّ یَلِیْکَ "بیٹے قریب آ جاؤ، اللہ کا نام لے کر کھاؤ، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور سامنے سے کھاؤ ان دونوں بھائیوں کو تاریخ وسیر کی کتابوں میں رَبِیْبُ النَّبِی ﷺ کہا جاتا ہے۔ (اسد الغابہ، تذکرہ عمر بن ابی سلمۃ القرشیؓ)

۶۶۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما

ان کی ایک روایت اوپر لکھی گئی، انہوں نے بھی حضور ﷺ کی شفقتوں کو خوب لوٹا، ذخیرۂ احادیث میں حضور ﷺ کے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی روایت ان ہی سے مروی ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ کھانا بھی کھایا تھا۔ (الجرحُ والتَّعدیل، باب العین ج ۶ ص ۱۷۷، مَعْرِفۃ الصَّحابہ لابی نعیم، عمر بن ابی سلمہ ؓ) انہیں بھی رَبِیْبُ النَّبِی ﷺ ہونے کا مقام ملا ہوا تھا۔ اہل بیت رضی اللہ عنہم کے متعلق بہت سی روایات ان سے نقل کی جاتی

Marfat.com

ہیں۔ (اسد الغابہ تذکرۂ عمر بن عبداللہ بن عبدالاسد) چھوٹی عمر کے باوجود بھی ارشاداتِ نبوی ﷺ کو بغور سنتے، اعمالِ نبوی ﷺ کو دیکھتے اور دل پر نقش کرتے رہتے تھے۔ جب جوان ہوئے تو (محمد عربی علیہ السلام) کا پیام پوری دنیا میں پہنچانے کا ذریعہ بن گئے۔

یہ وہ بچے ہیں، جو تمام اہل سیر کے نزدیک رَبِیبُ النَّبِی ﷺ لقب سے معروف تھے۔

۶۷۔ مُحَمَّدُوْنَ رضی اللہ عنہم (محمد نام کے ۱۵ اصحابہ رضی اللہ عنہم)

یہ ایک مکمل جماعت کا لقب ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان معروف تھی، اور محمدون رضی اللہ عنہم کو خلفاء اسلام کے درباروں میں بھی خاص وقعت سے دیکھا جاتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں محمدون کا ادب کیا جاتا تھا، سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے مبارک زمانے میں ''محمد'' نام کے بچوں کو بلایا گیا اور انہیں دربارِ عمری (رضی اللہ عنہ) سے خاص ہدایات دی گئیں، کسی خاص ضرورت کے تحت مدینہ منورہ میں اعلان کروایا جاتا کہ محمدون کو بلایا جائے، یہ وہ خاص اہل اسلام تھے جن کے نام سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے وحی الٰہی کی روشنی میں خود رکھے۔ یہ وہی اشخاص تھے جن کے لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا تھا کہ ''محمدون'' کو بلاؤ، چنانچہ مدینہ سے جن حضرات کو دوبار علویہ رضی اللہ عنہ میں حاضر کیا گیا، وہ یہ تھے۔ ① حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ② حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہما ③ حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما ④ حضرت محمد بن عمر بن حزم رضی اللہ عنہما ⑤ حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہما ⑥ حضرت محمد بن خطاب رضی اللہ عنہما ایک روایت میں محمد بن خطاب کی جگہ حطاب ہے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم ذکر محمد بن خطاب)

ان سب کے متعلق اصابہ میں جو روایات ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

(كُلُّهُمْ سَمَّاهُ النَّبِی ﷺ) ان تمام خوش قسمتوں کے یہ نام خود نبی اکرم ﷺ نے رکھے تھے۔ (الاصابہ، اسد الغابہ ذکر محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما میں دو نام اور ہیں محمد بن علی رضی اللہ عنہما، محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما)

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں محمد نامی صحابہ رضی اللہ عنہم کا خاص مقام و مرتبہ اور امتیازی شان اور پہچان تھی۔ جو انہیں پورے اہل اسلام میں ممتاز رکھتی تھی۔ اب کچھ مُحَمَّدِیْنَ کا باحوالہ ذکر کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

① سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔
(اسد الغابہ محمد بن عبداللہ بن سلام)

② حضرت محمد بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما جب حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے وہ منظر بہت اچھا ہوتا تھا۔ (اسد الغابہ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما)

③ حضرت محمد بن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق لکھا ہے سَمَّاہُ النَّبِی ﷺ مُحَمَّدًا (الاصابہ فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم ذکر محمد بن عباسؓ)

④ حضرت محمد بن عقیل رضی اللہ عنہما (فتح الباری، مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما)

⑤ حضرت محمد بن عطیہ سعدی رضی اللہ عنہما (کنز العمال، حدیث نمبر ۱۷۱۲۹)

⑥ حضرت محمد رضی اللہ عنہ بن انس بن فضالہ الانصاری الظفری
(الاصابہ فی تمیز الصحابہ، اسد الغابہ، تذکرہ محمد الانصاری)

⑦ حضرت محمد الانصاری رضی اللہ عنہ (اسد الغابہ، تذکرہ محمد الانصاری)

⑧ حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہما (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ذکر محمد بن ثابت رضی اللہ عنہما)

⑨ حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہما بن ابی طالب (اسد الغابہ ذکر محمد بن جعفر رضی اللہ عنہما)

⑩ حضرت محمد بن حاطب ابن الحارث ومحمد بن خطاب رضی اللہ عنہما (اسد الغابہ، ذکر محمد بن حاطب)

⑪ حضرت محمد بن ابی حذیفہؓ (اسد الغابہ ذکر محمد بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما)

⑫ حضرت محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہما (اسد الغابہ ذکر محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہما)

⑬ حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما (اسد الغابہ، ذکر محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما)

⑭ حضرت محمد بن عمرو بن حزم الانصاری رضی اللہ عنہما (اسد الغابہ، ذکر محمد رضی اللہ عنہ)

⑮ حضرت محمد بن نبیط رضی اللہ عنہما الانصاری (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحابؓ ذکر نبیط بن جابر رضی اللہ عنہ)

۶۸۔ ابوالقاسم کنیت والے مُحَمَّدُونَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ

ابوالقاسم حضرت محمد ﷺ کی کنیت تھی اس کنیت اور نام کا جمع کرنا (یعنی ابوالقاسم محمد نام رکھنا منع تھا) اس کے باوجود بعض ناموں کے ساتھ یہ کنیت خصوصی اجازت کے ساتھ رکھی جاتی تھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر بچہ پیدا ہوا حضور ﷺ نے خود اس کا نام محمد رکھا اور کنیت ابوالقاسم رکھی، ایک روایت ہے کہ اس کا نام والدین نے محمد بن طلحہ بن عبیداللہ رکھا تھا اور کنیت ابواسحاق تھی۔ لیکن

Marfat.com

حضور ﷺ نے ابوالقاسم تبدیل فرمادی۔

(الاصابہ تذکرہ محمد بن طلحہؓ ذکر من اسمہ محمد)

زبیر بن بکارؒ نے محمد بن حسن سے روایت کی کہ ایسے لوگ جن کا نام اور کنیت ابوالقاسم تھی، وہ حسب ذیل تھے۔ حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہما، حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما، حضرت محمد بن اشعث رضی اللہ عنہما اور حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہما آخر الذکر کو ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے موصل کا امیر مقرر کیا تھا۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، اسد الغابہ، ذکر محمدؓ بن الاشعث بن قیس الکندی) حضرت محمد بن ابی بکرؓ (الاصابہ محمد بن طلحہؓ)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت محمد بن اشعث الکندی کا نام بھی عہدِ نبوی ﷺ کے مُحَمَّدُوْنَ رضی اللہ عنہم میں ہے۔ حضرت محمد بن الاشعث زمانہ نبوی ﷺ میں پیدا ہوئے۔

(اسد الغابہ محمد بن الاشعثؓ)

۶۹۔ شَبِیْہُ الرَّسُوْل ﷺ (جنہیں حسنِ محمد ﷺ کی جھلک مل گئی)

محبوب خدا ﷺ کی سیرت کا یہ پہلو بھی کتنا خوبصورت ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کے حسن اقدس کی کچھ علامات بعض افراد کے چہروں پر رکھ دی ہیں کہ بعض صحابہؓ پیدا ہوئے تو ان کی شکلیں سیدنا محمد کریم ﷺ کے حسن لازوال کی ایک کرن معلوم ہوتی تھیں۔ تاریخ و سیر کی کتابوں میں انہیں مُتَشَبِّهِیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ بھی کہا جاتا ہے۔

ان کا جب ذکر آتا ہے تو یہ علامت ضرور بیان کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے مثلاً: كَانَ اَحَدُ الْخَمْسَةِ الْمُشَبَّهِيْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(عُيُوْنُ الاثر، ذكر اَزْوَاجِهٖ وسراريه)

گویا تاریخ و سیر کی کتابوں میں ان کا یہ خصوصی لقب ہے، اس لقب کی وجہ سے ان کے بارے میں معروف ہے کہ یہ وہ صاحب ہیں، جو نبی اکرم ﷺ جیسی صورت رکھتے ہیں۔ عیون الاثر کے اسی مذکورہ باب میں ہے کہ وہ پانچ حضرات یہ تھے

❶ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور ان کے دونوں بیٹے ❷ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما ان کے علاوہ ❸ حضرت عون بن جعفر رضی اللہ عنہما ❹ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما ❺ حضرت قثم بن العباس رضی اللہ عنہما اور بعض کتابوں میں یہ نام بھی شامل ہیں۔

❻ حضرت ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ ❼ حضرت حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہما بن

Marfat.com

کریز ❽ حضرت حضرت سائب رضی اللہ عنہ، بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم ❾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ❿ حضرت کابس بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ بن مالک اور فتح الباری باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما میں دو نام اور ہیں۔ ⓫ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ بن معتب بن ابی لہب ⓬ حضرت مسلم رضی اللہ عنہ، بن عقیل رضی اللہ عنہ ⓭ محمد بن عقیل رضی اللہ عنہما ⓮ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ

فَتحُ الباری ، بَابُ مَنَاقِبِ الحَسَنَ وَالْحُسَیْن رضی اللہ عنہما میں لکھا ہے

اَنَّ فاطمَۃ رضی اللہ عنہا بنته عَلَیْهِ السّلام کَانَتْ تَشْبِهُهٗ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ بھی (اپنے والد گرامی قدر سیدنا) محمد کریم ﷺ کے مشابہ تھیں۔

ملاحظہ: ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی تائید ''سبل الہدیٰ والرشاد، ج ۳، ص ۱۱۷ سے بھی ہوتی ہے۔

⓯ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ: اَنَّ اِبـرَاهِیمَ وَلَدَهٗ عَلَیْهِ السَّلام کَانَ یَشْبَهٗ ، ترجمہ: اور حضرت محمد ﷺ کے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ بھی شباہت میں آپ ﷺ کے قریب قریب تھے۔

سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ بہت چھوٹی عمر میں محمد کریم ﷺ سے جدا ہو گئے، علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خصوصی اعزاز کی بات لکھی ہے کہ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا مشابہہ رسول ﷺ ہونا وحی الٰہی کے ذریعے بھی بتایا گیا۔ فتح الباری کے اس مضمون کی تائید اس عبارت سے بھی ہوتی ہے:

اَنَّ جِبرئِیلَ عَلَیْهِ السَّلام بَشَّرہ اَنَّهٗ اَشْبَهُ الخَلقِ بِه (سبل الهدیٰ والرشاد ج ۲، ۱۱۷)

ترجمہ: سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو بشارت سنائی کہ حضورِ انور آپ ﷺ کے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ شکل و شباہت میں آپ ﷺ کے بہت قریب ہے۔

۷۰۔ اخلاقی مماثلت رکھنے والے مُشَبَّهِیْنَ

ابھی تک ان پندرہ خوش نصیبوں کا ذکر تھا جن کو اللہ نے شباہت رسول اللہ ﷺ پہ پیدا فرمایا تھا اور اب ان کا ذکر ہے، جنہیں آپ ﷺ کے انداز تکلم اور اخلاق و عاداتِ نبی ﷺ

Marfat.com

سے نمایاں حصہ ملا تھا، ان کے نام یہ ہیں:

① حضرت فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ عنہا ② حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ ③ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ④ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن العاص

اب اخلاقی شباہت کی کچھ تفصیل مطالعہ کیجیے۔

۱۷۔ سیدہ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ عنہا

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

مَارَأَیْتُ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ کَانَ اَشْبَہُ بِالنَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَۃَ کَلَامًا وَّلَا حَدِیْثًا وَلَا جِلْسَۃً:

(الادب المفرد، بابُ قیام الرجل لاخیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ جیسی بات کرنا، حضور ﷺ جیسی چال ڈھال اور نبی کریم ﷺ کی طرح بیٹھنے کا انداز (ان کی لاڈلی بیٹی) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو حاصل نہ تھا۔

۲۷۔ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا، یَاجَعْفَر! فَاَشْبَھْتَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ، اے جعفر رضی اللہ عنہ! تم میری شکل اور عادات میں میرے جیسے ہو۔

(مسند احمد حدیث نمبر ۱۷۷۵)

۳۷۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

انہیں عشق مصطفیٰ ﷺ کا وہ درجہ حاصل تھا، جسے فَنَافِی الرَّسُوْل ﷺ کہا جاتا ہے۔ اس لیے گفتگو میں اور قرآن کریم کی تلاوت میں ان کا لہجہ حضور ﷺ جیسا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس طرز پر قرآن سننا چاہے جس پر جبرائیل علیہ السلام نے (پڑھ کر) اتارا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قرآن سنے۔

(الاستیعاب، ج ۷، ص ۳۳)

Marfat.com

رسول رحمت ﷺ کی عادات وخصائل کا نور جن مذکورہ بالا شخصیات کی زندگیوں میں نظر آتا تھا ان کو بھی مُشَبِّهِينَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لقب کے ساتھ متعارف کروایا جاتا ہے۔

ملاحظہ: مُحَمَّدُوْنُ مُشَبِّهِينَ رَسُوْلِ ﷺ اور رَبَائِبُ النَّبِی ﷺ کے مضامین کی تفصیل اسی مصنف کی کتاب ''آغوشِ پیمبر ﷺ'' میں دیکھئے۔

فُقَرَاءِ اِسْلَام، طلبۂ دین، ضُيُوْفِ رَسُوْل ﷺ

۷۴۔ (طلبہ علم دین) اَلْمَسَاكِيْنُ۔ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ

قرآنی لقب ہے (المائدہ آیت نمبر ۸۹،۹۵) مسکین اسے کہتے ہیں، جو بالکل خالی جیب ہو، بعض صحابہ اَصْحَابِ صُفَّہ کی حالت یہی تھی۔ ان میں ایک حضرت اسماء رضی اللہ عنہ بن حارثہ بن سعید ہیں جو بالغ ہونے سے پہلے ہی مسلمان ہو کر مدینہ آئے وہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جو فتح مکہ سے پہلے مشرف باسلام ہوئے ان کا قبیلہ مدینہ سے کچھ فاصلہ پر رہتا تھا، انہوں نے فقر و فاقہ کو سینے سے لگا کر علم دین کا حصول لازم کر لیا تھا، یہ تنگ حال اور صاحب احتیاج مساکین طلبہ میں سے تھے، جن کا سہارا رحمۃ للعالمین ﷺ کے سوا کوئی نہ تھا، اسماء رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی کے متعلق لکھا ہے کَانَا اَهْلُ لِصُفَّةِ وہ طلبہ صفہ میں سے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اَصْحَابِ صُفَّہ کے زمرہ میں داخل فرما کر ان کے معاش کا انتظام فرما دیا، ایسے مختلف نوعمر بھی شب و روز آستانِ نبوی ﷺ پر پڑے رہتے تھے کہ حصول علم اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری ان کا مشغلہ حیات تھا۔

۷۵۔ صُفّہ کے کم سن طلبہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو کاشانہ نبوی ﷺ میں بڑے حاضر باش رہتے، نہ تاجر اور نہ کاشتکار صرف طالب علم تھے۔ فرماتے ہیں۔

مَا كُنْتُ اَرَى اَسْمَاءَ وَهِنْدَ ا بنی حَارِثَةَ اِلَّا خَادِمَيْنِ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ طُوْلِ مُلَازَمَتِهَا بَابَه وَخِد مَتِهَا اِيَّاه۔

(الاستیعاب ذکر اسماء ابنا حارثۃ الاسلمی)

Marfat.com

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہما اور ہند رضی اللہ عنہما بن حارثہ اور ان کے بھائی رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے، ہر وقت آپ ﷺ کے آستانہ پر حاضر رہتے تھے۔ اور آپ ﷺ کی خدمت گزاری میں زندگی بسر کیا کرتے تھے ان کے قبیلہ بنی اسلم میں، ان ہی کے ذریعے سے مذہبی احکام بھیجے جاتے تھے۔ چنانچہ عاشورہ کے روزہ کا حکم بھی وہی لے کر گئے تھے اکثر روایات میں حضرت اسماء اور ہند رضی اللہ عنہما دو بھائیوں کا ذکر خدام رسول اللہ ﷺ میں آتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ دو بھائی نہیں بلکہ آٹھ چھوٹے بڑے سب ہی مَدْرَسَةُ الصُّفَّہ کے طلبا اور خدام محبوب ﷺ تھے، ان کے نام یہ ہیں۔ اسماءؓ، ہندؓ، خراشؓ، ذؤیبؓ، حمرانؓ، فضالہؓ، سلمہؓ اور مالکؓ۔

(اسد الغابہ، ہند بن حارثہ، ابن سعد ج ۲، ۳۲۱)

ان مہمانانِ گرامی کے قیام وطعام کا نظام سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے زیر انتظام ہوتا تھا۔ اور بعض وہ تھے جن کی تعلیم بھی صفہ پر تھی اور قیام وطعام بھی سفرۂ محمد ﷺ پر تھا۔ مثلاً: حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ بن الاسقع (جن کا ذکر آگے آرہا ہے) وہ خود بیان کرتے ہیں: كُنَّا أَصْحَابُ الصُّفَّةِ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (صفۃ الصفوۃ، ج ۱، ص ۳۴۲) ترجمہ: ہم صفہ والے مسجدِ نبوی ﷺ میں رہتے تھے، حضرت اسماء و ہند رضی اللہ عنہما ابنا الحارثہ اپنے آٹھ بھائیوں کے ساتھ بیعت رضوان میں شریک ہوئے اس لیے ان کو اَصْحٰبُ الشَّجَرَةِ اور خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ جیسے القاب کم عمری ہی میں مل گئے تھے۔

۷۶۔ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ بن کعب

تیرہ سال کی عمر میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی، پھر در نبی ﷺ کے ہو رہے۔ اور مساکینِ صُفّہ میں شمار کیے جاتے تھے۔

(معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، ذکر واثلہؓ بن الاسقعؓ)

صُفّہ میں ان کی شرکت کا واقعہ پچھلے عنوان کے تحت آچکا ہے، اس وقت صُفّہ میں کم عمر شمار ہوتے تھے، حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا لقب خاص بھی خادم رسول اللہ ﷺ تھا۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، معروف بن عبد اللہ الخیاط ج ۸: ۳۵)

۷۷۔ اَلْفُقَرَاءُ، اَلْمُهَاجِرِيْنَ، الصَّادِقِيْن

"اَصْحَابُ الصُّفَّةِ" کے یہ تین القاب ہیں۔ یہ بظاہر غریب بباطن روشن جماعت

Marfat.com

اور ان سعادت مند نفوسِ قدسیہ کا ذکرِ خیر ہے، جنہیں جناب رسالت مآب ﷺ کے اوصافِ جمیلہ میں سے وافر حصہ ملا اور ایک صفت میں تو وہ لوگ خاص الخاص مقام لے گئے۔ وہ ہے، ''اَلْفَقِیْر'' قرآنی لقب ہے، ایسے شخص کو فقیر کہتے ہیں جو اپنی روزمرہ کی ضروریاتِ زندگی بھی پوری نہ کرسکتا ہو، قرآن میں ہے۔ اَلْفُقَرَاءُ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (البقرہ ۲۷۳) ایسے خوش قسمت صحابہ رضی اللہ عنہم کو قرآن کریم نے فقراء کا لقب دیا ان حضرات میں سے اکثر اَصْحَابِ صُفَّہ تھے۔ ان حضرات کو قرآن کریم نے اَلْفُقَرَآءُ، اَلْمُهَاجِرِیْنَ، اَلصَّادِقِیْن القاب دیے تفصیل آگے نمبر ۷۹ میں آئی ہے۔

۷۸۔ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ (اَضْیَافُ النَّبِی ﷺ)

ہجرت نبوی ﷺ کے بعد عرب کے مختلف علاقوں سے سعید الفطرت لوگ حق کی تلاش میں مدینہ منورہ پہنچنے لگے، جب ان درویشانِ اسلام کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا تو سرورِ عالم ﷺ نے ان کے مستقل قیام کے لیے مسجد نبوی ﷺ سے جانب مشرق ایک مسقف چبوترہ بنوادیا، چونکہ عربی زبان میں سائبان یا مسقّف دالان کو صُفَّہ کہا جاتا ہے، اس لیے یہ مردانِ حق آگاہ بھی اَصْحَابِ صُفَّہ کہلانے لگے ان کو ''اَضْیَافُ الاِسْلَام'' ضُیُوْفُ الرَّحْمٰن اور ضُیُوْفُ الرَّسُوْل ﷺ کہا جاتا ہے۔

(سبل الھدیٰ، باب المعجزات)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ستر ''اَصْحَابِ صُفَّہ'' کو دیکھا کہ ان کے پاس چادر تک نہ تھی، فقط تہبند تھا، یا کمبل جس کو وہ اپنی گردنوں میں باندھ لیتے تھے اور کمبل بھی اس قدر چھوٹا تھا کہ کسی کے آدھی پنڈلیوں تک پہنچتا اور کسی کے ٹخنوں تک اور ہاتھ سے اس کو تھامتے کہ کہیں ستر نہ کھل جائے۔ (بخاری باب نوم الرّجال فی المسجد، حلیۃ الاولیاء عبداللہ بن زبیرؓ)

۷۹۔ قرآنِ کریم میں فُقَرَاء مُهَاجِرِیْن کا لقب

قرآن کریم میں حکم ہوا کہ مسلمان اپنے مالوں میں ان مہمانوں کا حق سمجھ لیں۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ

Marfat.com

الصّٰدِقُوْنَ (الحشر ۸)

ترجمہ: اور ان حاجت مندوں مہاجروں کا (بالخصوص) حق ہے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جبراً اپنے مالوں سے جدا کر دیے گے۔ وہ اللہ کے فضل اور رضا مندی کے طالب ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ (ایمان کے سچے ہیں)

آیت کے اس حصے سے معلوم ہوا کہ ان مخلص حضرات (اَصْحَابِ صُفَّہ) کا قرآنی لقب فُقراء اور دوسرا مہاجرین اور تیسرا لقب الصَّادِقُون ہے۔

نبی علیہ السلام بھی ان کو اَلْفُقَرَآء الْمُھٰجِرِیْنَ فرمایا کرتے تھے۔

(حلیۃ الاولیاء، واثلہ بن الاسقعؓ)

۸۰۔ ضِیُوْفُ النَّبِی ﷺ (مہمانانِ رسول ﷺ)

ان حضرات کو مہمانان رسول اس وجہ سے کہا جاتا تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ ہی کے مہمان تھے۔ آپ ﷺ کے پاس کچھ ہوتا تو کھلا دیتے، ورنہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے: کون میرے مہمانوں کو کھلائے گا؟ اور صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی مہمانی کرتے۔

عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اَصْحَابِ صُفَّہ فقیر تھے، رسول اللہ ﷺ ان کو صحابہ پر تقسیم فرما دیتے کہ جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک کو اور جس کے پاس تین کا ہو وہ چوتھے مہمان کو اپنے ہمراہ لے جائے اس روایت میں ان حضرات کو ضَیف اور اَضیاف کہا گیا ہے۔ (تعلیق التعلیق باب نوم الرجال فی المسجد)

۸۱۔ اَصْحَابِ صُفَّہ کے اَسماءِ گرامی:

اَصْحَابِ صُفَّہ کی تعداد کم وبیش ہوتی رہتی تھی، عارف سوہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف میں لکھا ہے کہ اَصْحَابِ صُفَّہ کی تعداد چار سو تک بھی پہنچی ہے، ابوعبدالرحمٰن سلمی اور ابن اعرابی اور حاکم نے ان کے اسماء واحوال جمع کرنے کا اہتمام کیا۔

حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں سب کو جمع کر دیا۔ (فتح الباری: ۲۴۵، ج ۱۱، باب کیف کان عیش النبی ﷺ واصحابہ وتخلیھم عن الدُّنیا) ان میں سے بعض

Marfat.com

کے نام حسب ذیل لکھے گئے ہیں)

۱ حضرت ابوعبیدہ عامر بن الجراح رضی اللہ عنہ
۲ حضرت عمار بن یاسر ابوالیقظان رضی اللہ عنہ
۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
۴ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ
۵ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ
۶ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ
۷ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ
۸ حضرت زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ
۹ حضرت ابومرثد کناز بن حصین عدوی رضی اللہ عنہ
۱۰ حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ (مولیٰ رسول اللہؐ)
۱۱ حضرت صفوان بن بیضاوی رضی اللہ عنہ
۱۲ حضرت سالم مولیٰ رضی اللہ عنہ ابی حذیفہ
۱۳ حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ
۱۴ حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ
۱۵ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ
۱۶ حضرت مسعود بن ربیع رضی اللہ عنہ
۱۷ حضرت عمیر بن عوف رضی اللہ عنہ
۱۸ حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ
۱۹ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ
۲۰ حضرت سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ
۲۱ حضرت ابوبشر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۲ حضرت خبیب بن سیاف رضی اللہ عنہ
۲۳ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ
۲۴ حضرت جندب بن جنادہ ابوذر غفاریؓ
۲۵ حضرت عقبہ بن مسعود ہذلی رضی اللہ عنہ
۲۶ حضرت عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ
۲۷ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
۲۸ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ
۲۹ حضرت ابوالدرداء عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ
۳۰ حضرت عبداللہ بن زید جہنی رضی اللہ عنہ
۳۱ حضرت حجاج بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ
۳۲ حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ
۳۳ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (مولیٰ رسول اللہؐ)
۳۴ حضرت معاذ بن الحارث رضی اللہ عنہ
۳۵ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ
۳۶ حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ

(سیرہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ج۱ص ۴۷۱، مستدرک حاکم، ج۸ص۳)

یہ تھے اَصحَابِ صُفَّہ فقراء مسلمین، مہاجرین، مکرمین، صادقین، مطہرین رضی اللہ عنہم۔ جو شب و روز آقائے دوجہاں، عالم بے مثل سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم دین کی روشنی حاصل کرتے اور اسے پھیلاتے تھے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ علم حاصل کرنے میں جان، مال اور خواہشات، الغرض ہر چیز کی قربانی دی۔

Marfat.com

ملاحظہ: ان اَصْحَابِ صُفَّہ میں سے اکثر وہ تھے جن کو اَلْبَکَّاؤُوْنَ لقب سے نوازا گیا، اب ان کا ذکر ہے۔

۸۲۔ اَلْبَکَّاؤُوْنَ (شوقِ جہاد میں رونے والے)

اس لقب کے حاملین ان ہی درویشانِ اسلام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جنہیں الفقراء المہاجرین۔ اَصْحَابِ صُفَّہ اور ضُعَفَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ کہا جاتا ہے۔ اور جن کے لیے ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کا کوئی خاص انتظام نہ تھا۔ بلکہ یہ طالبانِ علم صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت جن کے اخراجات حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے اپنے ہدایا کے ذریعے پورے کرتے تھے۔ یا یہ وہ فقراء تھے جنہوں نے دنیاوی نعمتوں سے بقدرِ ضرورت حصہ بھی نہ پایا اور صابر وشاکر رہ کر دین اسلام کی خدمت کے لیے کمربستہ رہتے تھے، ان حضرات کو یہ لقب (اَلْبَکَّاؤُوْنَ) غزوۂ تبوک میں اس وقت ملا جب دیگر مجاہدین کے ساتھ چلنے کے لیے یہ جماعت بھی تیار ہوگئی لیکن ان کے پاس سواریاں نہ تھیں ادھر حضور ﷺ کے پاس بھی سواری کا کوئی انتظام نہ تھا، ضعفاء ومساکین اہل صُفَّہ پھٹے پرانے لباسوں میں اپنی جان حاضر کرنے آئے اور سواری کا سوال کیا تو سید دو عالم ﷺ نے بصد حسرت فرمایا:

لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُکُمْ عَلَیْہِ (سورہ توبہ آیت نمبر: ۹۲)

ترجمہ: میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ تمہیں اس پر سوار کروں۔

آسمان پر خدا اور زمین پر اس کا رسول ﷺ ہی ان حضرات کی امیدوں کے مرکز تھے، چنانچہ دربارِ رسالت ﷺ سے بھی جب انہیں کوئی سواری نہ ملی تو صبر کے بندھن ٹوٹ گئے اور دل کی کیفیت آنکھوں سے بہہ پڑی، خالقِ کائنات کو یہ آنسو کتنے بھلے لگے اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اس نے اپنے کلام میں ان بہتی آنکھوں کا ذکر فرمایا

تَوَلَّوْا وَّاَعْیُنُھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا یَجِدُوْا مَا یُنْفِقُوْنَ

(سورۂ توبہ، آیت نمبر: ۹۲)

ترجمہ: (جب انہیں آپ ﷺ کے پاس سے سواری اور سامان جہاد کچھ نہ ملا) وہ لوٹ گئے، اُن کی آنکھوں سے آنسو اس غم میں بہہ رہے تھے کہ ان کے پاس (مال) نہیں جسے خرچ

Marfat.com

کریں۔

ان کا رونا کام آ گیا اور جلد ہی جہاد میں جانے کے لیے سواری کے انتظامات کافی حد تک ہو گئے اور اَلْبَکَّاؤُوْنَ کی یہ جماعت بھی شامل جہاد ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی خاص مدد فرمائی کہ ان کے مقابلے میں آنے والے دشمنوں پر نبی اکرم ﷺ کا رعب ایسا طاری ہوا کہ وہ مسلمانوں کا سامنا کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

"البَکَّاؤُوْن" کے اسمائے گرامی:

اس موقع پر جن حضرات کو اللہ نے اپنی محبت میں رونے کی عظمت عنایت کی، ان کے لیے آیت قرآنی نازل ہوئی، اور انہیں ایک دفعہ پھر سارے عرب میں شہرت حاصل ہوئی، اور لقب 'البَکَّاوُون'' (رونے والے) سے نوازے گئے، ان کی تعداد اٹھارہ کے قریب ہے بعض کتابوں میں صرف ۷ کا تذکرہ ہے، جو انہوں نے امام قرطبیؒ کے حوالے سے لکھا ہے، وہ بھی اپنی جگہ درست ہے، لیکن دیگر مفسرین کے تمام اقوال جمع کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ حضرات یہ ہیں۔

قبیلہ بنی عمرو سے	سیدنا حضرت سالم بن عمری رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنی حارثہ سے	سیدنا حضرت علیہ ابن زید رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنی نجار سے	سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنو سلمہ سے	سیدنا حضرت عمرو بن حماد رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنو واقف سے	سیدنا حضرت حرمی بن عبداللہ الواقفی رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنو فزارہ سے	سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنو مزن سے	سیدنا حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنو ہوازن سے بنی النجار سے	سیدنا حضرت ابو لیلیٰ عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنو معلّٰی سے	سیدنا حضرت سلیمان بن صخر رضی اللہ عنہ
قبیلہ بنو سلمہ سے	سیدنا حضرت عمرو بن غنمہ رضی اللہ عنہ

اور ایک روایت کے مطابق اس لقب کے حاملین میں عظیم فقیہ صحابی سیدنا حضرت ابو موسیٰ

Marfat.com

اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کے بعض اشعری دوست بھی شامل ہیں۔

(دیکھئے تفسیر المحرر الوجیز، باب ۹۱، ج ۵، ص ۱۳۴)

قبیلہ بنو مزینہ سے سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

اور ایک تفسیر کے مطابق حضرت صخر بن خنساء رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں۔ (انوار التنزیل للبیضاوی، ج ۵، ص ۱۳۴)

قبیلہ بنو حارثہ سے سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ

قبیلہ بنو سلمہ سے سیدنا حضرت عمرو بن غنمہ رضی اللہ عنہ

(تفسیر طبری، جز ۱۴، نمبر ۴۲۳)

ان تفاسیر کے علاوہ میں بھی ان حضرات کے اسماء گرامی اس آیت کے شان نزول میں بیان کیے گئے ہیں اور انہیں ان کے لقب خاص کے ساتھ مختلف انداز سے لکھا گیا ہے۔ مثلاً۔ وَهُمُ الْبَكَّاؤون وَقِيلَ الْبَكَّاؤون...... هٰؤلاء بُكَّاؤون تفسیر البیضاوی، ج ۲، ۴۷۲، تفسیر النسفی، ج ۱، ۴۵۹، الکشاف، ج ۲: ۴۶۵، البحر المدید، ج ۲، ۴۳۶ کے علاوہ تقریباً ۵۰ کتابوں کے صفحات کے اندر ان کے اس لقب کا تذکرہ ان حضرات کے مستقل تذکروں میں موجود ہے کہ اس لقب کو ان حضرات کا ذریعہ تعارف اور پہچان بتاتے ہوئے مصنفین یوں لکھتے ہیں۔

مثلاً كَانَ معقل بن يسارٍ مِّنَ البكائِيْن (تفسیر الفتح القدیر، ج ۳، ص: ۳۰۲)

ترجمہ: حضرت معقل رضی اللہ عنہ بن یسار بکائین میں سے تھے۔

اُخروی القاب، جنتی افراد، دوہرے اجر ثواب کے مستحقین

۸۳۔ اَلْمُبَشَّرُوْنَ بِالْجَنَّةِ (اَلْمَحْفُوْظُوْنَ)

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو کبھی اجتماعی اور کبھی انفرادی طور پہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جنت کی خوش خبریاں ملیں اور ان میں سے بعض کے لیے اَلْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّةِ، اَلْمَقْطُوْعُ لَهُمُ الْجَنَّةُ اور اَلْمَشْهُوْدُ لَهُمُ الْجَنَّةُ جیسے جملوں سے جنتی ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

(تہذیب الاسماء ج ۳، ص ۲۴۶، شرح الزرقانی، فصل فی ذکر اولادہ، تہذیب الکمال، الفصل الثانی)

Marfat.com

اب ان خوش نصیبوں میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے، جن کو اَلْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّۃِ لقب اس لیے عطا ہوا کہ وہ بشارت خاص ان ہی کے لیے جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمائی۔ ان ہی حضرات کا دوسرا لقب اَلْمَحْفُوْظُوْنَ ہے یعنی آنحضور ﷺ نے جنت کی بشارت دے کر در پردہ یہ گواہی بھی دے دی کہ یہ حضرات تحریفِ دین اور قول وعمل کے تضاد سے بچے رہیں گے۔
(کشف المشکل ج ۱، ص ۳۸۸)

یہی وجہ تھی کہ ان حضرات اہل جنت میں سے کوئی شخص اگر کسی مسلمان کی صداقت، امانت اور دیانت کے متعلق گواہی دے دیتا تو اس کی گواہی تسلیم کر کے اس شخص کو سچا تسلیم کیا جاتا تھا۔

اب ان میں سے چند خوش نصیبوں کے نام لکھتے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (اَلْحُصَیْنُ)

حضور ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو فوراً یہودیت ترک کر کے دائرۂ اسلام میں آ گئے۔ ان کو یہود میں "اَلْحَبْرُ" لقب ملا ہوا تھا۔ اسلام نے سب سے پہلے ذُوْ اَجْرَیْن (دو ثوابوں والے) قرار دیا۔ سورۃ الرعد میں ان کو اَلشَّاھِدُ قرآنی لقب دیا گیا۔
(تہذیب التہذیب عبداللہ بن سلامؓ)

ان کے لیے ایک دن سید دوعالم ﷺ نے فرمایا: اِنَّہٗ عَاشِرُ عَشَرَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ وہ جنت میں دسویں نمبر پر داخل ہوں گے۔ (البدایہ والنہایہ سنۃ اربعین)

اس ارشاد گرامی کی مختلف توجیہات کی گئی ہیں، تاہم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اَلْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّۃِ ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

حضرت حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ

امام الانبیاء علیہ الصلوٰت والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں: میں جنت میں داخل ہوا، تو وہاں کسی کی آواز آ رہی تھی (پڑھنے والا) قرآن پڑھ رہا تھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کے صحابی حضرت حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (اسد الغابہ، حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان)

نبی علیہ السلام نے ان کی اس شان کی وجہ بیان فرمائی کہ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بَارُ اُمِّہٖ (اپنی ماں کے فرمانبردار) ہیں۔ وہ بدری، احدی اور زائرِ جبریل ہیں، انہوں نے دو بار حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا۔ (سیر اعلام النبلاء، حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، حَارِسُ المَدِینَۃ

ان کی آنکھ میں تکلیف تھی، نبی علیہ السلام ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو ارشاد فرمایا: اگر تمہیں اس مرض سے نجات نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا: صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا، فرمایا: تم اللہ سے اس حال میں ملو گے کہ تمہارے سب گناہ معاف اور تم پر جنت واجب ہو چکی ہوگی۔ یہ تو ان کے لقب اَلْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّۃِ کا واقعہ ہے۔ اور وہ ان نوعمروں میں سے ہیں، جن کو جنگ احد میں کم سنی کی وجہ سے لڑنے کی اجازت نہ ملی اور ان کو مدینہ کی حفاظت پر مامور فرما کر "حُرَّاسُ المَدِینَۃ" (محافظینِ مدینہ) لقب دیا گیا۔ (معرفۃ الصحابہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)

حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ الخدری "عَفِیفُ الْمَسْئَلَۃِ"

ایک دن نبی رحمت ﷺ نے پچھنے لگوائے اور خون حضرت مالک رضی اللہ عنہ کو دیا کہ محفوظ جگہ ڈال دیا جائے۔ انہوں نے اس خون کو پی لیا (اس طرح وہ محفوظ ہو گیا) نبی رحمت ﷺ کو علم ہوا تو فرمایا: جس کے جسم میں میرا خون چلا جائے اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ (یعنی ضرور جنت میں جائے گا) حضور ﷺ نے ایک دن فرمایا: کسی نے جنتی دیکھنا ہو تو وہ مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

(سبل الہدیٰ، باب: ۸)

وہ بدری لقب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، سوال سے بچتے تھے اس لیے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا لقب عَفِیفُ الْمَسْئَلَۃِ (سوال سے بچنے والے) معروف ہو گیا۔

(نزہۃ الالقاب، حرف عین)

حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ (اَلْاَعْرَج)

میدان احد میں جانے کے لیے گھر سے نکلنے لگے تو دعا کی: اے اللہ! مجھے شہادت نصیب کرنا اور (میری لاش کو) گھر نہ لانا!

اللہ نے التجا منظور فرمالی، وہ پاؤں سے لنگڑے تھے اس لیے اَلْاَعْرَج معروف تھے۔ جب ان کی شہادت ہو گئی تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں، وہ لنگ والا شخص جنت میں موجود وہاں کی زمین کو روندرہا ہے۔ (عیون الاثر، غزوۂ احد) ان کا ذکرِ خیر لقب نمبر ۵۶۴ اور ۶۸۹ میں ہے۔

Marfat.com

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ

ان کی شہادت پہ سید دو عالم ﷺ نے فرمایا، ان کو جنت میں دو پر دیے گئے ہیں، جن سے وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ (ان کا ذکر القاب نمبر ۳۴۲ پر پڑھیے) ان کے دو ساتھیوں حضرت عبداللہ بن رواحہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو بھی حضور ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت سنائی۔ (زاد المعاد، احداث غزوۂ موتہ)

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن الحارث

نبی رحمت ﷺ نے ان کو جنتی جوانوں کا سردار قرار دیا۔
(تفصیل کے لیے دیکھیے لقب نمبر ۱۹۸)

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ

وہ بدری ہیں ان کو رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ لقب اس وقت ملا جب وہ حضور ﷺ کے قاصد بن کر مصر کے شاہ مقوقس کی طرف گئے۔ (سیر اعلام النبلاء، حاطب رضی اللہ عنہ)

ان کے ''اَلْمُبَشَّر بِالْجَنَّۃ'' ہونے کا پس منظر یہ ہے کہ جب ان سے کوئی سیاسی غلطی ہوگئی اور حضور ﷺ ناراض ہوگئے تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ان کی شان میں نازیبا کلمات کہہ دیے۔ تو سیدنا محمد کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا: انہیں ایسے نہ کہو، یہ اہل بدر میں سے ہیں سارے بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کے حال پہ اللہ نے نظر کی تو فرمایا ''فَقَدْ وَجَبَتْ لکمُ الجَنَّۃ: اے بدر والو! تمہارے لیے جنت لازم ہو چکی ہے۔ (الاستیعاب، مقدمۃ المؤلف)

شہداءِ بدر کے نام:

۱۔ حضرت مہجع رضی اللہ عنہ بن صالح ۲۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بن حارث بن عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی ۳۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص (مالک) بن اہیب بن عبدمناف ۴۔ حضرت عاقل رضی اللہ عنہ بن بکیر بن عبد یالیل ۵۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن عبد عمیر بن نضلہ ۶۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ یا عوذ بن عفراء ۷۔ حضرت معوذ رضی اللہ عنہ بن عفراء ۸۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ یا حارثہ بن سراقہ بن حارث ۹۔ حضرت یزید رضی اللہ عنہ بن حارث یا حرث بن قیس بن مالک ۱۰۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن معلیٰ بن لوذان ۱۱۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام بن جموع بن زید بن حرام ۱۲۔ حضرت

Marfat.com

عمار رضی اللہ عنہ بن زیاد بن سکن بن رافع ۱۳۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن خثیمہ الانصاری الدوسی ابوعبداللہ
۱۴۔ حضرت مبشر رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید

(رحمۃ للعالمینؐ جلد دوم۔ صفحہ نمبر ۲۰۶)

ان سب حضرات کو شہداءِ بدر اور بشارت جنت کی وجہ سے اَلْمُبَشَّر بِالْجَنَّة خطابات سے نوازا گیا ہے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

شہیدِ احد ہیں، سیدنا محمد عربی علیہ السلام نے ان کو شہداء کا سردار قرار دیا۔ ان کا ذکر لقب نمبر ۳۵۳ میں ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جحش

ایک مکان لینا چاہتے تھے، نہ مل سکا تو حضرت نبی محترم ﷺ کے پاس آئے، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم خوش نہیں ہو کہ اللہ تمہیں جنت میں اس سے اچھا مکان دے دے، (جو تم یہاں لینا چاہتے تھے اور نہ مل سکا) عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا: تو وہ جنتی گھر تمہارا ہوا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، الباب الاول فی اذن النبی ﷺ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع (کَاتِبُ النَّبِی ﷺ)

میدان احد میں ان کے آخری کلمات یہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو میرا سلام پیش کرنا، اور عرض کرنا کہ میں جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں۔ سیر اعلام النبلاء میں مزید لکھا ہے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کَاتِبُ النَّبِی، السَّابِق الاوّل، اور شَہِیدِ اُحد تھے۔

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ شَاعِرُ النَّبِی ﷺ

وہ خطیبُ الاسلام اور حضور ﷺ کے شعراء میں تھے، آواز بلند تھی، جب سورہ حجرات میں یہ نازل ہوا کہ نبی ﷺ کے سامنے بلند آوازی کی وجہ سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ گھبرائے اور یہاں تک کہہ دیا: میں تو جہنمی ہو گیا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: نہیں تم جنتی ہو۔

(تہذیب الکمال، ثابتؓ بن قیس، اسد الغابہ)

Marfat.com

حضرت بلال رضی اللہ عنہ بن رباح

سیدنا محمد کریم ﷺ نے ایک دن روزِ محشر کے ان لوگوں کا ذکر فرمایا، جن کو وہاں سواریاں ملیں گیں، اسی سلسلہ کلام میں فرمایا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ جنت کی ایک اونٹنی پہ سوار ہوں گے۔ لقب نمبر ۵۱ میں ان کا تذکرہ ہے۔

(شرح الزرقانی، امور الآخرۃ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن انیس ذُوالخویصرہ

حضور ﷺ نے ان کو (بطور انعام ایک لاٹھی دی اور فرمایا: تم مجھے اسی لاٹھی کے ساتھ جنت میں ملو گے۔ اسی وجہ سے ان کو ''ذُوالخویصرہ'' کہا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ لقب نمبر ۵۰۳ پر ہے۔ (القاموس المحیط، فصل الخاء)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان

ایک دن حضور ﷺ کا یہ ارشاد مبارک لوگوں نے سنا، حضور ﷺ فرما رہے تھے: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اہل روم، حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشہ والوں، اور سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ اہلِ فارس کے (مسلمانوں میں) سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

(الوافی بالوفیات، حرف الصاد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ بن عمرو بن حرام ''مَثِیلِ عیسیٰ''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبداللہ شہید ہوئے، تو حضور ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: تمہارے والد سے اللہ نے بالمشافہ (بغیر پردے) کلام فرمایا، (عام لوگوں سے اس طرح کلام نہیں فرماتے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا مثیل عیسیٰ ہونا لقب نمبر ۵۴۲ میں ہے۔

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے درمیان ان کو جنت کی خوش خبری دی گئی، ان کا ذکر لقب نمبر (۵۴۳) میں ہے۔

ملاحظہ: بطور نمونہ چند ''اَلْمُبَشَّرُوْنَ بِالْجَنَّةِ'' صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کر دیا گیا ہے،

Marfat.com

درحقیقت حضور ﷺ کے سب صحابہ رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔

اجر وثواب کے درجات والے القاب

عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا (لقب) سے ممتاز صحابہ رضی اللہ عنہم

اس کتاب میں دوہرے اجر والے اصحابِ رسول ﷺ، دو گواہیوں والے صحابی رضی اللہ عنہ اور دو شہیدوں کے اجر والے دو جانثاروں کا ذکر ہے، لیکن یہاں ذکر ان کا ہے جو تھوڑے عمل کے ساتھ ہمیشہ کے لیے کامیاب ہوئے، اور ان کی کامرانی ایک ضرب المثل کی شکل اختیار کرگئی۔
جناب رسالت مآب ﷺ کے مبارک زمانے میں جو شخص مسلمان ہوتے ہی وفات پا جاتا اسے اس لحاظ سے خوش قسمت ترین سمجھا جاتا تھا کہ ایمان کے بعد اگرچہ نماز وغیرہ عبادت کا اسے زیادہ موقعہ نہیں ملا تاہم گناہوں سے اپنے ایمان کو ملوث بھی نہیں کیا، ایسے ایک شخص کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا: عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا (اس نے عمل تھوڑا کیا اور اجر بہت پایا) یہ ارشاد جنگ احد کے ایک شہید کے متعلق ہوا۔ (مسند احمد ۱۸۵۸۸) اس کے بعد یہ جملہ ایسا معروف ہوا کہ جو حضرات ایمان لانے کے بعد نماز، روزے کی نوبت آجانے سے پہلے فوت ہوجاتے ایسے صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے یہی کہا جاتا، یہ عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا اصحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر سورہ انعام: ۸۲)

یہ لقب اس قدر مقبول تھا کہ آپ ﷺ لوگوں سے سوال بھی فرماتے تھے کہ اس جملے کا مصداق کون ہے؟ (درِ منثور ج ۳، ص ۳۱۰) ہم یہاں پر ان چند صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر کرتے ہیں جو اس جملے کے مصداق ہیں۔

۸۴۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ الرَّاعی الحَبَشی

اسلام کا دامن ہر امیر غریب کے لیے وسیع ہے، اس میں ہر ایک کے لیے جگہ ہے، حبشہ کے یہ چرواہے کس قدر خوش قسمت ہیں کہ دامنِ رسالت سے وابستہ ہوتے ہی جنت کی راہ لی، پہلے ان کے القاب کا جائزہ لیا جاتا ہے، ایک لقب راعی (بکریاں چرانے والے) ہے اور دوسرا حبشی (حبشہ کے رہنے والے) ہے۔ فی الحقیقت وہ حبشی بھی تھے اور راعی بھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کے یہ دونوں لقب معروف تھے۔ حبشہ کے رہنے والے تھے، اور راعی اس لیے کہ یہود خیبر کی

Marfat.com

بکریاں چرایا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ، اسلم الحبشی رضی اللہ عنہ)

۸۵۔ الشَّھِیْدُ (عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا)

یہ دونوں لقب ایک ہی دن ملے، خیبر کے ایک محاصرہ کے دوران آپ ﷺ پر ان کی نظر پڑی، اور کھنچے چلے آئے کلمۂ اسلام پڑھا اور عرض کی: اے رسول ﷺ! میں کیا عمل کروں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہودیوں کی امانت (یہ بکریاں) پہلے ان تک پہنچاؤ، اور پھر جہاد میں شریک ہو جاؤ، چنانچہ اسی وقت یہ کام کیے، اور شہید لقب سے سرفراز ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ جنت کی دو حوریں اس کے پاس کھڑی ہیں۔

(السیرۃ النبویۃ، لابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت اصیرم بن وقش رضی اللہ عنہ الشَّھِیْد، اَلْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّةِ

حضرت اسلم الراعی رضی اللہ عنہ پر وہ ضرب المثل صادق آئی جو حضرت اصیرم بن قش رضی اللہ عنہ کی جنگ احد میں شہادت پر اس وقت آپ ﷺ نے فرمائی۔ جب وہ میدانِ احد میں آتے ہی مسلمان ہوئے اور جہاد میں شہید ہو گئے تو نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا (بہت تھوڑا عمل کیا اور بہت بڑا اجر یعنی جنت کو حاصل کر لیا) (زاد المعاد ج ۳، ص ۴۲، معرفۃ الصحابہ، اصیرم رضی اللہ عنہ) اس طرح انہوں نے اَلْمُؤْمِنُ، الصَّحَابِی، الْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّة تینوں القاب ایک ہی دن چند گھڑیوں میں پا لیے۔

دو یہودی لڑکے جنت میں:

یہی دولت دو یہودی لڑکوں کو ملی، ایک یہودی لڑکا آپ ﷺ کی خدمت میں آیا کرتا تھا ایک دن نہ آیا، معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے، آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اسے جا کر دعوتِ اسلام بھی دی اور وہ مسلمان ہو کر بغیر کسی نماز، روزے کے فوراً ہی جنتی ہو کر عالم آخرت کو سدھارا۔ (صحیح بخاری ۱۳۵۶) اسے بھی یہ خصوصیت مل گئی۔

اسی طرح ایک یہودی لڑکے کا آخری وقت آیا تو سید دو عالم ﷺ اس وقت اس کے پاس پہنچے جب اس کا یہودی والد اس کے پاس توراۃ کی تلاوت کر رہا تھا، حضور ﷺ نے اس سے بات کی اور لڑکا مسلمان ہو کر تھوڑی دیر بعد جنت میں جا پہنچا، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا،

Marfat.com

اَقِیْمُو الْیَھُوْدَ عَنْ اَخِیْکُمْ (اپنے مسلمان بھائی کے پاس سے یہودیوں کو اٹھادو) اور آپ ﷺ نے خود اس کے کفن، دفن اور جنازے کا اہتمام فرمایا (مسند احمد، حدیث ۲۳۴۳۹) اور وہ لڑکا اسی ضرب المثل کا مصداق ہوگیا، جو حضرت اصیرم رضی اللہ عنہ کی شہادت پر کہی گئی کہ ایمان کے بعد ایک سجدہ بھی نہ کیا اور جنت میں چلا گیا۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بن عبید کے ایک ساتھی

اور یہی دولت حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے ملنے والے ایک نومسلم کو اس وقت ملی جب وہ ایک غزوہ میں شریک اور امیر لشکر تھے ایک قلعہ پر مجاہدین نے حصار کر رکھا تھا کہ اچانک قلعہ کی فصیل سے ایک شخص اترا اور مسلمانوں سے آملا اور درخواست کی کہ مجھے مسلمان کرو میں نے گذشتہ رات شراب بھی پی ہے اور خنزیر بھی کھایا ہے اور خواب میں دیکھا کہ بہت خوبصورت عورتیں مجھے ملیں اور انہوں نے میرا پیٹ بھی صاف کیا، چنانچہ ان کو کلمہ اسلام پڑھایا گیا اور وہ مسلمان ہوکر عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا کا مصداق ہوگیا۔

(تاریخ ابن عساکر فضالہ بن عبید)

ایک اعرابی جنت میں

اور اسی شرف کے مصداق بنے وہ صحابی رسول ﷺ جن کی ملاقات سرراہ نبی مکرم علیہ السلام سے ہوئی تھی اور انہوں نے ایمانیات و اسلامیات کے متعلقہ چند سوالات سرکارِ دوعالم ﷺ سے کیے اور سب امورِ ایمانی کو ماننے کی تصدیق کی اور آپ ﷺ کے سامنے ہی جان دے دی۔

(شعب الایمان، ۴۰۰۹)

ایسے مواقع پر کہا جاتا تھا عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا (مسند احمد حدیث نمبر ۱۸۵۸۸) عمل بہت کم کیا، اجر بہت پایا۔ یہ حدیث ضرب المثل بن گئی۔

۸۶۔ ذُوْاَجْرَیْن (دو ثوابوں والے)

اس سے مراد وہ صحابہ ہیں جو قبولِ اسلام سے پہلے یہودی یا عیسائی تھے، ان کے متعلق حدیث میں ہے کہ ان کو دو ثواب ملیں گے (۱) گذشتہ آسمانی کتابوں پر عمل کا (۲) قرآن کا۔

Marfat.com

جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو سابق یہودی حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا، اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جو پہلے نصرانی تھے اور آپ ﷺ کے انتظار ہی کیلئے مدینہ منورہ میں مقیم تھے، انہوں نے بھی علامات نبوت دیکھ کر اسلام قبول کرلیا، حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بھی پہلے نصرانی تھے وہ بھی ایمان لے آئے پھر چند سال کے بعد یہ ہوا کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (جو ہجرت کرنے والوں کی جماعت میں حبشہ چلے گئے تھے اور انہوں نے وہاں کے بادشاہ نجاشی اور اس کے درباریوں کے سامنے سورۃ مریم پڑھی تھی اور لوگوں کو دین کی دعوت دیتے رہے حتی کہ جب وہ واپس آئے تو ان کے ساتھ بتیس اور ابن کثیر سورۃ قصص ۵۴ کے ذیل میں ستر اور تفسیر قرطبی کے مطابق چالیس آدمی حبشہ سے آئے تھے۔ ان لوگوں نے بھی اسلام قبول کیا، اور یوں کہا: کہ ہم تو پہلے ہی سے اس بات کو مانتے تھے کہ نبی آخر الزماں ﷺ مبعوث ہوں گے اور ان پر کتاب نازل ہوگی۔

(القصص:۵۴، تفسیر ابن کثیر ابن عباس رضی اللہ عنہما)

انہی خوش نصیب حبشی صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق فرمایا:

أُولٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا (سورۃ قصص آیت ۵۴)

ترجمہ: انہیں ان کے صبر اور استقامت کیوجہ سے دوہرا اجر ملے گا۔

اہل حبش نومسلموں نے حضور ﷺ سے گزارش کی کہ اب ہم مسلمان ہوچکے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے مدینہ کے اندر مہاجرین بھائی ضرورت مند ہیں، ہمیں حضورِ اقدس ﷺ اجازت دیں تاکہ ہم ان کے لئے حبشہ سے کچھ اموال لائیں۔ اور مسلمانوں کی مدد کریں، آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ مدینہ سے حبشہ واپس گئے اور اپنے اموال لے کر آگئے جس کے ذریعہ انہوں نے مسلمانوں کی مدد کی، اس پر سورۃ القصص کی آیت نمبر ۵۴ اتری۔

(تفسیر بغوی آیت ہذا کے ذیل میں یہ واقعہ ہے وذکرہ فی معالم التنزیل عن سعید بن جبیرؒ)

۸۷۔ لقب ذُوْ اَجْرَیْن کے مزید مستحقین

احادیث طیبہ میں دوہرے اجر کے اعمال تو متعدد بیان کیے گئے ہیں یہاں ان ذواجرین کا ذکر خیر ہے جن کو ایمان کی بدولت دواجروں سے نوازا گیا۔

امام تفسیر رأس المفسرین الماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر "النکت والعیون" میں لکھا ہے کہ

Marfat.com

ان آیات کے شان نزول میں ایک قول کے مطابق سورۃ قصص کی آیت نمبر ۵۴ کے مصداق اور ذُوْاَجْرَیْنِ لقب کے مستحق یہ حضرات ہیں۔

1. سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ
2. سیدنا حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (قرآن کریم نے ان کو شاہدؔ لقب دیا ہے)
3. سیدنا حضرت الجارود العبیدی رضی اللہ عنہ
4. سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

اور یہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس قرآنی اعزاز کے حامل ہیں:

1. وہ حضرات جو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، اور ان کے ساتھیوں کی دعوت و تبلیغ اور ہجرت فی سبیل اللہ سے متاثر ہو کر اسلام میں داخل ہوئے یہ حضرات تیس تھے۔
2. اور ان میں وہ آٹھ صاحبانِ علم و فضل اور دانش ور سابق عیسائی بھی شامل ہیں جو ملکِ شام سے آکر حضور نبی اکرم ﷺ سے ملے اور ابدی سعادت حاصل کرنے کے لیے مسلمان ہو گئے ان ہی خوش نصیبوں میں سے سیدنا حضرت بُحیرا (راہب) رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت الابرہہ رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت الاشراف رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت عامر رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت ایمن رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت ادریس رضی اللہ عنہ، سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ۔

(الماوردی، النکت والعیون، آیاتِ ھٰذا کے ذیل میں)

صاحب قرطبی نے بھی ان اسماء گرامی کی تصدیق کی ہے اور ان میں دو نام مزید نقل کیے ہیں۔ (ا) حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت دس (ذُوْاَجْرَیْن) صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق اتری ہے، اور میں ان سے ہوں۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، کا ارشاد ہے کہ یہ آیت حضرت اصحمہ نجاشی رحمہ اللہ اور ان کے ساتھ ایمان لانے والے خوش قسمتوں کے متعلق اتری ہے۔

(تفسیر القرطبی، آیت ھذا کے ذیل میں)

۸۸۔ اَلشَّاهِدِیْنَ، الصَّالِحِیْنَ، الْمُحْسِنِیْنَ

سید قطب شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اسی آیت کے ذیل میں مذکورہ ذُوْاَجْرَیْن صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ چند اور نام لکھے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

Marfat.com

❶ حضرت ابرہہ رضی اللہ عنہ ❷ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ ❸ حضرت قثم رضی اللہ عنہ ❹ حضرت درید رضی اللہ عنہ ❺ حضرت ایمن رضی اللہ عنہ۔ یہ لوگ جب خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے سورۃ یٰسین کی تلاوت فرمائی تو ان حضرات کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوئے جن کا تذکرہ اللہ نے یوں فرمایا:

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۸۳)

تلاوتِ قرآنی کا ان حضرات پر ایسا اثر ہوا کہ ان کی آنکھیں خوشی کے آنسو بہانے لگیں، اور وہ اس امت کے اندر رہنے کی دعائیں کرنے لگے۔ کلام الٰہی نے ان کے دل اور زبان کی کیفیت یوں بیان کی ہے۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ج يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۔

(المائدہ آیت :۸۳)

ترجمہ: جب اس چیز کو سنتے ہیں جو رسول ﷺ پر اتری تو ان کی آنکھوں کو دیکھے گا کہ آنسوؤں سے بہتی ہیں، اس لیے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا، کہتے ہیں: اے رب ہمارے! ہم ایمان لائے ہیں، تو ہمیں ماننے والوں کے ساتھ لکھ لے۔

ذُواَجْرَیْن کی قیمتی التجائیں

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ حضرات یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ! تیرے نبی کی یہ امت روزِ قیامت جب نبیوں کی دعوت کی گواہی دے گی اس وقت تو ہمیں بھی ان گواہانِ نبوت میں شمار فرما۔ (تفسیر آلوسی، المائدہ:۸۳)

پھر جب یہ لوگ حبشہ واپس گئے، اور اہل حبشہ نے کہا: تم کیوں ایمان لے آئے؟ تو انہوں نے جواب دیا۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ لا وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ۔ (سورۂ مائدہ آیت نمبر ۸۴)

ترجمہ: اور ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں، اور اس چیز پر جو ہمیں حق سے پہنچی

Marfat.com

ہے اوراس کی طمع رکھتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیکوں میں داخل کرے گا۔

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے کہ انہوں نے اللہ سے یہ دعا مانگی تھی: اے اللہ! ہمیں اس امت کے صالحین میں شمار فرمالے۔ (تنویر المقیاس، المائدہ:۸۴)

سورہ المائدہ آیت ۸۵ میں ہے کہ ان حضرات کو اللہ نے جنت کی خوشخبری اسی دنیا میں دے دی اس طرح معلوم ہوگیا کہ ان کی دعائیں قبول ہوئیں۔ اور وہ اَلصّٰلِحِیْنَ، اَلْمُحْسِنِیْنَ اور اَلشّٰاھِدِیْنَ قرار پائے۔ اور انہیں یہ قرآنی القاب مل گئے۔

صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ (قرآن کریم اور انجیل والے)

یہ لقب بھی ذُواجرین صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے، یہاں دو کتابوں سے مراد قرآن کریم اور انجیل ہے۔ مثلاً: سَلْمَان صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ یعنی اَلْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْآن، یعنی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ قرآن اور انجیل والے۔ (مشکوۃ ۶۲۳۳۲)

سَلْمَان صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ الْاِنْجِیْلَ وَالْقُرْآن (جامع الاصول ۶۳۷۹)

اَلْکِتَابَانِ الْاِنْجِیْلُ وَالْقُرْآن (جامع الترمذی ۳۸۱۱، جمع الفوائد ۸۵۶۹ المسند الجامع ۴۸۳۵)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو حضرات یہودیت یا نصرانیت سے اسلام کی طرف آ گئے ان کا لقب صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ ہے، اس لیے کہ انہوں نے بشارتِ انجیل کو مانا اور مسلمان ہو کر قرآن کو مانا، اور جو یہودی ایمان نہیں لائے ان کو جب صَاحِبُ الْکِتَابَیْنِ لکھا جائے تو مقصود یہود و نصاریٰ (توراۃ و انجیل کو ماننے والے) ہیں کہ اپنے زعم میں وہ ان دونوں الہامی کتابوں کو ماننے کے مدعی ہیں۔

(بخاری باب الاجارہ، الی نصف النہار)

ملاحظہ: یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے وہ القاب تھے جو ان کی مختلف جماعتوں کو اجتماعی طور پر دیے گئے اب تیسرے باب میں ایک معزز ترین جماعت عشرۂ مبشرہ کے اعزازات کا ذکر ہے۔

Marfat.com

باب:۳

عَشَرَہ مُبَشَّرَہ رضی اللہ عنہم اور ان کے انفرادی القاب

قرآن کریم میں ہے کہ سیّد الکائنات ﷺ بشیر و نذیر نبی ہیں۔ حضور ﷺ لوگوں کو اچھے کاموں پر جنت کی بشارت سناتے اور برے کاموں پر نار جہنم کی خبر سنایا کرتے تھے، ایک دن آپ ﷺ نے ایک ہی مجلس میں نام لے کر جن دس حضرات کو جنت کی خوشخبری سنائی وہ حضرات مُبَشَّرَۃٌ بِالْجَنَّة قرار پائے۔ قرآن کریم میں "اَلْعَشَرَۃُ الْمُبَشَّرَۃُ" کا ذکر خیر کرتے ہوئے اللہ نے ان حضرات کو المؤمنون اور الصالحون قرار دیا، سید نا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو خود خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔"جب وہ قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ (سورۃ الانبیاء، آیت نمبر ۹۴)

ترجمہ: سو جو کوئی کرے نیک کام اور وہ رکھتا ہو ایمان سو اکارت نہ کریں گے، اس کی سعی کو اور ہم اس کو لکھ لیتے ہیں۔

اس کی تلاوت کے بعد فرماتے: اس آیت کے مقدمہ میں فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰت کے مصداق الصَّالِحُوْن اور وَهُوَ مُؤْمِنٌ کے مصداق الْمُؤْمِنُوْنَ سے مراد میں اور دیگر عشرہ مبشرہ ہیں (علامہ آلوسیؒ نے کئی تفاسیر کے حوالوں سے مذکورہ آیت کے ذیل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے۔)

اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتے ہیں: وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ (سورۃ الفجر آیت نمبر ۲،۱)

ترجمہ: اور قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی۔

اکثر مفسرین رحمۃ اللہ علیہ نے دس راتوں سے ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں مراد لی ہیں، جو انوارات سے روشن اور منور ہوتی ہیں صاحب تفسیر حقی نے ایک نکتہ لکھا ہے۔

قَالَ سُهَيل رَحْمَةُ اللّٰهِ الْفَجْرُ مُحَمَّدٌ عليه السَّلام، مِنْهُ تَفَجَّرَتِ الْاَنْوَارُ...... وَلَيَالٍ عَشْرٍ هِيَ الْعَشَرَةُ الْمُبَشَّرَةُ بِالْجَنَّة

(تفسیر حقی سورۃ الفجر کے بیان میں)

Marfat.com

ترجمہ: اَلْفَجْر تو سیدنا محمد علیہ السلام ہیں، جن سے انوارات کی کرنیں پھوٹتی ہیں اور (دس روشن قندیلیں) حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ رشد و ہدایت کے یہ چراغ اپنے دورِ حیات میں ایک عالم کو منور کر رہے تھے۔ ان کی اس دنیا سے رخصتی کے بعد بھی دنیا ان کے علم و عمل، تدبر، تدین اور طرزِ سیاست سے فیضیاب ہو کر کامرانی کے آسمان کو چھو سکتی ہے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان دس حضرات کا مقام و مرتبہ سب سے زیادہ ہے۔

تاریخ و سِیَر اور مناقب کی ساری کتابوں میں جہاں ان دس حضرات کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں ان کے جنتی ہونے کی اس بشارت نبویہ ﷺ کو بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ حتی کہ ان کے اعزّہ کے ذکر میں لکھا جاتا ہے کہ یہ صاحب تو فلاں جنتی صحابی رضی اللہ عنہ کے رشتہ دار ہیں۔

(تہذیب الاسماء، ج ۳، ص ۲۴۶)

۸۹۔ عَشَرَۃُ الْمُبَشَّرَۃ لقب کے مصداق دس صحابہ رضی اللہ عنہم

اب اس ارشاد حبیب ﷺ کا مطالعہ کیا جاتا ہے جس میں آپ ﷺ نے ان دس حضرات کے نام ایک ہی مجلس میں لے کر رضوانِ جنت کی خوشخبری دی۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ابوبکرٍ فِی الْجَنَّۃِ و عُمَرُ فِی الْجَنَّۃ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃ، وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃ والزُّبیرُ فِی الْجَنَّۃ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بن عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃ وَسَعدُ ابْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃ وَسَعِیدُ بْنُ زَیدٍ فِی الْجَنَّۃ وَاَبُوعبیدہ بن الْجَرّاح فِی الْجَنَّۃ۔

(کنز العمال، حدیث نمبر ۱۰۶۔۳۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید جنت میں ہیں، اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، اور ابن ماجہ نے اس روایت کو سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

Marfat.com

۹۰۔اَلْمَحْفُوْظُوْنَ (تحریف دین اور قول وعمل کے تضاد سے محفوظ)

یہ عَشَرَۃُ الْمُبَشَّرَۃ کا لقب ہے اس لقب کا یہ مفہوم جو عنوان میں لکھا گیا کشف المشکل میں ہے، یہ لقب عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم سمیت ان تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملا جن کو المُبَشَّرَۃ بِالْجَنَّۃ قرار دیا گیا۔ (کشف المشکل ج ا،ص ۳۸۸) ان دس میں سے چار حضرات کو خلفاءِ راشدینؓ کہتے ہیں۔ اب ان کا بیان ہے۔

۹۱۔خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین

خلیفہ نائب کو کہتے ہیں، اور رشید (بھلائی چاہنے والے اور بھلائی کے راہنما) جناب رسول ﷺ کی اتباع میں جن خلفاء (ابوبکر وعمر، عثمان وعلی رضی اللہ عنہم) نے حکومت کی ان کو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کہتے ہیں قرآن کریم میں اللہ نے وعدہ فرمایا کہ وہ اہل ایمان کو زمین میں حکومت دے گا، وہ حکومت بھلائی سے مامور ہوگی اس قرآنی خلافتِ راشدہ موعودہ کے مصداق پہلے چار خلفائے اسلام رضی اللہ عنہم ہیں۔

چنانچہ سورۂ نور آیت استخلاف (آیت ۵۵) کے تحت شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔ الحمد للہ یہ وعدہ الٰہی چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں پورا ہوا۔ اور دنیا نے اس عظیم الشان پیش گوئی کے ایک ایک حرف کا مصداق اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اس آیت استخلاف سے ''خلفاءِ اربعہ'' کی بڑی بھاری فضیلت ومنقبت نکلتی ہے۔ (تفسیر عثمانی صفحہ ۴۷۷) اس آیت کو آیت استخلاف کہا جاتا ہے، اس میں جس خلافت کا ذکر ہے اسے خلافتِ موعودہ کہا گیا ہے کیونکہ اس آیت کی ابتداء میں وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ ہے۔ اور ان حضرات خلفاء رضی اللہ عنہم کو خود حضور ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ''اَلرَّاشِدِیْنَ'' لقب سے نوازا۔

اپنے چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ کا یہ لقب عطا کرنا بھی قرآنِ کریم سے تخریج شدہ ہے۔ اللہ نے فرمایا:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اِبْرَاهِیْمَ رُشْدَهٗ (الانبیاء ۵۱)

ترجمہ: ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو شان رشد عنایت کی (نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت دی۔)

Marfat.com

اس آیت میں رشد کا جو ترجمہ قوسین کے درمیان لکھا گیا ہے وہ سورۂ حجرات کی آیت نمبر ۷ سے ماخوذ ہے۔ اور معنًا یہ بتایا گیا ہے کہ جو نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت کرتے ہیں وہ اَلرَّاشِدُوْنَ ہیں، نبی علیہ السلام کو اپنے خصوصی شاگردوں خصوصًا اور ان میں سے خاص حضرات ابوبکر و عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے متعلق جب یقین ہو گیا کہ ان کے قلوب کفر و عصیان سے متنفر اور ایمان و اعمال سے مزیّن ہو چکے ہیں، تو آپ ﷺ نے ان کو اسی قرآنی لقب سے نوازا۔ مثلاً: آپ ﷺ نے فرمایا:

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔

(مستدرک حاکم ج ۱: ص ۹۶، قال الحاکم والذّھبی عن عرباضؓ بن ساریہ التوفی ۷۵ھ)

ترجمہ: تم پر میری اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی سنت لازم ہے۔

اسی طرح یہ لقب پوری امت میں صرف ان چار حضرات کا معروف ہو گیا۔ چنانچہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جس چیز کے بارے میں حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے حکم دیا ہے اگرچہ وہ حکم ان کے قیاس و اجتہاد سے صادر ہوا ہو وہ بھی سنت کے موافق ہے۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات، ج ۱، ص ۱۳)

اس سے معلوم ہوا کہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے یہ چار حضرات خلفاء الراشدین معروف ہوئے ان کا یہ لقب زبان زدِ خلائق ہے۔

ان میں سے دو کو شَیْخَیْنَ اور دو کو خَتَنَیْن کہا جاتا ہے۔ شیخین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، اور خَتَنَیْن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں۔ اول الذکر دونوں حضور ﷺ کے سسر اور ثانی الذکر دونوں حضور ﷺ کے داماد ہیں۔

خُلَفَاءُ النَّبِی ﷺ فِی الْمَدِیْنَۃ

جن حضرات کو حضور ﷺ مدینہ کے انتظامات کے لیے اپنا نائب بنا کر خود جہاد کے لیے جاتے تھے ان کو بھی خَلِیْفَۃُ النَّبِی ﷺ کا لقب دیا جاتا تھا۔

(زاد المعاد، جواز القتال فی الاشہر الحرام)

ان حضرات خلفاء کی تعداد تیرہ ہے جن کا تفصیلی ذکر لقب نمبر ۲۰۷ میں ہے۔

ان دس یعنی عشرہ مبشرہ میں سے چار کی خصوصیت کا بیان ہو چکا، اب لکھا جاتا ہے کہ ان

Marfat.com

دس میں سے چھ کی جماعت کا لقبِ خاص کیا تھا:

۹۲۔ اَصْحَابُ السِّتَّة (چھ حضرات ہمدم وہمقدم)

جب حیاتِ فاروقی رضی اللہ عنہ کا ظاہری سورج غروب ہو رہا تھا اس وقت بظاہر یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کے لیے ''عمرِ ثانی'' اب کوئی نہیں ہے۔ یہ سوچ کسی حد تک درست بھی تھی، لیکن امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد جن مقدس شخصیات پر اعتماد تھا ان کا اعلان انہوں نے خود ہی فرما دیا تاکہ امت مسلمہ کے لیے نئے خلیفہ کے چناؤ کا مشکل مرحلہ آسان ہو جائے، چنانچہ جن حضرات کے اسمائے گرامی امورِ خلافت کے حل کے لیے ان کی لسانِ صدق بیان پر آئے تاریخ اسلام میں انہیں لقب ''اَصْحَابُ السِّتَّة'' سے یاد کیا جاتا ہے۔

تاریخ وسیر کی کتابوں میں اور محدثین کے جمع کردہ ذخیرۂ احادیث میں تقریباً ۱۰۰ سے زائد کتابوں میں دیکھا گیا ہے کہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے تعارف میں اَحَدُ السِّتَّةِ یا اَحَدُ اَصْحَابِ الشُّوریٰ لقب ان کی خاص پہچان کے لیے لکھا جاتا ہے۔ یہ وہی شوریٰ ہے جو سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے امورِ خلافت کے لیے مقرر فرمائی تھی، سیدنا حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے اس غیر معمولی فیصلے کے پیش نظر ان چھ حضرات کے تذکرے میں یہ لقب ضرور آتا ہے، مثلاً:

زبیر ابن العوم رضی اللہ عنہ اَحَدُ العَشَرة، وَاَحَدُ السِّتَّة اَصْحَابِ الشُّوریٰ تُوفِّي رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْهِ وَسَلَّم وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ۔

حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ چھ اصحاب شوریٰ اور عشرہ مبشرہؓ میں سے تھے اور یہ چھ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دمِ واپسیں تک خوش رہے۔ (السِّيرَة النَّبويةلابن کثیر ج۴:۶۷۷)

اَحَدُ السِّتَّة کی غیر معمولی فضیلت

ان چھ حضرات کے لیے اس لقب کو بطور فضیلت اس لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ مرض الموت میں جب بطور وصیت ونصیحت سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان چھ مقدس شخصیات کو عالمِ اسلام کے مسلمانوں کا ترجمان قرار دیا تھا، تو اپنے اس فرمان کی دلیل بھی ارشاد فرمائی تھی۔

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم ''السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ'' اور اسلامی حکومت کے اعیان وانصار کے ایک بہت بڑے مجمعے کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا۔

اَخْشٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَوْتِیْ فُجَاۃً

مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ بس میں اچانک ہی تم سے رخصت ہو جاؤں گا۔ فَاِنِّیْ اُشْھِدُکُمْ اَنَّ الْاَمْرَ اِلٰی ھٰؤُلاءِ النَّفَرِ السِّتَّۃِ ''میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ امر خلافت ان چھ حضرات کے سپرد کر کے جا رہا ہوں (اور یہ چھ حضرات ایسے ہیں) کہ وفات تک اللہ کے رسول ﷺ ان سے خوش رہے۔

وہ چھ شخصیات یہ ہیں:

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت طلحۃُ الخیر رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، یہ حضرات عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، کسی ایک صحابی رسول اللہ ﷺ نے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منتخب کردہ نمائندوں پر اعتراض نہیں کیا، بلکہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہہ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا۔

(تہذیب الاثار للطبری ج ۳، ص ۳۵۴، کنز العمال حدیث نمبر ۱۴۲۳۹ مسند عمرؓ، مسند بزار، مسند لحمیدی، احادیث عمر ابن الخطابؓ، مشکل الاثار للطحاوی ج ۱۱۱، ۱۲۵)

دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی امتیازی شان

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت قریب سے دیکھا تھا، وہ فرماتے ہیں: یہ جنتی صحابہ رضی اللہ عنہم جہاد وقتال کی صفوں میں حضور ﷺ کے آگے اور نماز کی صفوں میں امام الانبیاء علیہم السلام کے پیچھے نظر آتے تھے۔ (اسد الغابہ، سعید رضی اللہ عنہ بن سعد)

ملاحظہ: دس جنتی صحابہ رضی اللہ عنہم کی دو جماعتوں (خُلَفَاءُ الرَّاشِدِیْنَ رضی اللہ عنہم، اور اَصْحَابُ السِّتَّۃ) کے تعارف کے بعد اب ان کے انفرادی خطابات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا الروم : ۳۰

خدا کی فطرت کو جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کیے رہو)

Marfat.com

۹۳۔ سیدنا ابوبکر حضرت عبداللہ بن عثمان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ القرشی التیمی

اسلام میں خَلِیْفَةُ النَّبِی، خَلِیْفَةُ الرَّاشِد اور قبل از اسلام عالم القریشی لقب سے معروف تھے۔ سیر اعلام النبلاء، ابوبکر رضی اللہ عنہ، المفتی اور خطیب النبی ﷺ القاب کے حامل تھے۔ (دیکھیے لقب نمبر ۳۳، ۲۳،) بدری، اُحدی اور صاحبُ الشَّجرہ تھے

۹۴۔ اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ الْاَتْقٰی (سب سے بڑے متقی)

وہ سب سے پہلے ایمان لائے اس لیے قرآنی لقب کے اولین مصداق ہیں، پھر زندگی پرہیزگاری کی گزاری تو سب سے بڑے متقی بن گئے ان کے متعلق ہے۔

وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰی اور اس (آگ سے) بڑا پرہیزگار دور رہے گا۔

(سورۃ اللیل، آیت نمبر ۵)

اکثر مفسرین کے نزدیک یہ قرآنی لقب اَلْاَتْقٰی (بڑے پرہیزگار) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے آپ رضی اللہ عنہ کو کبھی بھی جہنم کی آگ نہ چھوئے گی (تفسیر البیضاوی سورۃ اللیل)

۹۵۔ اَلْمُهَاجِرُ (ہجرت کرنے والے)

۹۶۔ ثَانِیَ اثْنَیْنِ (دو میں سے دوسرے)

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کی ہجرت کا واقعہ ہر سیرت کی کتاب میں ہے۔ اس سفر میں ان کو جب حضور ﷺ کے ساتھ غار میں رہنے کا موقعہ ملا، اس منظر کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ (سورۃ توبہ، آیت نمبر ۴۰) ترجمہ: وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں (حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے۔

یہ بھی ان کا قرآنی و آسمانی لقب ہے کہ جملہ تفاسیر میں یہاں ثَانِیَ اثْنَیْنِ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ تفسیر الرازی، سورۃ التوبہ: ۴۰)

۹۷۔ صَاحِبُ الْغَار (غار والے)

صحیح ابن حبان ج ۱۱ ص ۳ میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی

Marfat.com

الغَارِ کہ آپ غار میں میرے ساتھی تھے، اس لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب صاحب الغار بھی ہے۔
(اسد الغابہ المستیر ،صَعصَعَۃ)

۹۸۔ اَلصِّدِّیْقُ الْاَکْبَر (بڑے تصدیق کرنے والے)

یہ لقب تو نام کا حصہ تصور کیا جاتا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک دن آپ ﷺ احد پر تھے کہ وہ حرکت کرنے لگا، فرمایا: اُثْبُتْ اُحُدْ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَهِیْدَانِ "اے احد تھم جا، تیرے اوپر ایک نبی ﷺ، ایک صدیق رضی اللہ عنہ، اور دو شہید رضی اللہ عنہما ہیں۔
(البخاری، کتاب فضائل الصحابہؓ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی نے اس لقب کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے جواب دیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام اَلصِّدِّیْق اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے، اور جبرئیل علیہ السلام کو بھی حکم دیا اور پھر آپ ﷺ کو حکم دیا کہ ان کو اَلصِّدِّیْق کہا کرو۔

ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری وجہ یہ لکھی ہے کہ جب واقعہ معراج ہوا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس معجزہ کی خبر ملی تو بغیر کسی اظہار تردد کے اس کی تصدیق کی اور ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا: میں تو بہت سی ایسی باتوں کو بن دیکھے صرف آپ ﷺ کے فرمانے پر مان لیتا ہوں، جن کا تعلق آسمانوں سے ہوتا ہے، یہ تصدیق کا سلسلہ روزانہ جاری ہے، لہٰذا میں حضرت محمد ﷺ کے معراج پر جانے کو سچ مانتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے جب یہ ایمان افروز واقعہ سنا تو فرمایا: ابوبکر تم "اَلصِّدِّیْق" ہو (اس لقب کی یہ دونوں وجوہات ممکن ہیں)

(اسد الغابہ ذکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ بھی ان کو اَلصِّدِّیْق لقب کے ساتھ یاد فرماتے تھے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اس لقب سے بڑا پیار تھا، اس لقب پر ایک سوال اٹھ سکتا تھا کہ الصدیق تو سب صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں سب تصدیق کر کے ہی المومن بنے، اس لیے حضور ﷺ نے ممکنہ سوال کا جواب ایک فرمان میں اس طرح دیا، آپ ﷺ نے ایک دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اَنْتَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَر: تم بڑے تصدیق کرنے والے۔

(سیر اعلام النبلاء، المارستانی ابوالعباس)

Marfat.com

۹۹۔ وَزِيْرُ النَّبِی ﷺ (نبی اکرم ﷺ کے وزیر)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مسلسل رفاقت اور بھر پور اعتماد کی وجہ سے ایک دن حضور ﷺ نے فرمایا:

وَاَمَّا الْوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرَ رَضی اللّٰہ عنہما

اور زمین میں دو وزیر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

(ترمذی، کتاب المناقب، مشکوٰۃ کتاب المناقب)

۱۰۰۔ اَمِيْنُ الشَّاكِرِيْنَ (شکر گزاروں کے امین)

اللہ تعالیٰ نے مجاہدین احد کے بارے میں فرمایا: وَسَيَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ثواب دے گا شکر گزاروں کو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس آیت میں جن الشاکرین (شرکاءِ احد) کا ذکر کیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے امین ہیں۔ (یہ حدیث مذکورہ آیت ہذا اور شانِ نزول کے ذیل میں، الدُّ رالمنثور، جامع البیان، الطبری، اور تفسیر الخازن میں ہیں)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ خطابات نبی مکرم علیہ السلام کی مبارک زندگی میں حاصل کیے حضور ﷺ کے وصال کے بعد امت نے ان کے لیے جو لقب دیا تھا وہ ہے۔

۱۰۱۔ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے نائب)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب مسلمانوں کے امیر بنے تو انکو یہ لقب ملا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حال سنائیں، فرمایا:

كَانَ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ علی الصَّلٰوة رضيه لِدِيْنِنَا فرَضِيْنَا لِدُنْيَانَا

آپ ﷺ اس پر راضی رہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ان کے نائب رہیں تو ہم بھی اس بات پر راضی ہو گئے کہ وہ ہماری دنیا (خلافت) کے معاملے میں نبی ﷺ کے نائب ہیں۔ (اسد الغابہ عبداللّٰہ بن عثمانؓ)

قرآنِ کریم میں سورۃ البقرہ آیت نمبر ۳۵ میں انسان کو اللہ نے خلیفہ قرار دیا ہے۔ اس معنی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خَيْرُ خَلِيْفَةِ اللّٰهِ کہ

Marfat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ اللہ کے بہترین خلیفہ ہیں۔ (فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہما ۴۹۹)

تمام اہل اسلام کے اجتماعی فیصلہ کی روشنی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہ کہا جاتا ہے۔ (الاصابہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عثمان)

۱۰۲۔ اَلْعَتِیْقُ (جہنم سے آزاد)

یہ لقب نبی اکرم ﷺ نے خود انہیں مخاطب کرتے ہوئے دیا، اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ ''تم دوزخ کی آگ سے اللہ کے آزاد کردہ ہو۔''

(فضائل الصحابہ، امام احمد، حدیث نمبر ۶۰ ۲۷۶)

اسی دن سے ان کا نام ''عتیق'' پڑ گیا۔

السَّیرۃ الحلبیہ میں ان کے اس لقب کی کئی وجوہات بیان کی ہیں۔

❶ لِحُسْنِ وَجْہٖ (انتہائی حسین چہرے کی وجہ سے) ❷ عیب اور برائیوں سے آزاد ہونے کی وجہ سے ❸ جب وہ پیدا ہوئے تو ان کی والدہ صاحبہ نے انہیں اللہ کے گھر (کعبۃ اللہ) کے سامنے پیش کیا اور کہا: ھٰذَا عَتِیْقُکَ۔ اے اللہ: یہ بچہ تیرے (کام کے لیے وقف ہے)

(السیرۃ الحلبیہ، باب ذکر اوّل الناس ایمانا)

یہ سب اقوال ان کے لقب العتیق کی تصدیق کرتے ہیں۔

۱۰۳۔ مَحْبُوْبُ النَّبِیِّ ﷺ (حضور ﷺ کی پسندیدہ شخصیت)

جس طرح سیدنا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا خصوصی لقب، حِبُّ النَّبِیِّ ﷺ تھا، روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک لقب مَحْبُوْبُ النَّبِیِّ ﷺ بھی تھا۔ کسی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد اس کے والد سب سے زیادہ میرے محبوب ہیں۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی باب ما جاء فی قول اللہ وَلَنْ تَسْتَطِیْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا)

۱۰۴۔ خَیْرُ النَّاس (بہترین انسان)

ایک دفعہ جناب نبی مکرم علیہ السلام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ''خَیْرُ النَّاس'' کا لقب دیا اور اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعض اوقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یَا خَیْرَ النَّاس کہہ دیا

Marfat.com

کرتے تھے۔(اسد الغابه، عبدالله بن عثمان رضی الله عنه) وہ کَاتِبُ الْوَحی بھی تھے۔(دیکھیے لقب نمبر ۱۴۳)

۱۰۵۔ اَحَدٌ مِّنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ (عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک)

دس صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ جماعت جس حدیث کی بناء پہ جنتی قرار پائی، اس روایت کا انداز یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا، اَنَا فِی الْجَنَّةِ، ابُوبکرؓ فِی الْجَنَّةِ میں اور ابوبکرؓ جنت میں ہیں۔اس کے بعد دیگر حضرات کا ذکر فرمایا۔رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(جامع الحدیث، حدیث نمبر ۵۷۲۸)

۱۰۶۔ اَرْحَمُ الْاُمَّةِ (اُمت میں سب سے زیادہ مہربان)

ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اَرْحَمُ اُمَّتِی اَبِیْ بکر) ابوبکر رضی اللہ عنہ میری امت کے لوگوں کے حق میں سب سے زیادہ مہربان اور سب سے بڑے دردمند ہیں۔(وہ نہایت لطف و مہربانی اور دردمندی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور ان کو فلاح ونجات کے راستہ پہ لگاتے ہیں۔) (وَاَشَدُّهُمْ فِی اَمْرِ اللهِ عُمَر) اور میری امت کے لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ دین کے معاملات میں سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔(نہایت سختی اور مضبوطی کے ساتھ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہیں) (وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عثمانُ) اور میری امت کے لوگوں میں عثمان رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ سچے اور حیادار ہیں۔(وَاَقْضَاهُمْ عَلی) امت میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔(وَاَفْرَضُهُمْ) اور میری امت کے لوگوں میں سب سے بڑے فرائض دان زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔(وَاَقْرَأُهُمْ اُبَیْ) اور میری امت کے لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن پڑھنے والے اور سب سے بڑے ماہر تجوید قرآن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔(وَاَعْلَمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ) اور میری امت میں حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔(وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ) اور ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح ہیں۔

(اسد الغابہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۴، دونوں حوالوں سے مل کر مضمون مکمل ہوا)

Marfat.com

۱۰۷۔ اَلْمُتَفَرِّسُ (خیر کی پہچان والے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار اَلْمُتَفَرِّس ہوئے ہیں۔ دو مرد اور دو عورتیں۔ مردوں میں (۱) عزیز مصر ہیں جنہوں نے کمالِ فراست سے حضرت یوسف علیہ السلام کی صلاحیتوں کو پہچانا، اور ان کو وزیر مملکت بنانے کے لیے جیل سے نکلوایا۔ اسی فراست کی وجہ سے انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو خریدا۔ (۲) دوسرے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنہوں نے مرض الوفات میں خلافت کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا یہ ان کی فراستِ ایمانی اور دور اندیشی کی علامت ہے۔ (۳) اور خواتین میں حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی صَفِیْرَاء بنت شعیب علیہ السلام بھی بڑی فراست والی تھیں۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرافت کو چند لمحوں میں بھانپ لیا اور اپنے والد سے کہا کہ ان کو اپنی خدمت کے لیے رکھ لیں۔ (۴) اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی بڑی سمجھ دار ثابت ہوئیں کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ حضور ﷺ سے نکاح کرلیں۔

(الریاض النضرۃ الفصل العاشر)

۱۰۸۔ اَشْجَعُ النَّاسِ (سب سے زیادہ دلیر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے ایک دن پوچھا: سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ رضی اللہ عنہ ہیں۔ فرمایا: نہیں: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنگ بدر میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک چھپر بنا دیا تھا، وہاں پر آپ ﷺ کی پہرے داری صرف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کررہے تھے۔ ان کے علاوہ کوئی وہاں نہ تھا۔ لہٰذا ان سے بڑا بہادر کوئی نہیں ہے۔

(الریاض، النضرۃ ذکر اختصاصہ باشجع الناس)

۱۰۹۔ مَشِیْرُ النَّبِیِّ (نبی مکرم ﷺ کے مشیر خاص)

جب اللہ کا حکم ہوا۔ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران:۵۹)

”ترجمہ: اور آپ ﷺ ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیجیے!

اس آیت کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی: اللہ کا یہ حکم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا مشیرِ خاص بنالیجیے۔ (السیرۃ الحلبیہ ج۱:۳۹۰)

Marfat.com

۱۱۰۔ سَمْع وَبَصَر رَسُوْل صلی اللہ علیہ وسلم (نبی ﷺ کے کان اور آنکھ)

محبت واعتماد نبی کا مظہر یہ لقب بھی ایمان افروز ہے، بدر کی جنگ میں جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میدان کارزار کی طرف جانے کی اجازت مانگی تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اَمَّا عَلِمْتَ اِنَّكَ بِمَنْزِلَةِ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ "تم نہیں جانتے کہ تم میرے کان اور آنکھیں ہو۔

(تاریخ الخمیس، ج ا، ۳۸۵)

۱۱۱۔ شَيْخُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَار (مہاجرینؓ وانصارؓ کے بڑے)

الشیخ قابل احترام ہستی کو کہا جاتا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مناقب بیان فرماتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔

هٰذا شَيْخُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ

یہ لقب آپ ﷺ نے ایک ہی خطاب میں چار بار ارشاد فرمایا۔

(الریاض النضرۃ ذکر افتراض مجتہم)

۱۱۲۔ سَيِّدُ كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (ادھیڑ عمر والے جنتیوں کے سردار)

ایک دن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی طرف دیکھا اور یوں مخاطب ہوئیں۔ يَاسَيِّدَ الْعَرَب ! آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اَنَاسَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَاَبُوْكِ سَيِّدُ كُهُوْلِ الْعَرَبِ وَعَلِي سَيِّدُ شَبَابِ الْعَرَبِ۔ میں اولاد آدم کا سردار، تمہارے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) عرب کے پختہ عمر لوگوں کے سردار، اور علی رضی اللہ عنہ نوجوانانِ عرب کے سردار ہیں۔

(فضائل الصحابہؓ ۵۹۹)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری بروز دوشنبہ مابین مغرب وعشاء اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا، اور اسی رات رسول اللہ ﷺ کے پہلوئے مبارک میں آرام فرما ہیں۔

۱۱۳۔ ابوحفص سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب القرشی العدوی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجری، ذُوالقبلتین، بدری، اُحدی اور صاحبُ الشَّجرۃ تھے۔ ان کے ذریعے بھی اسلام کو عزت ملی، فرشتوں نے بھی ان کے اسلام کی خوشی کا اظہار کیا اور اَلْعَبْقَرِيْ لقب سے نوازا۔

Marfat.com

(الریاض النضرہ نبذۃ من فضائلہ) وہ قاضی لقب جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کے روح رواں ہیں۔ (دیکھئے لقب نمبر ۱۴۱) وہ خطیبُ الاسلام تھے۔ (لقب نمبر ۳۴)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سابقُ الاسلام اور دوسرے نمبر پر عشرۃ مبشرہ لقب والے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ قبولِ اسلام کی کہانی یہ ہے کہ جب ان کی عمر کا ستائیسواں سال ہوا، ریگستان عرب میں آفتاب اسلام پر توافگن ہوا اور مکہ کی گھاٹیوں سے توحید کی صدا بلند ہوئی، اس جوانِ رعنا کو دیگر کفار کی طرح یہ آواز ناپسند ہوئی اور اسلام قبول کرنے والوں کو اس نے بھی ستانا شروع کر دیا۔ ادھر نبی علیہ السلام نے ان کی ہدایت کی دعائیں شروع کر دیں۔ (اسد الغابہ، عمر رضی اللہ عنہ ابن الخطاب)

۱۱۴۔ اَلفَارُوق (حق و باطل میں تمیز کرنے والے)

اس وقت تک چالیس کے قریب افراد (حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سمیت) مسلمان ہوئے تھے ان اہل ایمان میں سے کسی کو بھی خانہ کعبہ میں نماز کی جرأت نہ تھی مشرکین ظلم وستم کے پہاڑ توڑتے تھے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دعائے نبوی ﷺ کے طفیل ہدایت ملی تو وہ اسی دن سب اہل ایمان کو مسجد بیت اللہ میں لے جانے کے لیے بے تاب ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی داستان ایمان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے ایمان لانے کے بعد اللہ کے رسول ﷺ بیت اللہ کی طرف اس حال میں نکلے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، اور میرے درمیان تھے باقی صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے پیچھے چل رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر قریش کو یقین ہوگیا کہ اب سیدنا محمد ﷺ اور ان کے ساتھی قریش کی دسترس سے محفوظ ہیں۔ اسی دن رسول اللہ ﷺ نے میرا لقب الفاروق رکھتے ہوئے فرمایا: اس شخص نے سچ اور جھوٹ میں امتیاز کر دیا ہے۔ روزِ قیامت بھی ان کو اسی لقب سے آواز دی جائے گی۔ اَیْنَ الْفَارُوق ؟ فاروق لقب والے صحابی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟

(الریاض النضرۃ، الاصابۃ فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم عمر بن الخطاب)

۱۱۵۔ مِفتَاحُ الاسلام (اسلام کی کنجی)

صحابہ کے درمیان معروف تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وَقّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہ (قرآن کے سامنے سرتسلیم خم کرنیوالے ہیں) ایک شخص نے ان پر ناانصافی کا بہتان لگایا، غصے کا آنا فطری تھا،

Marfat.com

حضرت حر رضی اللہ عنہ بن قیس نے ان کے سامنے آیت پڑھی۔ خُذِ العَفْوَ وَأْمُرْ بالعُرف وأعْرِض عَنِ الجَاهِلِيْن (الاعراف:۱۹۹)

اس آیت میں زیادتی کرنے والے کو معاف کرنے کا حکم ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی مذکورہ آیت سنتے ہی بہتان لگانے والے کو معاف کر دیا۔ (قرآن کریم پر عمل کے اس قسم کے واقعات پیش آتے رہتے تھے) ان کے اس لقب کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کتاب الہٰی کے سامنے جھک جاتے ہیں اس لیے بار ہا مرتبہ۔ کہا گیا وَقّافاً عِنْدَ کِتَابِ اللّٰه

(الاستیعاب عیینہ رضی اللہ عنہ بن حصین رضی اللہ عنہ)

ان کے اطاعت الٰہی کے واقعات کی بناء پر ایک دن نبی علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور مسکرائے، پھر خود ہی دریافت فرمایا: اے ابن خطاب! جانتے ہو میں کیوں مسکرایا؟ عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی جانیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: عرفہ کی رات اللہ نے تمہیں نظر شفقت سے دیکھا اور مِفْتَاحُ الاسْلام (لقب سے) نوازا یعنی تم اسلام کی کنجی ہو تمہارے آنے کے بعد اسلام کھل کر سامنے آیا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱، ۱۴۷)

۱۱۶۔ مُحدِّثُ الامَّة (اُمت محمدیہ ﷺ کی الہامی شخصیت)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے ایک اور لقب لسانِ رسالت ﷺ سے ادا ہوا۔ فرمایا: ہر امت میں کچھ محدّث (الہامی شخصیت) ہوتے تھے میری امت کے محدث عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نبوی وعالمی لقب نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں ممتاز کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر ۲۴۳۳)

وہ کَاتِبُ الْوحی بھی تھے۔ (الریاض النضرۃ ج ۱ ص ۲۶۴)

۱۱۷۔ اَلْخَلِيْفَةُ الرَّاشِد (ایمان سے محبت اور کفر سے نفرت کرنے والے خلیفہ)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ذکر القاب میں لکھا جا چکا ہے کہ بقول علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایسے اَلْمُتَفَرِّسْ (صاحبِ فراست) تھے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ تجویز کر کے بڑی عقلمندی کا ثبوت دیا۔ اور اس مسئلہ پر پوری امت متفق ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے خلیفہ راشد ہونے کا حق ادا کر دیا۔ (دیکھئے لقب نمبر ۹۱)

۱۱۸۔ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (اہل ایمان کے امیر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے امور مملکت سونپے گئے تو میں نے سوچا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے اس لیے ان کو خلیفۃُ الرَّسول صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا تھا جبکہ میں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ ہوں تو کیا مجھے خلیفۂ خلیفۃِ رسولِ للہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جائے گا؟ یہ تو ایک بڑا نام ہوگا جو لوگوں کے لیے مشکل ہے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی اَنْتَ اَمِيْرُ نَا وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُوْنَ آپ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر ہیں جبکہ ہم مومنین ہیں۔ اس لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ امیر المومنین ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی رائے پسند آئی غالباً اسی دن کے قریب ہی حضرت لبید بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما عراق سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملنے آئے اور مدینہ میں ان کی ملاقات حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے عرض کی: ہمیں امیر المومنین سے ملوا دیجیے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بالکل درست نام لیا ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی توثیق سے یہ لقب زبان زدِ خواص عوام ہوگیا۔

(الاستیعاب، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

۱۱۹۔ سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ (جنت والوں کے روشن چراغ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سِرَاجُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عمر رضی اللہ عنہ جنت کے روشن چراغ ہیں۔

(الریاض النضرۃ، معرفۃ الصحابہ عمر بن الخطابؓ)

ملاحظہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں حارسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل تھے۔

(زاد المعاد، ج ۲ ص ۴۲۵)

۱۲۰۔ الشَّهِيْدُ (راہِ خدا میں جان دینے والے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ شہادت اور مدینہ کی موت مل جائے۔ چنانچہ وہ مصلائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑے نماز پڑھا رہے تھے کہ ابولؤلؤ مجوسی نے ان کو شہید کر دیا، حضرت

Marfat.com

کعب احبار رضی اللہ عنہ، تورات کے عالم تھے، وہ فرماتے تھے کہ تورات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صفات میں الشَّھِیْدُ لقب بھی لکھا ہوا ہے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ)

اسی لیے ان کو ''شَھِیْدُ الْمِحْرَاب'' بھی لکھا جاتا ہے۔

۱۲۱۔ ابو عبداللہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ القرشی الاموی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد امیرُ المؤمنین لقب سے معروف ہوئے۔ السَّابِقُ الاوّل قرآنی لقب کے حامل تھے، چوتھے یا پانچویں مسلمان ہیں۔ خلیفہٗ راشد، عشرہ مبشرہ القاب میں سے تیسرے نمبر پر ہیں۔

ذُو الْقِبْلَتَیْن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ انہوں نے بیت المقدس اور بیتُ اللہ دونوں طرف منہ کر کے نمازیں پڑھی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ماحول میں وہ صَائِمُ الدَّھْر (اکثر روزے رکھنے والے) اور قَائِمُ اللَّیْل (طویل نمازوں میں رات بسر کرنے والے) القاب رکھتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء عثمان رضی اللہ عنہ)

۱۲۲۔ ''ذُو النُّوْرَیْن'' (دونوروں والے)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ لقب سیر کی تمام کتابوں میں آتا ہے یہ ایک بڑا اور منفرد اعزاز ان کو نصیب ہوا کہ وہ حضور ﷺ کے دوہرے داماد تھے۔ اسی وجہ سے ذُو النُّوْرَیْن کہلائے۔

(الاستیعاب، عثمان بن عفانؓ)

حضور ﷺ نے پہلے اپنی لخت جگر حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی ان سے کی، وہ اللہ سے جاملیں تو حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر چالیس لڑکیاں ہوتی اور وہ فوت ہوتی رہتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی ان کا نکاح کرتا رہتا۔ (اسد الغابہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

۱۲۳۔ نُوْرُ السَّمَآء (آسمان کے نور) مِصْبَاحُ الْاَرْض (زمین کے چراغ)

ایک دن نبی علیہ السلام ان کے گھر تشریف لائے اور دیکھا کہ وہ زمین کی طرف منہ کر کے

Marfat.com

بیٹھے ہیں، پوچھا: اس طرح کیوں بیٹھے ہو، عرض کی: اللہ سے حیاء کی وجہ سے۔ فرمایا: تم نے مسجد کی جگہ خرید کردی، بئر رومہ وقف کردیا، جیشِ عسرہ میں بہت مال دے دیا، اللہ کو اور مجھے خوش کردیا (پھر بھی اتنے فکرمند کیوں ہو؟) سر اٹھاؤ یہ جبریل آئے ہیں، اللہ کا پیغام لائے ہیں کہ تم نُوْرُ السَّمَآءِ وَمِصْبَاحُ الْاَرْض آسمان کے نور اور زمین کے چراغ ہو۔ (سبحان اللہ)

(الریاض النضرۃ ج:۱،ص ۲۰۷)

۱۲۴۔ ذُوْ الْهِجْرَتَيْن (دو ہجرتوں والے)

آنحضرت ﷺ کے حکم سے اپنی اہلیہ محترمہ (بنت رسول ﷺ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) کو ساتھ لے کر ملک حبش کی طرف روانہ ہوگئے، ان کی یہ ہجرت انوکھی تھی کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

اَنَّ عثمان اَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ بِاَهْلِهٖ اَیْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

ترجمہ: میری امت میں عثمان رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جو اپنے اہل وعیال کو لے کر جلاوطن ہوئے۔ (الاصابۃ، رقیہؓ مولاۃ فاطمۃؓ)

انہوں نے پہلے ملک حبشہ کی طرف ہجرت کی اور دوسری ہجرت مکہ سے مدینہ کی طرف کی، اس وجہ سے وہ ذُوْ هِجْرَتَيْن، قرار پائے۔

۱۲۵۔ اَصْدَقُ الْحَيَاء (صفت حیاء میں اعلیٰ مقام رکھنے والے)

نبی علیہ السلام نے فرمایا: اِنَّ عُثْمَـانَ رَجُلٌ حَيِیٌّ "عثمان تو بڑے حیاوالے ہیں۔" (معرفۃ الصحابہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ) ایک دن آپ ﷺ نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سمیت آٹھ صحابہ رضی اللہ عنہم کو القاب تقسیم فرمائے تو اس مجلس میں سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا: اَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ (معرفۃ السنن ۳۹۵۹)

میری امت کے لوگوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سب سے سچے حیادار ہیں۔ اس مبارک حدیث میں ان کو رسول اللہ ﷺ نے اَصْدَقُ الْحَيَاء (سچے حیادار) لقب سے نوازا۔

(مزید تفصیل لقب ۱۰۶ میں دیکھیں)

۱۲۶۔ اَلْاَمِيْنُ (امانت دار)

ایک دن جناب رسالتمآب ﷺ نے اپنے ہم جلیسوں کو ارشاد فرمایا: عن قریب ایک فتنہ

Marfat.com

ظاہر ہونے والا ہے تم اس سے دور رہنا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کسی کو اگر اس سے واسطہ پڑ جائے تو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيْنِ وَاَصْحَابِهٖ (امین اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رہنا) راوی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ''اَلْاَمِيْـــنُ'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (معرفۃ الصحابہ حدیث نمبر ۲۷۱)

ملاحظہ: وہ فتنہ ظاہر ہوا، اس کے نتیجے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قرآن پڑھتے ہوئے اسلام کے باغیوں نے شہید کر دیا لیکن حضرت عثمان اَلْاَمِيْـــنُ رہے (خلافتِ اسلامیہ کی امانت کو محفوظ رکھنے والے ثابت ہوئے)

۱۲۷۔ كَاتِبُ الْوَحْيِ (وحی الٰہی کے لکھاری)

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اس لیے جوہر شناس نبی علیہ السلام نے ان سے قرآن پاک کی لکھائی کا کام لیا، جس کی وجہ سے وہ ان سعادت مند خدام نبوت میں گنے جاتے تھے جنہیں كُتَّابُ النَّبِيِّ ﷺ کہا جاتا ہے، ''الریاض النضرۃ'' باب ذکر اختصاصہ بکتابہ الوحی حال الوحی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پیار سے فرمایا: اُكْتُبْ يَـا عُثْمُ ! اے عثم لکھو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اس وقت نبی علیہ السلام کے چہرے سے پسینہ صاف کر رہی تھی، کاتب الوحی تو کئی صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں (دیکھئے لقب نمبر ۳۵) لیکن عین حالت وحی میں لکھنے کی خصوصیت صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ملی۔

۱۲۸۔ صَـاحِـبُ سِرِّ رَسُوْلِ الـلّٰـهِ (اللہ کے رسول ﷺ کے رازدان)

وہ کاتب الوحی ہونے کے ساتھ کاتب سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) بھی تھے، یعنی جب آپ ﷺ کو انتہائی راز کی بات لکھوانی ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لکھواتے تھے۔ اس لحاظ سے وہ صاحب سرّ رسول اللہ ﷺ بھی ہیں۔ اگرچہ ان کے اس لقب میں شرکاء دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں مثلاً:

① حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ (دیکھئے لقب نمبر ۶۰)

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (صفوۃ الصفوۃ ج ۱، ۱۵۶)

Marfat.com

③ حضرت انیس بن مرثد رضی اللہ عنہ (دیکھئے لقب نمبر ۲۸۹)

④ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

(تہذیب التہذیب ج ۲، ۱۸۷، تفصیل کے لیے لقب نمبر ۳۷۳)

مذکورہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی یہ شرف ملا تھا کہ ان کو صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہا جاتا تھا۔ (السیرۃ الحلبیہ ج ۲، ص ۵۳)

۱۲۹۔ اعزازی صَاحِبُ الشَّجَرَۃِ (بیعت رضوان کے اعزازی شریک)

۱۳۰۔ سَفِیْرُ النَّبِیِّ ﷺ (اللہ کے نبی ﷺ کے سفیر)

۶ھ میں رسول اللہ ﷺ نے زیارتِ کعبہ کا قصد فرمایا، حدیبیہ پہنچ کر معلوم ہوا مشرکین آمادۂ پرخاش ہیں، چونکہ رسولِ اکرم ﷺ کو لڑنا مقصود نہیں تھا، اس لیے مصالحت کے خیال سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا، یہ مکہ پہنچے تو کسی نے خبر اڑا دی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے، آنحضور ﷺ کو بڑا افسوس ہوا اور ۱۵ سو صحابہ رضی اللہ عنہم سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ ہر حال میں لینا ہے، حضور ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ لہرا کر فرمایا: یہ عثمان کا ہاتھ ہے میں عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔ اس بیعت کا نام رضوان اور بیعت کرنے والوں کا لقب اَصْحَابُ الشَّجَرَۃِ ہے۔ (اسد الغابہ، ہزال)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طفیل ہی ان پندرہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم پر انعامات ہوئے وہ خود اس میں شریک نہ تھے حضور ﷺ نے انکی طرف سے بیعت کی، اس لیے ان کو اعزازی صَاحِبُ الشَّجَرَۃِ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ (تفصیل لقب نمبر ۲۵ میں گزری)

۱۳۱۔ اعزازی بدری (اعزازی طور پر جنگِ بدر کے شریک)

جب آپ ﷺ ۳۱۳ کی جماعت لے کر بدر روانہ ہوئے تو ان دنوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ (رسول اللہ ﷺ کی نورِ نظر) حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھیں۔ اس لیے حضور ﷺ نے ان کو مدینہ میں بیٹی کی بیمار پرسی اور دیگر اہل مدینہ کے امور کی نگرانی کے لیے چھوڑ دیا، اور فرمایا: تم کو شرکتِ بدر کا اجر اور مالِ غنیمت کا حصہ دونوں ملیں گے۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ملاحظہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان دنوں (خَلِیفَةُ النَّبِیِّ فِی الْمَدِینَة تھے یہ ایمان افروز لقب پڑھنے کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۲۰۷) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ کر شاہِ دوعالم ﷺ تین سو تیرہ جانبازوں کے ساتھ بدر کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا یہ مرض درحقیقت پیامِ موت تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ میں داخل ہو رہے تھے، اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو لحد کے حوالے کیا جارہا تھا۔

۱۳۲۔ رَفِیقُ النَّبِی ﷺ (حضور ﷺ کے مہربان ساتھی)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق (یعنی ہمراہی اور مہربان ساتھی و دوست) ہوتا ہے اور میرے رفیق جنت میں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (کنز العمال حدیث، نمبر ۳۲۸۵۵)

۱۳۳۔ اَلشَّهِیدُ (اللہ کی راہ میں جان دینے والے) (اَحَدُ السِّتَّة)

جو شخص حالت ایمان میں دینی جدو جہد کرتا ہوا اپنی جان بھی میدان کارزار میں اپنے اللہ کے سپرد کرے اس کو شہید ہونے کا خطاب دیا جاتا ہے۔ لیکن اصحاب پیغمبر ﷺ میں کئی خوش نصیب ایسے ہیں جن کو آپ ﷺ نے شہید ہونے کی خوشخبری ان کی زندگی میں ہی دے دی، جیسے: ایک دن آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ احد پہاڑ پر تھے پہاڑ حرکت کرنے لگا تو آپ ﷺ نے اپنا پاؤں مبارک اس پر مارا اور فرمایا: سکون کر! تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ وہ دو شہید حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔

(مجمع الزوائد حدیث ۱۴۳۷۲)

تاریخ اسلام کی تمام کتابوں میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک عظیم خلیفۂ راشد کی شان کے ساتھ مسلمانوں کی امارت پر قائم تھے۔ حتی کہ کچھ لوگوں نے بغاوت کر کے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، اور ان کی آخری تمنا پوری ہوئی کہ اَلشَّهِیدُ قرآنی لقب مل گیا۔ اور وہ نبی علیہ السلام سے جا ملے، آپ ﷺ ان سے مرتے دم راضی رہے اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان اَصْحَابُ السِّتَّة میں سے ہیں جن سے حضور ﷺ ہمیشہ خوش رہے۔

(السیرة النبویة لابن کثیر ج ۴، ص ۶۷۷)

Marfat.com

۱۳۴۔ابو الحسن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، القرشی الھاشمی

چوتھے خلیفہ راشد، عشرہ مبشرہ لقب کے مصداق السابق الاول، القاضی، الخطیب اُحدی، بدری لقب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

(الاعلام للزرکلی، علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

۱۳۵۔اَبُو التُّرَاب" ابُو الرَّیْحَانَتَیْن۔ اَحَدُ السِّتَّة

آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوالحسن تھی، نبی علیہ السلام نے ایک دن فرمایا: یَا اَبَا الرَّیْحَانَتَیْن! اے دو پھولوں (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) کے والد! اس دن کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی کنیت بنالیا اور ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی ﷺ میں آرام کررہے تھے اور جسم سے چادر ہٹنے کی وجہ سے کمر پر مٹی لگ گئی تھی، نبی علیہ السلام نے پیار سے فرمایا: اِجْلِسْ اَبَا تُرَاب: اے ابوتراب! اٹھو اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوتراب کنیت کو اپنا محبوب ترین نام بنالیا وہ چاہتے تھے سید دو عالم ﷺ نے جس نام سے انہیں پکارا اسی نام کے ساتھ ان کو بلایا جائے۔

(الاستیعاب علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

۱۳۶۔ وَارِثُ النَّبِی ﷺ (نبی اکرم ﷺ کے علمی وارث)

۱۳۷۔امیر المؤمنین (مؤمنوں کے امیر)

ایک موقع پر آپ ﷺ نے ان کو فرمایا:

اَنْتَ اَخِیْ وَوَارِثِیْ: تم میرے بھائی اور وارث ہو (سیرت لابن حبان، جلد۱، ص۱۴۰)

سیرت ابن حبان میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے یہ بشارت دی تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیسی وارثت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی وراثت (علمی) جو مجھ سے پہلے نبی چھوڑ کر جاتے رہے اسی وراثتِ علمی کے لیے آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو بَابُ الْعِلْم لقب عنایت فرمایا۔ جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔ خیبر جاتے وقت آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم یہاں مدینہ میں رہو، میرے لیے تم ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نائب تھے۔ (مسند احمد،۴،۹۵۴)اس لیے ان کو حضرت ھَارُوْنُ الاُمَّةِ کہا جاتا ہے۔

حضرت عثمان غنی ذُوالنورین رضی اللہ عنہ کی الم ناک شہادت کے بعد مدینہ منورہ میں حضرت

Marfat.com

علی رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئی اور ایمان والوں نے بالاتفاق ان کو امیر المومنین لقب سے ذکر کرنا شروع کر دیا۔

۱۳۸۔ اَھْلُ بَیْتِ النَّبِیِّ ۔ اَھْلُ الْکِسَاءِ (اہل بیت، چادر والے)

یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ وہ قرآنی لقب "اَھْلُ الْبَیْت" کے مصداق ہیں یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے گھر کے افراد میں ان کا شمار ہے ان حضرات وخواتین (اہل بیت) کے متعلق اللہ کا کلام آج بھی مدحت سرا ہے جن کو اہلِ بیت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اہلِ بیت سے متعلقہ آیت یہ ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ: اے اہلِ بیت (نبی ﷺ) اللہ تم سے گندگی کو دور کرنا اور کامل طور پر تم کو پاک کرنا چاہتا ہے۔

اس آیت کا نام آیتِ تطہیر ہے اب سوال یہ ہے کہ اہل بیت جن کا ذکر آیت میں ہوا یہ کون ہیں؟ جواب یہ ہے کہ جملہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک جہاں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اہل بیت نبی میں اصلاً شامل ہیں، وہاں اس لقب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، سب شامل ہیں، ان سب کو بھی یہ قرآنی لقب اھل بیت (اہل یعنی رسول اللہ ﷺ کے گھر کے رکن) ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(تفسیر التحریر والتنویر، الوسیط لسید طنطاوی میں آیت ہذا کی یہی تفسیر کی گئی ہے۔

فرق یہ ہے امت کی ماؤں یعنی سید دو عالم ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن کے علاوہ باقی چار (اہل البیت) کو اہلُ الکساء اس لیے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے اوپر اپنی چادر ڈالی اور فرمایا: یہ میرے اہلِ بیت ہیں، اس لیے ان چاروں حضرات کو اَھْلُ الْکِسَاء (چادر والے) لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ (آیتِ ہذا کی تفسیر آلوسی رحمۃ اللہ علیہ)

اس لیے آیت تطہیر کی روشنی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن

Marfat.com

وحسین رضی اللہ عنہما اور ازواج نبی ﷺ سب حضرات وخواتین اَلطَّاهِرُ الْمُطَهَّر میں یہ لقب سب کو ملا ہے۔(سیرت ابن کثیر، احادیث فضل نسبہ ﷺ)

۱۳۹۔فَاتِحُ خَیْبَر (خیبر کے فاتح)

یہ لقب اگرچہ عربی کتب سیر میں نہیں ہے، لیکن جس واقعہ اور بہادری کی بناء پر انہیں اردو ادب میں ''فاتح خیبر'' کہا گیا ہے وہ واقعہ تاریخ اسلام کا حصہ ہے۔ اور اس کے اہم کردار حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں، ان کی سرکردگی میں خیبر کا قلعہ فتح ہوا، حضور ﷺ بھی وہاں موجود تھے، حضور ﷺ نے اپنی دعاؤں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پرچم اسلام تھمایا اور فتح کی خوشخبری قبل از وقت ہی سنادی اور اللہ نے مسلمانوں کو تاریخی فتح سے نوازا، اور یہ واقعہ معجزات میں داخل ہو گیا۔

(سیرۃ ابن کثیر ج ۳، ص ۳۵۱)

اس لیے جب ''فاتحِ خیبر'' کہا جائے تو حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ مراد ہی ہوتے ہیں۔

۱۴۰۔حَیْدَرِ کَرَّار (بار بار حملہ کرنے والے شیر)

اسی غزوہ میں آپ ﷺ نے ان کو پرچمِ نبوی ﷺ عنایت فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میدان کارزار کی طرف چل دیے، ادھر یہودیوں کا معزز سردار ''مرحب'' بڑے جوش وخروش سے رجز پڑھتا ہوا نکلا، فاتح خیبر رضی اللہ عنہ اس کے متکبرانہ رجز کا جواب دیتے ہوئے مزید آگے بڑھے اور فرمایا

اَنَا الَّذِی سَمَّتْنِی اُمِّی حَیْدَر ایک روایت میں حَیْدَرَۃ ہے ترجمہ: میں وہ ہوں جس کا نام ماں نے حیدر رکھا ہے۔ یہ کہا اور جھپٹ کر ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ سبحان اللہ

(الاستیعاب، عامر رضی اللہ عنہ بن الاکوع)

اس شعر سے پتہ چلا کہ حیدر لقب ان کی والدہ مکرمہ نے دیا تھا، جو انہیں بڑا محبوب تھا۔ اس پر مزید اضافہ کرتے ہوئے انہیں حیدرِ کرّار اس لیے کہا جاتا ہے کہ ''کرّار'' کے معنی بار بار حملہ کرنے والے کے آتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی دشمن پر بار بار حملہ کرنے والے تھے، اس لیے حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ''کرّار'' رکھا تھا۔

Marfat.com

غیاث اللغات میں حیدر کرّار کا معنی ہے (بار بار حملہ کرنے والا شیر) اسی وجہ سے اَلْبَطَلُ الْکَرَّار حضرت براء رضی اللہ عنہ بن مالک بن عامر بن نضر کا لقب بھی ہے۔ جو اُحدی، صَاحِبُ الشَّجَرَۃ ہیں۔ اور خادم النبی ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے اور دشمن پر پے در پے حملہ آور ہوتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء براء رضی اللہ عنہ بن مالک) ان کا ذکر باء سے شروع ہونے والے اسماء میں آرہا ہے۔

۱۴۱۔ اَصْحَابُ الْقُضَاۃ (قاضی لقب والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم)

مؤرخین لکھتے ہیں:

وَکَانَ اَصْحَابُ الْقَضَاءِ مِن اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰہ سِتّۃ عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَعَبْدُ اللّٰہِ وَاُبی وزَیْد وَّاَبُوْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ (التفسیر والمفسرون، ج۱، ۷۵، معجم الطبرانی، ج۱، ۲۲۵، معرفة الصحابۃؓ، محقق) المجلدا لتاسع، ج۹، ص ۲۸۰، المستدرك علی الصحیحین ذکر مناقب ابی بن کعب، ج۴، ص ۴۶۲)

بعض کتب میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی جگہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی (دیکھیے المُستدرک، ذکر مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فضائل الصحابہؓ حصہ کتب) مناقب الصحابہ رضی اللہ عنہم کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم من مستدرک الحاکم ج۱۱، ۳۰۹)

اس عبارت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا نام ''قاضی (لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہے، آپ ﷺ نے ان کے لیے سب سے بڑے قاضی (الاقضیٰ) لقب تجویز فرمایا (دیکھیے لقب نمبر ۱۰۶) اس لحاظ سے وہ قاضی القضاء وامام العادلین لقب کے مصداق ہیں۔ (حلیۃ الاولیا علی رضی اللہ عنہ)

۱۴۲۔ صَاحِبُ لِوَاءِ رَسُولِ اللّٰہ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے علمبردار)

جنگ بدر اور دیگر مشاہد میں اللہ کے نبی ﷺ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا، احد میں ان کے زخمی ہاتھ سے پرچم نبوی ﷺ گر پڑا، تو حضور ﷺ نے فرمایا ان کے دوسرے ہاتھ میں یہ

Marfat.com

پرچم دے دو، فَاِنَّهٗ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الدّنیا والاٰخِرۃِ، اس لیے کہ حضرت علیؓ ہی دنیا میں پرچم اسلام اور آخرت میں میرے پرچم لواء الحمد کو اٹھانے والے ہیں، دونوں جہانوں میں علی رضی اللہ عنہ میرے علمبردار ہیں۔ (سمط النجوم العوالی، حدیث نمبر ۶۷)

۱۴۳۔ کَاتِبُ النَّبِیِّ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے میر منشی)

چاروں، خلفاءِ اسلام خطاطُ الرسول ﷺ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ مقام خاص ملا کہ صلح حدیبیہ کا تاریخی صلح نامہ ان کے ہاتھ سے لکھوایا گیا۔ (الریاض النضرۃ ج۱، ۲۶۴)

۱۴۴۔ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ (معزز چہرے والے)

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کرم اللہ وجہہ کہنے کی کئی وجہ بیان کی گئی ہیں۔ (۱) انہوں نے کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا، اللہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی کو بتوں کے سامنے جھکنے سے محفوظ رکھا (اس لیے آپ رضی اللہ عنہ کا چہرۂ مبارک مکرم ہے) یہ کہ بنوامیہ میں کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (بغض وعداوت کی وجہ سے) سَوَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ (اللہ ان کے چہرے کو (معاذ اللہ) سیاہ کرے) کے الفاظ سے ذکر کرتے تھے۔ ان کے جواب میں اہل سنت والجماعت نے کرم اللہ وجہہ (اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو مکرم ومشرف بنائے) کہنا تجویز کیا۔ (تقریر ترمذی مع شمائل ص ۱۲۵، از حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ) اور اس کا یہ ترجمہ عین ممکن ہے اللہ نے ان کے چہرے کو معزز کر دیا ہے۔ کَرَّمَ ماضی ہے جو دعا اور خبر دونوں معنٰی میں استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۵۔ وَزِیْرُ النَّبِیِّ ﷺ، نَجِیْبُ النَّبِیِّ ﷺ

۱۴۶۔ رَفِیْقُ النَّبِیِّ ﷺ

جناب رسالتمآب ﷺ کے خصوصی احباب خلفاء وزراء کا انتخاب، بلکہ آپ ﷺ سے منسوب ہونے والے تمام رشتوں کا چناؤ بھی اللہ تعالیٰ کے حکمِ خاص (وحی الٰہی) کے ذریعے ہوتا تھا، ایک دفعہ آنحضور ﷺ نے اپنے انتہائی خاص ومعتمد اور دلی دوستوں کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا۔

لِکُلِّ نَبِیٍّ وُزَرَاءُ وَرُفَقَاءُ وَنُجَبَاءُ

Marfat.com

کہ ہر نبی علیہ السلام کے خاص کارندے، دوست اور انتہائی کریم وسخی (احباب ہوتے ہیں) اور میرے وزیر ورفیق اور نجیب بھی ہیں، پھر آنحضرت ﷺ نے جن حضرات کے اسماء گرامی گنوائے ان میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی تھا۔ (کنز العمال، حدیث نمبر ۳۳،۶۹)

۱۴۶۔ بابُ الْعِلْم (علم کا دروازہ)

۱۴۷۔ بابُ الْحِکْمَۃِ (حکمت ودانائی کا دروازہ)

جس درس گاہ کے معلم امام العالمین ﷺ تھے، اس کے طلبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، اپنے شاگرد علماء صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو امام العلماء اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وِعَاءُ الْعِلْم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو غُلامٌ مُعَلَّمٌ قرار دیا۔ ایسے ہی حضرت محمد ﷺ کے شاگرد خاص سیدنا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا ایک لقب بابُ الحِکْمَۃِ ہے (حلیۃ الاولیاء علی رضی اللہ عنہ) اور ایک لقب خاص ''باب العلم'' ہے۔ جو نبی اکرم ﷺ کی حدیث طیبہ سے تخریج شدہ ہے۔ حضرت نبی ﷺ فرماتے ہیں۔

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ

ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں، اور علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہے۔ جو علم حاصل کرنا چاہے وہ دروازے پہ آئے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر ۳۲۸۹۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے علمی وعملی امین تھے۔ اور سب سے زیادہ علم والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تاہم کثرت علم کی وجہ سے حضور ﷺ نے مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے حصول علم کی تاکید کی، ان میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ باب العلم بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو یہ لقب دے کر ان کی کثرتِ علمی کو امت کے سامنے واضح کیا ہے۔

۱۴۸۔ سَیِّدُ شَبَابِ الْعَرَبِ (عرب کے نوجوانوں کے سردار)

دیکھئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے القاب نمبر ۱۱۲ کے اندر لکھا ہے کہ سیّد العرب حضور ﷺ کا لقب ہے تو سید شبابِ العرب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا جاتا ہے۔

(فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم حدیث نمبر ۱۵۹۹)

Marfat.com

۱۴۹۔ خَطِیْبُ الصَّحَابَۃ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بڑے خطیب)

حضور ﷺ کے فیضانِ فصاحت کی برکت سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بہت سے خطباء اسلام پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا: فَاَحْسَنَ اَدَبِیْ (میرے اللہ نے مجھے بہت اچھا ادب وسلیقہ کلام دیا) اللہ کی عطاء کردہ فصاحت وبلاغت نبوی ﷺ میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس قدر حصہ ملا تھا کہ تقریباً تمام صحابہ رضی اللہ عنہم انہیں اپنا خطیب مانتے تھے۔ زبیر بن بکار رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

سَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ خُطَبَاءُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْر صِدِّيْق وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا)

(تاريخ الخلفاء للسيوطي، الخليفة الاوّلُ)

ترجمہ: میں نے بعض اہل علم سے سنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑے خطیب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ اس وجہ سے انہیں خطیبُ الصحابہ رضی اللہ عنہم کا لقب دیا گیا۔

۱۵۰۔ شَهِيْدٌ (راہ خدا میں اپنی جان قربان کرنے والے)

تمام اہل سیر کا اتفاق ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیر خدا کی تمنائے شہادت بھی پوری ہوئی۔ ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کی صبح کو جناب امیرُ المؤمنین ایک اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھوں شہید ہو کر زندگی کا آخری اور مہکتا لقب بھی پا گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اَصْحَابُ السِّتَّة اَصْحَابُ الشُّوریٰ لقب میں دوسرے نمبر پر ہیں۔ دیکھئے لقب نمبر ۹۲۔

۱۵۱۔ حضرت ابو محمد طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ القرشی التیمی

پانچویں نمبر پر جنتی اَلْمُهَاجِر اور سَابِقُ الْاِسْلَام ہیں، دعوتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہ ایمان لے آئے تھے۔ نوفل مشرک، سردارِ قریش تھا اس نے بطور سزا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسی سے باندھ دیا تھا اس لیے ان دونوں صحابیوں کو ''اَلْقَرِيْنَيْن'' لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

(اسد الغابہ، ذکر طلحہ رضی اللہ عنہ) ان کا خطیب اسلام ہونا لقب نمبر ۳۳ میں مذکور ہے۔

Marfat.com

۱۵۲۔ طَلْحَۃُ الْخَیْر (بھلائی کے پیکر)

ان کا ایک لقب اَلْخَیْر بھی ہے (اسد الغابہ طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ) جنگِ احد والے دن غیر معمولی کارگردگی کی وجہ سے ان کو نبی اکرم ﷺ نے اَلْخَیْر (بھلائی کے پیکر) کا لقب عنایت کیا، غزوۂ تبوک میں اَلْفَیَّاض اور حنین کے دن اَلْجَوَّاد لقب سے نوازا۔ سخاء عرب میں ممتاز مقام رکھتے تھے اس لیے آپ ﷺ نے ان کو اَلْجَوَّاد لقب سے نوازا۔

(اسد الغابہ طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ)

۱۵۳۔ طَلْحَۃُ الفَیَّاض، اَلْجَوَّاد (سخاوت کرنے والے)

اسلامی مہموں کی تیاری اور مساکین کی مدد کے لیے بڑے سخی تھے، اس لیے زبان رسالت ﷺ نے طَلْحَۃُ الفَیَّاض لقب سے نوازا، اسی صفت کی وجہ سے ان کے لیے بھی آپ ﷺ نے اَلْجَوَّاد (سخی) لقب بھی تجویز کیا۔ (اسد الغابہ طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ)

ان دونوں کے معنی بظاہر ایک ہیں لیکن ان میں مطابقت کے لیے علامہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ وہ طبعی طور پر اَلْجَوَّاد تھے اور مال خرچ کرنے کی مناسبت سے اَلْفَیَّاض لقب رکھتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ)

۱۵۴۔ طَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ رضی اللہ عنہما بَدْرِی

تاریخ وسیر اور حدیث کی تمام کتابوں میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حواری رسول ﷺ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کا ذکر ایک ساتھ آتا ہے تمام فضائل میں اکثر ساتھ دکھائی دیتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ بھی دونوں کے نام یکجا کر کے ذکر فرماتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات سابق الاسلام ہیں ان دونوں کو جرمِ اسلام کی وجہ سے ان کے عزیز و اقارب نے چھوڑ دیا تھا، آپ ﷺ نے ان دونوں کو مکہ ہی میں بھائی بھائی قرار دے دیا تھا جس کی وجہ سے اکثر و بیشتر یہ دونوں ہر نیکی کے کام میں اکٹھے نظر آتے اور حضور ﷺ کی زبان مبارک پر دونوں کے نام ایک ساتھ جاری ہوتے تھے۔ (اسد الغابہ ذکر طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے لقب خاص حواری رسول اللہ ﷺ میں بھی آپ ﷺ نے ان کو شریک فرمایا۔

(الریاض النضرۃ ۱:۲/۳۰۲)

Marfat.com

حضرت طلحہ بدر میں شریک نہ ہوسکے، شام گئے ہوئے تھے لیکن آپ ﷺ نے ان کو اعزازی بدریین میں شامل فرمایا۔ (دیکھئے لقب نمبر ۲۴)

۱۵۵۔ صَاحِبُ اُحُدٍ (احد کے دن والے)

احد کے دن پریشانی کے عالم میں بہت تھوڑے جانثار آپ ﷺ کے قریب ٹھہر سکے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گواہ ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کے سامنے کھڑے ایک مجاہد کو دیکھا کہ وہ تیر پہ تیر کھائے جارہے ہیں لیکن حضور ﷺ کی مکمل ڈھال بنے ہوئے تھے اور حضور ﷺ ان پر اپنے ماں باپ قربان کررہے ہیں۔ یہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تھے۔ جنگ ختم ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا، طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر جنت واجب کرلی۔ (زادالمعاد، احداث غزوۂ احد) اسی دن سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ "صَاحِبُ اُحُدٍ" قرار پاگئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کی قربانی کو بیان کرتے ہوئے احد کے اس واقعہ پر رو پڑتے، اور فرماتے: یَوْمُ اُحُدٍ کُلُّهٗ یَوْمُ طَلْحَةُ احد کا دن! یہ تو بس طلحہ رضی اللہ عنہ کا دن تھا۔ اس لیے ان کو صَاحِبُ اُحُد کہا جاتا ہے۔

(کنزالعمال ۲۰۰۲۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی فرمایا کرتے تھے: اے طلحہ رضی اللہ عنہ، اے اُحد والے!

(بخاری، کتاب المغازی)

۱۵۶۔ اَحَدُ السِّتَّة (چھ میں سے ایک)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ان چھ حضرات (اَصْحَابُ السِّتَّةِ) میں سے ایک ہیں، جن کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد ممکنہ امیر المؤمنین اور رکن مجلسِ شوریٰ کے طور پر منتخب فرمایا، ان چھ حضرات میں سے کسی ایک کا ذکر بھی آتا ہے تو اسے اَحَدُ السِّتَّةِ لقب سے یاد کیا جاتا ہے

(اَصْحَابُ السِّتَّةِ کی بہت ہی عمدہ توجیہہ کے لیے دیکھئے عنوان نمبر ۱۹۲)

۱۵۷۔ شَهِيدٌ يَمْشِي (چلتے پھرتے شہید)

ایک دن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی زندہ شہید کو دیکھنا چاہتا ہے، وہ طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ اس طرح آپ رضی اللہ عنہ ان خوش نصیبوں میں شامل ہوگئے جنہیں ان کی زندگی میں ہی لقب شہید کی بشارت مل گئی تھی۔ اور وہ جنتی شمار کیے جاتے تھے۔ یہ بشارت نبوی ﷺ

Marfat.com

اس طرح پوری ہوئی کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں شہید ہوئے۔

(سیر اعلام النبلاء طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ)

۱۵۸۔ سَلَفُ النَّبِی ﷺ، حَوَارِیُ النَّبِی ﷺ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر عنایات نبویہ رضی اللہ عنہ کمال درجے کو پہنچی ہوئی تھیں، ایک دن آپ ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا، یَا طَلْحَۃَ اَنْتَ سَلَفِیْ (اے طلحہ! تم دنیا و آخرت میں میرے اچھے آگے جانے والے ہو) اور فرمایا! اے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما تم میرے اسی قسم کے حواری ہو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری تھے۔ (الریاض النضرۃ ج۱،۳۰۲)

۱۵۹۔ جَارُ النَّبِی ﷺ (جنت میں حضور ﷺ کے ہمسائے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول اللہ ﷺ کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہوئے سنے، آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں میرے پڑوسی ہیں۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لابی نعیم، حدیث نمبر ۴۱۴)

جنت میں جَارُ النَّبِی ﷺ (نبی کے پڑوسی) ہونے کا یہ لقب وہ عظیم خوشخبری ہے جو بہت کم لوگوں کو ملے گی، ساری زندگی جہاد، نماز، صدقہ اور نیکی کے ہر کام میں گزارنے کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان کی موت شہادت کے ذریعے آئی، اور انہوں نے زندگی کا آخری حسین لقب بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

۱۶۰۔ اَلشَّھِیْدُ (راہِ خدا میں جان دینے والے)

صَفوۃُ الصَّفوۃ ج۱، ص۱۳۳، میں ہے کہ ۱۰ جمادی الاخری ۳۶ھ ہجری کو کچھ ۶۰ سال کی عمر میں شہید ہوئے، اس طرح دنیا سے جاتے جاتے انہوں نے ایک تو لقب (اَلشَّھِیْدُ) حاصل کر لیا، جس کی تمنا میں لاکھوں مسلمان دنیا سے چلے گئے اور دوسرا یہ انعام ملا کہ حضور ﷺ نے ان کی شہادت کی جو پیش گوئی کی تھی وہ پوری ہوئی اور ان پر معجزۂ رسول ﷺ کامل ہوا۔

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟

۱۶۱۔ ابو عبد اللہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ القرشی

آنحضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے اور اَحَدُ السِّتَّۃِ ہیں۔ (سیر

Marfat.com

اعلام النبلاء زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ) چھٹے نمبر پر جنتی ہونے کی بشارت ان کو ملی ہے۔

صَاحِبُ السَّیْفِ الصَّارِمُ (بے نیام تلوار والے)

بچپن سے ہی حضور ﷺ سے محبت تھی، ایک دفعہ کسی نے خبر اڑا دی کہ کفار نے حضرت محمد ﷺ کو گرفتار کرلیا ہے، چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے نوعمر ہونے کے باوجود تلوار نکال لی اور حضور ﷺ کے پاس پہنچ گئے، خبر جھوٹی تھی، تاہم نبی ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کرتے تھے: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے راہ خدا میں سب سے پہلے تلوار نکالی۔ (اسد الغابہ ذکر زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ) اس واقعہ کی بنا پر حلیۃ الاولیاء میں ان کا لقب صَاحِبُ السَّیْفِ الصَّارِمُ لکھا ہے) یہ ان کے کم سنی کے زمانے کی بات ہے وہ چوتھے یا پانچویں نمبر پر مسلمان ہوکر السَّابِقُ الْاَوَّلُ قرآنی لقب سے نوازے گئے۔

۱۶۲۔ ذُوالْھِجْرَتَیْنِ (دو ہجرتوں والے)

حضرت زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ نے دو ہجرتیں کیں، حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ھَاجَرَ الی الحبْشَۃ الْھِجْرَتَیْنِ معًا

انہوں نے حبشہ کی طرف دونوں ہجرتیں کیں۔ (المستدرک، حدیث نمبر ۵۵۴۸)

۱۶۳۔ بدری، اُحدی، الْمُؤمنُ (صاحبِ ایمان اور بدر و اُحد کے شریک)

اُحدی لقب کے حامل تھے، اور بدری لقب بھی حاصل تھا، ان دونوں جنگوں کے شرکاء کو اَلْمُؤْمِن قرآنی لقب حاصل تھا (دیکھئے لقب نمبر ۲۳) وہ اَصْحٰبُ الشَّجَرَۃ اور فتح مکہ میں علمدارِ نبی ﷺ تھے۔ (معرفۃ الصحابہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ) بدر میں ان کی اچھی کارکردگی کی وجہ سے آپ ﷺ نے ان کے نیزے کو منگوایا، انہوں نے پیش کر دیا جو بعد میں خلفاء نے بھی بطور تبرک رکھا۔

(بخاری باب شھود الملئکہ بدرًا)

۱۶۴۔ اَحَدٌ مِّنَ الْعَشَرَۃِ الْمُبَشَّرَۃ عُمُوْدُ الْاِسْلَام (اسلام کے ستون)

چھٹے نمبر عشرۃ مبشرہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ دیکھئے لقب نمبر ۹۰) کتب احادیث میں ان

Marfat.com

کے اعزہ کا تعارف بھی اسی نسبت سے ہوتا ہے، مثلاً تہذیب الاسماء ج ۳: ۲۴۶ میں ہے:

الصَّفِيَةُ وَهِيَ اُمُّ الزُّبَيْرُ بن العوّام اَحَد العشرَة المقطُوع لَهُمُ الجَنّةَ

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں وہ زبیر رضی اللہ عنہ جن کو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

دین اور اس کی اشاعت و جہاد میں پختگی کی وجہ سے ان کو **عُمُودُ الْاِسْلَام** کہا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ لقب دیا کہ یہ تو دین کا ستون ہیں۔

(معجم الالقاب، عمود الاسلام)

۱۶۵۔ حَوارِیُ النَّبِی ﷺ (نبی اکرم ﷺ کے جانثار)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: غزوۂ احزاب کے دن حضور ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ جو دشمن قوم (کے لشکر) کی خبر لائے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں (خبر لاؤں گا) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی علیہ السلام کے حواری ہوتے ہیں میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (بخاری، باب الخندق وہی الاحزاب)

حَوارِیُ النَّبِی ﷺ لقب ایسا معروف ہوا کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم ان کو اسی لقب کے ساتھ یاد کرتے تھے۔ مثلاً حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یَاحواری رَسُول اللّٰہ ﷺ! اے اللہ کے رسول ﷺ حواری! (حیاۃ الصحابہ ج ۲، ص ۲۶۳)

ان کے اس لقب میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بھی آپ ﷺ نے شامل فرمایا۔ (الریاض النضرۃ ۱/ ۳۰۲) جانثار، رفیق اور مددگار کے الفاظ سے کسی حد تک ''حواری'' کا مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔ احد کے دن اپنے اس جانثار حواری کو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا (فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ) میرے ماں باپ تم پر صدقے۔

(مسند احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حدیث ۱۴۰۸، بخاری باب مناقب زبیر رضی اللہ عنہ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن مالک کو بھی یہ جملہ فرمایا (مسند احمد ۱۴۷)

۱۶۷۔ اَلشَّهِیْدُ (اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے)

تاریخ و سیر کی تمام کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بھی اَلشَّهِیْدُ

Marfat.com

قرآنی، نبوی ﷺ اور انبیائی لقب سے مستفید ہوئے۔ شہادت کسی بھی مؤمن کا آخری اور محبوب لقب ہوتا ہے، جو قسمت والوں کو ملتا ہے۔ ان کو نماز کی حالت میں کسی ظالم نے اسی وجہ سے شہید کر دیا کہ وہ جمل کی لڑائی سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ (مستدرک حاکم: حدیث نمبر ۵۵۸۰)

۱۶۸۔ حضرت ابو محمد عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ القرشی الزہری

قبل از اسلام عبد الکعبہ یا عبد عمرو نام تھا حضور ﷺ نے عبد الرحمٰن رکھ دیا، بدری، احدی، صَاحِبُ الشَّجَرَۃ تھے، ساتویں نمبر پر عشرہ مبشرہ لقب سے معروف ہیں۔ السَّابِقُ الْاَوَّلُ قرآنی اور اَحَدُ السِّتَّۃِ لقب میں بھی دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ نظر آتے ہیں۔

(اسد الغابہ، عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ)

۱۶۹۔ اَلْمُهَاجِرُ (ذُو الْهِجْرَتَيْن) دو ہجرتیں کرنے والے

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بھی عام بلا کشان اسلام کی طرح جلا وطن ہونا پڑا، پہلے ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئے، پھر وہاں سے واپس آئے، تو سب کے ساتھ سرزمینِ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے، تجارت کی اور مال دار وغنی ہو گئے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر ۳۶۶۶۸)

۱۷۰۔ اَلصَّادِقُ الْبَارُّ (سچے اور نیک)

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ لقب ان کی صداقت اور نیکی کا غماز ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ "میں نے خود حضور ﷺ سے سنا، آپ ﷺ اپنی ازواج رضی اللہ عنہن سے فرماتے تھے، کہ جو شخص میرے بعد اپنی دولت سے تمہاری بھرپور خدمت کرے گا وہ اَلصَّادِقُ الْبَارُّ (سچا اور نیک) بندہ ہے۔ (اس لقب کی عطاء کے بعد اس بندے کے لیے حضور ﷺ نے دعا کی:

اے اللہ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کے سلسبیل سے سیراب فرما۔

(مسند احمد، حدیث نمبر ۲۶۶۲۲)

اس ارشادِ گرامی میں ان کا لقب اَلصَّادِقُ الْبَارُّ موجود ہے۔ الریاض النضرۃ ج ۱، ۳۱۶ پر ہے کہ یہ لقب ان کو حضور ﷺ نے خود عنایت فرمایا۔

اسی خدمتِ امہات رضی اللہ عنہن کی بناء پر جنابِ رسالتمآب ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کو

Marfat.com

امین رسول اللہ ﷺ لقب کے ساتھ ذکر کیا کرتے تھے۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے اُمَنَاءُ الرَّسُوْلِ ﷺ لقب نمبر ۶۰۔ یہ لقب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی امانت خصوصی کا تھا اگلا لقب ان کی عمومی امانت کا ہے)

۱۷۱۔ اَلْاَمِیْنُ (آسمانوں اور زمین کے امانت دار)

آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا:

اَمِیْنُ اَہْلِ السَّمآءِ وَالْاَرْضِ (اسد الغابہ، عبدالرحمن بن عوفؓ)

ترجمہ: عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہٗ آسمانوں اور زمین والوں کے امین ہیں۔

حضور ﷺ نے خود ان کو مخاطب کر کے فرمایا: یا عبدالرحمن! اَنْتَ امین اللّٰہ، اے عبدالرحمٰن تم اللہ کے امین ہو۔ تمہارا نام آسمان میں بھی امین ہے۔ (کنز العمال: ۲۵۵۵۴)

۱۷۲۔ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ (سب مسلمانوں کے سردار)

سیدِ دو عالم ﷺ بھی السَّیِّد تھے، آپ ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہر مسلمان کو اس کے درجہ ایمان کی بناء پر سیادت ملتی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہٗ کی بیوی ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت عقبہ سے پوچھا کیا (یہ بات صحیح ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے تم سے فرمایا تھا کہ تم عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہٗ سے نکاح کر لو، جو "سیدُ المسلمین" ہیں؟ تو ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں بے شک، حضور ﷺ نے مجھ سے یہی ارشاد فرمایا۔

(سیر اعلام النبلاء عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہٗ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہٗ کو سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ لقب عطا فرمایا تھا۔ بلاشبہ یہ ان کی اعلیٰ درجہ کی فضیلت و منقبت ہے۔

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ۔

۱۷۳۔ اَحَدُ السِّتَّۃِ (چھ اہل شوریٰ میں سے ایک)

یہ لقب ان چھ حضرات کا ہے جن کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد ان میں سے کسی کو بھی امیر المؤمنین بنایا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ ان سے محبوبِ کبریاء ﷺ آخری وقت تک خوش رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہٗ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں

Marfat.com

نے حضرت محمد ﷺ کے مصلٰی پر آپ ﷺ کی زندگی میں نماز پڑھائی۔

(اسد الغابہ، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ)

ملاحظہ: اَصْحَابُ السِّتَّۃ رضی اللہ عنہم کی ایمان افروز کہانی پڑھنے کی لیے لقب نمبر ۱۹۲ ضرور دیکھئے)

۱۷۴۔ وَكِيْلُ اللّٰهِ (اللہ کے وکیل)

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: (عبدالرحمٰن بن عَوْفٍ وَكِيْلُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ زمین پر اللہ کے وکیل ہیں۔ یعنی اللہ کی بات کرتے ہیں اور اللہ کا دیا مال اس کے بندوں پر خرچ کرتے ہیں۔ (الریاض النضرۃ ج ۱۔ ۳۱۷)

۳۲ یا ۳۶ ہجری کے دوران مدینہ منورہ میں بعمر پچھتر سال وفات پائی اور دنیا سے جاتے وقت راہِ خدا میں خرچ کرنے کی شان اپنے پورے جوبن پر تھی جس سے مدینہ کے غرباء مالدار ہو گئے، آخری دن بھی اہل بدر کو چار چار سو دینار دیے۔

۱۷۵۔ حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ القرشی الزہری

بَدرِی، صَاحِبُ الشَّجَرَۃِ اور اَحَدُ السِّتَّۃِ القاب کے حامل تھے۔

(سیرۃ اعلام النبلاء، سعد رضی اللہ عنہ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ، اَلْمُھَاجِرُ (قرآنی لقب) کیساتھ ساتھ آٹھویں نمبر پر اَلْعَشَرَۃُ الْمُبَشَّرَۃ جیسا ممتاز لقب محبوبِ خدا ﷺ سے حاصل کیا، وہ زہری قبیلہ سے تھے، اس لیے وہ حضور ﷺ کے ماموں لگتے تھے، احد کے دن حَارِسُ النَّبِیِّ ﷺ تھے۔ (دیکھئے لقب نمبر ۴۳)

۱۷۶۔ خَالُ النَّبِیِّ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے ماموں)

آنحضور ﷺ تشریف فرما تھے، سامنے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ آتے ہوئے نظر آئے، آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس مجلس میں) فرمایا: هٰذَا خَالِیْ فَلْیُرِنِیْ خَالَهٗ وہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص ایسا (ہے جو ان جیسا اپنا) ماموں مجھے دکھائے۔

(الترمذی باب مناقب سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص عن جابر رضی اللہ عنہ کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۰۸۵، معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لابی نعیم ج ۲، ۳۶۵)

Marfat.com

آپ ﷺ کو ان کے ماموں ہونے پر فخر تھا اس لیے ان کا لقب خَالُ النَّبِی ﷺ معروف ہوگیا۔ ان کے اس لقب میں حضور ﷺ کے ایک اور ماموں شریک ہیں سیدنا حضرت وہب رضی اللہ کو بھی خَالُ النَّبِی ﷺ کہا جاتا تھا۔ نسبت حبیب ﷺ کا یہ فخریہ لقب صحابہ رضی اللہ عنہم میں معروف تھا۔ جامع الاحادیث کی حدیث نمبر (۱۸۸۴۲) اس طرح شروع ہوتی ہے۔ عَنْ وھْبٍ رضی اللہ عنہ، "خَالِ النَّبِی ﷺ"

(مؤطا امام محمدؒ، ج۳، ۱۷۰)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس لقب کا تذکرہ "الوافی بالوفیات" میں یوں ہے "سَعْدٌ کَانَ مِنْ اَخْوَالِ النَّبِی ﷺ۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ماموں میں سے تھے) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ان تمام اخوال نبی ﷺ میں ایک مقام رفیع حاصل ہے۔

۱۷۷۔ اُحُدِیْ.....اَلْمُؤمِنُ (اُحد میں شامل ہونے والے المومن)

احد میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پہلو میں کھڑے تھے۔ حضور ﷺ اپنے ترکش سے تیر نکال کر انہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے: یَاسَعد اِرْمِ فِدَاكَ اَبِی وَاُمِّی'
اے سعد تیر چلا، میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔

(کنز العمال: ۳۶۶۴۹، فتح الباری کتاب المناقب سعد رضی اللہ عنہ)

۱۷۸۔ فَارِسُ الاِسْلام: فاتح عراق ومدائن

ابواب الجہاد والسیر میں ہر گھڑ سوار "اَلْفَارِسُ" ہے لیکن فَارِسُ الْاِسْلام فَارِسُ النَّبِی ﷺ اور فَارِسُ الرَّسُوْل ﷺ لقب کے مستحق حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے دلاورانِ اسلام ہی ہیں ان حضرات کے تذکرہ القاب میں ان کے اس جہادی لقب کا ذکر ضرور آتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے متعلق رجال حول الرسول کے مصنف لکھتے ہیں۔
اَنَّهٗ اَلْفَارِسُ یَوْمَ بَدْرٍ، وانه فَارِسُ یومِ اُحد، والفَارِسُ فِیْ کُلِّ مَشْھَدٍ
یعنی وہ ہر غزوہ میں "الفارس" ہوتے تھے۔

Marfat.com

۱۷۹۔ مُجَابُ الدَّعْوَاتِ (جن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں)

ان کی دعاؤں کی قبولیت کی بہت شہرت تھی اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی دیگر القاب کے ساتھ "مُجَابُ الدَّعْوَاتِ" کا ذکر بھی ضروری سمجھتے تھے۔ ان کے تعارف میں لکھا ہے:

ایک دن انہوں نے نبی رحمت ﷺ سے "مُسْتَجَابُ الدَّعْوَاتِ" بننے کی درخواست کی۔ حضرت محمد ﷺ نے دعا بھی کی اور فرمایا رزقِ حلال کا اہتمام رکھو! چنانچہ یہ صحابی دعاؤں کی قبولیت کے سلسلہ میں معروف تھے۔ جب وہ کوفہ کے گورنر تھے تو ابوسعدہ نامی شخص نے دربارِ عمری رضی اللہ عنہ میں ان کی جھوٹی شکایات کیں کہ (۱) یہ نماز درست نہیں پڑھتے (۲) جہاد نہیں کرتے (۳) انصاف نہیں کرتے، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر عرض کی! اے اللہ! یہ شخص جھوٹا ہے تو اسے لمبی عمر، لمبا فقر دے اور اسے کسی بڑے فتنہ میں مبتلاء کر دے! چنانچہ ان تینوں دعاؤں کی قبولیت ہزاروں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی وہ شخص بہت بوڑھا ہو کر فقر و فاقہ سے پریشان حال لڑکیوں کو چھیڑتا پھرتا تھا، کوئی احوال پوچھتا تو کہتا: مجھے سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لے بیٹھی ہے۔

(شرح الشفاء ج۱ ص۶۶۲)

ان کے لقب نمبر ۱۷۲ کے ساتھ لقب ۱۷۹ کی تصدیق اس عبارت سے بھی ہوتی ہے۔

كَانَ مِنْ اَخْوَالِ النَّبِي ﷺ ...... وَكَانَ مُسْتَجَابُ الدَّعْوَة ...... ويُقَالُ لَه، فَارِسُ الإِسْلام۔

ان کےؓ اس لقب خاص کی تصدیق تقریباً ۲۵ کتب احوال و آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہوتی ہے۔ (مستدرک حاکم، معرفة الصحابہ رضی اللہ عنہم، جز ۱۱، ص ۲۵۴)

۱۸۰۔ رُجُلٌ صَالِحٌ (نیک آدمی) حَارِسُ النَّبِي ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے پہریدار)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ شروع میں مدینہ آئے تھے تو ایک شب حضور ﷺ کی نیند اچاٹ ہوگئی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کاش آج رات کوئی آج رجل

Marfat.com

صالح (نیک آدمی) پہرہ پر ہوتا! اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی، آنحضرت ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کی، سعد رضی اللہ عنہ! فرمایا: کس لیے آئے ہو؟ عرض کی: میرے دل میں آنحضرت ﷺ کی نسبت خوف پیدا ہوا لہٰذا میں پہرہ دینے کے لیے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی پھر سو گئے۔

(اسد الغابہ، ذکر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ)

اس کے علاوہ جنگ احد میں ان کو آپ ﷺ کی پہرے داری کے فرائض کی انجام دہی کی وجہ سے حارِسُ النبی ﷺ کا لقب ملا، یہ لقب آپ ﷺ کے محافظ صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے خاص تھا مثلاً: صخر بن جَبْرَ الْاَنصَارِی رضی اللہ عنہ کَانَ حَارِسُ النَّبِیِّ ﷺ (الاصابہ، خا بعدھا صاد)
اس لقب کے دیگر مستحقین کے لیے دیکھیے لقب نمبر ۴۳۔

۱۸۱۔ اٰخِرُ الْعَشَرَۃَ الْمُبَشرَۃ، اٰخِرُ الْمُھَاجِرِیْن

باختلافِ سنین، ۵۱، ۵۴، یا ۵۸ ہجری تقریباً اَسی (۸۰) سال کی عمر میں وادی عتیق میں (جو مدینہ منورہ سے سات میل کے فاصلے پر واقع ہے) وفات پائی۔ ان کے متعلق معروف ہے ان کو اٰخِرُ الْعَشَرَۃَ الْمُبَشرَۃ کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ جب دنیا سے گئے تو دنیا میں کوئی ایک صحابی ایسا نہ رہا کہ جسے عَشَرَہ مُبَشَّرہ کہا جاتا ہو۔ اور نہ ہی ایسا صحابی باقی رہا جسے اَلْمُھَاجِرُ لقب حاصل ہو۔ ان کی وفات کے بعد دنیا مہاجرین سے خالی ہوگئی۔ (الریاض النضرہ ج۱، ۳۲۷)

۱۸۳۔ حضرت ابوالاعور سعید بن زید رضی اللہ عنہ القرشی

اُحدی لقب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، ان کے والد زید رضی اللہ عنہ بھی اور سعید خود بھی دین حنیف پر تھے، اور جب حضور ﷺ الْعَشَرَۃ الْمُبَشرَۃ کے نام لے رہے تھے اس وقت نویں نمبر پر ان کا نام بھی ارشاد ہوا اور وضاحت فرمائی کی حضرت سعید رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء سعید رضی اللہ عنہ بن زید)

۱۸۴۔ "اَلْحَنِیْفُ" (یکسو)

کفر و عصیاں کے گہرے اندھیروں میں جن لوگوں کی فطرت توحید سے آشنا اور شرک سے بے زار ہوتی ہے ان پر حنیف قرآنی لقب صادق آتا ہے، حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے والد بھی حنیف

Marfat.com

تھے، یہی رنگ حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی طبیعت پر رہا اس لیے وہ سعید رضی اللہ عنہ حنیف بن حنیف ہیں۔ اس قسم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اَلْحَنِیف لقب دیا جاتا تھا۔

(دیکھئے لقب نمبر ۳۱۸ الاستیعاب سعید رضی اللہ عنہ بن زید)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ اعزازی بدریین میں شمار ہیں۔ (اسد الغابہ سعید بن زیدؓ)

۱۸۵۔ مُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ (جن کی دعائیں قبول ہوتیں)

حُبِّ رسول ﷺ زہد و تقویٰ اور کثرتِ عبادت کی بدولت حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو ''مُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ'' کا درجہ حاصل ہو گیا تھا، (اُسد الغابہ، سعید بن زید رضی اللہ عنہ)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے لیے بھی یہ لقب استعمال ہوا۔ وَكَانَ مُجَابُ الدَّعْوَةِ مِنْ نُبَلَاءِ الْمَدِينَةِ۔ اور وہ مُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ، مدینہ کے عقل مند ترین آدمیوں میں سے تھے۔ مروان بن الحکم جو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا اس کے پاس اروی قیاس نامی ایک بڑھیا گئی تھی اس نے آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی کہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میری زمین غصب کر لی ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ علالت کے باوجود عدالت میں آئے اور دعا کی: الٰہی! وہ گمان کرتی ہے کہ اس پر ظلم ہوا، پس اگر وہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کے گھر کے کنویں میں گرا دے اور مسلمانوں پر میرے حق کو بخوبی واضح کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اول اس جھوٹی عورت کی بینائی زائل ہوئی، پھر ایک دن چلتے چلتے اپنے ہی مکان کے کنویں میں گر پڑی، وہی کنواں اس کی قبر بن گیا۔ اس کے بعد مدینہ میں یہ ضربُ المثل معروف ہوئی۔ اَعْمَاكَ اللهُ كَمَا اَعْمَى الاروى ''خدا تجھے اندھا کرے جیسا کہ اروی کو اندھا کیا۔

(اسد الغابہ سعید بن زیدؓ)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ جنگِ بدر کے سوا تمام غزوات میں مردانگی و شجاعت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہمرکاب رہے (بدر میں آپ ﷺ نے ہی ان کو جنگی مہم کے سلسلے میں شام بھیجا تھا۔ اس لیے ان کو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح) اعزازی بدری ہونے کا شرف ملا۔

(سیر الصحابہؓ، جلد دوم، حصہ مہاجرین ص ۱۸۴)

Marfat.com

۱۸۶۔ صَاحِبُ الشَّجَرَة (اَلْمُؤْمِنُ) ۱۸۷۔ اَسدُ اليَرمُوك

یہ وہ لقب ہے جو ان حضرات مجاہدین کو ملا تھا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ۶ ہجری میں عمرے کا ارادہ کیا تھا، اس سفر اور بیعت میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید بھی شریک تھے۔ اس کو غزوہ حدیبیہ اور بیعتِ رضوان کہا جاتا ہے، اور اس کے شرکاء کو اَصْحٰبُ الشَّجَرہ کہا جاتا ہے۔ تفصیل لقب نمبر ۲۵ میں گذری۔ حضرت سعیدؓ وہ مجاہد ہیں کہ یرموک کی لڑائی میں ان کی رائے، تدبر اور بہادری کے کارناموں نے ان کو اسد الیرموک لقب کا مستحق بنایا۔

(معجم الالقاب، اسد)

۱۸۸۔ عَاشِرُ عَشَرَة رضی اللہ عنہ، صَاحِبُ حِرَاء رضی اللہ عنہ

(عشرہ مبشرہ سے متعلق معروف حدیث المعجم الاوسط جز ۸ صفحہ ۱۴۷) میں بھی منقول ہے۔ اس روایت کے راوی کا اندازِ کلام یہ ہے۔

سَعِيد بْن زَيد اِنَّهٗ كَانَ عَاشِرُ عَشَرة رَضِىَ الله عنهم مَعَ رَسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلٰى حِرَاء فَتَحَرَّك حِرَاء۔

اس سند میں ان کے عَاشِر عَشَرہ لقب کے دو مفہوم یہ ہیں۔

(۱) وہ دسویں نمبر پر عشرہ مبشرہ جماعت کا حصہ ہیں۔

(۲) حراء پہاڑ پر حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دس صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے جن کو آپ ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی تھی، اس پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے اسے سکون کا حکم دیا، اس وقت موجود دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا لقب امتیاز ''اَلْعَشْرَةُ المُبَشَّرہ'' ہے ان ہی حضرات کا دوسرا لقب اَصْحَابُ حِرَاء'' ہے، حضرت سعید رضی اللہ عنہ ان میں سے ایک ہیں۔

ملاحظہ: مدینہ کے قریب عقیق ایک جگہ کا نام ہے جمعہ کے دن وہاں موجود تھے کہ بلاوا آ پہنچا، غسل اور کفن کے بعد جسد اطہر مدینہ شہر میں لایا گیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قبر میں اتارا۔ (الوافی بالوفیات، ۱۵/ ۱۳۸)

Marfat.com

۱۸۹۔حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ الجراح رضی اللہ عنہ فہری

وہ عَشَرہ مُبَشَّرہؓ میں دسویں نمبر پر ہیں۔سابق الاسلام، بدری، احدی، اور صاحب الشجرۃ القاب کے مصداق ہیں۔(اسد الغابہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ)

۱۹۰۔ذُوالْھِجْرَتَیْن(جنہیں دو ہجرتیں نصیب ہوئیں)

معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لابی نعیم جزء۴ص۳۸۶ پر ہے کہ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اپنی دونوں (حبشہ اور مدینہ کی) ہجرتوں کی وجہ سے اس معزز لقب ''ذُوالْھِجْرَتَیْن' سے معروف تھے۔

۱۹۱۔اَمِیْنُ الاُمَّۃ(اُمّتِ محمدیہ ﷺ کے امین)

۱۹۲۔اَمِیْرُ الْاُمَرَاء(امیروں پر امیر)

۹ھ میں ساٹھ آدمیوں پر مشتمل اہل نجران کا ایک وفد عاقب اور سید کی سرکردگی میں بڑی شان وشوکت سے مدینہ آیا اور معمولی سوالات و جوابات کے بعد مسلمان ہوگیا، اور عرض کی :یارسول اللہ ﷺ!ہمارے ساتھ اپنا ایک صحابی بھیج دیجئے، جوایسا شخص ہو کہ یُعَلِّمُنَا السُّنَّۃَ وَالاِسلام(ہمیں سنت اور اسلام کی تعلیم دے سکے) آپ ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یہ اس اُمت کے امین ہیں۔(مسلم باب فضائل ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ) پھر اہل نجران کو مخاطب ہوکر فرمایا اَبعَثُ مَعَکُمُ القَوِیُّ الاَمِینُ (الریاض النضرۃ، ذکر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ) ترجمہ: میں تمہارے ساتھ طاقت ور اور امانت دار شخص کو بھیج رہا ہوں۔اس کے بعد وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں اَلْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ لقب سے معروف ہوگئے تھے۔ (الاستیعاب عامر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ) ایک موقعہ پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اس امت کے امین حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہیں۔(اسد الغابہ عامر بن عبداللہ) اس کے بعد ان کو اَمِیْنُ الْاُمَّۃ لقب سے نوازا گیا اور وہ اسی ذی وقار لقب کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں معروف رہے۔

(سیر اعلام النبلاء ابوعبیدہ بن الجراح)

امانت کی حفاظت کے لیے امین کا طاقت ور ہونا بہت ضروری ہے کہ اس کے پاس محفوظ

Marfat.com

امانت میں کوئی خیانت نہ کر سکے۔

چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب بھی امین الوحی ہے، ان کے متعلق بھی فرمایا: ذِی قُوَّۃٍ (یعنی وہ قوت والے ہیں (التکویر:۲۱،۲۰)

رُوحُ الامین علیہ السلام کے اس قرآنی لقب کی روشنی میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھی اَلْقَوِیُّ الْاَمِیْن لقب دیا گیا، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان پر جاری ہوا۔

۱۹۳۔ اَثْرَمُ الثَّنِیَّتَیْن (دو گرے ہوئے دانتوں والے)

ان کا یہ لقب اس لیے معروف ہوا کہ جنگِ احد میں ان کے سامنے کے دو دانت (نبی اکرم ﷺ کے چہرے سے خود کی کڑیاں نکالتے وقت) کام آ گئے تھے۔ مؤرخین لکھتے ہیں کہ ان کو دیکھنے والے کہا کرتے تھے کہ ان دانتوں کی شہادت کے بعد ان کے حسن میں مزید نکھار آ گیا۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ)

۱۹۴۔ اَلْعَامِلُ الزَّاہِدُ۔ رَأْسُ الْاِسْلَام

یرموک میں ایک اچھا نظام امارت قائم کیا اور خود دنیا سے بے رغبت رہے، اس لیے ان کا لقب اَلْعَامِلُ الزَّاہِدُ دنیا سے بے رغبت گورنر) معروف ہو گیا۔ (حلیۃ الاولیاء، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) اس شان کے ساتھ حکومت کی کہ اسلام کا چرچا ہو گیا، ان کارہائے نمایاں کی وجہ سے رَأْسُ الْاِسْلَام لقب پایا اور طاعون کی بیماری میں شہادت کا درجہ پایا۔ (سیر اعلام النبلاء ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ)

۱۹۵۔ نِعْمَ الرَّجُل: (اچھا آدمی) سات صحابہ رضی اللہ عنہم کا انبیائی لقب

یہ لقب بعض خوش نصیب صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، کیا ہی اچھے آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ بھی کیا ہی اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی کیا ہی اچھے آدمی ہیں، اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بھی کیا ہی اچھے آدمی ہیں، عمرو بن الجموع رضی اللہ عنہ بھی کیا خوب آدمی ہیں۔ (مشکوٰۃ، باب المناقب) یہ پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی ایک ہی حدیث میں آئے، ایک جگہ ہے۔ (نِعْمَ الرَّجُل ابو دَرداء (کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۵۸۹) نِعْمَ الرَّجُل عَبْدُاللّٰہ بن رَواحہ (کنز العمال، حدیث نمبر ۳۳۵۸۹) اس طرح یہ وہ سات صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو سیدنا محمد عربی علیہ السلام کی نظر میں نِعْمَ الرَّجُل (اچھے انسان) لقب کے مصداق قرار دیے

Marfat.com

گئے۔ یہ قرآنی اور انبیائی لقب ہے، اللہ فرماتے نِعْمَ الْعَبْدُ (سورۃ ص: ۳۰) حضرت سلیمان علیہ السلام اچھے انسان ہیں۔ اور حضور ﷺ نے جن صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے "نِعْمَ" استعمال فرمایا وہ کس قدر اچھے ہوں گے؟

۱۹۶۔ اَمِیْرُ الْاُمَرَاء (امیروں پر امیر) اَمِیْرُ الصَّوَّاف

یہ لقب مسلم بادشاہوں کی طرف سے بڑا اعزاز سمجھا جاتا تھا، اور ہر حکومت کی فوج میں ایک شخص کئی امیروں کے اوپر نگران امیر ہوتا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ لقب سب سے پہلے عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں ملا، جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو دمشق پر، حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ کو اردن پر، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو فلسطین پر مامور کیا۔ تو ان کو حکم دیا کہ جب تم سب جمع ہو جاؤ تو تم پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ امیر ہوں گے۔ (سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم ج ۱ ص ۱۶۹) سب سے پہلے یہ لقب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ملا۔ (سبل الہدیٰ، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) ایک موقعہ پر ان کے عہدے کا نام اَمِیْرُ الصَّوَّاف رہا (الاعلام الذرکلی، سفیان رضی اللہ عنہ بن عوف)

ملاحظہ: اَلْعَشَرَۃُ الْمُبَشَّرَۃ کے انفرادی القاب وخطابات کا سلسلہ مکمل ہوا، آگے باب نمبر ④ سے الف بائی ترتیب کے ساتھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے القاب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

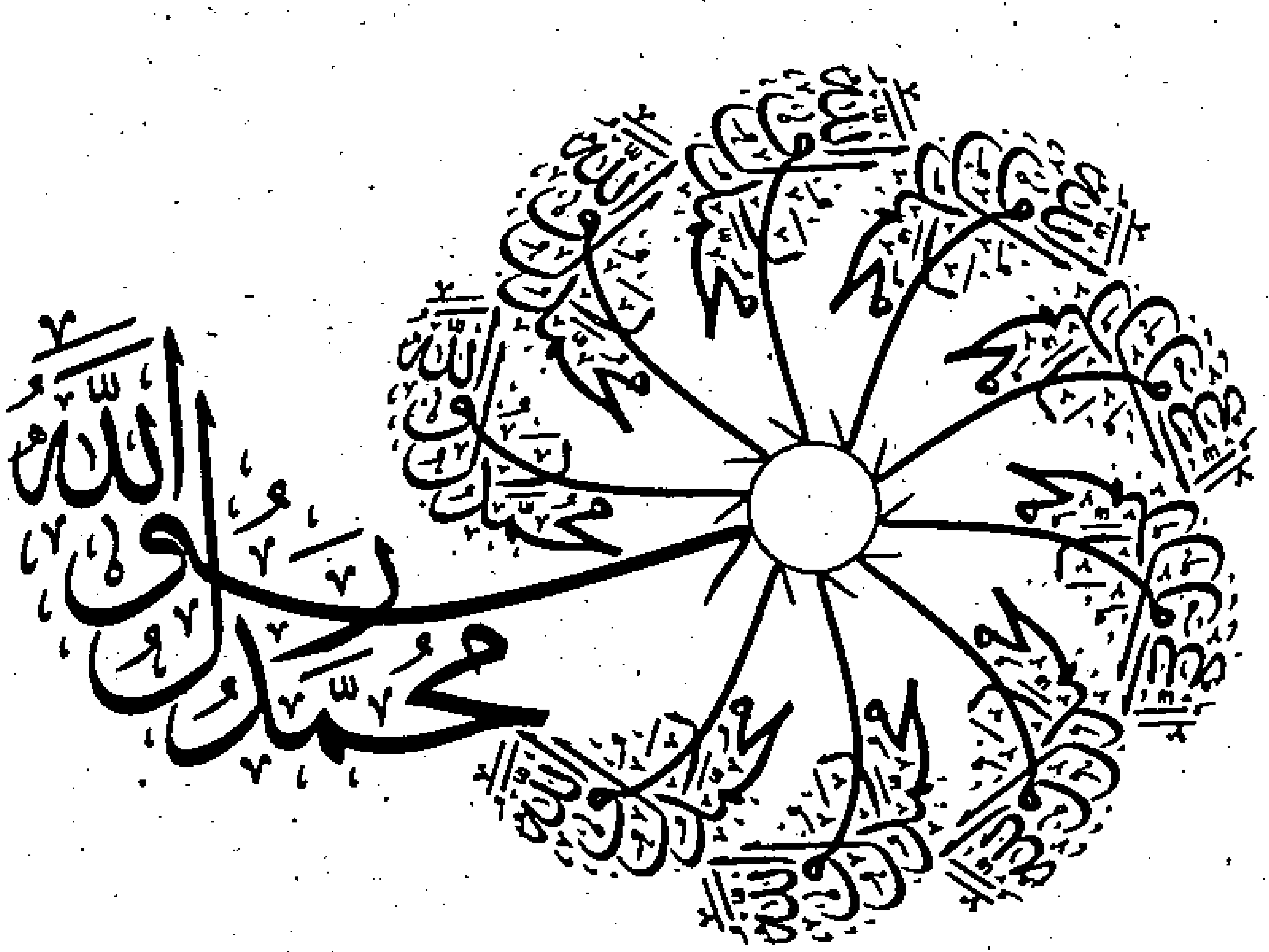

Marfat.com

باب: ۴

القابِ صحابہ رضی اللہ عنہم، بترتیب حروف تہجی

۱۹۷۔ حضرت ابوموسیٰ عبداللہ رضی اللہ عنہٗ بن قیس الاشعری

ابطالِ اسلام اور فاتحینِ ممالک اسلامیہ میں ان کا نام شمار ہوتا ہے۔

(الاعلام الذرکلی، ابوموسیٰؓ)

اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ: (قبولِ اسلام میں سبقت لے جانیوالے)

یمن سے مکہ میں آ کر اسلام قبول کر لیا، پھر چین سے نہیں بیٹھے اسلام کی دعوت جاری رکھی، اور اپنے علاقے کے زبید وعدن (یمن) میں قبیلہ اشعری کو اسلام کی طرف مائل کیا۔

ذُوالْھِجْرَتَیْن (دو ہجرتوں والے) صَاحِبُ السَّفِیْنَۃِ

قبول اسلام کے بعد یمن سے ایک پورا قافلہ مدینہ حاضری کے لیے آ رہا تھا کہ ان کی کشتی نے حبشہ جا پہنچایا، پھر حبشہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر کے ذوہجرتین لقب حاصل کیا، اور صَاحِبُ السَّفِیْنَۃِ کہلائے، ان کی یہی کہانی ان کی اپنی زبانی پڑھنے کے لیے لقب نمبر ۱۹۔۲۰ کو ضرور پڑھیں۔

اَلْقَارِئُ اَلْمُعَلِّمْ (استاد) اَلْمُقْرِئُ

وہ عہدِ نبوی ﷺ کے اندر یمن میں اسلامی علوم وفنون کے ماہر استاد مقرر ہوئے۔ اسی وجہ سے حلیۃ الاولیاء میں ان کا ایک ذی وقار لقب اَلْمُعَلِّمْ بھی لکھا ہے وہ بہت ہی خوش الحان تھے۔ اس لیے اَلْقَارِئُ لقب تھا، ان سے لوگ قرآن کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس لیے اَلْمُقْرِئُ اور اَلْمُعَلِّمْ کے ذیشان لقب سے ملقب تھے۔ (الاعلام الذرکلی ابوموسیٰ رضی اللہ عنہٗ)

اَلْعَامِلُ (نبوی ﷺ بیت المال کے امین) اَلْقَاضِی

جب یہ مدینہ آئے تو قرآن کریم اور فقہ اسلامی کے مفاہیم پر وہ مہارت حاصل کی، جو ایک قوم کی رہبری کے لیے ضروری تھی، جب آپ ﷺ کو ان کی شرافت ونجابت اور قائدانہ

Marfat.com

صلاحیتوں کا یقین ہوگیا تو اپنا اَلْعَامِلُ بنا کر یمن کو روانہ فرمایا، صاحب حلیہ لکھتے ہیں اَلْعَامِلُ الْمُعَلِّم صَاحِبُ الْقِرَاءَة ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی طرف سے یمن کے گورنر اور استاد مقرر ہوئے اور وہ قراءۃ و تجوید کے ماہر تھے۔ (الاعلام للذرکلیؒ ابوموسیٰؓ)

اَلْعَامِلُ: قرآنی لقب ہے، اس کی تحقیق کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۴۰، یہ صرف حصول زکوٰۃ کے عامل نہ تھے ایک معلم کی حیثیت سے یمن والوں کے استاد بھی تھے۔ اور اَلْقَاضِیُّ (فیصلے کرنے والے) بھی تھے اور اہل مدینہ میں بھی ان کا شمار قضاۃ کی معزز جماعت میں ہوتا تھا۔ (المستدرک علی الصحیحین مناقب ابی بن کعب)

۱۹۸۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن الحارث الانصاری الاوسی

یہ حضرت ابوسفیان بن صخر حضور ﷺ کے چچا کے علاوہ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اکثر القاب کے پس منظر میں ان کی قربانیاں موجود ہیں، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بھی بدر و احد میں شرکت کی اس وجہ سے احدی اور بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ (الاصحابہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ)

اَبُو الْبُنَات (بچیوں کے والد) شہیدِ اُحد

حضرت سفیانؓ نے اُحد میں شرکت کی تو کہنے لگے: میں لڑوں گا پھر اپنی بچیوں کے لیے گھر جاؤں گا، جب گھمسان کی جنگ ہوئی، تو دعا کی: اے اللہ! میں تیرے رستے میں مرنا چاہتا ہوں، اپنی بچیوں کے پاس واپس نہیں جانا چاہتا، یہ کہا اور لڑتے لڑتے جان دے دی، نبی کریم ﷺ کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو ان کی تعریف فرمائی، بچیوں سے غیر معمولی محبت کے اظہار کی وجہ سے ان کو اَبُو الْبُنَاتِ لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (الاصابہ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن الحارث نزھۃ الالباب فی الالقاب، حرف الباء) الاصابہ میں ہے کہ ان کو اسی غزوہ میں آخری لقب الشَّهِيْد نصیب ہوگیا۔

۱۹۹۔ حضرت ابوحمزہ انس رضی اللہ عنہ بن مالک الانصاری، خزرجی

ان کے خادمُ النبی ﷺ لقب کا ذکر تو روایت و اسناد حدیث میں بھی آتا ہے، (بخاری ۳۶۲۷)، ان کے القاب: الامام، المُفْتِی، المُقْرِئُ، المُحَدِّث، اور روایۃُ الاسلام ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۲۰۰۔ ذُوالاُذُنین (دو کانوں والے) اُنیس (چھوٹا انس)

جب وہ کم عمر تھے، اس وقت سے ہی خدمتِ نبوی ﷺ میں والدین نے ان کو دربارِ رسالت کے لیے وقف کر رکھا تھا، بعض اوقات آپ ﷺ انکو یا اُنیس اور کبھی ذُوالاُذُنین کہہ کر مخاطب ہوتے تھے۔

(فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، ۳۹۲۱)

انکی والدہ نے جب حضور ﷺ کی خدمت میں ان کو پیش کیا، تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا اُنیس ہے جو آپ ﷺ کی خدمت کے لیے حاضر ہے، (فضائل الصحابہؓ ۱۴۳۳)

آپ ﷺ بھی ان کو اُنیس (چھوٹے انس) کہہ کر بلایا کرتے تھے۔

۲۰۱۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالک خدری رضی اللہ عنہ

کمسن صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے ہیں یتیم ہونے کی وجہ سے حضور ﷺ کی شفقتوں کو خوب سمیٹا۔ اور صُفّہ کی درس گاہ سے الامام (اُمت کے قائد) مُفتی المدِینہ (شہر نبوی ﷺ کے مفتی) جیسے عظیم القاب کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم میں عزت پائی۔

(سیر اعلام النبلاء، سعد بن مالک رضی اللہ عنہ)

نَجِیبُ الاَنصَارِ رضی اللہ عنہم (انصار رضی اللہ عنہم کے مخلص وشریف)

حضرت محمد ﷺ کے خصوصی طلبہ علم میں سے ہیں، اور بہت زیادہ وقت صُفّہ پر آپ ﷺ کی نگرانی میں گزارتے تھے، اس لیے ان کو یہ لقب ملا۔

(الاستیعاب، سعد رضی اللہ عنہ بن مالک)

ان کے اس لقب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ شریک ہیں۔

(المعین فی طبقات المحدِثین ج ۱، ۵)

ملاحظہ: صُفّہ والوں کے سارے القاب نمبر ۷۷ سے ۸۰ تک ان کو حاصل ہیں، ان نمبروں کا مطالعہ کیجئے!

۲۰۲۔ حضرت ابوکعب رضی اللہ عنہ الحارثی

انتہائی سادہ، زاہد، صابر و شاکر صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔

Marfat.com

۲۰۳۔ ذُوالاِدَاوَۃِ (برتن والے)

ایک ہی برتن تھا، جس سے دودھ پی لیتے، اسی میں سالن لے لیتے، اسی سے وضو کر لیتے، اس لیے ان کا یہ لقب زبان زدِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہو گیا۔ (الاصابہ، ابو کعب رضی اللہ عنہ الحارثی)

۲۰۴۔ حضرت ابورُہم کلثوم بن الحُصَین غفاری رضی اللہ عنہ

وہ شجری اور اُحدی لقب صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (اسد الغابہ، ابورہم رضی اللہ عنہ)

۲۰۵۔ اَلْمَنْحُوْرُ (جن کے سینے پر زخم آیا اور نبی ﷺ نے دم کیا)

۳ ہجری میں اُحد کی لڑائی پیش آئی تو حضرت ابورہم رضی اللہ عنہ اپنے وطن سے آ کر اس میں بڑے جوش سے شریک ہوئے، پامردی سے لڑے عین معرکہ کارزار میں ایک تیر سینے میں لگا، جس سے سخت زخمی ہو گئے اور نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضور انور ﷺ نے لعابِ مبارک لگایا یہ فوراً ہی ٹھیک ہو گئے۔ سینے پہ زخم والے شخص کو مَنْحُوْر کہا جاتا ہے۔ اس لیے ان کو بھی ''اَلْمَنْحُوْرُ'' لقب سے یاد کیا جاتا ہے، (اسد الغابہ، ابورہم رضی اللہ عنہ)

۲۰۶۔ خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (اللہ کے رسول ﷺ کے خلیفہ)

ان کو یہ لقب دو مرتبہ ملا (۱) جب حضور ﷺ عمرۂ قضاء پر تشریف لے گئے اور (۲) جب آپ فتح مکہ کے لیے تشریف لے گئے تو مدینہ کے تمام اہم کاموں پر ان کو اپنا خلیفہ (نائب) مقرر فرمایا، (الاستیعاب، کلثوم بن حصین رضی اللہ عنہ)

۲۰۷۔ خُلَفَاءُ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَدِیْنَۃِ (مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے خلفاء)

یہ خُلفاء ثَلٰثۃ عَشَر (۱۳ خلفاءؓ) وہ حضرات ہیں جن کو اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ کے اندر مدینہ شریف میں نماز، تعلیمات، فیصلوں، ضعفاء کی اعانت، معذورین کی فلاح، عورتوں کے تحفظ، بچوں کی نگرانی اور مجاہدین کے اہل خانہ کی ضروریات اور دیگر شہری معاملات کے حل کے لیے ان دنوں کے لیے خلیفہ بنایا، جن ایام میں آپ ﷺ اُحد، بدر، تبوک، اور حنین وغیرہ (۷ غزوات) میں جہاد کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ (زاد المعاد، جواز القتال فی الاشہر الحرام)

Marfat.com

وہ تیرہ حضرات یہ ہیں۔

1. حضرت عمرو بن قیس (ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) نابینا صحابی مؤذن رسول ﷺ: ان کو تیرہ مرتبہ مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔ (اسد الغابہ، عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ)
2. حضرت عویف رضی اللہ عنہ بن الاضبط (اسد الغابہ، عویف رضی اللہ عنہ)
3. حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، اُحدی، بدری: اُن کو غزوۂ قرقرۃ الکدر یا غزوۂ تبوک میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ (اسد الغابہ، ذکر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ)
4. حضرت ابولبابہ رفاعہ رضی اللہ عنہ بن المنذر: ان کو غزوۂ سویق میں مقرر فرمایا،

(اسد الغابہ، ابولبابہ رضی اللہ عنہ)

5. حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن الاسد رضی اللہ عنہ: ان کو غزوۂ عشیرہ میں (لاستیعاب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ)
6. حضرت ہبیرۃ رضی اللہ عنہ بن سبل بن العجلان: ان کو مکہ میں اس دن اپنا خلیفہ بنایا، جب آپ ﷺ طائف تشریف لے گئے تھے۔ (الاستیعاب ہبیرہ رضی اللہ عنہ بن سبل)
7. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ: ان کو غزوۂ بدر میں بھی آپ ﷺ نے بیٹی کی تیمارداری اور دیگر امور کے لیے مدینہ چھوڑا اور غزوۂ ذات الرقاع میں بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔
8. حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ: ان کو غزوۂ مریسیع یا بنی المصطلق میں خلیفہ مقرر فرمایا۔

(المواھب اللدنیۃ، غزوۂ بنی مصطلق، الوافی بالوفیات، زیدؓ بن حارثہ)

9. حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ: ان کو بھی غزوۂ بدر الموعد میں خلیفہ بنایا۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۱۹۲)

10. حضرت ابورہم رضی اللہ عنہ المخورجن کا ابھی ذکر ہوا۔ ان کو عمرۂ قضاء اور فتح مکہ میں اہل مدینہ کیلئے اپنا نائب مقرر فرمایا (الاستیعاب کلثوم رضی اللہ عنہ بن حصین)
11. غزوۂ تبوک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
12. ان کے ساتھ حضرت سباع رضی اللہ عنہ بن عرفطہ کو مقرر فرمایا۔

(شرح الزرقانی، غزوۂ تبوک)

13. حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ الابواء میں اپنا خلیفہ چنا۔

(تاریخ الخمیس، غزوۂ الابواء)

Marfat.com

۲۰۸۔ابو حارثہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

ان کے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بھی حضور ﷺ بہت محبت رکھتے تھے ان کی والدہ کا لقب خَاضِنَةُ النَّبی ﷺ تھا (معرفۃ الصحابہ، ایمن بن اُمِّ ایمنؓ)

۲۰۹۔الحِبُّ بنُ الحِبُّ (محبوبِ نبیؐ کے محبوبِ نبی بیٹے)

ان کے والد گرامی قدر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما سے حضور ﷺ کو غیر معمولی محبت تھی، اس لیے ان کا لقب حِبُّ بنُ الحِبِّ تھا (اَلسِّیْرَ ۃ الحَلِبیَّة دَعْوَۃ السِّرِیَّة)

اور حضور ﷺ نے ان کو غزوۂ بنی المصطلق میں مدینہ کا عامل اور اپنا نائب بنایا اس لیے ان کا ایک لقب خلیفۃ رسول اللہ فی المدینہ ہے۔(المواہب اللدنیہ غزوۂ بنی مصطلق)

حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے محبوب)

اللہ کے رسول ﷺ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔اس لیے ان کو یہ لقب ملا ان کے والد کو بھی یہ لقب ملا تھا۔اس لیے ان کو الحِبُّ بنُ الحِبِّ (محبوبِ خدا کے محبوب) کہا جاتا اور آج لکھا جاتا ہے۔(معرفۃ الصحابہؓ، الاستیعاب ذکر اسامہ بن زیدؓ) حضور ﷺ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ سے محبت تھی اس لیے ان کی اولاد (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ) سے بھی پیار تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد نبوی ﷺ میں ایک نوجوان کو دیکھ رہے تھے۔کسی نے پوچھا: یہ خوبرو جوان کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسامہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد رضی اللہ عنہ ہیں۔حضرت ابن عمرؓ نے کہا: آپ ﷺ ان کو دیکھتے تو ان کے باپ کی طرح انہیں بھی محبوب رکھتے۔

(بخاری کتاب المناقب ذکر اسامہ رضی اللہ عنہ)

اَلْعَالِمُ، الاَمِیْرُ الکَبِیْرُ (بڑے امیر، علم دین والے)

علمی دنیا کے دمکتے ستارے تھے اس لیے اَلْعَالِمُ لقب تھا، لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ بڑے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم پر مشتمل تھا جس پر ان کو خود نبی رحمت ﷺ نے امیر بنایا، اس لیے ان کو یہ لقب (الاَمِیْرُ الکَبِیْرُ) دیا گیا۔(سیر اعلام النبلاء، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما)

Marfat.com

۲۱۰۔ ذُوالبُطِین (بڑے پیٹ والے)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا ایک لقب ذُوالبُطِین (بڑے پیٹ والا) اس وجہ سے معروف ہو گیا تھا کہ حضور ﷺ بھی کبھی پیار سے ان کو ذُوالبُطِین فرمادیا کرتے تھے۔ (مسلم، حدیث ۱۴۰، النووی) قصرِ نبوت ﷺ میں انہیں بڑی شفقتوں سے نوازا جاتا تھا۔ وہ جنت کے پھولوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے) ساتھ حب نبوی ﷺ سے فیض یاب ہوتے تھے۔

(الاعلام الذرکلی رحمۃ اللہ علیہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ)

۲۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن نضر انصاری الخزرجی

یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں، دونوں کا لقب خاص خادمِ رسول اللہ ﷺ ہے۔ (الاصابہ انس بن النضر رضی اللہ عنہ)

اَلصَّادِقُ الْعَهْدِ قرآنی لقب پایا۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم انس بن نضر رضی اللہ عنہ)

۲۱۲۔ صَادِقُ الْعَهْدِ (اللہ سے کیے ہوئے وعدہ کو پورا کرنے والے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک خادم رسول ﷺ فرماتے ہیں یہ آیت حضرت انسؓ بن نضر بارے میں نازل ہوئی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ، (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ: ایمان والوں میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا ہے ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے میدان احد میں جنت کی خوشبو سونگھی اور جان دے دی، اللہ نے انہیں "صَادِقُ الْعَهْدِ" قرار دیا ہے، اسی وجہ سے ان کا ایک لقب اَلْمُؤَيَّدُ بِالثَّبَاتِ ہے یعنی میدان احد میں ان کی ثابت قدمی کے لیے اللہ نے خاص مدد کی۔ (حلیۃ الاولیاء، انس بن نضر رضی اللہ عنہ، معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم ذکر انس بن نضر رضی اللہ عنہ) میدانِ احد میں دنیا سے جاتے جاتے

Marfat.com

الشَّہِیْد لقب بھی لیتے گئے۔

۲۱۳۔ حضرت عبداللہ آبی اللّحم رضی اللہ عنہ الغفاری

اپنے علاقے کے شاعر اور شریف آدمی تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمالک نام تھا۔

۲۱۴۔ آبِیُ اللَّحْم (گوشت کا انکار کرنے والے)

ان کے اس نام کی وجہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے کہ وہ غیر اللہ کے نام کا گوشت زمانہ جاہلیت میں بھی نہ کھاتے، یا ان کو طبعًا گوشت مرغوب نہ تھا وہ گوشت کھانے سے انکار کر دیتے تھے، اس وجہ سے ان کا یہ نام پڑ گیا۔

(اسد الغابہ آبی اللحم الغفاری رضی اللہ عنہ)

۲۱۵۔ حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن الاسد رضی اللہ عنہ المخزومی

اُحدی، بدری اور قدیم الاسلام القاب رکھتے ہیں۔ اصحابِ صُفّہ میں سے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے۔ اس لیے رَضِیْعُ رُسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم لقب پایا۔

(معجم الصحابہ للبغوی ابوسلمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ)

۲۱۶۔ ذُوہِجْرَتَیْن (دو ہجرتوں والے)

اس لقب کا مفہوم یہ ہے کہ راہِ حق کے ان مسافروں میں حضرت سلمہ اور ان کی اہلیہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں، جنہوں نے پہلے مکہ سے حبشہ اور پھر حبشہ سے مدینہ کی ہجرت کی۔

(اسد الغابہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ)

۲۱۷۔ خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب)

جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ عشیرہ میں تشریف لے گئے تو مدینہ کے تمام معاملات کے لیے ان کو اپنا نائب مقرر فرمایا، اس لیے ان کو یہ لقب ملا۔ (اسد الغابہ، عبداللہ بن الاسد رضی اللہ عنہ، اس لقب کی حقیقت کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۲۰۷)

Marfat.com

۲۱۸۔ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بن عتبہ

اَلسَّیِّدُ الْکَبِیْر، الشَّہِیْد القاب پائے، ان کے والد عتبہ بن ربیعہ کا لقب اہل اسلام نے اس وجہ سے شَیْخُ الْجَاھِلِیَّۃ رکھا کہ وہ بڑے سردار اور مسلمانوں کے بڑے مخالف تھے، اس نسبت سے ابوحذیفہ کو ابن شَیْخُ الْجَاھِلِیَّۃ ہی کہا جاتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بن عتبہ) اُحدی، بدری اور صاحب الشجرۃ ہیں اور السَّابِقُ الْاَوَّل ایسے کہ آپ ﷺ اس وقت تک ارقم بن ابی الارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں پناہ گزین نہیں ہوئے تھے کہ یہ اسلام لا چکے تھے۔ (طبقات ابن سعد ابوحذیفہؓ) حضرت ارقم ساتویں مسلمان تھے، اس لیے سابع سبعۃ لقب پایا۔
(الاستیعاب ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ)

۲۱۹۔ ذُوھِجْرَتَیْن (دو ہجرتوں والے)

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سرزمین حبش کی دونوں ہجرتوں میں شریک تھے، ان کی بیوی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا بھی رفیقِ سفر تھیں۔ چنانچہ محمد بن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ حبش ہی میں پیدا ہوئے تھے۔ (اسد الغابہ، ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ)

۲۲۰۔ الشَّہِیْدُ (راہِ خدا میں جان دینے والے)

آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں مسیلمہ کذاب نے یمامہ میں علم نبوت بلند کیا، دارالخلافہ سے جو فوج اس کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئی، اس میں حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بھی شریک ہوئے اور دادِ شجاعت دکھا کر ۵۴ برس کی عمر میں واصل بحق ہوئے اور الشَّہِیْدُ قرآنی اعزاز پایا۔

۲۲۱۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بدری انصاری

نام سے زیادہ کنیت معروف ہوگئی، عقبہ رضی اللہ عنہ بن عمرو نام پیچھے رہ گیا، یہ وہ واحد صحابی ہیں جن کو بدری اس وجہ سے نہیں کہتے کہ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے بلکہ اصل وجہ بدری ہونے کی یہ ہے کہ یہ مقام بدر کے رہائشی تھے، قافلہ حج میں اہل مدینہ کے ساتھ مکہ پہنچے اور مسلمان ہوئے۔

Marfat.com

۲۲۲۔ عَقَبِی (بیعت عقبہ کے شریک)

مکہ میں بیعت عقبہ کبیرہ میں شریک ہونے کی عظیم سعادت حاصل کی، اس موقع پر سرورِ دوعالم ﷺ سے بیعت کرنے والے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سب سے کم عمر تھے۔ (اسد الغابہ، ابومسعود البدری رضی اللہ عنہ) تمام عقبی صحابہ رضی اللہ عنہم السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ قرآنی لقب کے مستحق تھے۔

۲۲۳۔ اَلْحَنِیْفُ (سب مذاہب سے یکسو اور اسلام کے شیدائی)

ظہور اسلام کے ساتھ ہی جن شخصیات نے فوراً لبیک کہا تھا ان میں حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بھی تھے جو قبل از اسلام بھی توحید کے پرستار تھے۔ اور شرک سے دور تھے، تاریخِ انسانیت ایسے لوگوں کو حُنَفَاء کے لقب سے یادِ کرتی ہے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ ان میں سے ایک حنیف تھے۔ (دیکھئے لقب نمبر ۳۱۸ میں اَلْحَنِیْفُ کا مفہوم موجود ہے۔)

۲۲۴۔ حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ عنہ بن عبداللہ

صغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیے جاتے ہیں، ابھی یہ بالغ نہیں ہوئے تھے، حضور ﷺ اپنے اللہ سے جا ملے (اسد الغابہ ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ) لیکن خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے استفادہ کرتے رہے۔

۲۲۵۔ وَهْبُ الْخَيْرِ (بھلائی کے پیکر) وَهْبُ اللّٰهِ (اللہ کے نام پر فدا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ میں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں اچھا جانتے قابل اعتماد گردانتے اور ان کو "وَهْبُ الْخَيْر" کے لقب سے یاد فرماتے، اسی طرح کبھی "وَهْبُ اللّٰهِ" کہہ کر انہیں بلاتے۔ (اعلام النبلاء للذرکلی رحمۃ اللہ علیہ، ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ)

۲۲۶۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن بن صخر دوسی

حفظ حدیث کی بناء پر سَيِّدُ الْحُفَّاظ اور اَلْحَافِظ لقب پایا۔

(سیر اعلام النبلاء، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۲۲۷۔وِعَاءُ الْعِلْم (علم کے خزانے)

خود سرورِ کائنات ﷺ نے ان کی علم کی حرص، حافظے اور ان کی حاضر باشی کی داد دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

وَابوهُريرة وِعاءٌ مِّنَ الْعِلْمِ ''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو علم کا ظرف ہے۔''

(کنز العمال حرف الفاء جامع الحدیث، الہمزۃ مع الرا، جمع الجوامع حرف الہمزۃ)

حضور ﷺ نے ایک دن ان کو اَبَاهُرَيْرَةَ فرمایا تو انہوں نے اسی لفظ کو اپنا خاص نام بنالیا۔ حضور ﷺ نے بلی کے بچوں سے پیار کرنے کی وجہ سے ان کو یہ لقب دیا۔ (تاج العروس) ۱۳۷ نمبر پر ان کا لقب ''ذُوالتَّمراتِ'' بڑا دلچسپ ہے۔

۲۲۸۔صَاحِبُ الصُّفَّه (صُفّہ درس گاہ کے طالب علم)

وہ صاحبُ الصُّفّہ بھی ہیں کہ صُفّہ پر زیرِ تعلیم ضُیُوفُ النّبی ﷺ کا جو مورّخ بھی تذکرہ کرتا ہے وہ ان کو نظر انداز نہیں کرتا ان کی طلب علم کے چرچے سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں تھے۔ (اسد الغابہ، ذکر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) لقب نمبر ۱۳۷ پر شیخ المضیرۃ ان کا دلچسپ لقب ہے۔ اسی مدرسہ میں وہ اس لائق ہوئے کہ (امت نے ان کو اَلاِمَامُ، اَلْحَافِظُ، اور اَلْمُجْتَهِدُ جیسے عظیم القاب دیے۔) (سیر اعلام النبلاء، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

۲۲۹۔حضرت ابوعبداللہ سالم رضی اللہ عنہ مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ

غلام تھے، اسلام میں آئے تو سابق الاسلام، البدری، مُقَرَّبُ النَّبی ﷺ، العالم جیسے القاب پائے۔ (سیر اعلام النبلاء، سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ) حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے آزاد کیا، السَّابِقُ الْاَوَّلُ قرآنی لقب کے مستحق اس لیے قرار پائے کہ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ہجرت سے پہلے قبا مسجد میں اس لیے امام تھے کہ قرآن کریم بہت اچھا پڑھتے اور پڑھانا جانتے تھے۔ قرآن کے طفیل ان کو یہ القاب ملے۔

۲۳۰۔اَلْقَارِئُ (قرآن پڑھنے والے) اَلْمُقْرِئُ (قرآنی مدرس)

حضرت عبداللہ سالم رضی اللہ عنہ کا شمار ان اجل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے، جو قرآنِ حکیم کے حافظ، عالم، متبحر اور فن قرأت کے امام تھے۔ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ قرآن سیکھنا

Marfat.com

ہے، تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سالم رضی اللہ عنہ مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب، اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل سے سیکھو۔ (اسد الغابہ، سالم رضی اللہ عنہ مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چار حضرات پہلے درس گاہ محمدی ﷺ میں قاری بنے پھر دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ان کو آپ ﷺ نے اَلْمُقْرِئُ (قرآنی مدرّس واستاذ) کا درجہ دے کر صدائے عام دے دی کہ ان سے قرآن سیکھو۔

۲۳۱۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن صخر

ابطالِ عرب اور قائدین قریش میں سے ہیں۔

۲۳۲۔ صَاحِبُ عُقَابٍ (صاحبِ عقاب وسپہ سالار)

بہادری اور سوجھ بوجھ کی علمبرداری کے ساتھ سپہ سالاری کا فرض بھی انجام دیتے تھے۔
جس زمانہ میں رحمت عالم ﷺ نے دعوت حق کا آغاز کیا، ابوسفیان رضی اللہ عنہ خاندان بنوامیہ کے سردار تھے، اور اسی حیثیت سے وہ قریش کے علمبردار یعنی صاحب عُقَاب بھی تھے۔ (اعلام النبلاء للذرکلی، ابوسفیان رضی اللہ عنہ) ان کا ایک لقب مُتَّجِرُ المکّہ ہے۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، الحکم)

۲۳۳۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن شریق (اَلْاَخْنَس)

مؤلفۃ القلوب میں سے تھے بہت زیرک تھے (اسد الغابہ، ابی بن شریق رضی اللہ عنہ)

۲۳۴۔ اَلْاَخْنَسُ (زیادہ لوٹانے والے)

دراصل ان کا نام ابی رضی اللہ عنہ تھا، مگر جب انہوں نے جنگِ بدر میں بنوزہرہ کو مکہ لوٹ جانے کا مشورہ دیا کہ حضور ﷺ سے لڑنے میں تمہارا نقصان ہے تو انہوں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو مان لیا اور واپس چلے گئے تو کہا گیا، خَنَس بھم۔ (ابی رضی اللہ عنہ بن شریق نے ان لوگوں کو لوٹا دیا) لہٰذا ان کا نام "اَلْاَخْنَسْ" رکھ دیا گیا، (اسد الغابہ، اخنس رضی اللہ عنہ) اَلْاَخْنَسْ کے معنی، کسی آگے بڑھنے والے کو پیچھے ہٹانے والا۔

۲۳۵۔ حضرت ابوالورد حرب رضی اللہ عنہ المازنی الانصاری

ان کا ایک لقب آخِرُ الْاُموِیِّیْنَ بِالشَّام ہے۔ (الاعلام للذرکلی ابوالورد) کہ شام میں یہ

Marfat.com

سب سے آخری اموی حاکم تھے ان کے بعد عباسی دور آ گیا۔

۲۳۶۔ اَبُو الوُرْد (سرخ رنگ والے)

اپنے لقب کی لذیذ داستان وہ یوں سناتے ہیں: مجھے حضور ﷺ نے دیکھا کہ میں سرخ رنگ کا آدمی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم ابولورد ہو (اسد الغابہ، ابوالورد رضی اللہ عنہ) یہ کنیت لقب اور نام کی طرح اس لیے استعمال کی جاتی ہے کہ آقائے نامدار ﷺ نے ان کو پیار سے اَبُو الوُرْد کہا تو انہوں نے آبائی نام سے زیادہ حضور ﷺ کے نام کو استعمال کیا۔

۲۳۷۔ حضرت ابوذر جندب بن جنادہ غفاری رضی اللہ عنہ

خَامِسُ الْاِسْلَام قَدِيْمُ الْاِسْلَام اور اَلْمُهَاجِر قرآنی القاب حاصل کیے۔ (الاعلام، الذرکلی، ابوذر رضی اللہ عنہ) اپنے قبیلے سے مکہ میں آئے تو آپ ﷺ سے ملے اور سلام کیا، ان سے پہلے کسی نے اسلامی طریقے سے سلام نہ کیا تھا، سیدنا محمد ﷺ نے ان کو اپنا محبوب قرار دیا۔

(تاریخِ دمشق مقداد)

۲۳۸۔ مَسِيْحُ الْاُمَّت (اُمّتِ محمدیہ ﷺ میں مسیحی اوصاف والے)

فیضِ نبوت کی روشنی میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو نبیوں والے اخلاق کا سرچشمہ بنایا گیا مثلاً: اسد الغابہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے خود فرمایا، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ زہد میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہیں، (گویا وہ اس امت کے سب سے بڑے زاہد ہیں) ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ میں عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم جیسا زُہد ہے، اس سرزمین پر وہ زُہدِ عیسیٰ علیہ السلام میں چلتے تھے۔ (اسد الغابہ، جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ)

صاحب سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم نے غالباً اسی روایت کی بنا پر ان کا لقب "مَسِيْحُ الْاُمَّت" قرار دیا ہے، ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اَلزَّاهِدُ، اَلصَّادِقُ اللَّهْجَة القاب لکھے ہیں۔ (دیکھیے سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم جلد سوم، مہاجرین، حصہ دوم، اور الاصابہ، ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ) ان کے القاب میں اَلْعَابِدُ الزَّاهِد (دنیا سے بے رغبت عابد) اَلْقَانِتُ الْوَحِيْدُ (منفرد عبادت گزار) اور فقراء المہاجرین کے سرخیل۔ (الاعلام، حلیۃ الاولیاء ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، سیر اعلام النبلاء، ابوذر رضی اللہ عنہ) نَجِيْبُ النَّبِيِّ (غمخوار نبی ﷺ) انکا منفرد لقب ہے۔ دیکھیے لقب نمبر ۴۳۔

Marfat.com

۲۳۹۔ حَرْسِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (محافظ رسول ﷺ)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی پہرے داری کا شرف بھی ملا، انہوں نے حضرت محمد ﷺ سے درخواست کی کہ میں آپ ﷺ کے دروازے پر رات گزارا کروں، جب ضرورت ہو مجھے اٹھادیں، آپ ﷺ نے ان کی یہ خواہش پوری فرمادی، اور ان کو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حَارِسُ النَّبِیّ ﷺ اور کسی نے ان کو حَرْسِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ کہنا شروع کردیا۔ (مجمع الزوائد، باب لزوم المسجد)

۲۴۰۔ حضرت اُسید بن حُضیر الانصاری رضی اللہ عنہ الاوسی

بیعتِ عقبہ میں ہی مسلمان ہوگئے تھے، احد و بدر میں حاضر تھے اس لیے، اَلْعَقَبِیُّ، السَّابِقُ الْاَوَّل، احدی اور بدری القاب پائے۔ (الوفی بالوفیات، حرف الف)

۲۴۱۔ اَلْقَارِی (اچھا قرآن پڑھنے والے)

اللہ نے حسنِ اخلاق اور حسنِ ایمان کے ساتھ حسن قرأت سے خوب نوازا تھا۔ ایک دفعہ نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آج رات میں نے قرآن پڑھا تو میرا گھوڑا بدکنے لگا اور ایک ابر سا مجھے لگا کہ سایہ بن گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے، جو قرآن کریم سننے آئے تھے، تم اگر صبح تک پڑھتے رہتے تو وہ مسلسل سنتے حتی کہ صبح ہوجاتی اور لوگ یہ سارا منظر دیکھ لیتے۔ (صحیح البخاری، باب نزول السکینہ)

۲۴۲۔ اَلْعَاقِلُ صَاحِبُ الرَّائے (اچھی رائے رکھنے والے عقلمند)

اکثر اہلِ سیر لکھتے ہیں کہ عہدِ نبوی ﷺ میں ان کو عقلائے کاملہ میں شمار کیا جاتا تھا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کی مشاورت اور انکے مقام و مرتبے کو کبھی نظر انداز نہ کرتے۔ اس لیے خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم میں وہ اَلْعَاقِلُ معروف تھے۔ (اسد الغابہ، اُسید رضی اللہ عنہ بن حضیر)

نِعْمَ الرَّجُل (اچھا انسان) اَلْکَامِلُ (ماہر فنون)

حضور ﷺ نے ان کے اچھے اخلاق اور اسلامی زندگی کی مکمل پاسداری دیکھی تو ان کو

Marfat.com

اچھے انسان ہونے کی بشارت سنائی، اور فرمایا، نِـعْـمَ الـرَّجُـل ،اُسَیْد ،اسید رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں (دیکھئے لقب نمبر ۱۰۶) لکھنے پڑھنے ، تیراندازی اور دیگر مروجہ فنون کے ماہر تھے۔اس لیے اَلْکَامِلُ لقب پایا۔

(اسدالغابہ، اُسید رضی اللہ عنہ بن حضیر)

۲۴۳۔ ذُو النُّوْرِ (روشنی والے)

لقب نمبر ۱۷۵ میں ہے کہ نبی رحمت ﷺ کا ایک معجزہ ان کی لاٹھی پر ظاہر ہوا، خشک لاٹھی میں روشنی پھوٹ پڑی اور ان کو ذُو النُّوْر لقب دے گئی۔

اَلشَّھِیْد (راہِ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے)

اُحد میں شدید زخمی ہو گئے تھے یہی زخم ہی ان کی موت کا ذریعہ بنا، اس لیے احد کے شہداء میں ان کا نام بھی آتا ہے، جاتے جاتے زندگی کا آخری حسین لقب اَلشَّھِیْد بھی لیتے گئے۔

۲۴۴۔ حضرت اَدرَع اسلمی رضی اللہ عنہ انصاری

شب و روز اسی فکر میں رہتے ہیں کہ کوئی دشمنِ اسلام حضور ﷺ کے قریب نہ پہنچے۔

(معرفۃ الصحابہؓ، الادرع رضی اللہ عنہ اسلمی)

۲۴۵۔ حَرَسِیُّ النَّبِیُّ ﷺ (نبی مکرم علیہ السلام کے پہریدار)

وہ اپنا واقعہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک شب کو میں رسول اللہ ﷺ کی پاسبانی کے لیے گیا تو معلوم ہوا کہ کوئی شخص مرگیا ہے لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ ذُو البِجَـادَیْن ہیں۔مدینہ میں ان کی وفات ہوئی لوگ جب ان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے اور ان کے جنازے کو اٹھایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ نرمی کرو، اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرے گا، کیونکہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتے تھے۔(معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم ،اَدرَع رضی اللہ عنہ الاسلمی)

دورانِ شب اس واقعہ کے وقت حفاظت کے لیے حضرت ادرع رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔شمائلِ کبریٰ میں سیرت الشامیہ کے حوالہ سے منقول ہے کہ سیدنا حضرت ادرع اسلمی رضی اللہ عنہ کا شمار ان خوش قسمت صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جنہیں حَـرَسِـیُّ النَّبِی ﷺ کا لقب دیا گیا تھا۔

Marfat.com

۲۴۶۔ حضرت ابولبابہ رفاعہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمنذر انصاری

حضرت ابولبابہ اعزازی بدری ہیں اس لیے کہ مدینہ کے ایک حصہ پر بدر والے دن خَلِیْفَۃُ النَّبِی ﷺ عَلَی الْمَدِیْنَہ بنادیا گیا تھا۔ (الاستیعاب: ابولبابہ رضی اللہ عنہ)

۲۴۷۔ صَاحِبُ الْاُسْطُوَانَۃ (ستون والے) فارسُ رَسُوْلِ اللہ ﷺ

وہ نقیب، بدری اور اُحدی ہیں، سنہ ۵ ہجری میں ان کے قبیلہ (اوس) کے حلیف بنو قریظہ نے ان سے مشورہ کیا، انہوں نے اشارتاً کہا کہ تم قتل کیے جاسکتے ہو، پھر احساس ہوا کہ میں نے حضور ﷺ ایک جنگی راز فاش کردیا ہے اور یہ گناہ ہے۔ حضور ﷺ کو بھی علم ہوگا تو وہ ناراض ہوں گے۔ غلطی کا احساس ہوجانا، انسانی ترقی کا پہلا زینہ ہے، اس کے بعد توبہ کا نمبر آتا ہے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ گناہ کے احساس کے بعد سیدھے مسجد نبوی ﷺ میں پہنچے اور ایک موٹی زنجیر کے ساتھ اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ دیا۔ دن رات بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑاتے رہتے کہ اے غفورٌ الرّحیم میری خطا بخش دے۔ کھانا، پینا بالکل ترک ہوگیا، صرف نماز اور حوائج ضروریہ کیلئے زنجیر کھول لیتے، سرورِ دو عالم ﷺ کو ان کا حال معلوم ہوا تو فرمایا: اب تو جو ہوا سو ہوا اگر حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آجاتے، تو میں اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لیے دعا کرتا، بہر حال ایک دن وحی اتری، اس کی روشنی میں حضور ﷺ نے انہیں پیغام پہنچایا کہ اللہ تم سے راضی ہوگئے ہیں، لوگ انہیں کھولنے لگے، لیکن حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں سختی سے منع کردیا اور کہا:

لَا حَتّٰی یَاْتِیَ رَسُوْلُ اللہِ فَیَکُوْنُ ھُوَالَّذِیْ یُطْلِقُ عَنِّیْ

ترجمہ: نہیں ہرگز نہیں، جب تک رسول اللہ ﷺ مجھ خطار کار کو خود نہ کھولیں گے، میں اسی ستون سے بندھا رہوں گا۔

وہ لمحہ کسی بڑی سعادت سے کم نہ تھا جس وقت رسول رحمت ﷺ نے ان کو اللہ کا پیغام سنایا اور اپنے ہاتھوں سے ان کو آزاد فرمایا۔ سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۰۲، ان کے بارے میں اتری۔ (الاستیعاب، ابولبابہ رضی اللہ عنہ) اس ستون کی نسبت سے ان کو "صَاحِبُ الْاُسْطُوَانَۃ" کہا جاتا ہے۔ ان کو فَارِسُ رَسُوْلِ اللہِ ﷺ لقب بھی حاصل ہے۔ (الاستیعاب ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۲۴۸۔حضرت ابوالدَّ رداء عامر بن مالک رضی اللہ عنہ الانصاری

حضور ﷺ کے یہ صحابی رضی اللہ عنہ امام دمشق، قاضی دمشق اور سیدُ القراء القاب اس لیے رکھتے کہ خلافت راشدہ میں ان کو اس شہر کا معلم بنایا گیا تھا۔(سیر اعلام النبلاء ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) اس وجہ سے قضاء، امامت، اور تعلیمی کام میں مصروف رہتے تھے۔

۲۴۹۔نِعْمَ الْفَارِس (بہترین شہسوار) حکیم الامّۃ (امت کے حکیم)

قرآن کریم سے بے حدلگاؤ کی وجہ سے جامعینِ قرآن لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔(سیر اعلام النبلاء ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) بدر والے معرکہ میں نہ جاسکے کہ مسلمان ہی احد والے دن ہوئے، اس معرکہ میں ایسے نمایاں کام کیے کہ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ لقب سے نوازے گئے۔ اسی دن حضور ﷺ نے ان کی عقل وفراست کی وجہ سے حَکِیْمُ الْاُمّۃ کا خطاب عطا فرمایا۔ تفصیل یہ ہے کہ شوال ۳ ہجری میں حق و باطل کا دوسرا بڑا معرکہ احد کے میدان میں برپا ہوا تو سرورِ عالم ﷺ نے دیکھا کہ گھوڑے پر سوار حضرت عویمر رضی اللہ عنہ مشرکین کے خلاف بڑی بے جگری سے دادِ شجاعت دے رہے ہیں۔ راہ حق کے یہ جانباز سپاہی جدھر کو جھک پڑتے ہیں صفوں کی صفیں الٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ حضور ﷺ ان کی شجاعت و بسالت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا:

نِعْمَ الْفَارِسُ عُوَیْمَر ھُوَ حَکِیْمُ اُمَّتِیْ۔(الاصابة فی تمیز الصَّحَابَه عویمرؓ الھذلی)

یعنی عویمر رضی اللہ عنہ کس قدر اچھے سوار ہیں۔ وہ میری امت کے حکیم (دانا) ہیں۔

۲۵۰۔عُوَیْمَر، فَیْلَسُوْفُ الاُمَّۃِ (اُمّتِ محمدیہ ﷺ کے فلسفی)

اسد الغابہ کنیتوں کے بیان میں ہے کہ ان کا نام عامر رضی اللہ عنہ بن مالک تھا اور عویمر لقب ہے یہ فقیہہ، دانش ور اور حکیم تھے۔ سیدنا محمد ﷺ نے ان کی عقلمندی اور سمجھداری کی داد دیتے ہوئے فرمایا: ''ابوالدَّ رداء رضی اللہ عنہ میری امت کا فلسفی ہے۔(اسد الغابہ، عویمر رضی اللہ عنہ)

۲۵۱۔جَامِعُ الْقُرْآن، حَافِظُ الْقُرْآن، اَلْقَاضِی

تینوں القاب کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان حفاظ میں سے تھے جنہوں نے حضور ﷺ کے عہد

Marfat.com

میں ہی قرآن کریم حفظ کرلیا، پھر قرآن کریم جمع کرنے کا وقت آیا تو جامعین وکاتبین قرآن جماعت کے رکن تھے، اور قاضی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔

(الاعلام للذرکلی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ)

۲۵۲۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انصاری الخزرجی

السَّابِقُ الاَوَّل ، الْعَقَبِیُّ ، القَاضِی اور اَحَدُالسِّتَّة القابات کے حامل صحابی ہیں۔(معرفۃ الصحابہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) رسول رحمت ﷺ سے قرآن سیکھا تھا۔

اَقْرَأُ الْاُمَّةِ (اُمّتِ محمدیہ ﷺ کے سب سے بڑے قاری قرآن)

ایک دن فخر دو عالم ﷺ نے اپنے شاگردوں کی صلاحیتوں کے مطابق القابات کا اعلان فرمایا، اس خطاب میں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر وعمر اور حضرت زید رضی اللہ عنہم کو القابات دیے، اسی دن آپ ﷺ نے فرمایا: اَقْرَأُ هُمْ اُبَیٌّ (سیر اعلام النبلاء، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) قرآن پڑھنے والے اور سب سے بڑے ماہر تجوید حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ لقب خود صاحبِ قرآن ﷺ نے اپنے شاگردِ عزیز کی صلاحیتوں سے پردہ اٹھانے کے لیے عنایت فرمایا۔

۲۵۳۔حَافِظُ الْقُرْآن (قرآن کے حافظ) کَاتِبُ الْوَحْیِ (قرآن لکھنے والے)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انصاری قبول اسلام سے پہلے بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور اسلام میں آئے تو کاتبُ الوحی لقب سے نوازے گئے، عہدِ نبوی ﷺ کے حفاظ القرآن میں اپنا مقام رکھتے تھے۔

(دیکھئے لقب نمبر ۳۴) اہل بیت المقدس سے جو معاہدہ ہوا وہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا ہی لکھا ہوا تھا۔(الاعلام للذرکلی رحمۃ اللہ علیہ، ابی رضی اللہ عنہ بن کعب)

Marfat.com

۲۵۴۔ سَیِّدُ الْاَنْصَارؓ (انصار کے سردار) سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْن (سب مسلمانوں کے سردار)

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ان کو "سید القراء" کہا جاتا تھا اور خود سرکارِ عالم ﷺ نے علم سکھا کر ان کو "سَیِّدُ الْاَنْصَارؓ" کا لقب دیا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تو ان کو "سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْن" کے لقب سے پکارتے تھے۔ (فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، حدیث، ۵۳۱۶) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو بھی ان کے علم وفضل کی بناء پر یہ لقب ملا (دیکھئے لقب نمبر ۱۷۲)

۲۵۵۔ اَلْمُفْتِی (فتویٰ دینے والے) عَقَبِیؓ، بَدرِیؓ، اَلْقَاضِیْ

عہد نبوی ﷺ میں حضور ﷺ نے بعض ذی علم صحابہ رضی اللہ عنہم کو فتویٰ دینے کی اجازت دی تھی، حضرت ابی رضی اللہ عنہ ان چھ مفتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں، بیعتِ عقبہ میں شریک ہونے کی وجہ سے عَقَبِیؓ اور بدر میں شرکت کی وجہ سے بدری لقب حاصل کیا۔

(الاصابہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ)

۲۵۶۔ اَلْقَارِیْ (قرآن پڑھنے والے) اَلْمُقْرِیْؒ (جن کو قرآن سنایا جائے)

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی ﷺ میں نماز تراویح کی امامت کرواتے تھے اس لیے وہ القاری لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ہیں خود نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان سے قرآن سیکھو، اسی لیے وہ اَلْمُقْرِیْ (استاذ) مقرر ہوئے، (دیکھئے لقب نمبر ۲۳۰) اور حضور ﷺ نے انہیں ارشاد فرمایا: اے اُبی رضی اللہ عنہ! میرا قرآن سنو، میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اللہ نے تمہارا نام لے کر حکم دیا ہے، حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوشی کی وجہ سے رونے لگے: (الاستیعاب، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) اس عظیم شرف کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ان کو قرآن سناتے تھے۔ اس لیے اَلْمُقْرِی ہوئے۔

۲۵۷۔ حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ بن ربیع

قبل از اسلام بھی وہ "امین قریش" معروف تھے اُسی وجہ سے ان کا ایک لقب مُتَّجِر تھا

Marfat.com

(دیکھئے لقب نمبر ۷۳۵) ان کو ختنِ رسول اللہ ﷺ (دامادِ نبی ﷺ) بھی کہا جاتا ہے، اس لیے کہ آپ ﷺ کی بیٹی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں۔ اسی وجہ سے صِهْرُ النَّبِي ﷺ لقب بھی پایا۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، سیر اعلام النبلاء، ابوالعاص رضی اللہ عنہ)

۲۵۸۔ اَمِيْنٌ، جِرْوُ البَطْحَاء (شیرِ حجاز)

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ ''امین'' ہونے کے علاوہ بڑے جری اور بہادر بھی تھے۔ اہلِ عرب نے ان کی شجاعت کے اعتراف میں ''جِروُ البَطْحَاء'' (شیرِ حجاز) کا لقب دے رکھا تھا۔ (اعلام النبلاء للذرکلی، ج ۵ ص ۷۶) دامادِ نبی ﷺ ہونے کی وجہ سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے لائق احترام تھے۔ الامین اور جِروُ البَطْحَاء ان کے زمانہ جاہلیت کے القاب تھے مسلمان ہونے کے بعد ان کے یہ لقب اپنی حقیقت میں مزید ترقی کر گئے ان کے جواہرِ امانت میں بھی اضافہ ہوا اور اسلام میں ان کی بہادری کو چار چاند لگ گئے۔

۲۵۹۔ حضرت ابومحذورہ معیر رضی اللہ عنہ جمحی المکی

ان کے نام اوس، معیر اور سمرہ ہیں، وہ اپنی کنیت ابومحذورہ اور لقب المؤذن سے معروف ہیں۔ (الاعلام للذرکلی ابومحذورہ)

۲۶۰۔ مُؤَذِّن بَيْتُ اللهِ (اللہ کے گھر کے مُؤَذِّن)

رحمتِ عالم ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہو کر تشریف لا رہے تھے کہ ایک جگہ نماز کے لیے ٹھہرے آپ ﷺ کے مؤذن نے اذان دی اُدھر چند مشرک بچے کھیلتے پھر رہے تھے۔ انہوں نے اذان کی نقل اتارنا شروع کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو پکڑو! سب بچے بھاگ گئے، صرف ایک لڑکا کھڑا رہا، آپ ﷺ نے اسے بلایا، پیار کیا، کلمہ اسلام پڑھایا، جب یہ مانوس ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان کو اذان سکھائی، اور انعام دیا، اور دعا دی، اللہ تیرے اندر برکت دے، اور تجھ پر برکت نازل فرمائے! یہ خوش بخت انسان جن کو سید الانام ﷺ نے تین مرتبہ دعا دی، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ جمحی قرشی تھے۔ انہوں نے رحمت دو عالم ﷺ کا یہ دریائے کرم دیکھا تو کعبۃ اللہ کی مؤذنی کی درخواست بھی پیش کر دی، جو قبول ہوئی، تمام اہلِ سیر انہیں مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللهِ اور مُؤَذِّنِ بَيْتُ الله لقب سے یاد کرتے ہیں۔

Marfat.com

ہمیشہ ان کے سر پر بڑے بال رہتے تھے اگر ان کو کوئی کہتا کہ یہ بال کیوں نہیں کٹواتے؟ تو جواباً فرماتے: جن بالوں پر آپ ﷺ کے ہاتھ لگ گئے اور حضور ﷺ نے برکت کی دعا فرمادی ہے میں ان کو نہیں کٹواؤں گا، (الاستیعاب اوس بن معیر رضی اللہ عنہ) یہ کیونکہ مکی تھے اس لیے اہلِ مکہ ان کے المؤذن لقب کو باعثِ افتخار سمجھتے تھے، ان کے ساتھ دیگر مکی علماء مثلاً حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے "فقیہ مکہ" حضرت عبیدؓ بن عمرؓ کے القاضی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن السائب کے القاری لقب پر فخر کیا کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن السائب)

۲۶۱۔ حضرت ابوالقاسم محمد رضی اللہ عنہ بن طلحہ رضی اللہ عنہ

۴ھ یا ۵ ہجری کا ذکر ہے کہ جلیل القدر صحابی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبیداللہ (یکے از اصحابِ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم) کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ انہوں نے اپنے آقا و مولا ﷺ کے اسمِ گرامی پر اس کا نام "محمد رضی اللہ عنہ" رکھا اور اسے اٹھا کر حصولِ برکت کے لیے بارگاہِ رسالت ﷺ میں لے گئے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: محمد رضی اللہ عنہ۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اچھا تو (آج کے بعد) اس کی کنیت بھی (میری کنیت پر) ابوالقاسم ہے۔
(مستدرک حاکم ج ۳: ۴۷)

۲۶۲۔ نَاسِكُ قُرَیْش (قبیلہ قریش کے زاہد و عابد)

حضرت محمد ﷺ نے اپنی خوشی سے ان کو اپنی کنیت بھی عنایت فرمائی، یہ آپ ﷺ کی ذرہ نوازی تھی۔ ان کے ساتھ اس فضیلت میں بہت کم صحابہ رضی اللہ عنہم شریک ہیں۔ آپ ﷺ نے سب کو اپنی کنیت (ابوالقاسم) رکھنے سے منع فرمادیا تھا۔ بالخصوص ان کو اجازت تو دی تھی تاہم وہ ابواسحاق کہلانا پسند کرتے تھے۔ تاکہ لوگ حضور ﷺ کی کنیت نہ رکھنا شروع ہوجائیں۔ مسجد کی حاضری، تلاوت، عبادت اور نماز کا خاص ذوق تھا، اس لیے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کو نَاسِكُ قُرَیْشٍ لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (اسد الغابہ، معرفۃ الصحابہ لابی نعیم معرفۃ محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ)

۲۶۳۔ سَجَّادٌ (بہت زیادہ نمازوں کا اہتمام کرنے والے)

زہے قسمت کہ ان کو صحابی باپ رضی اللہ عنہ ملا اور صحابیہ ماں رضی اللہ عنہا نصیب ہوئی، نیک ماں کے آغوشِ تربیت میں پرورش پاکر حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ محاسنِ اخلاق کے اعتبار سے ایک مثالی

Marfat.com

شخصیت بن گئے تھے۔ اس کثرت سے عبادت کرتے تھے کہ ان کو لوگوں نے ''سَجَّادْ'' (بہت سجدے کرنے والے) کا لقب دیا۔ (سیر اعلام النبلاء محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ، السیرت النبویہ ج ۱، ۴۰۴)

۲۶۴۔ الشَّہِیْدُ (اللہ کے لیے جان دینے والے)

جنگ جمل میں شہید ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی لاش دیکھی تو فرمایا، اللہ کی قسم یہ سَجَّادْ ہیں۔ (الاستیعاب، ذکر محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ) زمانہ رسالت کے محمدون رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ (اسد الغابہ محمد بن الاشعث)

۲۶۵۔ حضرت ابو عقیل عبد الرحمٰن انصاری رضی اللہ عنہ

اُحدی، بدری، شجری اور اَلْکَاتِبُ (پڑھے لکھے) انکے القاب ہیں، سید دو عالم ﷺ برے ناموں کو تبدیل فرما کر اچھا نام رکھتے تھے۔ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کو تو لقب بھی عنایت فرمایا اور نام بھی ان کا نام عبد العزّٰی تھا اسے بدل کر عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ عنایت فرمایا، لقب کی کہانی یہ ہے۔

۲۶۶۔ عَدُوُّ الْاَوْثَانِ (بتوں کے دشمن)

سرور عالم ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے تو یہ نوجوان آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے قبول اسلام کے ساتھ آپ ﷺ کی بیعت کا شرف حاصل کیا اور حضور ﷺ نے ان سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟

انہوں نے عرض کیا: عبد العزیٰ (عزی نامی بت کے بندے)

حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ آج سے تمہارا نام عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ عَدُوُّ الْاَوْثَانِ (بتوں کے دشمن) ہے۔ (الاستیعاب: ۲/۸۳۹)

۲۶۷۔ اَلشَّہِیْدُ (راہِ خدا میں جان دینے والے)

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ بدری لقب والے صحابی ہیں۔ انہوں نے یمامہ کی جنگ میں شہادت کا رتبہ پا کر اَلشَّہِیْدُ قرآنی وابدی لقب پایا۔ (الاستیعاب، عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

۲۶۸۔ حضرت ابن ام عبد، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

خَادِمُ النَّبِیِّ ﷺ اور وِعَاءُ الْعِلْمِ (علم کا برتن) القاب ہیں۔ مکہ کے اَلسَّابِقُوْنَ

Marfat.com

الاَوَّلُوْنَ میں سے ہیں۔ فضلاء واکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ (الاعلام للذرکلیؒ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ) مُشَبَّهِيْنَ بِالنَّبِی ﷺ (نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اخلاقی شباہت) والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ (دیکھئے لقب نمبر ۷۳) ان کی کنیت ابن اُمّ عبد کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۶۸۱)

۲۶۹۔ حَبْرُ الْاُمَّةِ (امّتِ محمدیہؐ کے بڑے عالم)

وہ احکام شریعت کا بحر ذخار تھے، کیونکہ انہوں نے سالہا سال تک مسلسل بارگاہِ نبوت سے براہ راست کسب فیض کیا تھا، ان کی موجودگی میں عظیم فقیہ اَلْقَارِی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کسی نے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جب تک تمہارے سامنے یہ "اَلْحَبْر" (بڑے عالم) موجود ہیں مجھ سے مسائل پوچھنے کی ضرورت ہے، (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

۲۷۰۔ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (رازدانِ نبوت ﷺ)

یہ لقب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ہے ان کے پاس اللہ کے رسول ﷺ کا یہ راز تھا، کہ آپ ﷺ نے صرف ان کو منافقین کے نام بتا دیے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی بے شمار رازوں کے امین تھے اس لیے ان کا لقب بھی صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ ہے۔ (فضائل الصحابہؓ ۵۳۶۴)

۲۷۱۔ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ (پڑھا لکھا لڑکا) القاضی

قبول اسلام سے پہلے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بکریاں چراتے تھے، صحرا میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات ہوئی، آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ذریعے ان سے فرمایا: قیمت لے کر دودھ دے دو! انہوں نے کہا: یہ بکریاں کسی کی امانت ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک ایسی بکری طلب کی جو دودھ نہ دے سکتی تھی، اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ نے اس کے تھن دودھ سے بھر دیے، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہت متاثر ہوئے، اور شام کو دارِ ارقم میں آئے اور مسلمان ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ (تم پڑھے لکھے ہو) اسد الغابہ فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم ۱۰۶۱۔ عبداللہ بن مسعودؓ) ان کی تعلیم، فقاہت اور حاضر دماغی نے ان کو اَلْقَاضِی صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کا رکن بنا دیا۔ (دیکھئے لقب نمبر ۱۴۱)

Marfat.com

۲۷۲۔ صَاحِبُ الْوِسَادَۃِ (آپ ﷺ کے تکیے کے محافظ)

اپنے علم وعمل کی ترقی اور آقائے نامدار ﷺ کی محبت میں وہ اکثر و بیشتر اور خاص طور پر سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے تکیہ کی حفاظت کرتے، اور بوقتِ ضرورت پیش کر دیتے، اس لیے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ''صَاحِبُ الْوِسَادَۃِ'' (تکیہ والے) معروف ہوگئے۔ (الاستیعاب، الوافی بالوفیات ذکر عبداللہ بن مسعودؓ)

۲۷۳۔ صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ (آنحضور ﷺ کے نعلین مبارکین کے محافظ)

آپ ﷺ کے جوتوں کی حفاظت اور بروقت پیش کر دینا اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ اس لیے اصحابِ رسول ﷺ کی محافل میں انہیں ''صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ'' کہا جاتا تھا۔

۲۷۴۔ صَاحِبُ الطَّهُوْرِ (آپ ﷺ کے وضو وغیرہ کے منتظم)

وضو کے برتن کو ٹھکانے پر رکھنا، بروقت وضو کے لیے پانی اور مسواک پیش کر دینا، اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا۔ اس لیے تمام محبان نبی علیہ السلام انہیں ''صَاحِبُ الطَّهُوْرِ'' (وضو کے برتن والے) پُر وقار لقب سے یاد کرتے تھے۔ اور کوئی انہیں ''صَاحِبُ الْمِطْهَرِ'' کہتا تھا، اور کوئی صَاحِبُ السِّوَاکِ (الاستیعاب، الوافی بالوفیات ذکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ان ہی کتب میں ان کے هَاجِرُ الْهِجْرَتَیْنِ (دو ہجرتیں کرنے والے) اُحدی، بدری اور شجری القاب کا ذکر کیا ہے۔

۲۷۵۔ فَقِیْهُ الْأُمَّةِ (امت کے فقیہ) کُنَیْفٌ (چرواہے کا توشہ دان)

ان کے فتاویٰ پر اجلہ صحابہ رضی اللہ عنہم اعتماد کرتے تھے۔ اس لیے وہ تاریخِ فقہ اسلامی میں فَقِیْهُ الْأُمَّت معروف ہوگئے۔

موجودہ فقہ اسلامی کے بیشتر حصے کی بنیاد جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ پر قائم ہوئی اور وہ سب فقیہ الامت کے لقب سے مشہور ہوئے، وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود، کے علاوہ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ہیں، جن کے فتاویٰ اور آراء کو

Marfat.com

سب فقہی مسالک قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کثرت علمی کی وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو الکُنَیفُ (چرواہے کا توشہ دان) لقب سے نوازا۔ کہ چرواہے کے اس تھیلے میں (جو اس نے کمر پر لٹکایا ہوتا ہے) کھانا پینا اور ضرورت کی چیزیں سارے دن کے لیے موجود ہوتی ہیں ایسے ہی یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں کہ شرعی ضرورت کا سارا علم ان کے پاس ہے۔ (تاج العروس، ک، ن، ف)

۲۷۶۔ قَارِی، اَلْمُقْرِیُ (ماہر تجوید استاذ قرأت)

انہوں نے حضور ﷺ کی ایسی شاگردی کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جبریل علیہ السلام کی طرح پڑھنا چاہتا ہو وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے قرآن سیکھے۔ (الاصابہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود) وہ ان قراء خمسہ میں سے ہیں جن کو خود نبی اکرم ﷺ نے مُعَلِّمُ الْقُرْآن کا درجہ دیا (دیکھئے لقب نمبر ۲۳۰)

انہوں نے مکی اور مدنی دور میں نبی کریم ﷺ سے قرآن پڑھا اور نبی علیہ السلام نے ان سے قرآن سنا اس لیے وہ ایک اچھے قاری تھے وہ قرآن کریم پڑھتے، حضور ﷺ سنتے اور روتے تھے۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۳۶۰۶)

۲۷۷۔ ذُو الْقِبْلَتَیْن (دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھنے والے)

وہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھیں، اور تحویل قبلہ والی نماز میں حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ (الاستیعاب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) اس لیے ذُو الْقِبْلَتَیْن لقب پایا۔

۲۷۸۔ اَقْرَبُ اِلَی اللّٰہ (اللہ کے بہت قریب)

یہ قرآنی لقب ہے، اس کا مصداق بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں، وہ اپنے اعلیٰ اخلاق اور صفائی قلب کے باعث صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنکھوں کا تارا تھے، ان کے متعلق اس لقب کا فیصلہ بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کے عالی دماغوں نے یوں دیا۔ "اَلْمَحْفُوْظُوْنَ" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک اللہ کے دربار میں اَقْرَبُهُمْ اِلَی اللّٰهِ زُلْفًا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔

(فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم الامام احمد حدیث نمبر ۱۵۴)

Marfat.com

اس لقب کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بطور وسیلہ اللہ کے بہت قریب ہیں۔ اور ان کے بارے میں اس لقب کا اظہار کرنے والے اَلْمَحْفُوْظُوْنَ یعنی وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن کو اللہ نے ہر قسم کے قول و فعل میں تحریف سے محفوظ رکھا۔

اس لقب کے مستحق صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان حضرات کے نام بھی آتے ہیں جن کو جنت کی بشارتیں ملیں یا ان پر آپ ﷺ نے غیر معمولی اعتماد کیا، اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ان کو اپنا مقتداء تسلیم کرتے تھے۔ (کشف المشکل ج۱، ص ۳۸۸)

۲۷۹۔ حضرت الاسود رضی اللہ عنہ بن سریع (الشّاعر التّمیمی)

ایک دن انہوں نے سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں توحید کے اشعار پڑھے آپ ﷺ سن کر بہت خوش ہوئے۔ (اسد الغابہ، الاسود رضی اللہ عنہ بن سریع)

۲۸۰۔ حَمَّادُ رَبِّہٖ (اپنے پروردگار کے ثناخواں)

اسی حمد و ثنا کے سبب آقائے دوجہاں ﷺ نے ان کا لقب حَمَّادُ رَبِّہٖ رکھا۔ (نزہۃ الالقاب: ۶۱۷) یعنی وہ مسلمان ہیں جو اپنے رب کریم کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔

۲۸۱۔ الحجّاج رضی اللہ عنہ بن عَلَّاط السُّلمی، ثُمَّ البہزی

انتہائی حسین و جمیل صحابی رضی اللہ عنہ ہیں، انکے جمال کے بارے میں اشعار کہے جاتے تھے۔

(الاستیعاب، الحجاج بن علاط رضی اللہ عنہ)

۲۸۲۔ مَعْدِنُ الذَّھَبِ (سونے کی کان)

ان کے پاس مال بہت ہوتا تھا اور قبیلہ بنی سلیم کی زمینوں میں ان کے قطعۂ ارضی میں سونے کے ذخائر تھے۔ اس لیے ان کو یہ لقب ملا اور ان کو "سونے کی کان" کہا جانے لگا۔

(کتاب المغازی، للواقدیؒ، ج۳، ۲۲۴)

۲۸۳۔ المُنذِر رضی اللہ عنہ بن عائذ الاشج العصری

ان کی دو عادتوں (حلم اور وقار) کی آپ ﷺ نے تعریف فرمائی۔

(فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم حدیث: ۶۱)

Marfat.com

۲۸۴۔ اَلْاَشَجّ (سر پہ زخم والے)

ان سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارا نام! عرض کی، المُنذِرُ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَنْتَ اَشَجّ تم آج سے الاشج ہو، ان کے سر پہ زخم کا نشان تھا۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ لقب رکھا اور انہوں نے اسی عطائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نام کا حصہ بنالیا۔ (اسد الغابہ، حوثرة العصری)

۲۸۵۔ المُنذِرُ رضی اللہ عنہ بن ساوی بن عبداللہ الدارمی التمیمی

بحرین سے حاضر خدمت ہوئے اسلام اور حسنِ اسلام و اعتمادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وافر حصہ پایا۔

۲۸۶۔ عَامِلُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عامل)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحرین کا عامل (صدقہ وزکوٰۃ) وصول کرنے والا بنا کر بھیجا اس لیے ان کو یہ لقب مل گیا، یہ قرآنی لقب ہے جو بہت کم حضرات کو ملتا تھا۔ جن حضرات کو عَامِلُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم لقب دیا جاتا تھا۔ ان کی تفصیلات مع دلائل کیلئے (دیکھیے، عنوان نمبر ۴۰)

۲۸۷۔ صَاحِبُ الْبُحْرَیْن (بحرین والے)

اسی وجہ سے تاریخ و سیر کی اکثر کتابوں میں ان کا یہ لقب (صَاحِبُ الْبُحْرَیْن) مذکور ہے۔ کہ انہوں بحرین کے سارے مالی و دینی معاملات کو بڑی خوش اسلوبی سے پوری امانت، دیانت اور انتظام کے ساتھ انجام دیا۔ (الاستیعاب باب المنذرؓ)

۲۸۸۔ حضرت اُنیس رضی اللہ عنہ بن مرثد غنوی (انس رضی اللہ عنہ)

نگاہِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑے زیرک اور قابل اعتماد انسان تھے، ذہین تھے۔

۲۸۹۔ عَیْنُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جاسوس)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے سلسلے میں اوطاس کے مقام پر ان کو اپنا جاسوس مقرر فرمایا تاکہ دشمن کے ارادوں سے باخبر رہا جائے۔ سیر کی اکثر کتابوں میں ان کے نام کے ساتھ یہ

Marfat.com

لقب بھی مذکور ہے۔(الاعلام للذرکلیؒ انیس الغنوی رضی اللہ عنہ)

۲۹۰۔حضرت ابوقبیصہ قنافہ رضی اللہ عنہ اَلْھُلْبُ (بڑے بالوں والے)

ان کا نام یزیدؒ بن قنافہ تھا ان کے سر کے بال اڑے ہوئے تھے۔حضور ﷺ نے سر پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے ان کے سر کے بالوں کی رونق بحال کردی۔یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا،جوان کے سر پہ ظاہر ہوا اس لیے ان کا لقب اَلْھُلْبُ (گھنے بالوں والا) ایسا معروف ہوا کہ نام پس منظر میں چلا گیا۔(الاکمال فی رفع الارتیاب:باب اخزم)

یہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہیں جن پر معجزات نبوی ﷺ کا ظہور ہوا،اچھے شعراء میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی بڑے شعراء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔(الاعلام للذرکلی یزید بن قنافہ رضی اللہ عنہ)

۲۹۱۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ القرشی الاموی بن ابی سفیان

مکہ میں پیدا ہوئے لکھنا پڑھنا جانتے تھے،ریاضی کے ماہر تھے۔شام میں بڑی شاندار،طاقتور اور ذی وجاہت اموی حکومت قائم کی۔(الاعلام للذرکلیؒ،معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما)

داھِیَةُ العَرَب (مُدبِّرِ عرب) مَلِكُ الْاِسْلَام ؟(اسلام کے بادشاہ)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔مُعَاوِیَةُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَلِكُ الْاِسْلَام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر المومنین اور مسلمانوں کے بادشاہ تھے۔تدبر وسیاست،سپاہ گری اور شجاعت کی وجہ سے دَاھِیَةُ الْعَرَب (مُدبِّرِ عرب) لقب دیا گیا۔(الاعلام النبلاء،معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما)

۲۹۲۔ کَاتِبُ الْوَحْی (وحی الٰہی کے لکھاری)

دیگر کاتبانِ وحی کے ساتھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی اس وقت حاضر ہوکر اللہ کا کلام لکھتے تھے جب نزول وحی کے وقت دربارِ نبوی ﷺ میں ان کو یاد کیا جاتا تھا۔ان کو یہ عہدہ ان کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی درخواست پر حضور ﷺ نے دیا۔

(البدایہ والنہایہ،معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ)

۲۹۳۔خَالُ الْمُؤْمِنِیْنَ (مومنوں کے ماموں)

وہ اُمّ المومنین حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی تھے۔اس لیے ان کو خَالُ الْمُؤْمِنِیْن

Marfat.com

(مومنوں کے ماموں) لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ سیر کی اکثر کتابوں میں ان کا یہ لقب مذکور ہے حضور ﷺ کے نسبتی بھائی اور بھی تھے لیکن اس لقب کی خوبصورت نسبت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں ہی آئی۔ بطور احترام سب مسلمان ان کو "ماموں" کہتے تھے۔ (نسب مراد نہ لیتے تھے) (احکام القرآن ۸،۱۴۳)

۲۹۴۔ صِدِّیْقُ النَّبِی ﷺ (اللہ کے نبی ﷺ کے خاص دوست)

ایمان لانے کے بعد جس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنا شب و روز حصولِ علم، جہاد، رفاقتِ رسول ﷺ اور حُبِّ حبیب ﷺ میں گزارا وہ بہت کم صحابہ رضی اللہ عنہم میں نظر آیا، اس لیے ان کو اس لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (اخبار الحمقیٰ والمغفلین لابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ)

رَدِیْفُ النَّبِی ﷺ (ہمر کابِ نبی ﷺ) اَلْهَادِی، اَلْمَهْدِی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ سوار ہوتے تھے، اس لیے ان کو رَدِیْفُ النَّبِی ﷺ لقب ملا ان کے لیے آپ ﷺ نے اَلْهَادِی اور اَلْمَهْدِی ہونے کی دعا کی۔ (معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم، ابو عبد الرحمان معاویہ رضی اللہ عنہ)

۲۹۵۔ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (رازدارِ رسول ﷺ)

بعض اہم خطوط حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے لکھوائے گئے اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا، ہر نبی کا کوئی رازدار ہوتا ہے اور میرا رازدان معاویہ رضی اللہ عنہ ہے۔ اس فرمانِ عالی کے جاری ہونے کی وجہ سے ان کو صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہ کہا جانے لگا۔ (الریاض النضرۃ ج ۱: ۱۴)

۲۹۶۔ کسرائے عرب (عرب کے کسریٰ)

کسریٰ ایران کا بہادر اور بڑی شان والا بادشاہ گزرا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی کثرتِ فتوحات اور دشمنانِ اسلام کو مرعوب رکھنے کیلیے شاہانہ شان و شوکت رکھنے کی وجہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کو کسرائے عرب لقب سے نوازتے تھے۔ (الاعلام للذرکلی معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ) عام حالات میں سادہ رہتے تھے ان کا شمار عرب کے معروف مدبرینِ سیاست، عقدہ کشاء، ماہرینِ امورِ مملکت میں ہوتا تھا۔

Marfat.com

۲۹۷۔ حضرت ابودجانہ سماک رضی اللہ عنہ بن خرشہ انصاری

جنگوں میں جاتے تو طرۂ امتیاز سر پہ ہوتا تھا، اس لیے ذُو الْمِشْھَرَۃ لقب دیا جاتا تھا۔ (نزھۃ الالباب للالقاب، ذُوالمشھرۃ) جب یہ پگڑی باندھ کر لڑتے تو لوگ کہتے: عِصَابَۃُ الْمَوْت یعنی یہ موت کی طرح دشمن پر ٹوٹ پڑیں گے۔ (سیرۃ ابن کثیر، احد) اُحدی، بدری اور بڑے شجاع اور جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

۲۹۸۔ ذُو السَّیْفَیْنِ (دو تلواروں والے)

احد کے دن رسولِ رحمت ﷺ نے ان کو اپنی تلوار عنایت فرمائی، انہوں نے اپنی تلوار کے ساتھ حضور ﷺ کی تلوار بھی لے لی اور بیک وقت دونوں ہاتھوں سے دونوں تلواریں استعمال کیں، اور نمایاں کارکردگی دکھائی اس لیے ان کو یہ لقب ملا (الاعلام للزرکلی، ابودجانہؓ) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی ذُو السَّیْفَیْن ہیں۔ (دیکھیے لقب نمبر ۲۵۶) ان کے ساتھ حضرت ابوالہیثم التیہان الانصاری، رضی اللہ عنہ بھی شریک لقب ہیں۔

۲۹۹۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ (خالد بن زید رضی اللہ عنہ)

بیعتِ عقبہ میں شمولیت کی وجہ سے اَلْعَقَبِی اور سَابِقُ الْاِسْلَام تھے، جملہ اہلِ سیر کے نزدیک وہ اُحدی، بدری، اور صَاحِبُ الشَّجَرَۃ جیسے اہم القاب کے حامل صحابیِ رسول ﷺ ہیں ان کا خاص لقب میزبانِ رسول ﷺ ہے۔

۳۰۰۔ صَاحِبُ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے میزبان)

یہ وہ صاحب ہیں جن کو مدینہ منورہ میں فخر دو جہاں کی میزبانی کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔ اور جن کی خوش بختی پر جن وانس نے رشک کیا، بنونجار کے رئیس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا اصل نام خالد رضی اللہ عنہ بن زید تھا، لیکن ان کی کنیت ابوایوب رضی اللہ عنہ اتنی مشہور ہوگئی تھی کہ بہت کم لوگوں کو آپ رضی اللہ عنہ کا اصل نام معلوم تھا۔ ان کو صَاحِبُ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ کہا جاتا ہے۔ (تاریخ بغداد، ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۳۰۱۔حضرت ابوحصیب رضی اللہ عنہ الاسلمی

بریدہ زَاہِلَۃ (چادراوڑھنے والے)

نام عامر تھا اور لقب بریدہ رضی اللہ عنہ تھا خاص قسم کی چادر اوڑھنے کی وجہ سے ان کو یہ لقب ملا اسی وجہ سے ان کو راملۃ بھی کہا جاتا ہے۔(الاصابہ، بریدہ رضی اللہ عنہ زاہلہ)

سَابِقُ الْاِسْلَامِ (قبولِ اسلام میں سبقت لے جانے والے)

ہجرت نبوی ﷺ کے دوران سفر میں حضرت محمد ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملے اور حضور ﷺ کے غلام بن گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نام پوچھا، توانہوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ (سہل) بتایا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا معاملہ بھی تمہاری وجہ سے سہل ہوگیا۔(تاج العروس، برد) ہمیں تم سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔اس سے معلوم ہوا وہ سَابِقُ الْاِسْلَامِ بھی ہیں۔

۳۰۲۔عَیْنُ الْمَشْرِقِ (مشرقی لوگوں کے راہنما)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم دونوں (مجھے اور میرے ساتھ الحکم الغفاری رضی اللہ عنہ) کو خطاب کرتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا: اَنْتُمَا عَیْنَانِ لِاَہْلِ الْمَشْرِقِ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لابن مند، ذکر بریدہ رضی اللہ عنہ) تم مشرق میں رہنے والوں کی آنکھیں ہو، شہر "حصین" میں ان دونوں حضرات کی قبریں پائی جاتی ہیں۔روزِ قیامت یہ دونوں اس علاقے کے اہل اسلام کی قیادت کررہے ہوں گے۔اس لیے ان کا لقب عَیْنُ الْمَشْرِقِ (مشرقی لوگوں کے راہنما) کے معنی میں ہے۔ان کے دوسرے ساتھی حضرت الحکم الغفاری رضی اللہ عنہ بھی اسی شہر میں فوت ہوئے۔(اسدالغابہ، ذکرالحکم)۔

۳۰۳۔حضرت اُہبان بن اَوس رضی اللہ عنہ خزاعی

بعض کے نزدیک ان کا نام اہبان بن عیاذ ہے۔

۳۰۴۔مُکَلِّمُ الذِّئْبِ (بھیڑیے سے کلام کرنے والے)

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم پر حضور ﷺ کے معجزات کا ظہور ہوا، ان میں سے ایک حضرت اہبان بن اوس اسلمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ان کا لقب خاص ہے: مُکَلِّمُ الذِّئْبِ (یعنی بھیڑیے سے کلام

Marfat.com

کرنیوالے) ان کا واقعہ کتب سیرت میں مشہور ہے کہ ایک بھیڑیے نے ان سے گفتگو کی اس وجہ سے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانوں پر ان کا لقب مُکَلِّمُ الذِّئب پڑ گیا تھا۔ بھیڑیے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی تو یہ مسلمان ہو گئے۔ (شرح الشفاء ج ۱، ص ۶۳۷) الاستیعاب میں ہے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن عمیرہ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا ان کا لقب بھی مُکَلِّمُ الذِّئبِ ہے۔

۳۰۵۔ صَاحِبُ الشَّجَرة (درخت کے نیچے جہاد کرنے والے)

حضرت اہبان رضی اللہ عنہ کے القاب میں سے ایک صَاحِبُ الشَّجَرة لقب اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے ۶ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ۱۴ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیعت کی تھی۔ جنہوں نے بیعتِ رضوان میں حصہ لیا تھا اور انہیں اصحٰبُ الشَّجَرة کہا جاتا ہے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، ذکر اہبان بن اوس رضی اللہ عنہ)

۳۰۶۔ حضرت ایمن رضی اللہ عنہ بن عبید

حَاضِنَةُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضائی ماں) حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے حاضر باش صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور وضو کا سامان اپنی حفاظت میں رکھتے تھے۔

۳۰۷۔ صَاحِبُ مِطْهَرَة رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے منتظم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھی، حضرت ایمن رضی اللہ عنہ بن عبید کے ساتھ وضو کی خدمت کی وجہ سے ان کو یہ لقب ملا۔ (اسد الغابہ ایمن رضی اللہ عنہ بن عبید)

۳۰۸۔ صَاحِبُ البَقَرَة (سورۃ البقرہ والے) اَلشَّهِيْدُ

جنگ حنین میں جب گھمسان کی لڑائی ہوئی یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں جان دے دی اسی جنگ کے شرکاء کو صاحب سورۃ البقرہ کہا جاتا ہے۔

(الزرقانی، غزوۂ حنین، الاستیعاب، ایمن رضی اللہ عنہ بن عبید)

Marfat.com

۳۰۹۔ حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ انصاری النجاری

سب سے پہلے جو چھ اشخاص مدینہ منورہ سے حج کے لیے آئے اور آپ ﷺ سے منیٰ میں ان کی ملاقات ہوئی، قرآن سنا اور مسلمان ہو گئے تھے۔ ان میں سب سے پہلے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھانے والے حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ تھے۔ (اسد الغابہ، سعدؓ بن زرارہ)

۳۱۰۔ اَسْعَدُ الخَیرُ (بھلائی کے پیکر)

انہوں نے قبولِ اسلام میں سب سے پہلے ابتداء کرلی، غالباً ان کے اس بروقت اقدام کی وجہ سے حضور ﷺ نے ان میں بھلائی کی طلب دیکھی، تو انہیں خیر کا لقب دیا تھا۔ حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زُرارہ کو ایک اور عظیم شرف یہ حاصل ہوا کہ انہوں نے مدینہ میں حضور ﷺ کی آمد سے پہلے سب سے پہلے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ (اسد الغابہ، ذکرِ اسعد رضی اللہ عنہ)

اَلسَّابِقُ الاَوَّلُ (اسلام میں پہل کرنے والے)

انصار کے سَابِقِیْنَ اَوَّلِیْن لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زُرارہ کا نام سرِفہرست قرار پاتا ہے اس لیے وہ ''سَابِقُ الْاِسْلَام'' ہیں۔

وہ مکہ میں کسی کام سے گئے تھے، اور ۶ ہجری سے پہلے ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ (الاعلام للزرکلی) اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ یہ امتیازی مرتبہ بھی حاصل ہوا کہ رحمتِ عالم ﷺ نے انہیں ''نقیب بنی نجار'' مقرر فرمایا۔

نَقِیْبُ النُّقَبَاءِ (سب نقیبانِ انصارؓ کے سرخیل)

انہوں نے اپنی مختصر سی زندگی میں دربارِ رسالت ﷺ سے کئی تمغے لیے، نَقِیْب (اپنے قبیلے کے ذمہ دار بنے) پھر آپ ﷺ نے ان کو سب نقیبوں کا امیر بنا دیا۔ (سیر اعلام النبلاء اسعد رضی اللہ عنہ بن زراہ) مختصر سے عرصے میں کئی القاب لے گئے۔

۱۔ عَقَبِیٌّ: (بیعت عقبہ کے شریک شریک صحابی رضی اللہ عنہ)

۲۔ سَابِقُ الْاِسْلَام (اسلام لانے میں پہل کرنے والے)

۳۔ اَلْخَیْر: (سراسر بھلائی والے)

ابھی مسجد نبوی ﷺ تیار ہو رہی تھی کہ انہیں اللہ نے بلا لیا، مدینہ میں سب سے پہلے ان کی

Marfat.com

نماز جنازہ آپ ﷺ نے پڑھی اور بقیع کے اول مدفون بھی وہی ہیں۔ (الاعلام للذرکلی، ابن زرارہ رضی اللہ عنہ) اگر زندہ رہتے تو دیگر القاب بھی حاصل کرتے، کسی سے پیچھے نہ رہتے۔

۳۱۱۔ حضرت اسلع رضی اللہ عنہ بن شریک الاعرجی

امام المرسلین ﷺ کی مسلسل خدمت گزاری کی وجہ سے ان کو خادمِ رسول اللہ ﷺ کا لقب دیا گیا۔ (الاستیعاب، اسلع رضی اللہ عنہ بن شریک)

۳۱۲۔ صَاحِبُ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ، صَاحِبُ رَاحِلَةِ النَّبِیِّ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے خچر کے نگہبان)

سبل الہدیٰ: ۱۴/۴ پر مرقوم ہے کہ یہ آپ ﷺ کی سواریوں کی نگہداشت پر مقرر تھے، اس لیے حضرت عقبہ بن عامر کی طرح ان کا لقب بھی صَاحِبُ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ہے۔ وہ بغیر وضو کے آپ ﷺ کی سواری کے کجاوے کو بھی ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ انہیں صاحب رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اور خَادِمُ النَّبِیِّ ﷺ لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

(الاستیعاب اسلعؓ بن شریک المواہب اللدنیہ، خدامہ من الرجال)

۳۱۳۔ حضرت انجشہ الحادی رضی اللہ عنہ

جہادی اسفار کے اندر مجاہدین کی دل لگی اور شوق و جذبہ کے ابھارنے کے لیے وہ اشعار پڑھا کرتے تھے، جن میں جذبۂ ایمانی، توحیدِ الٰہی اور شانِ رسالت موجود ہوتی تھی۔

۳۱۴۔ حَادِیُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (رسول رحمت ﷺ کے حُدی خواں)

حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ خواتین کی سواریوں کی طرف حدی خوانی کرتے تھے، ایک مرتبہ انہوں نے اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کے اونٹوں میں حدی کو پڑھا تو وہ تیز چلنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ رضی اللہ عنہ آہستہ حدی پڑھو۔ کمزور مخلوق کے ساتھ نرمی کرو! ۔ حدی خوانی کے اس فن کی وجہ سے انہیں انجشہ الحادی کہا جاتا تھا۔ (زادالمعاد، فصل فی موالیہ) ان کا یہ لقب زبان زدِ عوام و خواص تھا۔

Marfat.com

۳۱۵۔حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن خولی انصاری

بدری، اُحدی، اَصْحٰبُ الشَّجَرَۃ اور کون سے القاب ہیں جن میں اوس رضی اللہ عنہ کسی سے پیچھے ہوں، حضور اکرم ﷺ کے آخری غسل میں وہ انصار کے نمائندہ تھے۔

اَلْکَامِلُ (ماہرِ فنون)

زمانۂ جاہلیت میں اہل یثرب (مدینہ والوں) میں جہالت کی عمومیت کے ساتھ کچھ تعلیم یافتہ لوگ بھی موجود تھے، جو عربی میں لکھ پڑھ لیتے تھے۔اِن پڑھے لکھے لوگوں میں سے جو شخص تیراندازی کی مہارت حاصل کر لیتا تھا، اس کو کلمہ اور ''کَامِل'' کا خطاب دے دیا جاتا تھا۔اسلام کی آمد کے بعد بھی بعض اصحاب رضی اللہ عنہم ان اوصاف کے حامل ہونے کی بناء پر ''کَامِل'' لقب کے مستحق سمجھے گئے۔(الاستیعاب، اوس رضی اللہ عنہ بن خولی)

زمانہ جاہلیت میں سوید بن صامت اور ''حضیر الکتائب'' کَامِل کے لقب سے مشہور تھے۔ زمانہ اسلام میں حضرت اوس رضی اللہ عنہ بن خولی کے علاوہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن مالک حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر الکتائب اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ کاملین میں شمار ہوتے تھے۔عبداللہ بن ابی (رأس المنافقین) بھی کَامِل کے لقب سے مشہور تھا۔(اسد الغابہ، اوس بن خولی) حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ قاری، اہل رائے، عاقل اور کامل تھے۔(اسد الغابہ، اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر) حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن مالک کو اَلْکَامِلُ کہا جاتا تھا۔(اسد الغابہ، سید بن حضیر)

۳۱۶۔حُرَّاسُ النَّبِیِّ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے محافظین)

صلح حدیبیہ میں یہ صحابہ رضی اللہ عنہم حفاظتِ نبوی ﷺ پر مامور تھے۔حضرت اوس بن خولی رضی اللہ عنہ، حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ، اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، اور جب سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مکہ سے بعافیت تشریف لے آئے تو انہوں نے بھی حفاظتِ رسول ﷺ کا فریضہ انجام دیا۔اس طرح ان حضرات کو جہاں ''بیعتِ رضوان'' کی وجہ سے ایمان کامل اور رضوان ابدی کی بشارت ملی وہاں حُرَّاسُ النَّبِی ﷺ میں بھی شامل ہو کر دارین کی سعادت میسر آئی۔

(دیکھئے مغازی للواقدیؒ، کان رسول اللہ ﷺ یامُر اصحابہ بالحدیبیہ)

Marfat.com

(ب)

موذنِ رسول ﷺ حضرت بلال بن رباح ﷺ کے القاب کا ذکر نمبر ۱۵ پر ہے۔

۳۱۷۔ حضرت بشر بن عمرو رضی اللہ عنہ الجارُود العبدری

ان کے مختلف نام معروف ہیں، نصرانی تھے، ایک لقب سید عبدالقیس تھا، عیسائیت سے اسلام کی طرف آئے لیکن شرک سے طبعی متنفر تھے۔ (الاستیعاب الجارود، العبدی)

یہ ذُوْ اَجْرَیْنِ اَهْلِ الْکِتَابِین، الشّاهِدِیْن ، الْمُحْسِنِین القاب کے حامل ہیں۔ (دیکھئے لقب ۸۶،۸۷)

۳۱۸۔ اَلْحَنِیْفُ (یہودیت ونصرانیت سے یکسو)

سورۃ آل عمران آیت نمبر ۲۷ میں یہ لقب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اس صفت کے بیان کے ساتھ دیا گیا کہ وہ سب طرف سے یکسو ہو کر حَنِیْفًا مُّسْلِمًا ہو کر رہے۔ جن حضرات کو اللہ تعالیٰ کفر وشرک کے ماحول میں بھی توحید پر قائم رکھتے ہیں وہ حنیف شمار ہوتے ہیں، اصحابِ رسول ﷺ میں کئی افراد کو یہ قرآنی لقب ملا۔

اسی لیے حضرت بشر رضی اللہ عنہ تک جب دین اسلام کا پیغام پہنچا تو حضور ﷺ سے ملنے سے پہلے آپ کو اشعار میں خط لکھا کہ میں اَلْحَنِیْفُ ہوں، اللہ کو مانتا ہوں، سیدنا محمد ﷺ نے ان کا یہ لقب برقرار رکھا۔

اَلْجَارُوْد (قحط کا ذریعہ بننے والے)

ان کو اَلْجَارُوْد (قحط سالی کرنے والے) اس لیے کہا جاتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کی قیادت کرتے ہوئے بکر بن وائل قبیلے کو ایسا لوٹا اور ان کا سارا سامان اس طرح ختم کر دیا، جیسے گھر میں سے ہر کھانے پینے کی چیز لے کر صفائی کر دی جاتی ہے۔

(الاستیعاب الجارود العبدی)

اس قسم کے لوگ جب درِ نبوی ﷺ پہ آئے تو قوموں کے راہنما بن گئے، حضرت بشر رضی اللہ عنہ کا یہ لقب برقرار رکھنے میں یہی حکمت ہے کہ وہ راہزن تھے، حضور ﷺ کی مجلس نے راہنما بنا دیا۔

Marfat.com

۳۱۹۔حضرت بشیر بن عقربہ رضی اللہ عنہما جہنی فلسطینی (بَحِیْر سے بشیر تک)

وہ خود فرماتے ہیں: میرے والد مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے حضرت رسول اللہ ﷺ نے میرا نام پوچھا: یہ کون ہے؟ میرے والد نے کہا: بحیر! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اِسْمُکَ بَشِیْر (تمہارا نام بشیر ہے) میری زبان میں لکنت تھی، حضرت محمد ﷺ کی دعا سے میں درست بولنے لگا، اور میرے سر پر جہاں آپ ﷺ نے ہاتھ رکھا، وہاں کے بال اب بھی سیاہ ہیں۔ (الاصابہ، بشیر بن عقربہ رضی اللہ عنہ)

۳۲۰۔ابو عاصم حضرت بشیر الحارثی رضی اللہ عنہ (اَلْاَکْبَرُ)

بشیر نام رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند تھا، ایک دن ایک نوجوان قبول اسلام کے سلسلہ میں حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے نام پوچھا تو جواباً بولے، اَلْاَکْبَرُ (سب سے بڑا) آپ ﷺ نے فرمایا آج سے تمہارا نام اَلْاَکْبَرُ نہیں ہے بلکہ تم بشیر ہو۔

(الاستیعاب، بشیر الحارثی رضی اللہ عنہ)

۳۲۱۔حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بن عنبس رضی اللہ عنہ انصاری الظفری

انصاری، اُحدی، صاحب الشجرۃ القاب پائے۔ (الاستیعاب، بشیر بن عنبس رضی اللہ عنہ)

۳۲۲۔فَارِسُ الْحَوّاءِ (حوّاء گھوڑے کے سوار)

فارس حواء کے نام سے مشہور ہیں، حواء ان کے گھوڑے کا نام تھا۔

اس پر سوار ہو کر جہاد کرتے تھے گھوڑا با کمال تھا، صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان گھوڑے اور گھڑسوار دونوں کے کارنامے معروف تھے۔ اس لیے حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ فارس الحواء لقب معروف ہو گیا۔ (الاصابہ، بشیر بن عنبس رضی اللہ عنہ)

۳۲۳۔حضرت برّاء رضی اللہ عنہ بن عازب رضی اللہ عنہ انصاری، الجہنی

صغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیے گئے، بدر میں جانبازی کے لیے حاضر ہو گئے کم عمری کی وجہ سے واپس مدینہ آ گئے۔ اور محافظین مدینہ میں نام لکھوالیا۔ (الاستیعاب، البرّاء بن عازب رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۳۲۴۔ ذُو الغُرَّۃِ (سفیدی والے)

ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ بعض مؤرخین کے نزدیک حضرت برّاء رضی اللہ عنہ کا لقب ''ذُو الغُرَّۃِ'' ہے، اصحاب پیغمبر ﷺ میں ان کا یہ لقب اس لیے معروف ہوا کہ ان کے چہرے پہ کچھ سفیدی تھی۔

(اسد الغابہ، ذکر برّاء بن عازب رضی اللہ عنہ، تاج العروس، غ، ر)

۳۲۵۔ حضرت بُغیض بن حبیب رضی اللہ عنہ التمیمی

سید دو عالم حسین ناموں اور القاب کو پسند فرماتے اور برے اسماء والقاب کو ناپسند فرماتے

۳۲۶۔ حَبِیْبٌ (جن سے محبت کی جائے)

حضرت بُغیض بن حبیب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حضور وفد کیساتھ گئے تھے، حضور ﷺ نے ان کا نام پوچھا، انہوں نے عرض کیا، بُغیضُ، (جس سے بُغض رکھا جائے) آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تم حَبِیْبٌ (محبوب و پسندیدہ شخصیت) ہو۔

(اسد الغابہ، ذکر بغیض (الحبیب رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۔ حضرت برّاء بن رضی اللہ عنہ مالک الانصاری النجاری

یہ سابقُ الاسلام، اُحدی، اور اَصْحَابُ الشَّجَرَۃ جیسے القاب ان کو میسر آچکے تھے۔ کچھ خاص القاب بھی دربارِ حبیب ﷺ سے ملے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، براء بن مالک رضی اللہ عنہ)

بَطَلُ الکَرَّارِ (بار بار حملہ آور ہونے والے جوان)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ لقب سیر اعلام النُبلاء میں موجود ہے، اس کی کچھ تفصیل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لقب ''حیدرِ کرّار'' میں گذر چکی ہے، حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بار بار حملہ کرنے اور کثرتِ قتال سے متاثر ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گورنروں کو خط لکھوایا کہ حضرت برّاء رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کو کسی لشکر کا امیر بنا کر نہ بھیجنا، ورنہ مدمقابل کا کچھ نہیں بچے گا۔

(اسد الغابہ، برّاءؓ بن مالک)

حَادِیُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے حُدی خواں)

معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں ہے کہ حضرت برّاء رضی اللہ عنہ نے آواز غضب کی پائی تھی، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسفار جہاد میں ان سے حدی سنتے تھے، نبی اکرم ﷺ نے ان کی یہ ذمہ داری لگائی تھی، اس لیے ان کو حَادِیُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، خطاب سے نوازا گیا۔

(الاصابہ، برّاء بن مالک رضی اللہ عنہ)

ملاحظہ: ان کی حدی خوانی کا خوبصورت نقشہ، باقی حَادِین کا ذکر اور تقسیم کار کے لیے پڑھیے اور دیکھیے لقب نمبر ۳۹۔

(ت، ث)

۳۲۸۔ حضرت ابورقیہ تمیم بن اَوس داری رضی اللہ عنہ

مسجد نبوی ﷺ میں سب سے پہلے چراغ کے انتظامات کرنے والے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں، ان کو یقین تھا کہ اسلام کا غلبہ فلسطین تک ہوگا، اس اعتماد پر انہوں نے ایک قطعہ اراضی حضور ﷺ سے لکھوالیا تھا، عہد صدیقی میں ان کو یہ خطہ دے دیا گیا، حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے وہاں اسلامی خدمات انجام دیں (مکتوبات نبوی ص ۲۲۲) رَاهِبُ الْعَصْر (اپنے زمانے کے بڑے عبادت گزار) اور عَابِدُ الْفَلَسْطِیْن القاب معروف ہیں۔

(الاعلام، للذرکلی، تمیم الداری رضی اللہ عنہ)

۳۲۹۔ خَیْرُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ (مدینہ والوں کے بہترین شخص)

دورِ فاروقی میں حیات تھے، ایک آگ مدینہ کی طرف بڑھی آرہی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بن حرمل کو بھیجا کہ جاؤ خَیْرُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ (تمیم داریؓ) کو کہو کہ وہ آگ کو بجھائیں۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے اور چادر سے آگ کو دھکیلتے رہے، اور وہ آگ آگے جاتی رہی حتی کہ جہاں سے نکلی تھی وہیں جا گھسی۔ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ کے اس لقب کی شہرت کی وجہ سے حضرت

Marfat.com

معاویہ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں۔

(الاصابہ معاویہ رضی اللہ عنہ بن حرمل)

۳۳۰۔ ذُو اَجْرَیْن (دوہرے ثواب والے)

اسلام سے پہلے وہ دین مسیحی کے پیروکار تھے، اس لیے وہ قرآنی لقب ''ذُو اَجْرَیْن'' یعنی دو اجر رکھنے والے صحابی بن گئے، ایک اجر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلیم کرنے کا ایک حضرت سیدنا محمد عربی ﷺ کی غلامی کا۔ (الانساب للسمعانی، ذکر نجم: ۴۹۵) وہ عیسائیت میں بھی اَلرَّاهِبُ اور اَلْعَابِد لقب کے حامل تھے، ان کے متعلق عربی کے الفاظ یہ ہیں۔ كَانَ مِنْ عُلَمَاءِ اَهْلِ الْكِتَابَيْن کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا شمار انجیل اور توراۃ کے علماء میں ہوتا ہے۔

(الزرقانی، ذکر فی صلوتہ)

اِمَامُ النِّسَاء (خواتین کے امام)

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے نمازِ تراویح کا مسجد نبوی ﷺ میں اہتمام کروایا تو مسجد میں روشنی کا نظام حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے کیا، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو امامتِ مرداں کے فرائض سونپے تو خواتین اسلام کو نماز تراویح پڑھانے کے لیے اِمَامُ النِّسَاء حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، اس لیے ان کا یہ لقب معروف ہوا۔ (شرح الزرقانی، فی ذکر صلواتہ)

۳۳۱۔ تَلَّاءُ كِتَابِ اللّٰهِ (قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرنیوالے)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ صَاحِبُ الْكِتَابَيْن، اَلْمُحْسِنِيْن، اَلشَّاهِدِيْنَ اور ذُو اَجْرَيْن میں سے ہیں۔ (دیکھیے لقب نمبر ۸۶، ۸۷)

اللہ کی کتاب قرآن کریم کی تلاوت کثرت اور شوق و ذوق سے کرتے تھے۔ اس لیے ان کا یہ لقب تَلَّاءُ كِتَابُ اللّٰهِ معروف تھا۔ (سیر اعلام النبلاء تمیم الداری رضی اللہ عنہ)

۳۳۲۔ حضرت ثروان بن فزارہ رضی اللہ عنہ

بہت لائق و فائق اور سَيِّدُ الْقَوْم تھے۔ قبول اسلام کے بعد شَاعِرِ اِسْلَام لقب پایا، اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی وہ اعلیٰ انسانی خوبیوں والے شمار ہوتے تھے، جب حضور ﷺ کی خدمت میں آئے تو مِہ کامل بن گئے، اور ان کا یہ لقب پوری طرح صادق آیا۔ (جمہیر المنبتہ ج۳، ص ۸۴۱)

Marfat.com

۳۳۳۔ابوعبداللہ حضرت ثوبان بن بجدد رضی اللہ عنہ

مکہ اور یمن کے درمیان السَّرَاۃ ایک مقام ہے یہ وہاں کے رہنے والے تھے۔

۳۳۴۔مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے آزاد کردہ غلام)

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، مولیٰ رسول اللہ ﷺ کے لقب سے معروف تھے، اس کے ساتھ ساتھ انہیں اَھْلُ بَیْتِ النَّبِی ﷺ کا اعزاز بھی مل گیا۔

۳۳۵۔اَھْلُ بَیْتِ النَّبِی ﷺ (نبی ﷺ کے اعزازی اہلِ بیت)

آنحضرت ﷺ نے خرید کر آزاد کر دیا اور فرمایا: دل چاہے تو اپنے خاندان والوں کے پاس چلے جاؤ اور چاہو تو میرے پاس رہو، تو اہل بیت (میرے اہل خانہ) میں تمہارا شمار ہوگا، انہوں نے خدمت نبوی ﷺ کی حاضری کو اہلِ خاندان پر ترجیح دی، اور زندگی بھر خلوت وجلوت ،سفر وحضر میں آقائے دوجہاں ﷺ کے ساتھ رہے۔

(اسد الغابہ، ثوبان بن بجدد رضی اللہ عنہ)

اس طرح ایک غلام کو شاہی خاندان کا اعزازی درجہ دے دیا گیا۔

(ج)

۳۳۷۔حضرت جاریہ رضی اللہ عنہ اصرم الکلبی الاجداری

ان کا تذکرہ بطور صحابی رسول ﷺ صرف اسد الغابہ میں ہے۔بصرہ کے اعرابی تھے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم جاریہ اجداری)

۳۳۸۔اَجْدَار (دیوار کے سائے میں بیٹھنے والے)

ان کو لوگ ''اَجْــدَار'' اس وجہ سے کہتے تھے کہ دیوار کے نیچے بیٹھے رہا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک شخص مدینہ میں عامر رضی اللہ عنہ بن عوف بن بکر کو پوچھتا ہوا آیا، ایک شخص نے کہا کہ کس عامر کو پوچھتے ہو؟ عامر رضی اللہ عنہ بن عوف بن بکر کو یا عامر رضی اللہ عنہ اجدار کو؟ چنانچہ یہ لقب مشہور ہو گیا۔

(اسد الغابہ جاریہ رضی اللہ عنہ بن اصرم)

Marfat.com

۳۳۹۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ یمنی

جب یہ یمن سے مدینہ آئے تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، دوران خطبہ فرمایا: ابھی یمن کا ذی وقار شخص شاہوں کے سے چہرے والا آئے گا۔

(سیر اعلام النبلاء، جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

مِسْحَةُ مَلِك (شاہی چہرے والے)

چنانچہ جب یہ مسجد میں آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حیرانی سے دیکھا کہ واقعی مِسْحَةُ مَلَك (شاہوں کا علامتی چہرہ) مسجد میں آگیا ہے، اس وجہ سے ان کا ایک لقب ذُو الْمِسْحَة بھی ہے۔ (تاج العروس، مسح، القاموس المحیط، میم)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ البجلی کا شمار ان خوش قسمت صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جن سے رحمت ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف محبت فرماتے تھے بلکہ انکی تعظیم وتکریم بھی کرتے تھے۔ جب پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے چادر بچھادی، ان کو دعاؤں سے نوازا اور سر پہ ہاتھ رکھا، اس کے بعد جب بھی ان کا آنا ہوتا یہی اکرام ہوتا تھا۔

(سبل الہدیٰ، ج ۲، ۳۱۱)

۳۴۰۔ خَيْرُ أَهْلِ الْيَمَنِ (سب سے اچھے یمنی) نِعْمَ السَّيِّد (اچھا سردار)

اللہ اللہ، حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے علوئے مرتبت کی اس سے بڑی شہادت کیا ہوسکتی ہے کہ خود نطق رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا بہترین شخص قرار دیا، اس لیے وہ خَيْرُ أَهْلِ الْيَمَنِ کہلائے۔

(معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم ج ۳، ۴۲۹)

جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو خَيْرُ أَهْلِ الْمَدِينَه فرمایا تھا، اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یمنی کو بہترین سردار قرار دیتے تھے۔ اس لیے وہ نِعْمَ السَّيِّد ہیں۔ (صفة الصفوة، ج ۱، ۳۷۵)

Marfat.com

یُوسُفُ الْاُمَّةِ (امت محمدیہ ﷺ کے یوسف)

حسن یوسف کا جلوہ ان کے چہرے پہ عیاں تھا، دوسرے خلیفہ راشد سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ان کے حسن و جمال کی تعریف کرتے تو اس امت کا یوسف قرار دیتے، اس لیے وہ یُوسُف هٰذِهِ الْاُمَّةِ ہیں۔ (اسد الغابہ، جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

یہ ان کے کمالِ عشق ہی کا نتیجہ تھا کہ حضور ﷺ نے ان کو ''اعزازی اہل بیت'' اپنے گھر کا فرد قرار دیا۔

(سیر اعلام النبلاء، جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

۳۴۲۔ اَبُو الْمَسَاكِيْن حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب القرشی ہاشمی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ مساکین سے محبت اور ان کی امداد عادت تھی۔ اس لیے حضور ﷺ نے اَبُو الْمَسَاكِيْن لقب والی کنیت رکھی۔ (الاصابہ، جعفر رضی اللہ عنہ)

ذُوْهِجْرَتَيْن اور سَابِقُ الْاِسْلَام اور اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْن فِي الْحَبْشَه لقب تو وہ اولین سالوں میں حاصل کر چکے تھے، شہادت کے بعد دو لقب مزید مل گئے۔

(اعلام للزرکلی، جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

۳۴۳۔ طَيَّارْ (اڑنے والے) اَلشَّهِيْدُ (راہِ خدا میں جان دینے والے)

جنگ موتہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی اَلشَّهِيْدُ لقب حاصل کر گئے، اسی جنگ میں ان کے دونوں بازوؤں پر اس لیے کفار نے حملہ کیا کہ وہ اسلام کا جھنڈا پکڑے ہوئے تھے، (شہادت کا مکمل واقعہ لقب نمبر ۴۰۸ میں دیکھیے) اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کچھ عرصہ بعد سرورِ عالم ﷺ نے ایک دن لوگوں کو بتایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ان کے کٹے ہوئے بازوؤں کے عوض دو نئے بازو دیے ہیں جن سے وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں، ایک اور روایت میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جنت میں اڑتے دیکھا'' حضور ﷺ کے اسی ارشاد پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا لقب طَيَّار مشہور ہو گیا، بعض روایتوں میں ان کا لقب طَيَّار کے علاوہ ذوالجناحین بھی بتایا گیا ہے۔ (اسد الغابہ، جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

Marfat.com

۳۴۴۔ ذُوالْجَنَاحَیْن (دوبازوؤں والے)

گذشتہ روایت میں ہے کہ ان کو دو بازو جنت میں عطا ہوئے جناح ایک بازو اور جناحین دو بازوؤں کو کہتے ہیں۔ ذُوالْجَنَاحَیْن حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا خصوصی لقب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو یوں کہتے یَابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْن۔ (الاصابہ، جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

اے دو بازوؤں والے کے بیٹے! تجھ پر سلامتی ہو۔

۳۴۵۔ شَبِیْهُ النَّبِی ﷺ (اللہ کے نبی ﷺ کی صورت سے ملتے جلتے)

نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے فرمایا: اے جعفر! تم صورت اور سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔ (جامع ترمذی، ابواب المناقب)

ملاحظہ: ان کے شَبِیْهُ النَّبِی ﷺ لقب اور دیگر مشبہین کی تفصیل کے لیے لقب نمبر ۶۹ کا مطالعہ کیجیے۔

ان کی شباہت دیگر مُشَبِّهِیْن رَسُوْل ﷺ سے منفرد ہے۔ کیونکہ خود نبی اکرم ﷺ نے ان کی صورت کو اپنے چہرۂ اقدس کے اور ان کی عاداتِ کو اپنے عظیم اخلاق کے مشابہ قرار دیا۔

اسد الغابہ میں بھی ان کی اس خصوصیت کا ذکر ملتا ہے، ان کا شمار سَادَاتُ الْجَنَّة میں ہوتا ہے۔ (معرفۃ الصحابہ، حمزہ رضی اللہ عنہ عبدالمطلب)

۳۴۶۔ اَبُوالْمَسَاکِیْن (مسکینوں سے محبت رکھنے والے)

کنیت میں جہاں اولاد کی نسبت ہوتی ہے وہاں اس کی تعریف میں ایسی صفات بھی آجاتی ہیں جو کسی انسان میں پائی جاتی ہوں، جیسے: حضرت محمد ﷺ علم تقسیم کرتے تھے اس لیے آپ ﷺ ابوالقاسم تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بلیوں کی قربت کی وجہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مٹی لگنے کی وجہ سے ابوتراب فرمایا ایسے ہی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسکینوں سے محبت کرتے تھے، بایں سبب نبی اکرم ﷺ انہیں 'اَبُوالْمَسَاکِیْن' کہا کرتے تھے۔

(المعجم الکبیر جرانی، حدیث ۱۴۵)

Marfat.com

۳۴۷۔ حضرت جُعیل رضی اللہ عنہ ظُھْراً ءْ (لوگوں کے پشت پناہ)

جب نبی کریم ﷺ نے (غزوۂ خندق میں) خندق کو کھودوانا شروع کیا، تو حضرت محمد ﷺ نے کام لوگوں پر کام تقسیم کر دیے تھے۔ (کوئی مٹی کھودتا تھا تو کوئی مٹی ڈھوتا تھا۔ اور خود حضور ﷺ بھی ان کے ساتھ محنت کر رہے تھے۔ ان میں ایک شخص تھا جن کا نام جعیل تھا اور رسول اللہ نے ان کا نام عمر رضی اللہ عنہ رکھا تھا۔ بعض لوگوں نے رجز میں یہ شعر پڑھا۔

سَمَّاہ مِن بَعد جُعِیل عُمْرًا

وَکَانَ لِلْبَائس یَوْمًا ظُھْرًا

جب کام کے دوران آپ ﷺ ان کے پاس سے گزرتے تو لوگوں کو دیکھتے کہ ان کو لوگ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو حضور ﷺ بھی یہی کہتے، جب لوگ ان کو ظَھْــــرَا کہتے تو حضور ﷺ بھی ظُھْرَاء فرماتے۔

حضور ﷺ ان کو بجائے جُعیل کے عُمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ وہ ایک زمانے میں غریبوں کے پشت پناہ تھے اس وجہ سے ان کو ظُھْرَاء لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (اسد الغابہ، جعیل رضی اللہ عنہ)

۳۴۸۔ حضرت جُلَیْبِیب انصاری رضی اللہ عنہ

کم صورت تھے لیکن ان کے مخلص ہونے کی وجہ سے حضور ﷺ ان سے خصوصی پیار کرتے تھے۔

۳۴۹۔ غَالٍ (کھرا انسان)

ایک عورت کی رضامندی پا کر آنحضرت ﷺ نے جُـلَیْبِیب رضی اللہ عنہ سے کہا: فلاں لڑکی سے تمہارا نکاح کرتا ہوں۔ بولے: یارسول اللہ ﷺ: آپ ﷺ مجھے کھوٹا پائیں گے، فرمایا: اَنْتَ غَالٍ (تم اللہ کے دربار میں اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک) بہت قیمتی ہو۔

(السیرۃ الحلبیہ، ج۳، ۴۷۲)

ملاحظہ: اس لقب میں حضرت زاہر رضی اللہ عنہ بھی ان کے شریک ہیں۔

(حیاۃ الصحابہؓ ج ۳ ص ۳۵۳)

حضرت زاہر رضی اللہ عنہ کا ذکر لقب نمبر ۴۱۳ پر ہے، اس لقب میں حضور ﷺ نے ان دونوں

Marfat.com

صحابیوں کی دلی کیفیت کی خبر دی ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوگیا ان دونوں کو اللہ کے نبی ﷺ نے وحی کے ذریعہ غالی لقب سے نوازا، بحر حال ابھی جلیبیب کے نکاح کی باتیں تکمیل تک پہنچیں اور شادی نہ ہوسکی تھی کہ اُدھر میدان احد لگا اور حوروں نے بے تابی سے ان کا انتظار کرنا شروع کیا، وہ میدانِ کارزار میں خوب لڑے اور شہید ہوگئے، جنگ کے بعد ان کی لاش کی تلاش شروع ہوگئی لوگوں نے میدان میں جا کر دیکھا کہ سات مشرک مقتول پڑے ہیں اور قریب ہی حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ بھی خاک و خون میں آغشتہ پڑے ہیں، حضور ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ ﷺ خود وہاں تشریف لائے یہ عجیب منظر دیکھ کر طبع مبارک بہت متاثر ہوئی، حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے جسم اطہر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:

قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوْهُ هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ: هٰذَا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ

(الاستیعاب، ذکر جلیبیبؓ)

سات کو قتل کر کے قتل ہوا ہے، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ (یہ میرا ہے، میں اس کا ہوں) آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لحد کے حوالے فرمایا۔ (الاستیعاب جُلیبیب رضی اللہ عنہ)

۳۵۰۔ حضرت جمیل بن معمر رضی اللہ عنہ (اَلْمُهَاجِرُ)

انہوں نے ہجرت حبشہ کی، اس لیے اَلْمُهَاجِرِیْ تھے، ان کے متعلق سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۴ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا: کسی انسان کے دو دل نہیں ہوتے۔

۳۵۱۔ ذُوْ قَلْبَیْنِ (دو دلوں والے)

راز کی کوئی بات چھپا نہیں سکتے تھے اس لیے مکہ میں ان کا یہ لقب معروف ہوگیا، یہ مقصود نہ تھا کہ ان کے دل دو ہیں، ابھی یہ مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور کہا: اے جمیل! مشہور کردے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرلیا ہے، چنانچہ انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، سیدھے مسجد الحرام پہنچے اور اعلان کیا: لوگو سنو! عمر رضی اللہ عنہ ابن خطاب بے دین ہوگیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیچھے آرہے تھے فرمایا: بے دین نہیں دین دار ہوگیا ہے۔

(سیر الصحابہ رضی اللہ عنہ: ذکر جمیل رضی اللہ عنہ بن معمر)

Marfat.com

۳۵۲۔ صَاحِبُ الْبَقَرَۃِ (سورۃ بقرہ والے)

بقول بعض، حضرت جمیل رضی اللہ عنہ فتح مکہ میں اسلام لائے، بہت معمر تھے، آپ ﷺ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے، اس لیے اَصْحَابُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔

(اسد الغابہ، جمیل رضی اللہ عنہ بن معمر)

(ح)

۳۵۳۔ سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب القرشی

اُحد کی لڑائی میں حضرت محمد ﷺ نے دیکھا کہ ایک مجاہد کے ناک کان کٹے ہوئے اور جگر نکال لیا گیا ہے، انہیں اس حال میں دیکھ کر آپ ﷺ کے آنسو ٹپک پڑے، یہ آپ ﷺ کے چچا، اللہ کے شیر، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام ج ۲، ص ۹۴)

۳۵۴۔ سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ (شہیدوں کے سردار)

سیدنا محمد کریم ﷺ نے فرمایا: سَیِّدُ الشُّھَدَاء حَمزۃ رضی اللہ عنہ (جمع الفوائد حدیث نمبر ۸۹۰۹) کہ (قیامت کے دن) سب شہیدوں کے سردار حمزہ رضی اللہ عنہ ہوں گے اور بخاری نسفی کے نسخوں میں "بَابُ قتل سَیِّدِ الشُّھَدَاءِ" میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر خدا کی رحمت ہو، کیوں کہ تم اعزہ واقربا کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے، اور نیک کاموں میں پیش پیش رہتے تھے، اگر مجھے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (حضور ﷺ کی پھوپھی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بہن) کے رنج وغم کا خیال نہ ہوتا تو میں تمہاری لاش اسی طرح چھوڑ دیتا تاکہ اسے درندے اور پرندے کھاجاتے اور تم قیامت کے دن انہیں کے پیٹ سے اٹھائے جاتے۔

(سیرۃ ابن ہشام، حزن الرسول علی حمزۃ رضی اللہ عنہ)

ان کا شمار سَادَاتُ الْجَنَّۃِ میں ہوتا ہے۔ (معرفۃ الصحابہ، حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب)

۳۵۵۔ اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ رَسُوْلِہٖ (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے شیر)

ایک روایت میں ہے کہ اسی موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرئیل امین علیہ السلام نے بشارت دی ہے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب ساتوں آسمانوں پر اَسَدُ اللّٰہ وَاَسَدُ

Marfat.com

الرَّسُوْل لکھے گئے ہیں۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو اَسَدُاللّٰه اور سَيِّدُالشُّهَدَاءِ کے القاب مرحمت فرمائے۔ (فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، حدیث نمبر ۱۴۸۸)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اَلْمُهَاجِرُ اور سَابِقُ الْاِسْلَام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب)

۳۵۶۔ بدری، ذُوالسَّيْفَيْن (دو تلواروں والے)

جنگ بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول رحمت ﷺ کے سامنے دو تلواروں کے ساتھ لڑتے جاتے اور کہتے جاتے، اَنَا اَسَدُاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب)

اس قسم کے مجاہدین کو ذوالسیفین لقب دیا جاتا تھا، (دیکھیے لقب نمبر ۲۹۸)

ملاحظہ: لقب نمبر ۶۴۴ میں سید الشہداء کا لقب حضرت مہجع رضی اللہ عنہ کا بھی لکھا ہے وہاں پر دونوں حضرات کے ایک ہی لقب کی تطبیق بھی لکھی ہے۔

۳۵۷۔ (سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا) حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ

یہ مبارک نام خود نبی اکرم ﷺ نے رکھا اور ابو محمد کنیت بھی رکھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ مختلف القاب میں اپنے بھائی امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہم لقب ہیں، ''اہل کساء'' میں سے ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی اور ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد امیر المومنین لقب دیا لیکن وہ خود حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دست بردار ہو گئے۔ (سر الجلیل شاہ ولی اللہ) ان کے دیگر القاب کا ذکر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حالات میں آ رہا ہے۔

۳۵۸۔ (سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا) حضرت حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ

ان کا نام اور ان کی کنیت سیدنا محمد کریم ﷺ نے رکھے یہ دونوں نواسۂ رسول ﷺ ہیں، ان کا مرتبہ واحترام پوری امت میں پایا جاتا ہے، سَادَاتُ الْجَنَّةِ میں سے ہیں۔

(دیکھیے لقب نمبر ۴۳۷ اس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا لقب السید کا تذکرہ ہے)

نبی کریم ﷺ نے ان کے کان میں اذان پڑھی، نوجوانان اہل جنت کے سردار ہیں، اور ''اَهْلُ كِسَاء'' میں ہے۔

Marfat.com

ملاحظہ: یہ پورا خاندان اَھْلُ کِسَاء لقب سے مزین ہے تفصیل کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۱۳۸، اور شبیہ الرسول ﷺ لقب سے مزین ہیں۔

(اسد الغابہ ذکر حسن بن علی رضی اللہ عنہما)

دونوں بھائی اور ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مُشَبَّھِیْنَ بِالنَّبِی ﷺ لقب رکھتے ہیں، تفصیل لقب نمبر ۶۹ میں لکھی جا چکی ہے۔

۳۵۹۔ رَیْحَانُ النَّبی ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کی خوشبو)

ان کا یہ لقب اسد الغابہ ذکر الحسین رضی اللہ عنہ میں بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ میرے دو پھول ہیں، اس لیے دونوں بھائیوں کو ریحان النبی ﷺ بھی کہا جاتا ہے۔ (فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، ۳۸۵۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ یا ابا الرَّیْحَانَیْن فرمایا کرتے تھے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، معرفۃ اعلام النبی ﷺ)

۳۶۰۔ اَمیر المؤمنین (اہل ایمان کے امیر) سیّد (سردار)

دونوں صاحبزادے سیّد السّادات ہیں، لقب نمبر ۳۶۲ میں بھی اَلسَّیِّدُ لقب ہے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ایک خصوصیت یہ ملی ایک حدیث مبارکہ مین آنحضور ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو سید کا وقیع لقب ان الفاظ میں الگ سے عطا فرمایا۔ اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ میرا یہ بیٹا راہنما ہے۔

(بخاری کتاب الانبیاء)

اس لقب اَلسَّیِّدُ کے ساتھ ہی ان کی چھ ماہ کی حکومت (امیرُ المؤمنین لقب کی) کہانی جڑی ہوئی ہے کہ آپ ﷺ نے اسی ارشاد میں فرمایا: عنقریب اس کے ذریعے دو مسلمان گروہوں میں صلح ہوگی، چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جب خلافت سے دست برداری کا اعلان کیا تو صلح ہوگئی ان کی جگہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو متفقہ امیر المؤمنین کہا جانے لگا۔

۳۶۱۔ شَبِیْہُ النَّبی ﷺ (اللہ کے نبی ﷺ کی شباہت والے)

دونوں ہی شبیہہ رسول ﷺ تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سینے سے سر تک اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سینے سے نیچے والے حصے میں حضور ﷺ کے مشابہ تھے۔ (اسد الغابہ، الحسن بن علی رضی اللہ عنہما)

Marfat.com

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کا بھی ایک لقب شبیہ النبی ﷺ ہے کیونکہ وہ بھی حضرت محمد ﷺ (اپنے نانائے مکرم ﷺ کے) بہت مشابہ تھے، جب وہ کم عمر تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ان کو اٹھا کر اپنے کندھوں پر بٹھالیا (از راہ خوش طبعی) بولے: میرا باپ قربان ہو یہ (حسن رضی اللہ عنہ) نبی کریم ﷺ سے مشابہ ہے اور علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہے۔ (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ اظہارِ خوشی کے طور پر ہنسنے لگے۔

(بخاری حدیث نمبر ۳۲۷۸)

۳۶۲۔ سَیِّدُ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ (جنتی جوانوں کے سردار)

سید کا لقب انہیں دنیاوی زندگی کے لیے بھی دیا گیا ہے اور جنتی زندگی میں بھی انہیں سید قرار دیا ہے، اور آخرت میں بھی ان دونوں صاحبزادوں کی سیادت مسلّم رہے گی۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ (الترمذی، مناقب الحسن رضی اللہ عنہ)

۳۶۳۔ سِبْطُ النَّبِیِّ ﷺ (اللہ کے نبی ﷺ کی جماعت)

نبی علیہ السلام نے فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ اسباط میں سے ایک سِبط ہیں۔

(ترمذی، باب المناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما)

یعنی وہ میری بیٹی کی اولاد ہیں، اسی وجہ سے ان کا لقب سِبْطُ النَّبِیِّ ﷺ ہے۔

(غایۃ النہایہ فی طبقات القُرّاء باب الحاء)

سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۴۶ میں اَلْاَسْبَاط نبیوں کی اولاد کو لقب دیا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے یہی قرآنی لقب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیا۔

۳۶۴۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری

شاعرِ رسول ﷺ ان کا لقب خاص ہے۔

(الاستیعاب، باب حسان رضی اللہ عنہ)

وہ شاعرُ المُخضرمی ہیں، یعنی انہوں نے زمانہ کفر اور زمانہ اسلام میں شاعری کی۔

(الاعلام للذرکلی رحمۃ اللہ علیہ، حسان رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۳۶۵۔ شَاعِرُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ وَخَطِیْبُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ

(اللہ کے رسول ﷺ کے دربار کے شاعر اور خطیب)

قبیلہ بنو تمیم کے شعراء کے مقابلہ میں جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنے شاعرانہ وخطیبانہ جوہر دکھائے تو ان کا ایک راہنما پکار اٹھا: ان مسلمانوں کا خطیب اور شاعر ہمارے خطیب وشاعر سے بڑا ہے۔ (الاستیعاب، حسیل بن نویرہ رضی اللہ عنہ)

۳۶۶۔ شَاعِرُ الْمُذَهَّبَاتْ (جن کا کلام سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل تھا)

یوں تو وہ شاعرُ الانصار بھی تھے، اور شَاعِرُ النَّبِی ﷺ بھی اور ان کو شَاعِرُ الْیَمَانِیْن لقب بھی ملا۔ (الاعلام للذرکلی، حسان رضی اللہ عنہ)

لیکن ان کا ایک لقب وہ ہے جو ان کو بہت سے شعراء سے ممتاز کرتا ہے، مبرد نحوی کا بیان ہے کہ شاعری حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے خاندان کا سلسلہ ہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ان شاعروں میں سے ہیں جن کے اشعار کو سونے کے پانی سے لکھے جانے کے قابل سمجھا جاتا تھا۔ حضرت حسّان رضی اللہ عنہ جیسے ایسے شعراء بہت کم تھے جن کے شعروں کو مُذَهَّبْ (سنہری حروف میں مزین) کر کے کعبہ میں رکھا جاتا، اس لیے ان کو شاعر صاحب المذھَّبات کہا جاتا تھا کہ ان کے شعروں کو کعبہ میں جگہ ملتی تھی۔

(کتاب العمدہ، فی محاسن الشعر وآدلبہ ۱/۹۳)

ان کا ایک لقب حسام ہے (معجم الالقاب والاسماء، الحسام)

وہ خود کو ابوالحسام کہلواتے تھے، حسام نیزے کو کہتے ہیں ان کے اشعار نیزوں کی طرح کفار کو تکلیف دیتے تھے اس نسبت سے ابوالحسام کنیت رکھی تھی۔

(معرفة الصحابه رضی اللّٰه عنه حسان رضی الله عنه بن ثابت)

۳۶۷۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ ابن الرَّاھب انصاری

بنو جیان (اوس) ان کا قبیلہ تھا، ان کے قبیلے والے فخر کیا کرتے کہ ہم ہی میں سے حنظلہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ تھے جن کو ''غَسِیْلُ الْمَلٰئِکَۃ'' لقب ملا، ہم ہی میں سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ تھے کہ عرشِ الٰہی ان کی موت پہ جھوما، ہم ہی میں حمی الدّ بر لقب) والے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ تھے اور ہم میں ذُوالشَّھَادَتَیْن (صحابی) تھے۔

(حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم فخر الانصاری بالعزۃ العینیۃ)

اس لیے کہ یہ لقب اسلامی قربانیوں کی بناء پر ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملے۔ ان حضرات کو اسماء والقاب کا ذکر اس کتاب کے دیگر صفحات میں موجود ہے۔

۳۶۸۔ غَسِیْلُ الْمَلٰئِکَۃِ (جن کو فرشتوں نے غسل دیا)

غزوۂ احد کے دن بیوی کے پاس خلوت میں تھے کہ منادی کی آواز سنی جو مسلمانوں کو جہاد کے لیے پکار رہا تھا، اسی وقت اٹھ کھڑے ہوئے، غسل کا خیال ہی نہیں رہا، وہ مسلح ہو کر میدان جنگ میں جا پہنچے، اور شہید ہو کر فرشِ خاک پر گر پڑے، لڑائی کے بعد سرورِ دو عالم ﷺ نے میدان جنگ کی طرف نظر کر کے فرمایا:

''حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔''

اس لیے تمام اہلِ سیر نے وضاحت کی ہے کہ حضور ﷺ سمیت سب مسلمان ان کو غَسِیْلُ الْمَلٰئِکَۃِ لقب سے یاد کرتے تھے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کو بھی فرشتوں نے غسل دیا تھا، وہ بھی اسی لقب سے مزین تھے۔ (الطبری، تاریخ الرسل، وفاۃ آدم)

۳۶۹۔ حضرت حوشب رضی اللہ عنہ بن طَخمۃ الحُمَیْری

اپنے قبیلے کے سردار اور محبوب راہنما تھے، ذُوظلیم لقب تھا، ظلیم یمن کا ایک شہر تھا یہ وہاں کے رہنے والے اہلیان علاقہ کے رئیس تھے، اس لیے ان کا لقب بن گیا۔ (تاج العروس، ظ ل م) حوشب نام اور عبدِ شر لقب تھا

نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا ''عبدِ شر'' آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم عبدِ خیر ہو۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لابن مندہ حوشب ذوظلیم)

Marfat.com

۳۷۰۔ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ بن مسلمہ فہری القرشی

مُجَابُ الدَّعْوَۃ صحابی رسول ﷺ تھے۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم حبیب رضی اللہ عنہ)

۳۷۱۔ حَبِیْبُ الرُّوْم (روم کے محبوب ترین شخص)

مُجَابُ الدَّعْوَۃ ہونا برکاتِ نبویہ ﷺ میں سے ہے دوسرے لقب کی تفصیل یہ ہے:
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جن مسلمان افسروں کو رومیوں کے مقابلے پر مامور کیا، ان میں حضرت حبیب رضی اللہ عنہ بن مسلمہ کا نام خصوصیت سے قابلِ ذکر ہے، انہوں نے رومیوں کے خلاف بہت سی مہموں کی قیادت کی، ان سے کثیر مرتبہ نبرد آزما ہوئے اور ان علاقوں کے ترقیاتی کام کیے کہ ان کا نام ہی "حَبِیْبُ الرُّوْم" مشہور ہو گیا۔

اسد الغابہ میں ہے کہ ان کے نام کے ساتھ "حَبِیْبُ الدُّرُوْب" اور حَبِیْبُ الرُّوْم کے القاب معروف ہو گئے تھے کیونکہ وہ اہلِ روم کے ہاں جہاد اور سرکاری کاموں کے لیے بہت جاتے تھے، اور ان سے فائدے حاصل کرنا جانتے تھے، اور ان کے الجھے ہوئے کام سنوارتے تھے۔

(اسد الغابہ، ذکر حبیب بن سلمہ رضی اللہ عنہ) ان کی صحبت مختلف فیہ ہے۔

۳۷۲۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان العبسی

کمالِ اخلاص کا یہ عالم تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ان کو نَجِیْبُ الْاَصْحَاب رضی اللہ عنہم (صحابہ رضی اللہ عنہم کے سچے رفیق و غمخوار) کہتے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان)

۳۷۳۔ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے رازدار)

ان کا یہ لقب ان کے تعارف کا ذریعہ ہو گیا، محدثین ان کا نام حذیفہ لکھنے کے بعد لکھتے ہیں: ھُوَ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (یعنی وہ حذیفہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے محرم راز تھے) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سفری خادم بھی تھے۔ جب آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہوتے، تو وہ حضور ﷺ کے آگے آگے ہوتے۔ ایک روایت میں ہے وہ خود فرماتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سواری کو پیچھے سے ہانکا کرتے تھے اور میں آگے رہا کرتا تھا۔

Marfat.com

ملاحظہ: محبوب کائنات ﷺ کے رازدان کئی صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

(دیکھئے لقب نمبر ۲۷۰، ۲۹۵)

تاہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ لقب اس لیے ملا کہ حضور ﷺ نے ان کو اپنا ایک راز بتایا، وہ یہ کہ آپ ﷺ نے ان کو منافقین کے نام بتادیے تھے، ان ناموں کی تفصیل کسی کے پاس نہ تھی اور نہ ان کو ظاہر کرنے کی اجازت تھی۔

(اسد الغابہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان)

یہ سیدنا محمد ﷺ کی حکمتِ عملی تھی تاکہ منافقین میں سے کوئی شخص پکا مسلمان ہونا چاہے تو اسے کسی قسم کی شرمندگی نہ اٹھانی پڑے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: حذیفہ رضی اللہ عنہ تم مجھے صرف اتنا بتادو، مرا نام بھی ہے منافقین میں ہے یا نہیں؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا راز راز ہی رکھا اور عمر رضی اللہ عنہ کو صاف جواب دے دیا کہ ایسا نہیں ہوسکتا، بالآخر امیر المؤمنین ان پر نظر رکھتے تھے کہ یہ کس جنازے میں جاتے ہیں، اور کس میں جانے سے پرہیز کرتے ہیں؟ وہ اس سے اندازہ کرتے تھے کہ مؤمن مخلص کے جنازے میں جاتے ہیں اور منافق کے جنازے میں نہیں جاتے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسے شخص کے جنازے سے دور رہتے تھے۔ جس میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نہ ہوں۔ (اسد الغابہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان)

۳۷۴۔ حضرت حرام رضی اللہ عنہ بن ملحان انصاری

اُحدی، بدری، صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ (الاستیعاب حرام رضی اللہ عنہ بن ملحان)

۳۷۵۔ اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ (قبول اسلام میں اولیت اختیار کرنیوالے انصاری) قَارِئُ الْقُرْآن (قرآنِ کریم پڑھنے، پڑھانے والے صحابی)

وہ ان ستر قراء میں سے تھے جن کو بئر معونہ کے قریب شہید کردیا گیا تھا۔

۳۷۶۔ قُرَّاء (قرآن پڑھنے والے)

اُصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کی یہ جماعت قرآن پڑھتی اور آپس میں ایک دوسرے کو سبق یاد کرواتی تھی، طلبہ کی اس جماعت نے لازم کرلیا تھا، کہ وہ مسجدِ نبوی ﷺ کے نمازیوں کے لیے پانی بھی جمع رکھیں گے، اس کے ساتھ وہ لکڑیاں جمع کرکے اور بیچ کر اپنا اور دوسرے اہل صُفّہ کے

Marfat.com

کھانے پینے کا انتظام کرتے اور شب و روز طلبِ علم کے لیے درِ حبیب ﷺ پہ حاضر رہتے اور شرعی تعلیم حاصل کرتے تھے، ایک دن کچھ لوگ آئے اور عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک جماعت ہمارے ساتھ بھیجیں جو ہمیں قرآن و سنت کی تعلیم دے، اس لیے کہ ہماری بستی مسلمان ہوگئی ہے، حضور ﷺ نے قراء رضی اللہ عنہم میں سے ستر طلبہ کو بھیج دیا، جن کو ان ظالموں نے دھوکے سے شہید کردیا، شہادت سے پہلے قراء رضی اللہ عنہم نے دُعا کی، اے اللہ! ہمارے نبی ﷺ کو ہمارا پیغام پہنچادے کہ ہم ان سے راضی ہیں وہ بھی ہم سے راضی رہیں۔ اللہ نے وحی کے ذریعے ان کا پیغام حضور ﷺ تک پہنچادیا۔ (الطبقات، لابن سعد، حرام بن ملحان) حضرت حرام بن ملحان بھی ان قراء میں سے ہیں۔

۳۷۷۔ حضرت حصین بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ارطاۃ طائی

ایک دن سیدنا محمد کریم ﷺ نے اپنے ایک جانثار کو فرمایا: اے جریر رضی اللہ عنہ! کیا تم ذی الخلصہ بت کو گرا کر مجھے خوش کرسکتے ہو! حضرت جریر رضی اللہ عنہ ایک سو پچاس سوار لے کر گئے اور اسے آگ لگادی۔ (دیکھئے لقب نمبر ۳۳۹)

اس جہادی کارروائی میں حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے بھی حصہ لیا تھا۔

۳۷۸۔ بَشِیْرٌ (خوشخبری دینے والا)

حضرت حصین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس (مقام) ذی الخلصہ کی فتح کی بشارت لے کر آئے تھے، عام طور پر ایسے حضرات کو "بشیر" (فتح کی خوشخبری لانے والے) لقب دیا جاتا تھا، تاہم اس وقت آپ ﷺ نے ان کا نام ہی "بشیر" رکھ دیا۔ (اسد الغابہ، ارطاۃ الطائی رضی اللہ عنہ)

۳۷۹۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن صمّہ انصاری "شہیدِ معونہ" خَیْرُ الْمُسْلِمِیْن (اچھے مسلمان)

حضور مُعلّم انسانیت ﷺ نے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ لقب دیا جو صُفّہ پر آپ ﷺ سے قرآن پڑھتے تھے اور آپ ﷺ نے ان کو قرآنی تعلیم کے لیے نجد روانہ فرمایا، حضرت حارث رضی اللہ عنہ ان میں سے ہیں۔ (الاصابہ، نافع بن بدیل رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۳۸۰۔ بدری (جنگ بدر کے شریک)، ۳۸۱۔ قارِیٔ (قرآن کریم کے حافظ وقاری)

ستر مبلغین کی یہ جماعت نجد کی طرف روانہ فرمائی، (جن کا ذکر اوپر ہوا، یہی وہ لوگ ہیں) جنہیں قراء کہا جاتا ہے، حضرت حارث رضی اللہ عنہ بن صمہ بھی اس پاکباز جماعت میں شامل بدری صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔ (اسد الغابہ، المنذر رضی اللہ عنہ بن عمرو)

۳۸۲۔ حضرت حباب رضی اللہ عنہ بن منذر انصاری الخزرجی السلمی

جنگ بدر میں شریک ہو کر بدری لقب کے مستحق ہیں۔

(معرفة الصحابةؓ، الحباب رضی الله عنه)

۳۸۳۔ ذُوالرّائے (اچھا مشورہ دینے والے)

ان کا ایک لقب ذُوالرّائے ہے۔ (الاستیعاب حباب رضی اللہ عنہ) حضرت حباب رضی اللہ عنہ نہایت زیرک آدمی تھے، اور نہ صرف ایک اچھے خطیب تھے بلکہ شعر وشاعری کا ملکہ بھی رکھتے تھے، ان کا دامن روایتِ حدیث سے بھی خالی نہ تھا، سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ایک سچے عاشق رسول ﷺ تھے، قبل از اسلام بھی اپنی قوم میں ان کی رائے مسلّم تھی حضور ﷺ ان کو مشورہ کے قابل سمجھتے تھے، اس لیے وہ ''ذُوالرّائے'' لقب سے مزیّن تھے، جنگِ بدر میں ان سے خاص جنگی مشورے لیے گئے اور وہ اس وجہ سے بھی مقبول ہوئے، کہ جبریل امین نے حضور ﷺ سے عرض کی: رائے تو حضرت حباب رضی اللہ عنہ کی درست ہے۔ اس طرح وہ مُؤیّد مِنَ اللّٰہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔
(اسد الغابہ حباب بن المنذر رضی اللہ عنہ، الاعلام للذرکلی)

اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھی ان کا یہ لقب بہت معروف ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

اور تمام علم والوں سے بڑھ کر ایک علم والا ہے (سورۃ یوسف ۷۶)

Marfat.com

(خ)

حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ اعزازی بدری ہیں، (لقب نمبر ۲۴)

۳۸۴۔ حضرت خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ انصاری الخزرجی

وہ عقبی، بدری اور اُحدی القاب سے مزین تھے۔

(الاستیعاب، خلاد بن سوید رضی اللہ عنہ)

۳۸۵۔ صَاحِبُ اَجْرِ شَهِيْدَيْن (دو شہیدوں کے اجر والے)

بنو قریظہ کی جنگ میں غزوہ کی نیت سے نکلے، ایک قلعہ کے نیچے کھڑے تھے، بنانہ نامی ایک یہودی عورت نے دیکھ لیا، اور اس زور سے پتھر مارا کہ سر پھٹ گیا، اسی زخم کے صدمے سے انتقال ہو گیا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(سیرت ابن ہشام، شہداء المسلمین یوم بنی قریظہ)

بیٹے کی شہادت پر زیارت کے لیے ان کی والدہ حضور ﷺ کے پاس پورے نقاب سے آئیں، کسی نے (بطور تعجب) کہا: تمہارا بیٹا شہید ہو گیا، تم پھر بھی (اتنے اہتمام سے) پردے میں آئیں، فرمانے لگیں۔ بیٹا مرا ہے، میری حیا تو نہیں مری، والدہ نے نبی علیہ السلام سے بیٹے کی شہادت کے بارے پوچھا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔ عرض کی: اس کو دو شہیدوں کا اجر کیوں ملا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ ان کو یہودیوں نے قتل کیا۔

(ابوداؤد، باب فضل قتال الروم، حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، صبر اصحاب النبی ﷺ)

۳۸۶۔ ابوسلیمان حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن الولید القرشی المخزومی

فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو گئے، حنین میں شریک ہوئے۔ (الاصابہ، خالدؓ)

سَيْفُ اللّٰهِ (اللہ کی تلوار)

عظیم سپہ سالار اور تاریخ ساز فاتح ہیں۔ علامہ ابن الاثیر ان کے اس معزز لقب "سَيْفُ اللّٰهِ" کا پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کو یہ خطاب غزوہ موتہ میں دیا گیا، اگلے لقب

Marfat.com

نمبر ۳۸۸ میں ایک اور روایت بھی ہے جس میں انہیں آپ ﷺ نے ''نِعْمَ الْعَبْد'' (اللہ کا نیک بندہ) قرار دیا، اس میں بھی ہے کہ آپ نے ان کو ''سَیْفُ اللّٰہِ'' کا خطاب بھی دیا گیا۔

(شہادت کی تفصیل کے لیے لقب نمبر ۴۰۸)

۳۸۸۔ نِعْمَ الْعَبْدُ (بہت اچھا آدمی) اَمِیْرُ الْاُمَرَاء (امیروں پہ امیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی جگہ ٹھہرے تو لوگ ہمارے سامنے سے گزرنے لگے، حضور ﷺ مجھ سے ہر گزرنے والے کے بارے میں پوچھتے کہ یہ کون ہے؟ میں نام بتاتا تو کسی کے متعلق فرماتے: یہ کتنا اچھا بندہ ہے، اور کسی کے بارے میں فرماتے یہ کتنا برا آدمی ہے، یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ہمارے سامنے سے گزرے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نِعْمَ عَبْدُ اللّٰہِ خَالِدٌ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ، (یہ اللہ کا بندہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

(جامع ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر ۷۶۳)

نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان عالی شان کی وجہ سے کیونکہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سَیْفُ اللّٰہ کا لقب دے دیا گیا چنانچہ زندگی کے آخری لمحات تک اللہ کی اس تلوار نے وہ جوہر دکھلائے کہ دنیا حیران رہ گئی۔ اجنادین کے علاقہ میں ان کو مختلف جنگی محاذوں کے امیروں پر امیر مقرر کیا گیا، اور انہوں نے اَمِیْرُ الْاُمَرَاء لقب پایا۔

(سیر اعلام النبلاء، جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

۳۸۹۔ ابو سعید حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید اموی

سابق الاسلام ہیں، حضور ﷺ نے یمن میں وصولی زکوٰۃ کے لیے بھیجا اور ''اَلْعَامِلُ'' قرآنی لقب پایا۔ (الاعلام للزرکلی رحمۃ اللہ علیہ خالد رضی اللہ عنہ بن سعید)

Marfat.com

۳۹۰۔ ذُوْھِجْرَتَیْن (دو ہجرتوں والے) صَاحِبُ السَّفِیْنَةِ (کشتی میں ہجرت کرنے والے)

بدر، اُحد اور خندق کے غزوات حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے قیام حبشہ کے دوران میں گزر چکے تھے، ان میں شرکت سے محرومی پر ان کو عمر بھر افسوس رہا، ایک دفعہ انہوں نے سرور عالم ﷺ کی خدمت میں عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! افسوس کہ ہم (قیامِ حبشہ کی وجہ سے) غزوۂ بدر میں شریک ہونے کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ دوسرے لوگوں نے ایک ہجرت کا شرف حاصل کیا اور تم لوگوں (مہاجرین حبشہ) نے دو ہجرتوں کا؟ (معرفۃ الصحابہ لابن مندہ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ) اس لیے ان کا لقب ذُوہجرتین بھی ہے اور کشتی میں سفر کی وجہ سے ان کا ایک لقب اَصْحٰبُ السَّفِیْنَةِ ہے۔ (دیکھیے لقب نمبر ۱۹)

۳۹۱۔ کَاتِبُ النَّبِی ﷺ (نبی ﷺ کے لکھاری)

حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید قریش کے ان گنے چنے لوگوں میں سے تھے جو بعثتِ نبوی ﷺ کے وقت اچھی طرح لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ چنانچہ وہ جب حبشہ سے مدینہ آئے تو حضور ﷺ ان سے وقتاً فوقتاً خطوط لکھوایا کرتے تھے۔ نبوی ﷺ دور میں لکھائی کے اسلامی کام بھی وہی کرتے تھے۔ سنہ ۹ ہجری میں بنوثقیف کا وفد بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا تو ان کے اور حضور ﷺ کے درمیان جو معاہدہ طے پایا، اس کی کتابت حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن سعید نے کی تھی اس طرح اہلِ یمن کا امان نامہ بھی ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔

(اسد الغابہ، خالد رضی اللہ عنہ بن سعید)

ان وجوہات کی بنا پر ان کو کُتَّابُ النَّبِی ﷺ لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا جاتا ہے۔ واقعہ مرج الصفر میں شہید لقب بھی حاصل کر لیا۔

(الاعلام للذرکلی رحمۃ اللہ علیہ خالد رضی اللہ عنہ بن سعید)

۳۹۲۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی انصاری الاوسی

سَابِقُ الْاِسْلَام، بَدرِیْ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے دس آدمیوں کا قافلہ ایک

Marfat.com

مہم پر روانہ فرمایا راستہ میں ایک سو بنولحیان کے دشمنانِ دینِ اسلام نے حملہ کر کے اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کو شہید اور تین کو قید کر کے مکے میں بیچ دیا، مشرکینِ مکہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے سولی پر لٹکا دیا۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی)

اس لیے ان کے القاب میں اَلْمَصْلُوْب (سولی پر اللہ کے لیے جھول جانے والے) بھی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی)

۳۹۳۔ اَلْمَصْلُوْبُ الصَّابِرُ (اللہ کے لیے سولی چڑھنے والے)

کفار تڑپتی لاش کو دیکھ کر خوشی سے نعرے لگاتے تھے۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا چہرہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیں لیکن ناکام رہے، بالآخر ایک مشرک نے ان کے سینہ پر اس زور سے نیزہ مارا کہ جسم کے آر پار ہو گیا، اس وقت ان کی زبان پر کلمہ توحید جاری تھا۔ اسی حالت میں انہوں نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی، ثابت قدمی کے ساتھ سولی چڑھ جانے کی وجہ سے ان کو اَلْمَصْلُوْبُ الصَّابِرُ لقب ملا۔ (حلیۃ الاولیاء، خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ وہ ان کے حال کی خبر اپنے حبیب ﷺ کو پہنچا دے، اللہ عزوجل نے ان کی دعا قبول فرمائی، اور حضور ﷺ کو اسی وقت اس سانحہ جاں گداز کی اطلاع وحی کے ذریعے ہوگئی۔ حِبُّ النَّبِی ﷺ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی اس وقت مجلس نبوی ﷺ میں حاضر تھا آپ ﷺ پر یکا یک آثارِ وحی ظاہر ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا: خبیب رضی اللہ عنہ کو اہلِ شرک نے شہید کر دیا، اور جبریل علیہ السلام میرے پاس ان کا سلام لائے ہیں۔ (الاصابہ، بلیع الارض)

۳۹۴۔ بَلِیْعُ الْاَرْضِ (جن کو زمین نے نگل لیا) اَلشَّہِیْدُ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رات کی تاریکی میں اس مقام پر گئے جہاں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔ چالیس دن گزرنے کے باوجود لاش تازہ تھی، انہوں نے درخت پر چڑھ کر رسی کاٹی لاش زمین پر گِری، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن امیہ کا ارادہ تھا کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش کو مدینہ لے جائیں، لیکن وہ جب درخت سے نیچے اترے تو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ لاش غائب تھی، بولے: کیا زمین نگل گئی؟ (الاصابہ، خبیب رضی اللہ عنہ بن عدی)

Marfat.com

چنانچہ اسی وجہ سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو "بَلِیْعُ الْاَرْض" لقب سے پکارا جاتا ہے بَلِیْعُ کے معنی نگلا ہوا، زمین نے گویا ان کی لاش کو نگل لیا تھا۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم، بلیع الارض)

۳۹۵۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری الاوسی

بڑے صاحبِ فراست، حاضر دماغ، اُحدی اور بدری لقب صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت)

۳۹۶۔ ذُو الشَّهَادَتَیْن (دو گواہیوں والے)

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا، اللہ کے رسول ﷺ اس اعرابی کو قیمت دینے کے لیے اپنے ساتھ لے چلے، حضور ﷺ نے چلنے میں جلدی کی تاکہ گھر پہنچ کر قیمت ادا کریں، لیکن اعرابی نے چلنے میں سستی کی، یہاں تک کہ بہت پیچھے رہ گیا، بعض لوگوں نے اعرابی کو گھوڑے کی قیمت زیادہ دینا چاہی تو اس پر اعرابی نے حضور ﷺ کو باآواز بلند پکارا (آپ ﷺ آگے بڑھ چکے تھے۔ اعرابی پکارنے لگا:) آپ ﷺ گھوڑا خریدتے ہیں یا نہیں؟ ورنہ میں اس کو دوسرے ہاتھ بیچتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اعرابی کی آواز سنی تو کھڑے ہو گئے، یہاں تک کہ اعرابی آپ ﷺ کے قریب آ گیا، حضور ﷺ نے فرمایا: میرا آپ کا سودا طے پا گیا ہے، اعرابی مکر گیا اور بولا! "اللہ کی قسم میں نے اسکو آپ کے ہاتھ نہیں بیچا۔ حضرت مُحَمَّد الصَّادِق وَالْاَمِیْن ﷺ نے فرمایا: ہاں تو اس کو میرے ہاتھ بیچ چکا ہے اور میں نے تجھ سے اس کو خریدا ہے۔

حضور ﷺ نے تین بار یہ بات ارشاد فرمائی اور اعرابی نے ہر مرتبہ انکار کیا اور کہا: میں نے اسے آپ ﷺ کے ہاتھ بیچا ہے تو اس کا گواہ لائیے!

اس دوران بہت سے لوگ جمع ہو گئے، انہوں نے کہا: یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، جھوٹ نہیں بول سکتے، جو آپ ﷺ فرما رہے ہیں یقیناً یہی سچ ہے، تو غلط کیوں اصرار کر رہا ہے؟ لیکن وہ بار بار گواہ مانگے ہی جا رہا تھا، اتنے میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت وہاں پہنچ گئے۔ اسد الغابہ ذکر خزیمہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے اعرابی کو مخاطب ہو کر کہا: میں اس بات کی

Marfat.com

شہادت دیتا ہوں کہ تو نے یہ گھوڑا ان کے ہاتھ بیچا ہے، اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم تو اس وقت موجود ہی نہ تھے، تم شہادت کس طرح دے رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اے اللہ کے رسول ﷺ: میں آپ کی تصدیق کر رہا ہوں۔

(چونکہ آپ ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں حق ہی فرماتے ہیں، اس لیے میں نے گواہی دی ان کا جوش اخلاص دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خزیمہ رضی اللہ عنہ جس کے مخالف یا موافق گواہی دیں، تو بس (صرف ان کی تنہا گواہی کافی ہے یعنی) ان کی شہادت دو آدمیوں کی شہادت کے برابر ہے۔ (مسند احمد بن حنبل، حدیث خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت)

چنانچہ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ اسی دن سے ذُو الشَّهَادَتَيْن کے لقب سے مشہور ہوگئے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، ذوالشھادتین)

یہ حدیث کاتبِ وحی حبر الامت حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے مصاحف نقل کیے جو شخص قرآن کریم کا کچھ حصہ لے کر آتا، ہم دو گواہوں کی گواہی کے بعد اسے قرآن میں لکھتے لیکن سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۲۳ کو صرف خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی پر شاملِ قرآن کیا اور حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ (ایک شخص) کی گواہی کو دو کے برابر تسلیم کیا۔

(الاصابہ خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت)

۳۹۷۔ الشَّهِيْدُ (راہِ خدا میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے)

صفین میں لقب الشَّهِيْدُ پایا، انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضور ﷺ کی پیشانی پہ سجدہ کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا خواب پورا کرلو! چنانچہ انہوں نے امام المرسلین ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت)

۳۹۸۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت المُهاجری

یہ ان حضرات میں سے تھے جن کو الْحَنِيْفُ لقب اس وجہ سے ملا کہ قبل از اسلام بھی کفر و

Marfat.com

شرک سے متنفر اور نبی آخر الزمان ﷺ کے منتظر تھے اولین معرفت رسول اکرم ﷺ پر حاضر خدمت ہو گئے اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ (دیکھیے لقب نمبر ۳۱۸)

۳۹۹۔ اَلْمُھَاجِرُ الاَوَّلُ (پہلے مہاجر)

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت بھی حضور ﷺ سے یاد اللہ تھی ایک دوسرے کو خوب پہچانتے تھے) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایک قافلہ میں تھے اور نبی کریم ﷺ بھی ان کے ہمراہ اسی قافلہ میں تھے۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے محمد ﷺ! میں آپ ﷺ کی ذاتِ منور میں چند خصلتیں (نہایت عمدہ) دیکھتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ ﷺ ہی وہ ہیں جو سرزمین تہامہ (مکہ) میں پیدا ہوں گے، میں آپ پر ایمان لاتا ہوں، جب میں آپ کی بعثت کا سنوں گا تو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوں گا'' پھر یہ بہت دنوں تک رسول اللہ ﷺ کے حضور میں نہیں آسکے، یہاں تک کہ فتح مکہ کے دن یہ آپ ﷺ کے پاس آئے، جب نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو فرمایا مَرْحَبًا بِالْمُھَاجِرِ الاَوَّلِ (خوش آمدید اے پہلے مہاجر) لسانِ رسالت ﷺ سے نکلا ہوا ان کا یہ لقب ان کو بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم میں ممتاز کر گیا۔

(الاصابہ، خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت)

(د، ذ، ر، ز)

۴۰۰۔ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ بن خلیفہ کلبی

بہت ہی خوبصورت اور نیک سیرت صحابی رسول ﷺ ہیں۔

(تاج العروس، وحی)

۴۰۱۔ شَبِیْہُ جِبْرِیْل (حضرتؑ جبریل علیہ السّلام کے ہم شکل)

یہ وہ خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہوا کہ جبریل علیہ السلام کو انسانی صورت میں زمین پر بھیجنے کے لیے ان کی شکل کو پسند کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو دیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام ان کی شکل میں رحمت دو عالم ﷺ کے پاس آیا

Marfat.com

کرتے تھے، اس لیے ان کو شبیہ جبریل علیہ السلام کہا جاتا ہے۔

(اسد الغابہ، سیر اعلام، دحیہ رضی اللہ عنہ بن خلیفہ الکلبی)

۴۰۲۔ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (اللہ کے رسول ﷺ کے قاصد)

حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ محمد کریم ﷺ کے خطوط قیصر سمیت کئی بادشاہوں کے پاس لے کر گئے تھے، وہ قاصد رسول اللہ ﷺ تھے اپنے بھی انہیں ان ہی الفاظ سے یاد کرتے تھے اور غیر یعنی کفار بھی اسی شان سے انہیں پہچانتے تھے۔

(الخصائص الکبریٰ، ج ۳: ۷)

مذکورہ حوالہ کے اسی صفحہ پر یہ لقب (رسولُ رسولِ اللہ ﷺ) حضرت الحارث بن عمیر الازدی رضی اللہ عنہ کے لیے استعمال ہوا ہے۔)

ملاحظہ: اس لقب کی عظمت کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۳۸

۴۰۳۔ حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ بن عبد قیس مہاجری وانصاری

دو مرتبہ اس بیعت میں شریک ہوئے، جسے بیعتِ عقبہ کہتے ہیں، اس لیے یہ عَقَبِیُّ اور اَلسَّابِقُ الْاَوَّل ہیں۔ ہجرت اور نصرت (یہ دونوں خصلتیں) انہوں نے حاصل کر لیں۔

۴۰۴۔ مُھَاجِرِیُّ وَاَنْصَارِیُّ (مہاجرین مکہ)

بیعت کے بعد یہ مدینہ نہیں بلکہ مکہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں رہنے لگے، جب نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کی تو انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے حکم سے مدینہ کی ہجرت کر لی، اب ان کو مدینہ کے باشندہ ہونے کی وجہ سے اَنْصَارِی اور ہجرت کی وجہ سے مُھَاجِرِیُّ لقب دیا جاتا ہے، بدری اور اُحدی ہیں، اور انہیں شَہِیْدِ اُحد کا لقب بھی حاصل ہے۔

(الاستیعاب، ذکوان رضی اللہ عنہ بن قیس، زاد المعاد، ج ۳، ص ۴۰)

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چار صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے ہیں جو مدینہ والوں کی کسی بیعت میں شریک ہوئے، اور قبول اسلام کے بعد حضرت محمد ﷺ کے جمالِ عالم آراء کے نظاروں، علم دین کے حصول اور مظالم و شدائد میں آپ ﷺ کی اعانت کے لیے مکہ ہی میں رہ گئے، اہل سیر ان

Marfat.com

حضرات کو مہاجرین مکہ کا خطاب اس لیے دیتے ہیں کہ ان کے علم میں یہ نہیں تھا کہ حضور ﷺ مدینہ تشریف لے جائیں گے، انہوں نے مدینہ کو الوداع کہہ کر مکہ کی ہجرت کر لی تھی اور اس وقت تک مکہ چھوڑ کر مدینہ نہیں آئے، جب تک آپ ﷺ نے ان کو حکم نہیں دیا، یہ پانچ حضرات ابھی مصنف کے علم میں آئے ہیں جنہیں "مُهَاجِرِیْن مَکّہ" لقب امتیاز حاصل تھا،

① حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ صَاحِبُ الْمِخْصَرَة: ان کا ذکر لقب نمبر ۵۰۳ پر ہے۔

② ابو عبداللہ حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ انصاری الخزرجی، جو سابق الاسلام اُحدی اور بدری صحابی تھے۔ (تہذیب الکمال، زیاد رضی اللہ عنہ بن لبید)

③ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبادہ کی کہانی بھی یہی ہے اور ان کو یہ لقبِ امتیاز بھی مل گیا۔ (سیرۃ ابن کثیر ج ۲، ص ۲۹) اُحد میں اَلشَّهِیْد لقب پا گئے۔

(الاستیعاب، عباس رضی اللہ عنہ بن عبادہ)

④ یہی سعادت حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بن وہب کو ملی۔ (اسد الغابہ، عقبہ رضی اللہ عنہ)

۴۰۵۔ حضرت (ذکوان) ناجیہ رضی اللہ عنہ بن جندب اسلمی

یہ جانثار صحابی رسولِ رحمت ﷺ کے قربانی کے جانوروں کی نگہبانی بڑے ذوق سے کرتے تھے، اس لیے ان کا لقب صَاحِبُ الْبُدْن تھا ان کا نام ذکوان تھا، دوسرا لقب "ناجیہ" تھا، جو نام سے زیادہ استعمال ہوتا تھا، ان کے صَاحِبُ الْبُدْن لقب میں ایک اور صحابی حضرت ذؤیب رضی اللہ عنہ بن حبیب الخزاعی شریک ہیں، ان کو بھی صَاحِبُ الْبُدْن اور صَاحِبُ هَدی رَسُوْلِ اللہ ﷺ کہا گیا۔ (الاستیعاب، ذؤیب رضی اللہ عنہ)

۴۰۶۔ صَاحِبُ الْبُدْنِ رَسُوْلِ اللہ ﷺ نَاجِیَة (نجات والے)

حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ کا یہ لقب تو اس خدمت کی وجہ سے تھا کہ وہ بدن یعنی قربانی کے جانوروں کے محافظ و منتظم تھے، اور ناجیہ لقب کی وجہ یہ ہے قیام حدیبیہ کے دوران حضور ﷺ چاہتے تھے کہ کوئی مدبر صحابی رضی اللہ عنہ مکہ جائے اور قربانی کے جانوروں کو حدود حرم میں ذبح کرآئے اور کفار کی دست برد سے بھی ان کو بچائے۔ ایک دن حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ بن جندب نے بارگاہِ

Marfat.com

رسالت ﷺ میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائیں تو میں قربانی کے جانوروں کو حرم میں لے جا کر ذبح کردوں؟ حضور ﷺ فرمایا: مشرکین قریش تو مسلمانوں کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کے لیے لڑنے مرنے پر تُلے بیٹھے ہیں۔ اس صورت حال میں تم کس طرح جانور حرم میں لے جا کر ذبح کرسکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ میں جانوروں کو ایسے رستے سے حرم تک لے جاؤں گا کہ قریش کو اس کا پتہ تک نہ چلے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اچھا تو جانور لے جاؤ! وہ کمال ہوشیاری اور رازداری کے ساتھ جانوروں کو حرم میں لے گئے، حرم کی حدود میں ذبح کیا اور بخیریت واپس آ گئے، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: تم ''نَاجِیَہ'' ہو۔

اہم کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو نَاجِیَہ صَاحِبُ الْبُدْنِ بھی کہا جاتا تھا۔

(اسد الغابہ، ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ)

اسی خدمت کے طفیل ان کو صَاحِبُ هُدْيِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بھی کہا جاتا ہے۔

(الاستیعاب ناجیہ رضی اللہ عنہ)

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ بیعت رضوان کے شرکاء میں تھے جن کو ایمان، رضائے الٰہی اور خیر ارض ہونے کی بشارت ملی تھی۔ (دیکھئے لقب نمبر ۲۵ سے ۲۷ تک) ان کے شریک لقب حضرت ذویب بن حبیب رضی اللہ عنہ تھے۔ (معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم ۲/۲۰۲)

۴۰۷۔ حضرت رُومان رضی اللہ عنہ الرُّومی

''سفینہ'' لقب ہے، جو ایسا معروف ہوا کہ ان کا نام چھپ گیا عام طور ایسا ہوتا رہتا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے پسندیدہ و آبائی نام کو اس وقت چھوڑ دیتے تھے جب حضور ﷺ ان کا کوئی لقب تجویز فرماتے تھے۔ ''رُومان'' قیس اور مہران نام بتایا جاتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، سفینہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ)

سَفِيْنَةُ (کشتی) مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

ایک دفعہ سرورِ عالم ﷺ اپنے بہت سے جانثاروں کی معیت میں سفر فرما رہے تھے،

Marfat.com

آپ ﷺ کے ان ہم رکابوں میں حضرت رومان رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کا کوئی ساتھی تھک جاتا، تو اپنے ہتھیار ، رومال، نیزہ تلوار وغیرہ اتار کر رومان پر لاد دیتا تھا۔

سرورِ عالم ﷺ نے انہیں اس حال میں دیکھا تو کاروانِ محمد ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اَنْتَ سَفِیْنَۃ "تم سفینہ ہو" (کشتی ہو) اس دن سے ان کا نام سفینہ ہی مشہور ہو گیا، اور حضرت رومان رضی اللہ عنہ اپنے نبی ﷺ کے رکھے ہوئے نام سفینہ کو ہی ترجیح دینے لگے۔

(الاستیعاب، سفینہ رضی اللہ عنہ)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ "مولیٰ رسول اللہ ﷺ" کے پر وقار لقب سے اس لیے معروف ہوئے کہ ان کو حضور ﷺ نے آزاد کر دیا تھا، اور اپنے لقب اَلرُّوْمِی سے اس لیے معروف ہو گئے کہ ان کی وطنی نسبت کا اظہار کرتے ہوئے مؤرخین انہیں "رومی" بھی لکھ دیتے ہیں۔

۲۰۸۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ الکلبی مولیٰ رسول اللہ ﷺ

نبی علیہ السلام کے ننھے غلام تھے، آپ ﷺ نے آزاد فرما کر بیٹا بنالیا، زید بن محمد ﷺ معروف ہو گئے، اللہ کا حکم ہوا۔ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَائِھِمْ (باپ کے نام سے پکارو) (الاحزاب: ۵) تو حضور ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا "تم ہمارے بھائی اور دوست ہو" اس لیے اَخُ النَّبِی وَمَوْلَاءُ النَّبِی قرار پائے۔ (تہذیب الکمال، جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب، سیرۃ ابن کثیر قصہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہ)

حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے محبوب)

آستانہ محمدی ﷺ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ایسی محبتیں ملی تھیں کہ آج بھی تاریخ و سیر کی ساری کتابوں میں ان کے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے نام کا حصہ بھی یہی لقب ہے۔ بخاری شریف میں ہے: اُسَامَۃَ رضی اللّٰہ عنہ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰہ (اُسامہ رضی اللہ عنہ محبوبِ رسول اللہ ﷺ ہیں۔)

(بخاری باب کراھیۃ الشفاعۃ فی الحد تفصیل کے لیے لقب ۲۰۸)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی قسمت کے کیا کہنے، وہ اور ان کا پورا خاندان محبوبانِ حبیب ﷺ تھا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو جب زید رضی اللہ عنہ بن محمد ﷺ کہنے سے منع کر دیا گیا تو

Marfat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم ان کو زَیْدُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لقب سے یاد کیا کرتے تھے۔

(اسد الغابہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ)

تین مُونسِ رسول اللہ ﷺ جنت کی طرف

یہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ساتھ ان کے دو ساتھی حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر بھی ہے اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لقب سیف اللہ کی داستان بھی ہے۔

آپ ﷺ نے موتہ میں جنگ کے لیے ایک لشکر جرار بھیجا اس لشکر کے امیر حضور ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ بن حارثہ کو مقرر فرمایا، حضور ﷺ نے تھوڑی دور تک مجاہدین کی مشایعت فرمائی اور ان کو رخصت کرتے وقت فرمایا: اگر زید رضی اللہ عنہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب امیر لشکر ہوں گے، اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ قیادت سنبھالیں گے۔ (سیرت ابن کثیر، غزوۂ موتہ)

ان تینوں کے لیے نبی کریم ﷺ کی زبان پر لفظ شہادت ادا ہو چکا تھا ابھی اس بشارت کی تکمیل ہونے والی تھی، محدثین اور ارباب سیر و مغازی نے اس سلسلہ میں یہ روایت تواتر کے ساتھ نقل کی ہے کہ عین اس وقت جب موتہ کے میدان میں گھمسان کا رن پڑ رہا تھا۔ رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے درمیان مسجد نبوی ﷺ میں رونق افروز تھے، یکا یک آپ ﷺ نے فرمایا: زید رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور اب جعفر رضی اللہ عنہ نے علم اسلام سنبھالا، جعفر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے، اور اب علم عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ بھی جنت کو سدھارے اور اب اس شخص نے علم اٹھایا جو (سَیْفُ اللّٰہِ) اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

اللہ نے اس وقت میدانِ جنگ کا نقشہ حضور ﷺ کے سامنے کر دیا تھا یا جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو پل پل کی خبر پہنچا رہے تھے، صورتِ واقعہ کچھ بھی ہو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مجاہدین کے لوٹنے سے بہت پہلے حضور ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور ان کے دونوں ساتھیوں کی شہادت کی خبر سنا دی تھی۔ (سیرتِ ابن کثیر، غزوۂ موتہ)

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ پر ہر طرف تیروں، تلواروں اور برچھیوں کی بارش ہو رہی تھی، وہ زخم پر زخم کھاتے آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے تھے، سارا جسم زخموں سے چھلنی ہو گیا تھا، لیکن اس حالت

Marfat.com

میں بھی جو دشمن اللہ کے اس شیر کے سامنے آتا تھا، آناً فاناً خاک و خون میں لوٹ جاتا تھا، آخر دشمنوں نے نرغہ کر کے ان کا ایک ہاتھ شہید کر ڈالا، انہوں نے فوراً دوسرے ہاتھ سے جھنڈا پکڑ لیا، دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا تو علم اسلام کو سینے سے چمٹا لیا، اسی حالت میں دشمن کا ایک نیزہ ان کے سینے سے پار ہو گیا، وہ فرش خاک پر گر گئے اس وقت ان کے جسم پر نوے سے زیادہ زخم تھے۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے علم سنبھالا، وہ بھی شہید ہو گئے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے علم ہاتھ میں لیا ادھر حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔ اللہ! یہ تیری تلوار (سَيْفُ اللهِ) ہے اس کی مدد فرما! (سیرۃ ابن کثیر، غزوۂ موتہ)

اس دعا کا نتیجہ تھا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ اپنی بے مثال شجاعت اور عسکری مہارت کی بدولت اسلامی فوج کو بچا لائے۔

مُونِسٌ (محبت کرنے والے)

یہ لقب مذکورہ تین صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملا، ایک مونس النبی ﷺ حضرت زید رضی اللہ عنہ ہیں اور دوسرے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور تیسرے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ یہ ان تینوں شہداء کا موقّر لقب ہے۔ جو حضور ﷺ کی زبان مبارک سے صادر ہوا۔

حضور ﷺ نے جس وقت مسلمانوں کو ان کے لقب شہید کی خبر سنائی تو محمد کریم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ علامہ ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ اس موقعہ پر حضور ﷺ نے یہ الفاظ بھی ارشاد فرمائے:

أَخَوَابِيْ وَمُوْنِسَابِيْ وَمُحدثَابِي (الاستیعاب، زید بن حارثة: ۵۴۶/۲)

یہ میرے بھائی، میرے مونس اور مجھ سے بات چیت کرنے والے تھے۔

بَشِيْرٌ (خوشخبری دینے والے)

اس لقب کو دے کر حضور ﷺ غزوات میں فتح کی خوشخبری مدینہ پہنچانے کے لیے بعض عمائدین کو مقرر فرمایا کرتے تھے، چنانچہ بدر میں کامیابی کی خوشخبری دینے کے لیے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو مدینہ سافلہ کا، اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ عالیہ کا بشیر مقرر فرمایا۔ اس طرح یہ دونوں حضرات اَلشَّهِيْدُ اور اَلْبَشِيْرُ اور اَلْمُوْنِسُ القاب میں مشترک ہیں۔

Marfat.com

۴۰۹۔حضرت زبرقان رضی اللہ عنہ بن بدر تمیمی سعدی

لقب ۱۷۸ پر ہے کہ حضرت زبرقان رضی اللہ عنہ نام حصین تھا زبرقان بھی لقب ہے قادر الکلام شاعر تھے، بنوتمیم کے معروف خطیب تھے۔

۴۱۰۔قَمَرُ النَّجْد (نجد کے چاند)

یوں تو سرورِ دوعالم ﷺ کے ہر صحابی رضی اللہ عنہ کی سیرت بھی نورانی تھی اور صورت بھی نورانی تھی، لیکن بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حسن صورت اور وجاہت سے نوازا تھا، ایسے ہی اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین میں عرب کے مشہور قبیلہ بنوتمیم کی شاخ بنوسعد کے ایک فرزند زبرقان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جو اپنے انتہائی دلکش خدوخال کی وجہ سے ''قَمَرُ النَّجْد ''لقب کے ساتھ معروف تھے۔(اسد الغابہ، الزبرقان رضی اللہ عنہ)

اس طرح کے قمرِ نجد، یوسفِ وقت (لقب نمبر ۳۳۹) جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے دُرِ یتیم ﷺ کے سامنے بیٹھتے تھے تو زمین رشک ملنک بن جاتی تھی۔ آسمان بلائیں لیتا تھا، زمین کو ناز ہوتا اور فلک اس سرزمین پر سوجان سے قربان ہوتا تھا۔ یارب یہ ہستیاں اب کس دیس بستیاں ہیں؟

۴۱۱۔(اَلْاَحْبَار) حضرت زید رضی اللہ عنہ بن سعنہ

یہود کے بڑے متبحر علماء میں سے تھے علاماتِ نبوت ﷺ کی مکمل تحقیقات کے بعد اسلام قبول کیا اور اپنے شوقِ تحقیق میں اتنا علم حاصل کیا کہ الحبرُ الاسرائیلی (بڑے عالم) ہونے کا لقب پایا۔(الاصابہ، زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ)

۴۱۲۔صَاحِبُ اَجْرَیْن (دوہرے اجر و ثواب والے)

قرآن کریم اس طرح کے علماء کو دوہرا اجر دینے کا وعدہ فرماتا ہے ان کا لقب ذواجرین ہے۔ان حضرات کو صَاحِبُ کِتَابَیْن بھی کہا جاتا ہے۔(دیکھئے لقب نمبر ۸۶)

۴۱۳۔حضرت زاہر بن حرام الاشجعی رضی اللہ عنہ حجازی

اس لقب میں دو صحابی رضی اللہ عنہما مشترک ہیں یہ دونوں دیہات کے رہنے والے کم صورت تھے،

Marfat.com

ان کے قلبی اخلاص کی گواہی رسولِ رحمت ﷺ نے وحی الٰہی کے ذریعے دی۔

۴۱۴۔ غالٍ (بہت قیمتی اور کھرا انسان)

ان دونوں کے بارے میں یہی جملہ ارشاد فرمایا: بَلْ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰہِ غالٍ نہیں بلکہ تم بڑے قیمتی ہو۔ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ ایک دن مدینہ کے بازار میں آئے، تو آپ ﷺ نے پیچھے سے آکر انکی آنکھیں ہاتھوں سے بند کرلیں اور فرمایا: اس غلام کو کون خریدے گا؟ حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے حضور کو پہچانا اور عرض کی: اے اللہ رسول ﷺ! میں کھوٹا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: بَلْ اَنْتَ عِنْدَ اللّٰہِ غالٍ "نہیں تم اللہ کے دربار میں قیمتی ہو" (حیاۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم ج ۳،۳۵۴)

بَادِیَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ (آلِ رسول ﷺ کے دیہاتی)

حضرت زاہر رضی اللہ عنہ جب مدینہ حاضر ہوتے تو اپنے گاؤں کے تحفے تحائف پیش کرتے اور حضور ﷺ کے پاس شہر کی کوئی چیز ہوتی تو حضرت محمد ﷺ ضرور عنایت فرماتے اور وہ خوش ہوجاتے، آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: بَادِیَۃُ اٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ یہ تو آل رسول ﷺ کے دیہاتی ہیں۔ کیا خوب نسبت وخطاب پایا، حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے اپنے کمالِ اخلاص کے طفیل!

(دیکھئے اس لقب کے لیے تاج العروس، زاہر، الوافی بالوفیات حرف الزاء)

ایک لقب غالٍ میں ان کے ساتھ حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ شامل ہیں ان کا ذکر اس کتاب میں ہے۔

۴۱۵۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری الخزرجی

کم عمری میں مسلمان ہوکر اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ لقب پانے والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ علم نبوی ﷺ میں مہارت حاصل کی اور مفتی المدینہ لقب پایا۔

(سیر اعلام، زید رضی اللہ عنہ بن ثابت)

۴۱۶۔ کَاتِبُ الْوَحْیِ (وحی الٰہی کو لکھنے والے)

سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری ان فضلاء صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کو اپنی دینی اور علمی خدمات کی بناء پر اساطین امت میں شمار کیا جاتا ہے۔

حَبْرُ الْاُمَّۃِ: (امت کے بہت بڑے عالم) کَاتِبُ الْوَحْیِ مُقْرِئٌ (قرآن کریم قراءت کرنے والے یا قرآنی قرأت پر عبور رکھنے والے) اور فَرَضِیٌّ (فرائض میں مہارت رکھنے

Marfat.com

والے) ان کے القاب تھے۔ (اسد الغابہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

۴۱۷۔ رَاسِخُ الْعِلْمِ (علم دین کے ماہر) اَلْقَاضِیْ

سورہ نساء کی آیت ۱۶۲ میں ہے۔ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ (جو پختہ ہیں علم دین میں)

① اس آیت میں ان اہل علم کو اَلْمُؤْمِنُ لقب سے نوازا

② یہ زمین پر شہداء (اللہ کی تعلیمات کی سچائی کے گواہ) ہیں

(تفسیر البیضاوی، النساء، آیت نمبر ۷۳)

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت کو یہ درجہ و مقام حاصل ہے کہ ان کو یہ تینوں مذکورہ القاب نوعمری میں ہی حاصل ہوئے۔ (معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم: ۸۵۳)

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے اسی فضل و کمال کی بناء پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ وہ قرآنی لقب ''رَاسِخِیْنَ فِی الْعِلْمِ'' کے بجا طور پر مستحق تھے کیونکہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سمیت بڑے بڑے علماء اور حِبْرُ الْاُمَّۃ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کو ان علماء میں شمار کرتے تھے جن کو قرآن پاک میں رَاسِخِیْنَ فِی الْعِلْمِ کہا گیا ہے۔

(اسد الغابہ، تذکرہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

(اس قرآنی لقب کی ایک برکت یہ تھی کہ وہ اَلْقَاضِیُّ اَلْمَحْفُوْظُوْنَ

۔لقب والے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کے فردِ

ثمین تھے (المستدرک ابی بن کعب)

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ گواہی اَلْمَحْفُوْظ لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم نے دی ہے۔
(کشف المشکل: ۱/۸۸)

۴۱۸۔ فَرْضِیٌّ (علم میراث کے ماہر) شَیْخُ الْمُقْرِئِیْنَ (استاذ الاساتذہ)

وہ علم قرآن اور میراث کے ماہر تھے اس لیے رَاسِخُ الْعِلْمِ اور فَرْضِیٌّ لقب پایا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو الحَبْرُ (بڑے عالم) خطاب دیتے تھے۔

(اصابہ، اصول ھذہ المدرسۃ، الاعلام، للزرکلی رحمۃ اللہ علیہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

ان کے ذریعے علم قرأت اور علم میراث کو بہت فروغ ملا، بے شمار صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم

Marfat.com

اللہ نے ان سے علوم اسلامیہ میں مہارت حاصل کی اس لیے ان کو شَیْخُ الْمُقْرِئِیْنَ وَالْفَرْضِیین لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

(س، ش)

۴۱۹۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ بن ساعدہ انصاری

بدری، سابق الاسلام اور عقبی ونقیب النبی ﷺ القاب ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ)

۴۲۰۔ سَیِّدُ الْخَزْرَجْ (خزرج کے سردار)

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا شمار نہایت عظیم المرتبت صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے، وہ خزرج کی شاخ "بنو ساعدہ" کے چشم و چراغ تھے، اپنے قبیلہ کے نقیب بھی تھے، یہ لقب وعہدہ حضور ﷺ کا دیا ہوا تھا۔ (دیکھیے لقب نمبر ۱۸) امارت وریاست ان کے گھر کی کنیز تھی، اس لیے سَیِّدُ الْخَزْرَجْ کے لقب سے مشہور تھے۔ (اسد الغابہ، سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ انصاری)

۴۲۱۔ کَامِلٌ (مختلف فنون کے ماہر)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ مدینہ کے ان چند آدمیوں میں سے تھے، جو زمانہ جاہلیت میں نہایت عمدہ عربی لکھ لیتے تھے، انہیں صرف نوشت و خواندہی کا ملکہ نہیں تھا بلکہ وہ ایک تیرانداز، شاعر اور پیراک بھی تھے، اسی لیے لوگوں میں "کَامِلٌ" کے لقب سے مشہور تھے۔

(الاصابۃ، ذکر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ)

۴۲۲۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن عاص اموی

انتہائی حلیم وبردبار اور عرب کے زیرک لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء، سعید بن عاص رضی اللہ عنہ)

۴۲۳۔ کَاتِبُ الْقُرْآن (قرآن لکھنے والے)

وفاتِ رسول ﷺ کے وقت نو سال کے تھے، تاہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت کچھ سیکھا، خلفائے اسلام رضی اللہ عنہم کے معتمد علیہ اور میر منشی بنے۔

Marfat.com

۴۲۴۔ذُو التَّاجِ (تاج والے)

یہ بھی اپنے دادا ابواحیحہ کی کنیت "ذُو التَّـاجِ" سے مشہور تھے۔اور اپنے دادا کی طرح ممتاز قسم کی پگڑی باندھتے تھے،حضرت سعید رضی اللہ عنہ کے دادا ابواحیحہ جب عمامہ باندھتے تھے ان کی بزرگی کی وجہ سے کوئی اس رنگ کا عمامہ نہ باندھتا تھا اور یہ "ذُو التَّاجِ" کے لقب سے مشہور تھے۔

(الاعلام للذرکلی،سعید بن عاص رضی اللہ عنہ)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بھی قریش کے اشراف واسخیاء اور فصحاء میں سے تھے۔ یہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے تھے جنہوں نے قرآن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے لکھا تھا۔اس لیے وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں عہدِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں "کَـاتِـبُ الْقُرْاٰن" یا "جَـامِعِیْنِ قُرْان" کہا جاتا تھا۔

(اسد الغابہ،سعید بن عاص رضی اللہ عنہ)

۴۲۵۔ابوزید حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبید انصاری

ابوزید کنیت سے معروف ہوئے۔بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک مقام ہے۔

(الاستیعاب،سعد رضی اللہ عنہ)

۴۲۶۔قَارِئ ، کَاتِبُ الْقُرْاٰنِ (قرآن کریم کو پڑھنے اور لکھنے والے)

یہ انصار میں سے پہلے شخص تھے،جنہوں نے قرآن کو حفظ کیا اور قبیلہ اوس میں سے ان کے سوا کسی اور نے قرآن کو حفظ نہیں کیا۔(اسد الغابہ،سعد بن عبید رضی اللہ عنہ)

وہ اَلْقَارِیْ خطاب سے یاد کیے جاتے تھے۔(الاستیعاب،سعد بن عبید رضی اللہ عنہ)

انہوں نے قرآن کریم کی کتابت بھی کی ہے اس لیے وہ کَـاتِـبُ الْقُرْآن کے لقب سے معروف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔انہوں نے بدری لقب بھی حاصل کیا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب رضی اللہ عنہم)

ان کو اَلْقَارِئ خطاب حضور ﷺ کے مبارک زمانے میں ہی مل گیا تھا۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم،سعد بن عبید رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۴۲۷۔ ابو عبداللہ حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ الانصاری الاوسی

ذوقِ جہاد اور سبقت اسلامی کی وجہ سے ان کو سَعْدُ الْخَیْر لقب ملا۔

(الاستیعاب، سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ)

۴۲۸۔ صَحَابِیْ بِنْ صَحَابِی شَہِیْد بِنْ شَہِیْد

سعد بن خیثمہ الانصاری الاوسی، بدر کے شہید، عقبی اور سَابِقُ الْاِسْلَام نقیب محمدی تھے۔ بدر میں باپ نے کہا: تم ٹھہرو میں جاتا ہوں، انہوں نے کہا: مجھے جنت میں جانے سے نہ روکو، اور بدر میں جان دے کر شہید خطاب پایا۔ ان کے والد خیثمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور یہ شہید بن شہید اور صحابی رضی اللہ عنہ بن صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (اسد الغابہ، سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ)

ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ بن صحابی رضی اللہ عنہ شہید بن شہید کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت حنظلہ بن ابی عامر اوسی غَسِیْلُ الْمَلٰئِکَۃ ہیں۔ دیکھئے خدا کی شان ان کا لقب غسیل الملائکہ ہے اور ان کے باپ کا لقب فاسق ہے (الاستیعاب، حنظلہ رضی اللہ عنہ) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ صحابی اور شہید ہوئے۔ اور حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی صحابی اور شہید ہیں۔ (الاصابہ، جمیلہ بنت عبداللہ)

۴۲۹۔ ابو عبداللہ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ مولیٰ رسولِ اللہ ﷺ

غلام تھے، اسلام سے پہلے مابہ بن بودخشان نام تھا، کوئی نسب پوچھتا تو کہتے: سلمان بن الاسلام بن الاسلام۔ یہ جملہ لقب کی صورت اختیار کر گیا۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم سلمان رضی اللہ عنہ الفارسی)

آپ ﷺ نے فرمایا: میرے اللہ کا حکم ہے کہ میں سلمان کو محبوب بناؤں۔

(اسد الغابہ: المقداد رضی اللہ عنہ)

۴۳۰۔ سَابِقُ اَھْلِ فَارِسْ (فارس والوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے)

عہدِ نبوی ﷺ میں فارس (ایران) بڑے ملکوں میں شمار ہوتا تھا، وہاں سے حضرت

Marfat.com

سلمان رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اس لیے آپ ﷺ نے ان کا یہ لقب رکھا اور فارس کے باشندہ ہونے کہ وجہ سے ان کو فارسی کہا جاتا ہے۔(معرفۃ الصحابہ، سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ)

اس لقب کی خاصیت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے لقب خاص کے ساتھ اس کا ذکر بھی کیا۔(الاصابہ، صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان) حضور ﷺ کے اس لقب خاص اور اس کے ساتھ چار سَوابق کا ذکر ۴۵۹ پر ہے۔

۴۳۱۔نَجِیْبُ النَّبِی ﷺ (نبی ﷺ کے غمگسار) رفیق النبی ﷺ (نبی ﷺ کے ساتھی)

بہت کم صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ نے نُجَبَاء اور رُفقاء لقب سے نوازا، ان میں ایک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ہیں۔(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ)

یہ لقب ان کو خلوصِ نیت اخلاص فی الدین اور عشقِ رسالت ﷺ کی وجہ سے ملا۔

(معرفة الصحابہ رضی اللہ عنہم من اسمه سعيد)

۴۳۲۔ سَلْمَانُ الْخَیْر (بھلائی کے پیکر) لُقْمَانُ الْاُمَّةِ (اُمتِ محمدیہ ﷺ کے لقمان)

یہ لقب نبی رحمت ﷺ کی لسانِ صدق بیان سے اس لیے صادر ہوا کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ میں خیر وفلاح کا جذبہ ایسا تھا ان کے قلب وجگر شر سے سخت متنفر تھے، اس لیے آپ ﷺ نے اَلْخَیْر لقب سے نوازا۔(اکمال الکمال، ج۲۔۳۸۱) خیر کی کثرت اور اچھے مشوروں کی وجہ سے ان کو لُقْمَانُ الْاُمَّةِ کہا جاتا ہے۔(سوید بن الصامت، اسد الغابہ)

۴۳۳۔اعزازی اہل بیتِ رسول ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے گھر کے فرد)

صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی محبوبیت کا یہ عالم تھا کہ غزوۂ خندق میں مہاجرین کہنے لگے: سلمان مہاجرین سے ہیں اور انصار رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کیا یہ ہم میں سے ہیں۔حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا: سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ (سلمان ہمارے گھر والوں میں ہے) اس طرح حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو اعزازی اہل بیت رضی اللہ عنہم ہونے کا شرف مل گیا۔(اسد الغابہ، سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ملاحظہ: اہلِ بیت لقب کے حقیقی مصداق کے لیے پڑھیے، لقب نمبر ۱۴۸

مَوْلَی الْاِسْلَام (اسلام کے آزاد کیے ہوئے)

ان کو قبولِ اسلام کے طفیل آزادی کی دولت ملی تھی اس لیے ان کو مَولَی الْاِسْلَام (اسلام کے آزاد کردہ) لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ (سیرت ابن کثیر، ذکر عبید رضی اللہ عنہ)

۴۳۴۔ حضرت سُرَّق الحباب رضی اللہ عنہ بن اسد الجہنی الانصاری

یہ نام الاصابہ میں ہے، حضرت محمد ﷺ نے ان کا نام سُرَّق رکھا، کسی نے کہا: یہ کیا نام ہوا؟ حضرت سُرَّق رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے نبی ﷺ نے یہ نام رکھا ہے، لہٰذا اس نام کے علاوہ مجھے کوئی نام پسند نہیں ہے۔ مجھے اسی نام سے پکارا جائے۔ اس نام کے متعلق دو قول ہیں:

① سُرَّق: ایک قوم ہے جو حرمین شریفین کے درمیان رہتی ہے۔ (تاج العروس، س، ر، ق)

② سُرَّق: چوری کے معنی میں ہے، زمانہ جاہلیت میں چوری کی تھی پھر پکے صالح بن گئے، ایک دن حضور ﷺ نے فرمایا، اَنْتَ سُرَّقٌ تم کبھی چور تھے ناں؟ اس دن کے بعد محبوبِ خدا کے منہ سے نکلا ہوا یہ لفظ انہوں نے اپنا لقب ہی بنا لیا۔

(الاستیعاب، سُرَّق بن اسد رضی اللہ عنہ)

۴۳۵۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن قیس العنزی

کمالات میں ایک بڑا کمال گھڑ سواری شمار کیا جاتا تھا، اس لیے عرب اس کمال کو اپنے نام کا حصہ بنا لیتے تھے۔

سَعْدُ الْخَيْر (سعد رضی اللہ عنہ بھلائی کے پیکر)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن قیس جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سید دو عالم ﷺ نے ان سے نام پوچھا تو انہوں نے عرض کیا: سعد الخیل (گھوڑوں پر سواری کرنے والے) یہ کیونکہ اطاعت حبیب ﷺ میں داخل ہونے آئے تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے فرمایا: بَلْ اَنْتَ سَعْدُ الْخَيْر۔ نہیں تم تو سعد الخیر (بھلائی والے) ہو۔

(الاصابہ، سعد رضی اللہ عنہ بن قیس)

Marfat.com

ہمارے نبی محترم ﷺ کو الخیر لقب بہت محبوب تھا، ایک اور صحابی رضی اللہ عنہ کا لقب بھی یہی رکھا، حضرت زید بن مہلہل الطائی جب مسلمان ہوئے تو یہ بھی زَیْدُ الْخَیل (گھڑسوار) لقب رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو بھی یہ لقب (زَیْدُ الْخَیْر) عطا فرمایا۔ (اسد الغابہ، زید بن مہلہل رضی اللہ عنہ)

۴۳۶۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن بجیر الحبشی

سعید نام تو بہت اچھا ہے لیکن آپ ﷺ نے سلامتی والی خوبیاں ان کے اندر دیکھیں تو سعید کی جگہ "سَلِیم" ان کا نام رکھ دیا۔ (اسد الغابہ، ذکر سعید رضی اللہ عنہ بن بجیر)

۴۳۷۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ انصاری الاوسی

انصار میں مرتبہ صدیقیت تک پہنچنے والے بھی وہی ہیں، انہیں سَیِّدُ الْاَنْصَارِ اور خَیْرُ الْاَنْصَارِ اور صَدِّیْقُ الْاَنْصَارِ خطابات دیے گئے۔ (السیرۃ النبویہ ج ۲، ۴۷)

ایک قوم (یہود بنی قریظہ) نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو الحکم مان کر ہتھیار ڈال دیے تو انہیں بلانے کے لیے آدمی بھیجا گیا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب اس جگہ کے قریب پہنچے جسے (نبی کریم ﷺ نے ایام محاصرہ میں) نماز پڑھنے کے لیے منتخب کیا تھا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا قُوْمُوْا اِلٰی خَیْرِکُمْ اور ایک روایت کے الفاظ کے مطابق خَیْرِکُمْ کی جگہ سَیِّدِکُمْ ہے یعنی سب سے بہتر شخص کے لیے یا (آپ ﷺ نے فرمایا) اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اس واقعہ کے بعد ان کو سَیِّدُ الانْصَار اور خَیْرُ الاَنْصَار جیسے عظیم المرتبت خطابات سے یاد کیا جاتا تھا اس عبارت میں ایک لقب اَلْحَکَمُ ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، سعدؓ بن معاذ)

۴۳۸۔ رَئِیْسُ الْاَوْس (قبیلہ اوس کے سردار) بدری

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بدری لقب کے حامل وہ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں جن کو بدر والے دن حَارِسُ النَّبِی ﷺ (نبی رحمت ﷺ کے پہرے دار) کا لقب ملا، اس دن انکو اوس قبیلے کا جھنڈا دیا گیا اس لیے ان کو رَئِیْسُ الْاَوْس کہا جاتا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ)

ان کی موت پہ عرشِ الٰہی جھوما اور ان کی نمازِ جنازہ کے لیے ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے۔ (الوافی بالوفیات حرف سین)

Marfat.com

ملاحظہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ اُحد کے دن بھی حارسین رسول اللہ ﷺ میں شامل تھے۔

(زاد المعاد: ۲/۴۲۵)

۴۳۹۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عائذ القرظ المؤذّن مولیٰ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

آیئے ایک اور ذی وقار صحابی رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں، یہ خوش بخت نوجوان ہیں، جن کے سر پر رحمت دو عالم ﷺ نے دستِ شفقت پھیرا اور انہیں تقویٰ کی اساس پر تعمیر ہونے والی مسجد اوّل کا مؤذن مقرر فرمایا، یہ حضرت سعد القرظ ہیں، ان کے یہ القاب معروف ہیں۔ (۱) مُؤَذِّنُ مَسْجِد قُبا۔ (۲) خَلِيفَةُ بِلالٍ فِي الْاَذَانِ (۳) مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ۔

(معرفة الصحابہ رضی اللہ عنہم، سعد القرظ)

۴۴۰۔ اَلْقَرْظ (قرظ کے پتوں کی تجارت کرنیوالے)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابتداء میں بہت مفلس تھے ایک دن بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں اپنی غریبی اور تنگ دستی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجارت کرو، اللہ اس میں برکت دے گا۔ چنانچہ انہوں نے ایک خاص قسم کے پتوں کی تجارت شروع کر دی۔ جنہیں عرب میں ''قَرْظ'' کہا جاتا تھا۔ یہ پتے دباغت (کھال رنگنے) کے کام آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں اتنی برکت دی کہ وہ بہت آسودہ حال ہو گئے۔ اور القرظ ہی کی تجارت کو انہوں نے اپنا مستقل پیشہ بنالیا۔ اس لیے سعد القرَظ رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔

(اسد الغابہ، ذکر سعد رضی اللہ عنہ بن عائذ)

۴۴۱۔ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ بن عمرو القرشی العامری

قبولِ اسلام سے پہلے خطیبِ قریش تھے مسلمان ہوئے تو انکی سخن وری فصاحت و بلاغت اسلام کی سربلندی کے کام آئی، اب وہ محمد عربی ﷺ سے روشنی لے رہے تھے۔ اور ان کی سخنوری مسلمانوں کے کام آ رہی تھی۔

(سیر اعلام النبلاء، سہیل بن عمرو)

Marfat.com

۴۴۲۔ خطیبِ اسلام (اسلام کے خطیب) خَطِیْبُ النَّبِی ﷺ

زمانہ جاہلیت میں حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے اپنے مرتبہ، ریاست، مال اور زورِ بیان کو اسلام کے خلاف استعمال کیا، قبول اسلام کے بعد نگاہِ نبوت ﷺ کی برکت سے انہوں نے اس سے کہیں زیادہ جوش اور جذبہ کے ساتھ اپنے آپ کو حق کی خدمت کے لیے وقف کر دیا ان کی فصاحت و بلاغت کفر کے مقابلے میں شمشیر براں بن گئی اور ان کی شعلہ نوائی اسلام اور حق کے لیے ڈھال بن گئی۔ حالتِ کفر میں مسلمانوں کو ان کی فصاحت نے بہت نقصان دیا تھا اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ یہ بدر میں قید ہو کر آ گئے، تو فرمایا: ان کے اگلے دو دانت توڑ دو تا کہ یہ اسلام کے خلاف خطابت نہ کر سکیں، آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ بہت جلد یہ خطابت (اسلام کے لیے استعمال ہو کر) تمہیں خوش کر دے گی گویا حضور ﷺ کی طرف سے ایک خطیبِ قریش کے ''خطیبِ اسلام'' بننے کی پیش گوئی کی جا رہی تھی۔ جو حرف بحرف پوری ہوئی اور یہی فصاحت ان کی علامت بن گئی، جو اسلام کی خدمت میں کام آئی۔

(الاستیعاب، سہل رضی اللہ عنہ بن عمرو)

حضور ﷺ کی وفات کے بعد خلافتِ صدیقی رضی اللہ عنہ میں خطبہ صدیقی رضی اللہ عنہ سے مدینہ میں حالات بہتر ہوئے تو مکہ کی سرزمین کو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ کی زبان نے نرم کر دیا، اس لیے ان کو ''خَطِیْبُ النَّبِی ﷺ'' اور خطیبِ اسلام کہا جاتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، سہیل رضی اللہ عنہ بن عمرو، قیم، حضاریہ محمد مسعد یاقوت ج ۲،۱)

۴۴۳۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ (صرم) بن یربوع

یہ بڑی عمر کے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ بہت کم ملاقاتیں حضور ﷺ سے کر سکے، پہلی ملاقات میں حضور ﷺ نے ان کا دل موہ لیا۔ اور فتح مکہ سے پہلے ہی سَابِقُ الْاِسْلَام بنا دیا۔ نام صرم تھا حضور ﷺ نے سعید رضی اللہ عنہ رکھا۔ (اسد الغابہ، سعید رضی اللہ عنہ)

۴۴۴۔ سَعِیْدٌ (سعادت مند)

رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک اللہ کے حکم سے ہی کوئی فیصلہ صادر کرتی تھی، یہی وجہ ہے کہ جن حضرات کے نام آپ ﷺ نے تبدیل کیے، ان میں وہ صفات پیدا ہو جاتی تھیں، جو

Marfat.com

اس نام کا مصداق ہوتی تھیں۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ ان ہی خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں۔

ان کا نام صرم تھا، رسول اللہ ﷺ نے سَعِیْد رضی اللہ عنہ رکھ دیا، ان کی سعادت کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے دریافت کیا ہم میں بڑا کون ہے میں یا تم؟ (عمر میں اگرچہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ بڑے تھے، لیکن ادب کا لحاظ اور سچ کو سامنے رکھتے ہوئے) کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ! آپ مجھ سے بڑے اور بہتر ہیں اور میں پیدا آپ ﷺ سے پہلے ہوا۔ یہ جواب آپ رضی اللہ عنہ کے دیے ہوئے نام میں موجود اس سعادت کی غمازی کر رہا ہے جس کی بناء پر صرم سے سَعِیْد نام رکھا گیا۔

اس قسم کا سوال آپ ﷺ نے ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی کیا تھا، تو ان کا جواب یہی تھا جو حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے دیا۔ (اسد الغابہ، ذکر ابی بکر رضی اللہ عنہ)

۴۴۵۔ حضرت شجاع رضی اللہ عنہ بن وہب اسدی

حضور ﷺ کے یہ معتمد علیہ صحابی اَلْمُھَاجِرُ اور اَلْبَدْرِی لقب رکھتے تھے۔

(معْرفۃ الصَّحابہ، من اسمہ شجاع، حدیث نمبر ۲۳۳۲)

۴۴۶۔ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے قاصد)

ان کو ہمارے نبی ﷺ نے حارث ابن ابی شمر کی طرف خط دے کر بھیجا تھا اس لیے آج بھی تاریخ میں ان کا لقب رَسولُ رسولِ اللہ ﷺ ہے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، شجاع بن وھب رضی اللہ عنہ)

۴۴۷۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بن اوس رضی اللہ عنہ انصاری

یہ جوان کثیر العبادۃ، کثیر العلم اور بدری صحابی ہیں۔ (اسد الغابہ، شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

ان پر حضور ﷺ کی پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔

۴۴۸۔ اِمَامُ بَیْتِ الْمَقْدِس (قبلہ اوّل کے اِمام)

ان کو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''دنیا تم پر تنگ نہ ہوگی، شام فتح ہوگا، اور بَیْت الْمَقْدِس مسلمانوں کے قبضہ میں آئے گا، وہاں تم اور تمہاری اولاد امام ہوگی۔

Marfat.com

رحمت دو عالم ﷺ سے یہ بشارت سن کر ان کے چہرے پر بشاشت آگئی اور پھر چند سال بعد لسان رسالت ﷺ سے نکلی ہوئی یہ پیشین گوئی لفظ بلفظ پوری ہوگئی۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کے ساتھ بیت المقدس میں بالاستقلال مقیم ہوگئے اور علم و فضل کے اعتبار سے تمام اہلِ شام میں امام تسلیم کیے گئے۔ (الاصابۃ، شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

۴۴۹۔ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ (علم دین اور بردباری والے)

بہت سے جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ علم و حلم کا مجمع البحرین تھے۔ (اسد الغابہ، شداد بن اوس رضی اللہ عنہ)

۴۵۰۔ حضرت شرحبیل بن اعور رضی اللہ عنہ ضبابی

الشَّاعِرُ الْمُحْسِنُ (صالح شاعر) بہت اچھے شاعر تھے بدر کے واقعہ کے بعد حضور ﷺ سے ملے اور پرچم اسلام کے نیچے آگئے، ان کا شمار شعراء محسنین میں ہوتا ہے۔
(شاعر المحسن کے مفہوم کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۴۷)

۴۵۱۔ ذُو الْجَوْشَنْ (ابھرے سینے والے شہسوار بنی عامر)

سینے پر ابھار تھا یہ جسمانی علامت ہی ان کا لقب بن گئی، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: یہ بنی عامر کے عمدہ سواروں میں سے ہے، اس وجہ سے ان کو فَارِسُ بَنِی عَامِر کہا جاتا ہے
(اسد الغابہ، ذکر ذوالجوشن)

۴۵۲۔ حضرت شرجیل رضی اللہ عنہ بن معدی کرب

اَلْعَفِیْفُ (پاکیزہ) ''عفیف'' کے لقب سے مشہور تھے، ڈھائی ہزار عطیوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (اسد الغابہ، شرجیل رضی اللہ عنہ)

عفت و پاکدامنی ان کا طرۂ امتیاز تھا، حالتِ کفر میں بھی زنا نہیں کیا اس لیے اَلْعَفِیْفُ لقب انہیں اسلام نے عنایت کیا۔

۴۵۳۔ حضرت شماس رضی اللہ عنہ بن عثمان مخزومی القرشی

یہ نوجوان مہاجرین اولین لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ حضور ﷺ کے حکم پر

Marfat.com

اپنی جان قربان کرنے احد میں آئے اور شہید لقب بھی پایا۔ (الاصابہ، شماس رضی اللہ عنہ)

۴۵۴۔ شَمَّاسُ (آفتابی چہرے والے)

بہت خوبصورت رنگ وروپ پایا اس لیے یہ لقب اہلِ مدینہ میں معروف تھا۔

(الاصابہ، شماس، بن عثمان رضی اللہ عنہ)

۳ھ معرکہ احد میں بلاکشانِ اسلام کے ساتھ بڑے جوش وجذبے سے کفر کے دانت کھٹے کیے، عین گھمسان کی جنگ میں جب تمام بت پرستوں کا رخ آنحضور ﷺ کی طرف ہو گیا اور کفر نے تیروں، نیزوں اور تلواروں سے آپ ﷺ پر حملوں کی بارش کردی، اس وقت ان کی محبت نبوی ﷺ شعلہ جوالہ بن گئی اور حضور ﷺ پر جھک گئے۔ (اسد الغابہ شماسؓ)

۴۵۵۔ جُنَّةُ الرَّسُوْلُ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کی ڈھال)

حضرت شماس رضی اللہ عنہ کے جسم میں اس وقت غضب کی قوت اور چستی آگئی، جب کافروں نے اپنے حملوں کا رخ حضور ﷺ کی طرف موڑ لیا وہ حضور ﷺ کے سامنے ڈھال بن کر تمام حملوں کو اپنی جان پر برداشت کرتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے، رسول رحمت ﷺ ان کی جانثاری کا ذکر یوں کرتے تھے۔ مَا وَجَدتُّ شَمَّاس شِبْهًا اِلَّا الْجُنَّة (میں ''شماس'' کے لیے سپر (ڈھال) کے سوا کوئی تشبیہ نہیں پاتا) گویا انہیں جُنَّةُ الرَّسُوْلُ ﷺ یعنی سپر نبی ﷺ ہونے کا لقب وخطاب خود رحمت عالم ﷺ نے دے دیا۔

ایک روایت میں ''اَلْحَيَّة'' کا لفظ ہے جس کے معنی سانپ کے ہیں، یعنی میں شماس رضی اللہ عنہ کے لیے ایک لڑاکے سانپ کے علاوہ کوئی تشبیہ نہیں پاتا۔ (اسد الغابہ، شماس بن عثمان رضی اللہ عنہ)

سانپ کی طرح کبھی وہ میرے دائیں اور کبھی بائیں جان مارتے پھرتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور لڑے اللہ کی راہ میں۔ وہ لوگ امیدوار ہیں اللہ کی مہر کے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ البقرۃ:۲۱۸

Marfat.com

(ص، ض، ط)

۴۵۶۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ الجمحی المکّی

بطل عرب ہیں فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اَفْصَحُ الْعَرَبِ اور مکہ کے اَلْمُطْعِمِیْنَ (غریبوں کو کھانا کھلانے والے) لقب پانے والے معدودے چند حضرات میں سے تھے۔

(الاستیعاب، صفوان رضی اللہ عنہ بن امیہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب وہ شام چلے گئے تو مکہ والے آہ و بکا کرتے ہوئے گھروں سے نکل آئے۔ (المفصل فی تاریخ العرب، ج ۲،۴۲)

۴۵۷۔ سِرادُ البَطْحَاء (عرب کے ایک علاقے کا سہارا)

اَلْبَطْحَاء نرم پتھروں والی زمین، قریش کو اباطِح اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ مکہ کے ایسے علاقے میں رہتے تھے، حضرت صفوان رضی اللہ عنہ ان علاقوں کے مسکینوں اور عام ضرورت مندوں کے لیے کھانے کا انتظام کرتے تھے۔ اس لیے ان کا ایک لقب اَلْمُطْعِمُ اور دوسرا سِرادُالبَطْحَاء (اہل بطحاء کے لیے ایک محفوظ سہارا) ہے۔ (المفصل فی تاریخ العرب ج ۴ اص ۳۰)

۴۵۸۔ حضرت صہیب بن سنان رومی رضی اللہ عنہ

اَرْمَی الْعَرَب (عرب کے سب سے بڑے تیرانداز) السَّابِقُ الْاَوَّل بدری لقب جانثار ہیں۔ (الاعلام للزرکلی رحمۃ اللہ علیہ، صہیب رضی اللہ عنہ)

یہ لقب ان کو جسمانی کمال کی وجہ سے ملا، روحانی کمالات کا یہ درجہ ہے کہ حضور ﷺ نے ان کو اپنے القاب میں شامل کیا۔ جیسے جب رسالت مآب ﷺ نے عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جنت کی خوشخبری دی تو سب سے پہلے اپنا نام لیا اور فرمایا کہ میرے ساتھ یہ دس بھی جنت میں جائیں گے۔ (الاصابہ، صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان) ایسے ہی فرمایا: میں پہلے ایمان لایا اور میرے ساتھ یہ تین صحابی رضی اللہ عنہم بھی اپنی اقوام میں سے ایمان لائے۔

Marfat.com

۴۵۹۔اَحَدٌ مِّنَ السَّابِقِیْنَ (سبقت والوں میں سے ایک)

السَّابِقُ اَرْبَعَۃٌ: اَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ وَسَلْمَانُ سَابِقُ الفرس وَبِلَالٌ سَابِقُ الحبْشۃ وصُھَیْبٌ سَابِقُ الرُّوْم

(المستدرک علی الصحیحین، ذکر بلال رضی اللہ عنہ بن رباح)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ایمان میں سبقت کرنے والے چار ہیں۔ میں سب عرب سے پہلے سبقت لے گیا ہوں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ایران سے سبقت لے گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشہ سے سبقت لے گئے ہیں اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روم سے سبقت لے گئے ہیں۔ (صحیح بخاری، باب فرض الجمعۃ)

آنحضور ﷺ نے اپنے ان اصحاب رضی اللہ عنہم کو یہ لقب السَّابِقُوْنَ (سورۂ واقعہ، آیت نمبر۱۰) السَّابِقُوْنَ السَّابقون سے استعارہ کر کے دیا ہے۔ (سبل الہدیٰ، الباب الثالث)

۴۶۰۔سَابِقُ الرُّوْم (روم والوں کے پہلے جنتی)

رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

صُھَیْبٌ سَابِقُ الرُّوْمِ اِلَی الْجَنَّۃِ (مجمع الزوائد بَاب فَضْل صهیبؓ)

اہل روم میں صہیب رضی اللہ عنہ سب سے پہلے جنت میں جانے والے شخص ہیں۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سبقتِ ایمانی اور سبقت جنت دونوں میں اَلسَّابِق قرار پائے۔

اور ان کو ''رُومی'' اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ روم سے آئے تھے، ورنہ درحقیقت وہ عربی تھے ان کو بچپن میں پکڑ کر روم والوں کے ہاتھ بیچ دیا گیا تھا۔

وہ اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ قرآنی لقب کے حامل ہیں۔ اس لیے کہ وہ ان سات مخلص لوگوں میں سے تھے، جو سب سے پہلے اسلام کے دامن میں آئے۔

(اسد الغابہ، صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان)

جہادی مشن میں وہ ''بدری'' ہیں اور انسانیت میں ''نِعْمَ الْعَبْد'' ہیں۔ انہیں یہ بشارتیں رسالتمآب ﷺ کی زبان مبارک سے مل گئیں تھیں۔ (کنز العمال، حدیث نمبر ۳۷۱۴۷)

نِعْمَ الْعَبْد نبیوں کا لقب ہے (سورۂ ص ۳۰)

Marfat.com

۴۶۱۔ ابو سعید حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بن سفیان العامری

آپ ﷺ کی دعا سے ان کو اللہ نے ایک سو گھڑسوار کے برابر طاقت دی اور تدبر با کمال عنایت فرمایا تھا۔ (الاعلام للذرکلی، الضحاک رضی اللہ عنہ بن سفیان)

۴۶۲۔ سَیَّافُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (رسول اللہ کے لیے شمشیر بردار)

حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ رسالت مآب ﷺ کی حفاظت وصیانت کو اپنے لیے باعث افتخار جانتے تھے۔ وہ مختلف مواقع پر حضور ﷺ کی حفاظت کے لیے تلوار لے کر کھڑے رہے اور آپ ﷺ کی حفاظت کی خدمت انجام دی۔ اسی خدمت کے صلے میں انہیں بارگاہِ رسالت سے "سیاف رسول اللہ ﷺ" کا خطاب مرحمت فرمایا گیا اور اس خطاب میں کوئی دوسرا ان کا شریک وسہیم نہیں ہے۔ (اکمال الکمال، ج ۷، ۱۷۸)

۴۶۳۔ حضرت ضمّام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ

اکثر القاب کا پس منظر یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے کوئی خاص علامتی لفظ ارشاد فرمایا اور صحابی رضی اللہ عنہ نے محبوب خدا کا تحفہ سمجھ کر اسے اپنا لقب بنالیا۔ مثلاً:

۴۶۴۔ ذُوالعَقِیْصَتَیْن (دو مینڈیوں والے)

جناب رسالتمآب ﷺ اپنے جانثاروں میں جلوہ افروز تھے ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر اقرار کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! جن کاموں سے آپ ﷺ روکتے ہیں ان سے میں رک جاؤں گا اور جن کا حکم دیتے ہیں وہ میں کرنے لگوں گا۔ ان میں نہ کمی کروں گا اور نہ زیادتی کروں گا۔ اس کے بعد وہ چلا گیا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دو مینڈیوں والا اگر سچ کہہ رہا ہے تو ضرور جنت میں جائے گا۔ (جمع الفوائد، حدیث نمبر ۴۷)

اس واقعہ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا یہ لقب ذُوالعَقِیْصَتَیْن معروف ہو گیا۔ اسی سادہ دیہاتی کا نام حضرت ضمّام رضی اللہ عنہ ہے۔

۴۶۵۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ بن عمرو الدّوسی

اپنے خاندان کے شاعر لبیب تھے، اسلام کی قبولیت کے بعد شاعرُ الاسلام لقب صحابہ رضی اللہ عنہم

Marfat.com

میں شمار ہوئے۔ (معرفۃ الصحابہ، الطفیل رضی اللہ عنہ بن عمرو)

۴۶۷۔ ذُوالنُّوْرِ (روشنی والے)

''ذُوالنُّوْرَیْن'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب ہے، ذُوالنُّوْرِ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا لقب ہے اللہ نے ہمارے نبی مکرم ﷺ کو بے شمار معجزات عنایت فرمائے تھے۔ جو نبوت کی علامات ہیں۔ ان میں سے بہت سی علامات کا اظہار اصحابِ رسول ﷺ کے جسموں یا ان کی متعلقہ چیزوں پہ ہوا۔

ایک واقعہ حضرت ذُوالنُّوْرِ طفیل رضی اللہ عنہ کا پڑھیے۔ جو ان کے اس لقب کا پس منظر بھی ہے اور حضور ﷺ کا ایک معجزہ بھی۔

حضرت طفیل رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی ایسی نشانی عطا فرمائیں کہ دعوت کا کام مجھ پہ آسان ہو جائے۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی: الٰہی اس کو کوئی نشانی عطا فرما۔ محبوب کبریا ﷺ کی دعا لے کر حضرت طفیل رضی اللہ عنہ اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گئے۔

بستی کے قریب ایک پہاڑی سے اتر رہے تھے کہ عجیب واقعہ رونما ہوا، حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے جونہی نیچے کا رخ کیا ان کا چہرہ مہتاب کی طرح روشن ہوگا۔ صاحب ''استیعاب'' حافظ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے قبیلہ کے ایک ایک گھر کو دیکھ رہے تھے، یہ رحمت عالم ﷺ کی دعا کا اثر تھا۔ معلوم نہیں اس وقت حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کے دل میں کیا خیال آیا۔ انہوں نے بڑے تضرع سے دست دعا اٹھائے اور آسمان کی طرف منہ کر کے کہا: بارِ الٰہی چہرے پر نہیں کسی اور جگہ پر اس نشانی کو منتقل کر دے! ابھی یہ الفاظ ان کے منہ ہی میں تھے کہ چہرے کی روشنی ان کے ہاتھوں میں موجود کوڑے میں منتقل ہوگئی۔ اس وجہ سے وہ تاریخ میں ''ذُوالنُّوْرِ'' (روشنی والے) کے لقب سے مشہور ہوئے۔ (اسد الغابہ، طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ)

ملاحظہ: ان کے علاوہ ۹ حضرات کو یہ لقب ملا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ (۳) اور حضرت حدیر رضی اللہ عنہ کا لقب ۵۸۷ میں (۴) حضرت اسید رضی اللہ عنہ (۵) اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا لقب ۵۷۱ میں ذوالنور ہے۔

(۶) حضرت سراقہ بن عمرو کا لقب بھی ذوالنور تھا اس وجہ سے تھا کہ یہ ایک ذُوالنُّوْرِ صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے بعد گورنر بن گئے ان کو بھی لوگوں نے یہ لقب دیا۔

(اکمال الکمال، ج ۳، ۳۹۰)

Marfat.com

(۷) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو یہ لقب اس وجہ سے ملا کہ ان کو باب الابواب میں قتل کر دیا گیا، تو صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ان کی قبر سے روشنی نمودار ہو رہی ہے۔

(تاج العروس، س، ق، ر)

ان کی قبر پر شہادت کی روشنی تھی، (۸) جبکہ حضرت نجاشی رضی اللہ عنہ اس لیے ذوالنور ہیں کہ ان کی قبر سے بھی نور نکلتا تھا۔ قرآن کریم شہداء کے لیے جس نور کا وعدہ ہے وہ اللہ نے پورا فرمایا اور ان کی قبر میں جو روشنی تھی اسے دنیا والوں پہ ظاہر فرما دیا۔

(سورۃ الحدید: ۱۹۔ الروض الانف ، ج ۳، ص ۱۴۴)

(۹) حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت بھی ان کے جسم سے روشنی نمودار ہوئی۔ (الاستیعاب، عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ) (۱۰) حضرت عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ لقب نمبر ۵۵۵

(ع)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ذکر لقب نمبر ۸۳ میں ہے۔

۴۶۸۔ ابو راشد حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ

عربوں میں کنیت کا رواج عام تھا۔ اور کنیت صرف اولاد کی نسبت کے لیے نہیں اچھی یا بری خصلت کی نسبت کے لیے بھی بیان کی جاتی تھی۔ جیسے عمرو بن ہشام نے اپنی کنیت ابوالحکم رکھی تھی اس میں یہ صفت نہ تھی اس لیے حضرت محمد ﷺ نے ابوجہل اس کی کنیت رکھ دی۔

(تہذیب الکمال، عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل)

سیدنا محمد کریم ﷺ کبھی مزاح اور کبھی بطور محبت بھی کنیت رکھتے تھے جیسے: ابوتراب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے جانثار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے محبوب صحابی کی کنیت حضور ﷺ نے رکھی، ان کو از راہ الفت ان الفاظ سے پکارا اور کبھی شرعی ضرورت کے لیے کنیت رکھتے تھے اس کی مثال یہ ہے۔

۴۶۹۔ اَبُوْ رَاشِدْ (ہدایت والے)

جیسے رسول اللہ ﷺ نے ایک نومسلم سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے، انہوں نے کہا:

Marfat.com

عبدالعزیٰ۔ فرمایا "تمہارے والد کا نام کیا ہے؟" کہا ابو مغویہ، فرمایا: نہیں بلکہ تم آج کے بعد عبدالرحمٰن ابو راشد رضی اللہ عنہ ہو، یہی تمہارا نام ہے، پھر فرمایا: تمہارے ساتھ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا: میرا غلام ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کا کیا نام ہے؟ کہا: قیوم۔ فرمایا قیوم نہیں بلکہ اس کا نام عبدالقیوم ہے۔ (نام اور کنیت میں کچھ اختلاف بھی ہے)

(اسد الغابہ، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ابو راشد)

۴۷۰۔ حضرت عقربہ رضی اللہ عنہ جہنی

یتیم تھے اس لیے نبی علیہ السلام کی شفقتوں سے خوب استفادہ کیا۔ ان کے والد جب دنیا میں نہ رہے تو یہ مسلسل مغموم رہتے تھے۔ اپنی کہانی وہ خود بیان کرتے ہیں۔

۴۷۱۔ بَشِیرٌ (خوشخبری دینے والا، جسے خوشخبری دی جائے)

میں حضور ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا، حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: تیرا کیا نام ہے؟ میں نے عرض کیا: عقربہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اَنْتَ بَشِیْرٌ: تو بشیر ہے، پھر ارشاد فرمایا: کیا تو اس امر پر راضی نہیں ہے کہ میں تیرا باپ ہوجاؤں اور عائشہ رضی اللہ عنہا تیری ماں ہوجائے؟ (اسد الغابہ، عقربہ الجہنی رضی اللہ عنہ) یہ سن کر حضرت عقربہ رضی اللہ عنہ خوش ہوگئے۔ کہ وہ حضور ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اعزازی بیٹے قرار دے گئے۔ یہ ایسی خوش خبری تھی جس کے بعد وہ اپنا غم بھول گئے۔

۴۷۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن اسحٰق

حضور نبی مکرم علیہ السلام کے ساتھ کسی غزوہ میں شریک تھے، اسی جنگ میں ان کی ٹانگ پر شدید ضرب لگی اور (اَلْاَعْرَجْ) لنگڑے ہوگئے۔

(الاصابہ، فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن اسحاق)

۴۷۳۔ اَلْاَعْرَجْ (لنگڑے صحابی رضی اللہ عنہ)

صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں اس قسم کے القاب معیوب نہ تھے، ورنہ احادیث کی اسناد میں یہ القاب نہ آتے وجہ یہ ہے کہ ان کے لنگڑے پن کا تعلق جہاد اور معیت رسول ﷺ کے ساتھ

Marfat.com

ہوتا تھا، اس قسم کے زخموں یا کمزوریوں پہ وہ فخر کرتے تھے، اس لیے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے لنگڑا ہونا باعثِ عزت تھا نہ کہ باعث عار اور نبی مکرم ﷺ نے جہاد کی علامت کی یادگاری کے لیے ان کا یہ لقب رکھا۔ (اسد الغابہ، عبداللہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ)

۴۷۴۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت انصاری الخزرجی

بدری، اُحدی، سَابِقُ الْاِسْلَام اور عقبی القابات کے مصداق بڑے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ اور سَادَاتُ الصَّحَابہ رضی اللہ عنہم (بڑے درجہ کے صحابہ میں) سے ہیں۔

(الاعلام للزرکلی، عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت)

۴۷۵۔ مُعَلِّمُ الصُّفَّةِ (صفّہ پر طلبہ کے استاد) اَلْمُقْرِئُ

رحمت ہر دو عالم ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں نزول اجلال فرمایا، تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو گویا سارے جہان کی نعمتیں مل گئیں۔ اپنے وقت کا بیشتر حصہ بارگاہِ رسالت میں گزارتے تھے، اور فیضان نبوی ﷺ سے خوب بہرہ یاب ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ علم و فضل کے لحاظ سے اتنے بلند مرتبہ پر پہنچ گئے کہ اسلام کی پہلی درسگاہ جو اَصْحَابِ صُفَّہ کے لیے قائم ہوئی وہ اس کے معلم مقرر ہوئے جہاں پڑھنے کے ساتھ لکھنا بھی سکھایا جاتا تھا۔

(اسد الغابہ، عبادہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر ۲۲۷۴۱)

اس قسم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اَلْمُقْرِئُ لقب دیا جاتا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

۴۷۶۔ اَلنَّقِيْبُ (قبیلے کے ذمہ دار)

حضور ﷺ کے بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے، وہ اپنے اس خطاب پر بایں الفاظ فخر کیا کرتے تھے اَنَا نَقِيْبُ النَّبِی ﷺ کہ میں حضور ﷺ کا ''نقیب ہوں''۔

(الاصابہ، عبادہ رضی اللہ عنہ بن الصامت)

۴۷۷۔ حضرت عاقل رضی اللہ عنہ بن بکیر اللیثی

بدری، شہید، اور سَابِقُ الْاِسْلَام القاب کے حامل تھے۔

(سیر الاعلام النبلاء، عاقل بن بکیر رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۴۷۸۔ عَاقِلٌ (سمجھ دار)

ابھی حضور ﷺ مکے میں تھے، بہت تھوڑے خوش قسمت مسلمان ہوئے تھے کہ دارِ ارقم میں ایک دن چار نوجوان حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارے نام کیا ہیں؟ ایک نے اپنا نام خالد بتایا، دوسرے نے عامر، تیسرے نے ایاس اور چوتھے نے غافل نام بتایا، حضور ﷺ نے چوتھے بھائی سے مخاطب ہوکر فرمایا ''غَافِل'' نہیں آج سے تمہارا نام ''عَاقِلٌ'' ہے۔

انہوں نے عرض کیا: بسروچشم

(نبی اکرم ﷺ نے اس جوانی میں سبقت الی الاسلام اور سب بھائیوں کو دربار رسالت ﷺ میں لے آنے کے عظیم کام کو عقلمندی شمار فرمایا اور اسی وجہ سے) اسی دن سے لوگ ''غافل'' کو عاقل کہنے لگے۔ (سیر اعلام النبلاء، عاقل رضی اللہ عنہ بن بکیر)

۴۷۹۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ التمیمی

یہ انتہائی قابل اعتماد اور حضور ﷺ کے محرم راز نوجوان کا ذکر ہے، صاحب قوم ازد سے تھے، سیاہ چہرہ، ابو عمرو کنیت تھی شروع میں طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو خریدا اور راہِ خدا میں آزاد کردیا، یہ بکریاں چرایا کرتے تھے۔

۴۸۰۔ اَلْاَمِیْنُ الْمُؤْتَمَنُ (رازوں کے امانت دار)

غلام ہونے کے باوجود راز دار اور قابل اعتماد تھے، بوقت ہجرت جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غارِ ثور میں آرام گزیں ہوئے تو یہ رات کو اپنا ریوڑ غار پر لے جاتے، غار میں دودھ پہنچاتے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا و عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ وغیرہ (خاندان صدیق رضی اللہ عنہ کے جو لوگ) یہاں ملنے آتے تھے ان آنے والوں کے نشانات قدم ریوڑ پھرا کر معدوم کر جاتے اور ہجرت میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خدمت گزار بھی تھے۔ سفرِ ہجرت میں اس رازداری کا انعام یہ ملا کہ ان کو نبی مکرم ﷺ کی طرف سے اَلْاَمِیْنُ الْمُؤْتَمَنُ لقب سے نوازا گیا۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لابی نعیم حدیث نمبر ۴۵۹۷)

Marfat.com

اَلشَّهِيْدُ: مَرْفُوْعُ الْجَسَدِ (جن کا جسم آسمانوں پہ اٹھالیا گیا)

شہادت کی تمنا کے ساتھ بدر و احد میں حاضر تھے۔ واقعہ بئر معونہ (۴ھ) میں شہید ہوئے۔ عامر بن طفیل (ان کے قاتل) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا تو ان کے بدن سے ایک نور نکلا، بعدازاں دیکھا کہ ان کی لاش کو اوپر اٹھالیا گیا آسمان اس سے نیچے رہ گیا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ)

اس قبیلہ کا یہ قاتل سردار عامر بن طفیل جب مدینہ آیا تو حضور ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کون شخص تھا جس کی لاش کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ تھے۔ (عیون الاثر بئر معونہ)

اس واقعہ کی وجہ سے ان کا لقب مَرْفُوْعُ الْجَسَدِ (جن کا جسم آسمانوں پہ اٹھایا گیا) معروف ہو گیا۔ (حلیۃ الاولیاء، عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ)

ایک روایت ہے کہ قاتل حضرت جبار بن سلمہ رضی اللہ عنہ تھے (جو مسلمان ہی اس واقعہ میں حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کے اعزاز کو دیکھ کر ہوئے) انہوں نے جب حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر جان دی "فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا) حضرت جبار رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو لوگوں سے پوچھا: یہ کیا کہہ رہے تھے؟ لوگوں نے اس جملے کا مطلب بتایا تو حضرت جبار رضی اللہ عنہ نے کلمہ اسلام پڑھا اور دائرہ ایمان میں داخل ہو گئے۔ (الاصابہ جبار بن سلمی رضی اللہ عنہ)

اَلْقَارِئُ (قرآن کریم کثرت سے پڑھنے والے)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی اس جماعت کے رکن خاص تھے۔ جن کو صُفّہ پر رہنے کی وجہ سے ضَيْفِ رَسُوْلِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے مہمان) خِيَارُ الْمُسْلِمِيْنَ (بہترین مسلمان) اور قرآن پاک کی تلاوت سے غیر معمولی شغف کی وجہ سے اَلْقَارِئ لقب کے ساتھ یاد کیا جاتا تھا۔ (اہل صفہ کے لیے لقب نمبر ۸۰، اور القاری لقب کے لیے نمبر ۳۴ دیکھیے)

۲۸۱۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ بن مالک اشجعی

ان کا تعلق عرب کے مشہور قبیلہ بنو اشجاع سے تھا، سیدنا حضرت عوف رضی اللہ عنہ بن مالک اشجعی کا

Marfat.com

شمار سید المرسلین والانبیاء ﷺ کے ان جانثاروں میں ہوتا ہے جو میدان جہاد کے دلاور اور صف شکن تھے۔ اور علم کے لحاظ سے آسمان ہدایت کے نہایت درخشندہ ستارے تھے۔

۴۸۲۔صَاحِبُ رَایَۃ، اَشْجَعُ (اشجع قبیلے کے علمبردار)

فتح مکہ کے دن اپنے قبیلہ کا جھنڈا ان کے پاس تھا اسلیے تمام سیرت نگاروں نے ان کو اس لقب سے یاد کیا ہے۔ (الاعلام للذرکلی، عوف بن مالک رضی اللہ عنہ)

اَلْحَبِیْبُ، الْاَمِیْنُ (پسندیدہ شخصیت اور امانتدار)

روایتِ حدیث میں بہت احتیاط کرتے تھے، اس وجہ سے ان کے شاگرد اس لقب کو استعمال کرتے ہوئے یوں کہتے تھے، کہ یہ حدیث اس شخص نے بیان کی جو اَلْحَبِیْب قابل احترام محبوب بندے) اور الْاَمِیْنُ علم دین کے امین ہیں۔

(جامع الاصول ۴۵، المسند الجامع، ۱۰۹۵۵، تحفۃ الاشرف ۱۰۹۱۹)

۴۸۳۔ابوالہیثم حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس السلمی

تاج العروس اور بہت سی شروح ولغت کی کتابیں گواہ ہیں کہ عربی ادب میں بطور مثال ان کے اشعار پیش کیے جاتے تھے۔

شَاعِرُ مُخْضَرَمِیُ (زمانہ جاہلیت اور اسلام کے شاعر)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس کا شمار رحمتِ عالم ﷺ کے ان فدائیوں میں ہوتا ہے جو زمانہ جاہلیت کے بعد اسلام میں آئے تو جہادِ باللسان میں مصروف ہو گئے۔

(سیر اعلام النبلاء، کعب رضی اللہ عنہ بن مالک)

۴۸۴۔اَشْجَعُ الشُّعَرَاء (سب شعراء میں بہادر)

وہ ایک حق گو، اونچے درجے کے بے باک شاعر، اعلیٰ درجے کے شہسوار (اَلْفَارِسُ) اور اپنے قبیلے کے سردار تھے۔ (الاستیعاب عبد ابوحمزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نامور مرثیہ گو صحابیہ اَلْخَنْسَاء رضی اللہ عنہا بنت عمرو کے سوتیلے بیٹے اور اپنے قبیلے کے سردار تھے، ان کا شمار "شُعَرَاءِ مُخْضَرَمُوْنَ" میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

اَلشَّاعِرُ الْمُحْسِن (صالح مضامین بیان کرنے والے شاعر)

یہ ان شعراء کا لقب ہے جن کی شان میں قرآن کریم کی آیت اتری اور حضور مکرم ﷺ بھی ان کے کلام کو اسلامی خدمت کا حصہ قرار دیتے تھے۔(سورۃ الشعراء، آیت نمبر ۲۲۷)

اَلْمُخَضْرَمُوْنَ ان شعراء کو کہتے ہیں۔ جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا اور اسلام کا بھی۔ ان کو بے باک شعروں کی وجہ سے اَشْجَعُ الشُّعَرَاء اور اسلامی شعری خدمات کے اعتراف میں اَلشَّاعِرُ الْمُحْسِنُ کہا جاتا ہے۔(اسد الغابہ، الاستیعاب، عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس)

۴۸۵۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن عبدُ العزّیٰ الخطیم

ارباب جنوں نے سمجھا ہے یا کسی عاشق کو معلوم کہ معشوق کی ہر ادا سے کتنا پیار ہوتا ہے۔ کوئی اندازہ نہیں کرسکتا کہ حضور ﷺ کے جانثاروں کو جہاد سے کتنا عشق تھا، وہ جہاد کی نشانیوں کو اپنی عزت کا معیار قرار دیتے تھے۔

۴۸۶۔ اَلْخَطِیْمُ (زخمی ہوئی ناک والے)

حضرت عباد رضی اللہ عنہ کو دیکھیے کہ جنگ جمل میں ان کی ناک زخمی ہوگئی تھی، اس جہادی یادگار کو انہوں نے اپنا لقب بنالیا تھا۔(الاصابہ، عباد بن عبد العزّیٰ)

یاد رہے کہ اس طرح کے القاب سے منع کیا گیا جن میں کسی کو جسمانی عیب کے حوالے سے پکارا جائے، لیکن یہاں معاملہ کچھ مختلف ہے کہ ناک کا زخم جہاد کی یادگار تھی، اس لیے اس قسم کے نشانات پر وہ فخر کرتے تھے اور دوسروں سے ایسے القاب سن کر خوش ہوتے تھے۔

۴۸۷۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن حارث انصاری الاوسی

اُحدی، صَاحِبُ الشَّجَرَۃ ہیں، ان کو اپنے جہادی گھوڑے سے پیار تھا اور حضور ﷺ کے جانثار صحابہ رضی اللہ عنہم ایسے ذوق کو دین کا حصہ سمجھتے تھے۔

۴۸۸۔ ذِی خِرْق (خرق گھوڑے پر سواری کرنے والے)

یہ جوان فَارِسُ ذِی خِرْق'' کے لقب سے مشہور تھے، ''ذِی خِرْق'' ان کے ایک گھوڑے کا نام تھا جس پر سوار ہوکر جہاد کیا کرتے تھے، اسی گھوڑے پر جہاد کرتے کرتے جنگِ

Marfat.com

یمامہ میں اَلشَّہِیْد لقب پایا، غزوہ احد اور کل غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اسی گھوڑے پر سوار ہو کر گئے تھے۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ذکر عباد رضی اللہ عنہ بن الحارث)

۴۸۹۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ المازنی

یہ ان خوش نصیب نوعمر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کے سر پہ حضور ﷺ نے دستِ شفقت رکھا، ان پر یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ ان کے بچپن میں حضور ﷺ نے فرمایا: یہ لڑکا سوسال زندہ رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور سوسال کی عمر میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

(الاصابہ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ)

ان پر حضور ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی اور وہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل ہو گئے جن کو ظہورِ معجزات کی خصوصیت حاصل تھی۔ (اسد الغابہ، عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ)

بَرَکَۃُ الشَّام (شام کے لیے باعث برکت)

ہر صحابی کو شہر کی متبرک شخصیات میں شمار کیا جاتا تھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شام میں سکونت اختیار کرلی تھی وہ شام کے آخری صحابی رضی اللہ عنہ تھے، جب وفات ہوئی۔ تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا شام کی برکت اٹھ گئی ان کو اہل شام بَرَکَۃَ الشَّام لقب دیتے تھے۔ کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شام میں آخری بابرکت انسان ہیں جن کا تعلق حضور ﷺ سے ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، عبداللہ بن بسرؓ)

۴۹۰۔ ذُوْ قِبْلَتَیْن (دو قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس اور کعبہ دونوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے اس لیے وہ بلاشبہ ذُوْ قِبْلَتَیْن کے لقب کے مصداق ہیں۔ ان کے اس لقب میں دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔ اس لقب کی وجہ تلقیب بڑی ایمان افزا ہے۔ (دیکھیے لقب نمبر ۲۵۷)

۴۹۱۔ حضرت عقبہ بن عامر الانصاری الخزرجی السلمی رضی اللہ عنہ

اصحاب صُفّہ رضی اللہ عنہم فقراء میں سے ہیں، پھر والی مصر بنے، پہلے بکریاں چراتے تھے۔ پھر مصر کی حکومت بھی کی۔ نہ فقر ان کے پائے استقامت میں لغزش ڈال سکا اور نہ حکومت ان سے ردائے فقر چھین سکی۔ (اسد الغابہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۴۹۲۔صَاحِبُ الْعُمَامَۃِ (پگڑی والے)

بیعت عقبہ اولیٰ سے مشرف تھے بدر واحد میں حاضر رہے۔یوم احد کو آہنی خود پر سبز عمامہ سجا رکھا تھا اور دور سے نمایاں ہوتے تھے۔اس لیے ان کا لقب صَاحِبُ الْعُمَامَۃِ تھا،خندق اور دیگر مشاہدات نبوی ﷺ میں بالالتزام حاضر رہے۔جنگ یمامہ میں لقب ''شَہِیْد'' سے ملقب ہوئے۔وہ احدی، بدری اور عقبی، سابق الاسلام اور جامعین قرآن میں سے تھے۔

(اسد الغابہ،عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر)

۴۹۳۔ابوالنّعمان عبید بن اوس الانصاری الظّفری رضی اللہ عنہ

قبیلہ اوس میں سے تھے جنگ بدر کے دن انہی نے عقیل بن ابی طالب اور عباس ونوفل کو اسیر کیا تھا، اور ان تینوں کو مع ایک اور قیدی کے ایک ہی رسی میں باندھ کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔(اسد الغابہ،عبید رضی اللہ عنہ بن اوس)

۴۹۴۔اَلْمُقَرِّنُ (باندھنے والے)

یہ لقب اَلْمُقَرِّنُ سے معروف تھے،اس کی وجہ ان کی وہ خاص مدد تھی، جو اللہ نے جنگ بدر میں ان کے ہاتھوں ظاہر فرمائی،اختتام جنگ میں جب تین جری جوانوں کو گرفتار کر لائے تو نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَقَدْ اَعَانَكَ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ كَرِيْم ''(ان کی گرفتاری میں ایک بزرگ فرشتہ نے تمہاری معاونت کی ہے)

اسی واقعہ پر ان کو ''اَلْمُقَرِّنُ'' خطاب بھی عطا ہوا،ان کو اس نبوی ﷺ لقب پر بڑا ناز تھا۔ (الطبقات، العباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب) امام ابن اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن عمرو نے گرفتار کیا تھا۔وہ سابق الاسلام لقب سے ملقب ہیں ان کا اسلام دار الارقم کی تبلیغ گاہ سے بیشتر کا ہے۔رضی اللہ عنہ۔

۴۹۵۔حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام الانصاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ عقبی بھی ہیں، بدری بھی اور نقیب محمد ﷺ بھی۔

(اسد الغابہ، الاصابہ، عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو)

Marfat.com

ظَلِیْلُ الْمَلٰئِکَۃِ (فرشتوں نے جن پہ سایہ کیا)

فرشتوں کے سایہ کی وجہ سے ان کا یہ لقب ایسے ہی ہے جیسے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو غسیل الملائکہ لقب سے نوازا گیا۔

(لقب نمبر ۳۶۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یوم احد کو شہید ہوئے تھے ان کے ناک، کان کاٹے گئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری پھوپھی وہاں پہنچ گئیں وہ بھائی کی لاش کی بے حرمتی دیکھ کر رونے لگیں، میں بھی رونے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا: روؤ یا نہ روؤ فرشتوں نے اپنے پروں سے اس کی لاش پر سایہ کر رکھا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء، عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ)

فرشتوں کے اس سایہ کی وجہ سے ان کو ظَلِیْلُ الْمَلٰئِکَۃِ لقب دیا گیا۔

کَلِیْمُ اللّٰہِ (اللہ سے ہم کلام ہونے والے)

ایک روز نبی کریم ﷺ نے ان کے بیٹے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھے بتادوں کہ تیرے باپ کے ساتھ اللہ نے کیا انعام کیا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ حضور ﷺ فرمایا: اللہ نے ان کو اپنے سامنے بلایا اور گفتگو فرمائی۔ جبکہ اوروں سے پس پردہ ہی گفتگو ہوتی ہے۔ اور حکم ہوا کہ اے میرے بندے جو تمنا ہو بیان کرو، انہوں نے عرض کیا: مجھے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تاکہ میں باردگر شہادت حاصل کرسکوں۔ حکم ہوا یہ قطعی فیصلہ ہے کہ مرکر کوئی شخص دنیا میں واپس نہیں جائے گا۔ عرض کیا کہ ہمارا حال پسماندگان تک پہنچا دیا جائے۔ اس پر آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کا نزول ہوا۔

(الاستیعاب، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن حرام)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ جن کا اوپر ذکر ہوا ان کا لقب "مثیلِ عیسیٰ" ہے لقب نمبر ۵۳۲ میں تفصیل ہے۔

۴۹۶۔ اَلْمُجَدَّعُ فِی اللّٰہِ (جن کے ناک کان کاٹ دیئے گئے)

یہ لقب خاص تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جحش کا اس وجہ سے ہے کہ شہادت کے بعد ان کے ناک، کان کاٹ دیئے گئے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن جحش) تاہم یہی مقام حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو حاصل ہوا۔ اس لیے کہ کفار نے ان کی لاش کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا تھا۔

Marfat.com

ناک کان کاٹنے کا ایک اور واقعہ آپ ﷺ کے سامنے پیش آیا کہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ الغنمی کو بھی اس حال میں دیکھا گیا کہ ان کے ناک کان کاٹ دیئے گئے ہیں۔ تو ان کو حضور ﷺ نے فرمایا: اَنتُ مُجَدَّعُ فی اللہ تم گوش بریدۂ الٰہی ہو۔ (الاصابہ، عکاشہ رضی اللہ عنہ الغنمی ۵۶۵۰) اس فرمان رسول ﷺ سے پتہ چلا کہ ہر وہ شخص اس لقب کا مستحق ہے جسے اس طرح مثلہ بنایا گیا ہو شہدائے احد کو بھی مثلہ کیے جانے کی بناء پر یہ لقب ملا۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، انس بن نضر رضی اللہ عنہ)

۴۹۷۔ حضرت (عاص) مطیع رضی اللہ عنہ بن عامر

ناموں سمیت انسانوں کی ہر اچھائی صرف اور صرف اسوۂ رسول ﷺ میں چھپی ہوئی ہے۔ اس لقب کے واقعہ سے ایک خاص سبق بھی ملتا ہے۔

۴۹۸۔ ''مُطِیعٌ'' (اطاعت گزار)

حضرت مطیع رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جب پہلی بار حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کا نام پوچھا انہوں نے عرض کیا میرا نام ''عاص'' ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام مُطِیعٌ ہے۔ (اسد الغابہ ذکر العاص بن عام رضی اللہ عنہ)

عاص: لغت میں نافرمان کو کہتے ہیں، مشتق ہے عصیان سے، جو مذموم ہے چونکہ حضرت محمد ﷺ کو برے ناموں سے نفرت تھی، لہٰذا آپ ﷺ نے بجائے ''عاص'' کے ان کا نام ''مطیع'' رکھا جس کے معنٰی فرمانبرداری کے ہیں۔

ملاحظہ: اس نام میں اللہ نے کیا اثر رکھا ہے؟ جواب کے لیے لقب نمبر ۶۱۵ پڑھیے۔

۴۸۹۔ ابوسلیمان حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری

وہ بدری صحابی رضی اللہ عنہ ہیں، اللہ نے ان کی حفاظت کا عجیب انتظام کیا، ان کا ایک لقب حمی الدبر ہے۔ (اسد الغابہ، ذکر عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ)

۵۰۰۔ حَمِیُّ الدَّبَرِ (بھڑوں نے جن کی حفاظت کی)

حضرت عاصم ایک سریہ (چھوٹی جنگی مہم) کے امیر تھے کہ ایک سو تیر اندازوں نے اچانک حملہ کر کے لشکر میں موجود کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کو شہید اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سمیت بعض کو گرفتار کیا،

Marfat.com

شہادت سے پہلے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بن ثابت نے بڑے خشوع وخضوع سے بارگاہِ رب العزت میں دعا کی: الٰہی! میری اس طرح حفاظت کیجیو کہ نہ میں کسی مشرک کو مس کروں اور نہ کوئی مشرک مجھے چھو سکے۔ مشرکین ان کو شہید کر کے لاش کی بے حرمتی کرنا چاہتے تھے۔ جب وہ ان کی طرف بڑھے، تو بھڑوں نے لاش کو ڈھانپ لیا، بالآخر انہوں نے تھک ہار کر یہ طے کیا کہ رات کو جب مکھیاں (یا بھڑیں) چلی جائیں گی تو اس وقت حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا سر کاٹ لیں گے۔ خدا کی قدرت رات کو اس قدر بارش ہوئی کہ اس کے پانی نے سیلاب کی صورت اختیار کر لی اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا جسد اطہر اسی سیلاب میں بہہ گیا، مشرکین نے اس جسم کو ہر چند تلاش کیا، لیکن ان کو کامیابی نہ ہوئی، اس طرح اللہ نے اپنے ایک پاکباز بندے کی بات کی لاج رکھ لی، اس واقعہ کی وجہ سے ان کو حمی الدَّبر لقب سے نوازا گیا۔ یعنی وہ شخصیت جن کی حفاظت بھڑوں کے ذریعے کی گئی۔ (الاصابہ، عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ)

اَلطَّاهِرُ الزَّكی (ظاہری وباطنی طہارت یافتہ)

ایک روایت میں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے کہ جس روز میں نے اسلام قبول کیا اسی دن سے عہد کر لیا کہ آج سے نہ کسی کافر اور مشرک سے ہاتھ ملاؤں گا نہ اس کو چھوؤں گا، نہ اپنا جسم اس کو چھونے دوں گا، نہ کسی مشرک کا امان قبول کروں گا۔ اور نہ اس کا ذمی ہوں گا، چنانچہ اپنے اس عہد کو وہ زندگی بھر نباہتے رہے، اور ان کی شہادت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم کی حفاظت کی۔ اس اعزاز کی وجہ سے ان کا ایک لقب اَلطَّاهِرُ الزَّكی ہے (حلیۃ الاولیاء، عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ) وہ انصاری لقب کے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ قرآنی لقب حاصل کیا۔ (الاصابہ، عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ)

۵۰۱۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن سعد رضی اللہ عنہ

ایک درویش صفت نوعمر الزَّاهِد لقب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں، کم عمری میں ایمان لے آئے۔ (سیر اعلام النبلاء، عمر بن سعید رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۵۰۲۔ نَسِیْجُ وَحْدَہٗ (یکتائے روزگار) اَلزَّاہِد

(دنیا سے بے رغبت)

یہ لقب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیا تھا (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، معرفۃ صفات الفاروق) اب دیکھتے ہیں نظر فاروقی میں اس خطاب کے لائق کون سی شخصیت ہو سکتی ہے؟ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ لقب دنیا سے اعراض اور آخرت کو حقیقی فکر کی وجہ سے دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی صفات ان میں دیکھیں تو ان کو "نَسِیْجُ وَحْدَہٗ" (بے مثال شخصیت) قرار دیا۔ (اسد الغابہ، عمیر رضی اللہ عنہ بن سعد) دنیا کی ضروریات میں بہت کم مصروف رہتے اور فکر آخرت میں مگن رہتے، ایسے مؤمنین کو اَلزَّاہِد کہا جاتا ہے۔ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم میں تین حضرات کو اَلزَّاہِد لقب دیا گیا۔

① حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

② حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ

③ حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ (سیر اعلام النبلاء عمیر رضی اللہ عنہ بن سعد)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دربار خلافت میں جو لقب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو دیا اسے ایسی شہرت ملی کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم میں اسی صفت سے جانے جاتے تھے۔

۵۰۳۔ حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ انصاری مہاجری

اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ قرآنی لقب سے نوازے گئے، بدری صحابی ہیں، (اسد الغابہ، عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ) اَصْحَابُ الصُّفَّہ میں ان کا ایک خاص مقام تھا۔

(حلیۃ الاولیاء، عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ)

۵۰۴۔ ذُوْالْمِخْصَرَۃ (لاٹھی والے)

یہ تمام القاب ان کو بہت تھوڑے دنوں میں حاصل ہو گئے بیعت عقبہ میں شریک ہوئے اس لیے وہ عقبی بھی ہیں، بیعت کے بعد مکہ میں رہ گئے تھے، اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں شریک ہو گئے اس لیے وہ "مُھَاجِرِیْ" بھی ہیں۔ اس طرح وہ اَلْمُھَاجِرِیْ

Marfat.com

وَالْاَنْصَارِیْ کے منفرد لقب سے نوازے گئے۔(المؤتلف المختلف بابُ برَك)
اس جامع منفرد اور خوبصورت لقب کی تحقیق کے لیے دیکھئے لقب نمبر۵۵۲، ۴۰۳)

اہلِ بدر میں ان کا نام ہے اس لیے "بدری" بھی ہیں، ان کے ایک کارنامے پر آپ ﷺ نے اپنی لاٹھی ان کو دی اور فرمایا: تَخَصَّرْ بِهٰذه في الجنة فَإِنَّ المُتَخَصِّرِيْنَ فِي الْجَنَّةِ قَلِيْلٌ "اس عصا کو پکڑ کر جنت میں چلنا، جنت میں عصا لے کر چلنے والا کوئی شاذ و نادر ہی ہوگا۔

اور فرمایا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان، روزِ قیامت یہ ایک نشانی ہوگی، چنانچہ ساری عمر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس عصا کی حفاظت فرماتے رہے، مرتے وقت یہ وصیت کی کہ اس عصا کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔(کتاب المغازی، سریہ عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ)
اسی واقعہ کی وجہ سے ان کو ذُوالْمِخْصَرَة لقب دیا گیا۔(القاموس المحیط، فصل الخاء)

۵۰۵۔ابوسعید حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ

اسد الغابہ میں ہے کہ وہ صَاحِبُ الشَّجَرَة، اور اَهْلِ بُكَاء میں سے تھے۔ مدینہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ پھر بصرہ چلے گئے، بیعتِ رضوان میں جس درخت کے نیچے سید دو عالم ﷺ بیعت کر رہے تھے حضرت عبداللہ اس درخت کی شاخیں پکڑ کر آپ ﷺ پر سایہ کیے ہوئے تھے۔(اسد الغابہ، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ)

۵۰۶۔اَهْلُ الْبُكَاءِ (رونے والے)

غزوۂ تبوک میں سواری نہ ہونے کی وجہ سے نہ جاسکے، تو غم کی وجہ سے رونے لگے، اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سمیت جن حضرات کے متعلق قرآنی آیت نازل ہوئی اور ان کے رونے کا ذکر سات آسمانوں پر ہوا، ان خوش قسمت صحابہ رضی اللہ عنہم کو اَهْلُ الْبُكَاء کہا جاتا ہے۔(سیر اعلام النبلاء، عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ)
اس لقب میں ان کے تمام شرکاء کے ناموں کے مطالعہ کے لیے پڑھیے، لقب نمبر۸۲)

۵۰۷۔ابوحماد حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ الجہنی

خدمات نبوی ﷺ کے طفیل جو القاب صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملتے تھے، ان میں حضرت عقبہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ اس لیے سرفہرست ہیں کہ سفر اور حضر دونوں حالتوں میں ایک ذمہ داری کے امین تھے۔

۵۰۸۔صَاحِبُ البَغْلَۃِ (اللہ کے رسول ﷺ کے خچر کے محافظ)

ان کا یہ لقب سیر کی سب کتابوں میں ہے، محبوب خدا ﷺ کے خچر کو پکڑ کر چلنا، اسے باندھنا، کھولنا، چارہ وغیرہ ڈالنا یہ سب کام انہوں نے بڑے خوش اسلوبی سے کیے۔

(عیون الاثر، ذکر خدم رسول اللہ ﷺ)

۵۰۹۔قَارِئُ القُرْآنِ (قرآن پڑھنے والے) اَلْمُقْرِئُ (جن کو لوگ قرآن سناتے تھے)

یہ دونوں القاب اس وجہ سے ملے کہ قرآن کی تلاوت خاص ذوق سے کرتے اور اس کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ بعض سورتیں خود زبانِ وحی والہام سے سیکھی تھیں، ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کے قدموں سے چمٹ گئے کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو سورۃ ہود و یوسف پڑھائیے۔ اس ذوق وشوق نے ان کو قرآن کا قاری بنادیا تھا۔ (سبل الہدیٰ، باب الفتاویہ)

اور تلمیذ وخادم النبی ﷺ ہونے کی حیثیت سے لوگ اُن سے قرآن پاک کی تصحیح کرواتے تھے۔ اس لیے ان کو اَلْمُقْرِئُ لقب بھی دیا گیا۔ (الاعلام، عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر)

رَدِیْفُ النَّبِی (نبی ﷺ کے ہم رکاب)

جب سواری کے انتظامات ان کے ذمہ تھے تو بعض اوقات امام المرسلین ﷺ اپنے اس خادمِ خاص کو یہ عزت دیتے کہ ان کو اپنا ہم رکاب بنالیتے تھے۔ اسفار میں حصولِ علم کا موقعہ بھی خوب ملتا تھا۔ اس لیے علم دین میں مہارت کی وجہ سے درجہ فقاہت کو جا پہنچے لکھنا جانتے تھے ان ہی صفات کی وجہ سے ان کو تین مزید القاب یہ ملے۔

① ردیف النبی ﷺ ② فقیہ ③ کاتب القرآن

الغرض: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر صحبت نبوی ﷺ کے طفیل کئی القاب کے حامل صحابی رسول ﷺ تھے۔ (الاعلام للزرکلی رحمۃ اللہ علیہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۵۱۰۔ابو محمد حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص سہمی

ابو محمد کنیت تھی، ان کی والدہ کا لقب نابغہ تھا۔(الاصابہ، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

۵۱۱۔دَاهِيَةُ الْعَرَبْ (مدبرِ عرب)

غریب شرفاء پر ان کی خاص نظر کرم تھی ان کو بلا طلب دیتے تھے اور دل کھول کر دیتے تھے، تدبیر و سیاست اور فہم و فراست کے اعتبار سے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کا شمار عرب کے چوٹی کے مدبرین (دُهَاةُ الْعَرَبِ) میں ہوتا تھا۔اس لیے ان کو اس لقب سے پکارا اور یاد کیا جاتا تھا۔
(سیر اعلام النبلاء، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

۵۱۲۔اُولِي الرَّ ائے (اچھی رائے رکھنے والے)

قبل از اسلام عرب کے لیے اور بعد از اسلام عالم انسانیت کے لیے ان کی آراء ہمیشہ ضرب المثل اور لائق تعظیم رہیں۔ان کا ایک لقب اُولِي الرَّ ائے (اچھی رائے والا) تھا۔
(الاعلام للذرکلی، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ)

۵۱۳۔صَالِحٌ (نیک آدمی)

ایک دفعہ حضرت محمد کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:"عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قریش کے صالح افراد میں سے ہیں۔عبداللہ اور ابو عبداللہ رضی اللہ عنہما (عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) کیا اچھے گھرانے کے لوگ ہیں۔(کنز العمال، جلد ۴ فضائل عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ)

۵۱۴۔اَبُو الْيَقْظَان حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ العنسی

اعلانِ نبوت سے پہلے بھی حضور اکرم ﷺ کے دوست تھے۔ابتدائے اسلام کی سختیاں برداشت کرنے والوں اور استقامت کے پیکر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔
سابق الاسلام، البدری، الاُحُدِی، اور نُجَبَاءِ اَصْحَابِ مُحَمَّد ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سچے خیر خواہ)
الغرض وہ کونسا لقب ہے جو عظمتِ ایمان پر دلالت کرتا ہو اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اس سے محروم ہوں۔(تاریخ الاسلام للذہبی، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۵۱۵۔اَلطَّیِّبُ (پاکیزہ) اَلْمُطَیَّبُ (پاک کیے گئے)

قربانیاں رنگ لائیں اور حضور ﷺ نے ان کو کامیاب قرار دے دیا، ایک دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لی، رحمت عالم ﷺ کے روئے انور پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، چہرہ کھل اٹھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اِئْذِنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ'' (خوش آمدید اے مصفا انسان) (جامع ترمذی، ابواب المناقب)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل ہوتے ہیں جن کو رَفِیْقُ النَّبِی، نَجِیْبُ النَّبِی اور وَزِیْرُ النَّبِی ﷺ القاب دیے گئے۔

وہ دہری ہجرت کی وجہ سے ''ذُوالْھِجْرَتَیْن'' قرار پائے۔

(الاستیعاب، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ)

ان کے ان القاب کی تفصیل کے لیے دیکھیے لقب نمبر ۴۱

۵۱۶۔ابوسعد حضرت عیاض رضی اللہ عنہ بن غنم القرشی فہری

نہایت صالح اور فیاض تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کا والی بنایا۔

(معرفۃ الصحاب، عیاض رضی اللہ عنہ بن غنم الفہری)

۵۱۷۔زَادُالرَّاکِبِ (ہم سفروں کے کفیل)

اپنے مال کو دوسرے کی بھلائی کے لیے بے دریغ خرچ کرنا سخاوت ہے حضرت محمد ﷺ کا سحاب کرم حاجت مندوں اور سائلوں پر ہر آن جھوم جھوم کر برستا رہتا تھا۔ حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ مشعلِ راہ تھا، اس لیے وہ بھی نہایت فیاض اور کشادہ دست تھے۔ اور بعض کی سخاوت کی تو کوئی حد و نہایت نہیں تھی۔ ایسے ہی ایک صاحب رسول ﷺ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت تھی۔ کہ اپنا سفری کھانا پینا بھی لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تھا تو اپنا اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔ ان کی اسی سخاوت کی وجہ سے وہ لوگوں میں زَادُالرَّاکِبِ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (اسد الغابہ، ذکر عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ) عرب میں تین حضرات کو ان کے علاوہ یہ لقب ملا۔

(۱) مسافر بن ابی عمرو (۲) زمعہ بن الاسود (۳) ابوامیہ بن المغیرہ (تاج العروس، زود)

Marfat.com

۵۱۸۔حضرت عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ الانصاری الاعمیٰ

نابینا تھے اپنے قبیلے میں سب سے پہلے ایمان لا کر اَلسَّابِقُوْنَ لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل ہو گئے۔(الاصابہ، فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم ،عمیر بن عدی رضی اللہ عنہ)

نبی اکرم ﷺ نے ان کو اَلْبَصِیْرُ لقب سے نوازا۔اس لقب کا پس منظر ایمان افروز ہے۔پڑھیے اور حب رسول ﷺ میں اضافہ کیجیے۔

۵۱۹۔اَلْبَصِیْرُ (دل کے بینا)

عَصماء نامی یہودیہ آنحضور ﷺ کی گستاخی کرتی تھی،رسول اللہ ﷺ جب بدر سے مظفر ومنصور صحیح وسالم تشریف لائے تو عمیر رضی اللہ عنہ شب کے وقت تلوار لے کر اس کو قتل کرنے کے لیے روانہ ہوئے،اس کے گھر میں داخل ہوئے چونکہ نابینا تھے،عَصما کے بچے جوار د گرد تھے،ان کو ہٹایا اور تلوار کو سینہ پر رکھ کر اس زور سے دبا دیا کہ پشت سے پار ہو گئی۔نذر پوری کر کے واپس ہوئے اور صبح کو نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا فرمائی اور واقعہ کی اطلاع دی۔

(الثقات لابن حبان ذکر من شہد بدرًا)

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو اس فعل سے بے حد مسرور ہو کر اَلْبَصِیْرُ (بینا) کے لقب سے نوازا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر فرمایا لَاتَقُلِ الْاَعْمیٰ وَلٰکِنَّہٗ الْبَصِیْرُ انہیں نابینا نہ کہو یہ تو (دل کے) بینا ہیں۔(کتاب المغازی، للواقدی، ج ا،ص ۱۸۰)

ایک مرتبہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اِنْطَلِقُوا بِنَا اِلَی الْبَصِیْرِ الَّذِیْ فِیْ بَنِیْ وَاقِفٍ نَعُوْدُہٗ

ہم کو اس بینا کے پاس لے چلیں، جو بنی واقف میں رہتا ہے اس کی عیادت کریں گے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم ،لابی نعیم رضی اللہ عنہ عمیر القاری)

۵۲۰۔اَلْقَارِیْ (قرآن پڑھنے والے)

المحبر(ج ا،۲۸۳ میں ہے کہ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا ایک لقب ''اَلْقَارِیْ'' بھی معروف تھا،اس کی خاص وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قرأت قرآن میں غیر معمولی حصہ عطا فرمایا تھا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے قرآن حفظ کیا اس لیے اَلْقَارِیْ معروف ہو گئے۔(الاستیعاب،عمیر رضی اللہ عنہ بن عدی)

Marfat.com

۵۲۱۔ حضرت عمیر (خرباق) رضی اللہ عنہ بن عمرو بن نصلة اسلمی (ذُو الشِّمَالَیْن)

یہ صحابی زبردست قوت کے مالک تھے دائیں اور بائیں ہاتھ میں کام کرنے کے لحاظ سے کوئی فرق نہ تھا۔ ہاتھوں میں پھرتی تھی اس لیے ان کو ذُو الشِّمَالَیْن کہا جاتا ہے گویا کہ انکے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ (الاستیعاب، ذُوالشمالین)

جنگ بدر میں شہید لقب پایا۔ (اسد الغابہ، ذوالیدین تاج العروس، الیدین) ان کو ذُو الیَمَانَیْن بھی کہا جاتا ہے۔ (نزھۃ الالقاب۔۱۲۵۳)

اسی سے ملتا جلتا ایک اور لقب حضرت ابوالعریان السلمی رضی اللہ عنہ کا ہے۔ بعض کے نزدیک ابوالعریان حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

۵۵۲۔ ذُوالیَدَیْنِ (دو ہاتھوں والے)

ان کے ہاتھ لمبے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ذُوالیَدَیْنِ نام سے خطاب فرماتے تھے، اس لیے ان کا یہی لقب صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبانوں پر معروف ہو گیا۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم لابی نعیم ابوالعریان السلمی)

ان دونوں القاب کے ناموں، زمانوں اور شخصیتوں میں معمولی اختلاف بھی منقول ہے، ان کی روایت امام بخاری نے لی ہے، اس لیے وجودِ القاب میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔

۵۲۳۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما المکی ثم المدنی

سابق الاسلام اور اَلْمُهَاجِرِیْن لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل تھے۔ بیعتِ رضوان میں شمولیت نے ان کو صَاحِبُ الشَّجَرَة لقب دے دیا۔ (سیر اعلام النبلاء، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

۵۲۴۔ اَلْفَقِیْه (دینی مسائل کے حل کے ماہر)

ان کے علاوہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھی فرزند تھے لیکن جب ''ابن عمر رضی اللہ عنہما'' کہا جائے تو اس سے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی مراد ہوتے ہیں۔ فقہ جس پر تشریع اسلامی کا دارومدار ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس میں بھی درجہ تبحر حاصل ہے، ان کی عمر کا بیشتر حصہ تعلیم و تعلم اور درس و افتاء میں گزرا، قرآن کریم کی تفسیر پر درجہ کمال حاصل تھا، وہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب پہچانتے

Marfat.com

والے فقیہ تھے۔ اور اپنے وقت میں شیخ الاسلام تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

۵۲۵۔ رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک آدمی)

وہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنا ایک خواب اپنی بہن ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو اور آپ ﷺ نے فرمایا: حقیت یہ ہے کہ تمہارا بھائی "مردِ صَالِح" ہے یا یہ لفظ فرمائے: حقیقت یہ ہے کہ عبداللہ صالح ہے۔
(بخاری، باب الاستبرق ودُخول الجنۃ)

۵۲۶۔ اَلْمُفْتِیْ (فتویٰ دینے والے)

وہ بلاشبہ "فقیہ اُمت" مفتی صحابہ رضی اللہ عنہم، صاحب رائے، اور مجتہدین میں سے ہیں۔ "اَصْحَابُ الشَّجَرَۃ" میں ان کا شمار ہوتا ہے تمام اہلِ سیر نے ان کا شمار ان خوش قسمت صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے جنہیں آپ ﷺ کے دست حق پرست پر بیعتِ رضوان کا شرف ہوا اور وہ (رضی اللہ عنہ) کے قرآنی لقب کے مستحق قرار پائے۔ اپنے زمانے میں اَفْتَى النَّاسِ لوگوں میں سب سے بڑے مفتی) تھے اور علماء صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کو خاص مقام حاصل تھا۔
(الاعلام للذرکلی، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما)

۵۲۷۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ انصاری الخزرجی

سَابِقُ الْاِسْلَام، بدری، احدی، اَلْعَقَبِی اور اَلنَّقِیْبُ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہیں۔
(الاعلام للذرکلی، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ)

وہ مدینہ کے ان حضرات میں شامل تھے جن پر حضور ﷺ بھرپور اعتماد فرماتے تھے۔

کَاتِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے لیے لکھنے والے)

حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ کو کتابت کی خدمت تفویض فرمائی تھی جسے وہ نہایت حسن وخوبی سے انجام دیتے تھے، اس لیے وہ "کَاتِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ" تھے۔
(الاعلام للذرکلی، ابن رواحہ رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۵۲۸۔ فقیہ وشاعرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دینی مسائل کی سمجھ رکھنے والے شاعر)

دین اسلام کا علم فقاہت کی حد تک حاصل کیا، شاعری تو ان کی غلام تھی۔ جس سے وہ جہاد لسانی کا فریضہ انجام دیتے تھے اس لیے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شعرائِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے ان کے ساتھی شاعر، سید الشعراء لقب والے حضرت حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک تھے۔ (اعلام للذرکلی ابن رواحہ رضی اللہ عنہ) (تفصیلات کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۴۴)

۵۲۹۔ خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب)

غزوۂ بدر الموعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو "بَشِیْر" فتح کی خبر دینے والا لقب دیا ایک غزوہ میں ان کو مدینہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر کے جہاد پر روانہ ہوئے۔ وہ معتمد علیہ کاتبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے۔ (المواہب اللدنیہ، غزوۂ بدر)

۵۳۰۔ اَلشَّہِیْدُ (راہِ خدا میں جان دینے والے)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اراکین میں سے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہونے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے اس لیے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان سے دلی انس تھا اور آپ غزوۂ موتہ میں اَلشَّہِیْدُ لقب سے مزین ہوئے اور جنت کو سدھارے۔

(سیر اعلام النبلاء عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ)

شہادت کا واقعہ لقب نمبر ۴۰۸ میں پڑھیے۔

۵۳۱۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مسعود ثقفی

قبول اسلام سے پہلے بھی اپنی قوم بلکہ پورے عرب میں محبوب وممتاز راہنما تھے۔

۵۳۲۔ مَسِیْحُ الْاُمَّۃ (اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مثلِ مسیحؑ)

صاحب سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم نے اس روایت کی بناء پر ان کا یہ لقب ذکر کیا ہے۔ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: مجھے انبیاء کی صورتیں دکھائی گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے ہم شبیہ تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہم شبیہ تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ مثل عیسیٰؑ اور دحیہ رضی اللہ عنہ شبیہ جبرائیلؑ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

Marfat.com

انبیاء علیہم السلام میرے سامنے لائے گئے تو میں نے دیکھا موسیٰ علیہ السلام ہلکے بدن کے ہیں۔ (مشکوۃ باب بدء الخلق)

اس روایت میں (۱) خود نبی اکرم ﷺ وشبیہہ ابراہیم علیہ السلام (۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ مشابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (۳) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ مشابہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔

ملاحظہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو سَادَاتُ الْإِسْلَام لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا گیا ہے، دیکھئے لقب نمبر ۴۰۷

۵۳۳۔ ابو محصن حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن اسدی

اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ قرآنی لقب کے بعد اَلْمُهَاجِرِی بدری اور بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والے ہیں۔ (اسد الغابہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ)

اَلْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّةِ لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ (دیکھئے لقب نمبر ۸۳)

۵۳۴۔ سَیِّدًا لصَّحَابَه (صحابہ رضی اللہ عنہم میں بلند مقام)

وہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کو درجہ سیادت حاصل تھا۔ اس لیے وہ سَادَاتُ الصَّحَابَه رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ ان کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں ''ھو من سادات الصحابہ رضی اللہ عنہم''۔ آپ ﷺ نے ان کو امیر لشکر بھی بنایا۔ (اسد الغابہ، عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن)

۵۳۵۔ صَاحِبُ الْعَوْن (عون تلوار والے) صَاحِبُ الْعُرْجُوْن (ٹہنی والے) بدری

بدر میں انکی تلوار ٹوٹی تو آپ ﷺ نے ان کو ایک ٹہنی عنایت کی، جو ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی، اس تلوار کا نام اَلْعَوْن تھا، اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو ایک ٹہنی دی، جو ان کے ہاتھ میں جا کر تلوار بن گئی، اس تلوار کا نام اَلْعُرْجُوْن تھا۔

(سمط النجوم حوادث السنة الثالثة)

اس فضل وشرف اور ظہور معجزہ کی یادگار میں حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ صَاحِبُ الْعُرْجُوْن کہلاتے ہیں۔

Marfat.com

۵۳۶۔ عُکَاشَۃُ السَّابِق (سبقت لے جانے والے عکاشہ رضی اللہ عنہ)

بڑے خوبصورت جوان رعنا تھے، حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر دماغی سے کام لیتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ نے اپنے ان ستر ہزار امتیوں کا ذکر فرمایا جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: دعا کیجئے کہ میں بھی ان میں سے ہو جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو۔ ایک اور صحابی اُٹھے اور عرض کی میرے لیے بھی دعا فرمادیجیے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: سَبَقَكَ عُكَّاشَة عکاشہ پہل کر گیا، اس بناء پر وہ السَّابِقُ بِالْجَنَّةِ بنے، اَصْحَابِ صُفَّه میں سے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، عکاشہ رضی اللہ عنہ)

۵۳۷۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عامر

جن بچوں کو آپ ﷺ نے گود لیا، ان کے سر پہ ہاتھ پھیرا، نام رکھا اور گھٹی دی، حضرت عبداللہ ان میں سے ہیں۔ ان کے منہ میں حضور ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا اور دعائیں دیں، (اسد الغابہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عامر)

۵۳۸۔ شَبِيهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے مشابہ) اَلْمُسْقِيُّ (پانی پلانے والے)

ان دونوں القاب کا ایک ہی پس منظر ہے دونوں لقب لسان نبوت ﷺ سے ملے۔ امام الانبیاء علیہم السلام کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا "هٰذَا يَشْبَهُنَا" (یہ تو ہم جیسا ہے) واقعہ میں تین نکات ہیں: (۱) آپ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے ان کو مشبہین رسول اللہ ﷺ لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا جاتا ہے۔ (۲) ان کو آپ ﷺ نے اپنے لعاب مبارک کی گھٹی دی اور فرمایا: اِنَّہ لَمُسْقِي (یہ سیراب کرنے والا ہے) یہ ان کا دوسرا لقب ہے۔ (اسد الغابہ، عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ) (۳) اور ایک معجزہ بھی ہے جو حضرت عامر رضی اللہ عنہ کے ذریعے تکمیل کو پہنچا۔ خیر الخلائق ﷺ کی پیشین گوئی حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حق میں یوں پوری ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں عرب کی خشک سرزمین کے باشندوں کو زیادہ پانی مہیا کرنے کا بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے انہوں نے بصرہ میں دو نہریں

Marfat.com

کھدوائیں ان کے علاوہ نہرابلہ کی تعمیر کروائی۔ میدان عرفات میں حاجیوں کو پانی کی تکلیف ہوتی تھی۔ اَلْمُسْقِی لقب والے نوجوان نے انتظام کر دیا۔ اس لقب کا تعلق معجزہ نبی ﷺ سے ہے اس لیے بہت معروف ہوا۔ (اسد الغابہ، سیر الصحابہؓ عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

۵۳۹۔ سَیِّدُ فُتْیَانِ قُرَیْش (جوانانِ قریش کے سردار)

نوجوان حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ان کاموں میں ساتھ دیتے اور شبیہہ رسول ﷺ سے پیار کرتے تھے نوجوانوں میں ان کی غیر معمولی مقبولیت کے باعث ان کو یہ لقب سَیِّدُ الْعَرَبِ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے دیا گیا۔ وہ شجاع، مدبر اور غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے۔

(الاعلام للزرکلیؒ، عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

۵۴۰۔ حضرت عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ عنہما الاسدی

عہدِ نبوی ﷺ میں پیدا ہوئے، آپ ﷺ نے اپنا لعاب ان کے منہ میں رکھا، سیدنا محمد ﷺ سے ہی قرآن پاک حفظ کیا، بعض کے نزدیک ''عِبَادِلَة'' لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ العَبَادِلة (عبداللہ نامی صحابہ رضی اللہ عنہم) کی چار رکنی جماعت کا نام ہے۔

① حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ② حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ③ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص ④ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (تاج العروس، عبد) دو سو دس صحابہ رضی اللہ عنہم عبداللہ نام کے ہیں۔ ان میں سے چار کے مجموعے کا نام ''اَلْعِبَادِلَة'' ہوگا اور کسی کا نہیں۔

(الاصابہ، عدد الصحابہ رضی اللہ عنہم)

اس لقب کی مقبولیت اس لیے بھی ہے کہ جہاں کسی مسئلہ پر ان حضرات کی رائے ایک ہو جائے تو اتنا لکھنا کافی ہوتا کہ ''عبادلہ'' کی رائے یہ ہے، شجاع صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

(الاصابہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما)

۵۴۱۔ قَارِئُ الْقُرْآنِ (قرآن کریم تجوید سے پڑھنے والے)

حَبْرُ الْاُمَّةِ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قاری قرآن ہیں، حیا و عفت کی وجہ سے ان کو عَفِیْفُ الْاِسْلَامِ لقب سے یاد کرتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما)

Marfat.com

۵۴۲۔ فَارِسُ الْخُلَفَاءِ (خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے شہسوار)

خلفاء کے بہترین زمانوں میں تمام اہم جنگی مہموں میں کلیدی کردار ادا کیا، اس لیے ان کو فارس الخلفاء لقب سے نوازا گیا۔ (سیر اعلام النبلاء عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما)

۵۴۳۔ حَمَامَةُ الْمَسْجِدِ (مسجد کا کبوتر)

قرآن کریم، نماز اور روزوں سے بڑا شغف تھا اسی کثرت عبادت کی وجہ سے ان کو لوگ ''مسجد کا کبوتر'' کہتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) زندگی میں جب بڑے بڑے خطابات نہ چھوٹے تو مرتے وقت کسی سے پیچھے کیوں رہتے مرتے مرتے بھی اَلشَّهِيْد (زندہ و جاوید) لقب پا گئے۔ (اسد الغابہ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما)

۵۴۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

شعب ابی طالب میں پیدا ہوئے، نبی ﷺ کا پیار ورثے میں ملا، اسی کی برکت سے انتہائی نورانی شخصیت اَفْصَحُ النَّاسِ (سب سے زیادہ فصیح) اور اَعْلَمُ النَّاسِ ''اپنے زمانے میں سب سے بڑے عالم تھے''۔ (الاستیعاب، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

۵۴۵۔ فَتَى الْكُهُوْلِ (جوان بزرگ)

۵۴۶۔ تَرْجُمَانُ الْقُرْآن (مفسر قرآن)

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے نزدیک ان کا بڑا مقام اور مرتبہ تھا۔ فرماتے تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فَتَى الْكُهُوْلِ (جوان بزرگ) ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی تفسیر کرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے وہ شفاف پردے کے پس منظر سے غیب کی چیزیں (قرآن کا حقیقی مفہوم) دیکھ رہے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما بہترین ترجمان القرآن ہیں۔
(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، باب العین)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو کچھ حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اس

Marfat.com

کے مطلب کو امت محمدیہ ﷺ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سب سے زیادہ جانتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء ابن عباس رضی اللہ عنہما)

۵۴۷۔ حَبرُ الاُمَّۃ (اس امت کے بڑے عالم)

۵۴۸۔ بَحرُ العِلم (علم کے سمندر)

حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب انصاری کے صاحبزادے محمد رحمۃ اللہ علیہ بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے والد حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے وہ اٹھ کر گئے تو میرے والد نے فرمایا: ایک دن یہ شخص اس امت کا حَبر (بڑا عالم) ہوگا۔ حَبرُ الاُمَّۃِ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا لقب بھی ہے۔ جوان کے زمانے کے لحاظ سے تھا۔ یہ دونوں حضرات اپنے اپنے دور کے اندر بڑے عالم تھے۔ (مستدرک حاکم جلد نمبر ۳ فضائل ابن عباس رضی اللہ عنہما)

یہی لقب ایک زمانے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ملا اور فقیہ العصر، امام التفسیر، اور ان کے لیے بَحرُ العِلم (علم کا سمندر) القاب بھی اصحاب رضی اللہ عنہم رسول ﷺ کی زبانوں پہ ان کے لیے جاری ہوئے۔ (سیر اعلام النبلاء عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما)

۵۴۹۔ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ شیبی القرشی

فتح مکہ میں ایمان لائے پھر مدینہ آگئے اور یہی شہر ان کا مسکن و مدفن بنا اس لیے اَلمُہَاجِرُ قرآنی لقب سے نوازے گئے۔ (الاعلام للزرکلی عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ)

۵۵۰۔ حَاجِبُ البَیتِ (بیت اللہ کے نگران)

ابھی یہ مسلمان نہیں ہوئے تھے اس وقت بھی بیت اللہ کی نگرانی ان کا کام تھا اس لیے ان کو حَاجِبُ البَیتِ لقب سے نوازا گیا، خانہ خدا کی چابی ان کے پاس ہوتی تھی۔

(سیر اعلام النبلاء، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ)

فتح مکہ میں ان سے کنجی لے گئی اور آپ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تطہیر کعبہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے مِفتَاحُ الکَعبَۃ (کعبہ کی کنجی) ان کے حوالہ کر کے فرمایا: جو شخص اس کو تم سے چھینے گا وہ ظالم ہوگا۔ اس عنایت محمدی ﷺ کے بعد یہ مسلمان ہو گئے۔ اس چابی کی حفاظت

Marfat.com

کی وجہ سے ان کو صَاحِبُ مِفْتَاحِ الْکَعْبَۃِ لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے اس خاندانی منصب کی وجہ سے ان کی نسل میں ایسے لوگ ضرور ہوتے ہیں جن کو یہ لقب حاصل ہے۔

(السیرۃ الحلبیہ باب عرض رسول اللہ ﷺ نفسہ علی القبائل)

۵۵۱۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبادہ انصاری ومہاجری

اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم مہاجری لقب سے مزین ہیں یا انصاری لقب رکھتے ہیں ان میں چند خوش قسمت ایسے ہیں جن کو دونوں لقب مل گئے تھے کہ وہ (مہاجری و انصاری) دونوں تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ دوہری سعادت مل گئی اور لقب بھی منفرد ملا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

۵۵۲۔ مُہَاجِرِیُّ وَاَنْصَارِیُّ، اَلْعَقَبِی

۱۲ھ بعد بعثت میں بارہ مسلمان سرور کائنات ﷺ کی زیارت اور بیعت کا شرف حاصل کرنے کے لیے مکہ پہنچے۔ اللہ کے ان بارہ پاکباز بندوں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اس بیعت نے ان کو عقبی کے لقب کا مستحق بنا دیا، اگلے سال حج کے موقعہ پر دیگر اہل مدینہ کے ساتھ ایک بار پھر بیعت ہوئے اس بیعت کے بعد حضور ﷺ سے جدائی گوارا نہ ہوئی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ مکہ میں رہ گئے۔

سرور عالم ﷺ نے جب مسلمانوں کو ہجرت الی المدینہ کا اذن دیا تو وہ ان کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔ اسی لیے انکو مُہَاجِرِیُّ اَنْصَارِی کہا جاتا ہے۔ (اسد الغابہ، عباس بن عبادہ رضی اللہ عنہ) یعنی وہ خوش نصیب جنہیں ہجرت و نصرت دونوں سعادتیں مل گئیں۔ یہ پانچ صحابی رضی اللہ عنہم ہیں۔ جو اس درجہ کو حاصل کر سکے۔ اور المہاجری وانصاری لقب سے معروف ہوئے۔ ان اصحابِ خمسہ کو مہاجرین مکہ منفرد لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

(دیکھئے اسی کتاب میں لقب نمبر ۴۰۳)

۵۵۳۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ارقم ازہری

آپ ﷺ کی والدہ محترمہ قبیلہ بنو زہرہ سے تھیں اس لیے زہری صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ماموں (خال النبی ﷺ) لقب سے معروف تھے، فتح مکہ میں ایمان لائے یہ بھی دیگر زہریوں کی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبانوں پہ خَالُ النَّبِی ﷺ معروف ہو گئے۔

Marfat.com

آپ ﷺ کے خاص خدام ومعتمدین میں شمار ہوتے تھے۔ (الاعلام للذرکلی، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ارقم)

۵۵۴۔ کَاتِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے فرامین لکھنے والے)

یہ صاحب رسول ﷺ لکھنا پڑھنا جانتے تھے ایک مرتبہ رحمتِ عالم ﷺ کو ایک خط موصول ہوا اس کا مضمون اس قسم کا تھا کہ جواب لکھنے کے لیے کسی معاملہ فہم اور زیرک شخص کی ضرورت تھی، حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ نے خط کا جواب لکھ کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ ﷺ کو بہت پسند آیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے انہوں نے بھی اس جوابی خط کے طرزِ نگارش اور مضمون کی تعریف کی، سرورِ عالم ﷺ نے اسی دن سے (حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ) کو خطوط کے جواب کے لیے اپنا کاتبِ خاص مقرر فرمالیا۔

(اسد الغابہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ)

چنانچہ نوشت وخواند اور مراسلات کی کتابت میں خداداد ملکہ رکھنے کی وجہ سے خطوط کے جواب کا انتظام ان کے سپرد ہو گیا۔ اس وجہ سے ان کو کَاتِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہتے ہیں۔

(اسد الغابہ، عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ)

۵۵۵۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن جبر انصاری

بدری، اَصْحَابُ الشَّجَرَۃ القاب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ بنوحارثہ کے یہ چشم وچراغ جن کو بارگاہِ رسالت ﷺ سے عبدالرحمٰن ذُو النُّوْرِ نام عطا ہوا، تاریخ میں اپنی کنیت ابوعبس سے مشہور ہیں۔ (اسد الغابہ عبدالرحمٰن)

۵۵۶۔ صَاحِبُ الْعَصَا (لاٹھی والے) ذُو النُّوْرِ (روشنی والے)

اواخر عہد رسالت میں حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کی آنکھ جاتی رہی اسی حالت میں ایک دن حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں ایک عصا مرحمت فرمایا کہ اس کو لے جاؤ راستے میں روشنی ہو گی۔ وہ چلتے تو ان کا عصا روشنی دے رہا تھا۔

(معرفۃ الصحابہ، لابی نعیم عبدالرحمان بن جبر رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۵۵۷۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبدنہم المزنی

فَنَافِی اللّٰہِ وَ فَنَافِی الرَّسُوْل ﷺ تھے ذکرِ الٰہی میں جہر کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صُفّہ کے اس طالب علم پر اعتراض کیا کہ یہ بلند آواز سے ذکر کیوں کرتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کہو، یہ اَوّاہٌ (نرم دل) ہیں (الاصابہ عبداللہ بن نہم) اَوّاہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قرآنی لقب ہے۔ (سورۃ ہود: ۷۵)

ذُوالْبِجَادَیْنِ (دو چادروں والے)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ''ذُوالْبِجَادَیْنِ'' کا شمار رحمتِ دوعالم ﷺ کے جانثاروں میں ہوتا ہے، ان کے ایمان کا پتہ چلا تو چچا نے ڈانٹ دیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بے دھڑک جواب دیا: چچا جان! اب تو خواہ میری جان چلی جائے میں اللہ اور اللہ کے سچے رسول ﷺ سے منہ نہ موڑوں گا۔ چچا یہ جواب سن کر غضبناک ہوگیا۔ اس نے توحید کے متوالے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سب کچھ لے لیا، حتیٰ کہ ان کے کپڑے تک اتروا لیے، صرف کپڑے کی ایک دھجی باقی رہنے دی۔ تاکہ اس سے بدن ڈھانک سکیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ برہنہ تن لنگوٹی باندھے اپنی ماں کے پاس گئے، اس نے ایک چادر دے دی، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے چادر کے دو ٹکڑے کیے ایک تہبند بنایا اور دوسرے کو بدن پر ڈال لیا اور پھر مدینہ چل پڑے۔ مسجد نبوی ﷺ میں حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آپ ﷺ نے نام پوچھا انہوں نے نام بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا آج سے تمہارا نام عبدالعزّٰی نہیں عبداللہ ہے اور لقب ''ذُوالْبِجَادَیْنِ'' (دو چادروں والا ہے) تم ہمارے قریب ہی ٹھہرو، ان کو یہ لقب اتنا پسند آیا کہ ہمیشہ دو چادروں میں ہی رہتے تھے۔ (اسد الغابہ، حلیۃ الاولیاء ج ا، ص ۳۶۵)

۵۵۸۔ اَلشَّہِیْدُ (راہ خدا میں جان دینے والے)

حضور ﷺ کے سامنے شہادت کی تمنا کا اظہار غزوۂ تبوک میں کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم راہِ خدا میں آگئے، اب اگر بخار سے بھی مر جاؤ تو شہید مروگے اور دعا کی: اے اللہ! اسے کافر کی تلوار سے بچا، چنانچہ معمولی بیمار ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ شہادت بھی ملی اور معجزۂ نبوی ﷺ (دعا کی فوری قبولیت) کا معجزہ بھی ان کے اوپر پورا ہوا۔ اور وہ ان شہداء میں شامل ہوئے جن کو آپ ﷺ نے شہید ہونے کی خبر ان کی زندگی میں دے دی تھی۔

(الاعلام للزرکلی، عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

اس طرح وہ اَلْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّةِ لقب بھی لے گئے۔

۵۵۹۔حضرت عبیداللہ بن العباس رضی اللہ عنہما اور حضرت قعقاع بن معبد رضی اللہ عنہ

۵۶۰۔تَيَّارُ الْفُرَات (دریائے فرات کی موج)

ان دونوں حضرات میں سخاوت کا جذبہ لائق تحسین تھا اس لیے ان کا یہ لقب معروف ہوا۔
(الاصابہ، القعقاع بن معبد، نزھۃ الالقاب ۵۱۹)

۵۶۱۔حضرت عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ

اس کتاب میں مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم کے القاب میں لکھا ہے کہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم جہادی قافلوں میں حدی کے اشعار پڑھتے تھے، ان کو حَادِیُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہا جاتا تھا۔حضرت عامر رضی اللہ عنہ بھی اسی لقب کے حامل تھے۔ان کے اس ذکر خیر میں ہم بطور نمونہ چند حادیانہ اشعار کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

۵۶۲۔حَادِیُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے حدی خواں)

خیبر کے سفر میں حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے جن کا نام سنان تھا، یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: کہ اے ابن اکوع! اترو اور ہمیں کچھ اپنے اشعار سناؤ۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ اترے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں بطور رجز کے یہ شعار پڑھے

وَاللّٰہِ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَیْنَا.......... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا ...... فَاَنْزِلَنْ
سَکِیْنَةً عَلَیْنَا وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّا قَیْنَا ....اِنَّ بنی الْکُفَّارِ قَد الْغُوا
عَلَیْنَا .... وان ارادوا فتنۃً ابینا

اللہ کی قسم! اے سردار دو عالم ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو ہم لوگ ہدایت نہ پاتے، اور نہ زکوۃ دیتے، اور نہ نماز پڑھتے، پس (اے اللہ) اطمینان (قلب) ہم پر نازل کر اور جب ہم دشمن کے مقابلے پر جائیں تو (ہمارے) قدموں کو ثابت رکھ! بے شک ان کا فرزادوں نے ہم پر لشکر کشی کی ہے جب وہ فتنہ کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم نہیں مانتے۔

حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ بھی حدی خواں تھے۔اس لیے ان کو حَادِیُ رَسُوْلِ اللّٰہِ

Marfat.com

ﷺ کہا جاتا ہے۔ (سبل الہدیٰ ج ٦ صفحہ ١١٦)

ملاحظہ: بعض روایات میں یہ اشعار اس طرح ہیں کہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ اللہ سے مخاطب ہیں اس لحاظ سے یہ اشعار توحید الٰہی اور مناجات و توصیف خداوندی پر مبنی ہیں۔

۵۶۳۔ صَاحِبُ اَجْرِ شَہِیْدَیْنِ (دو شہیدوں کے اجر والے)

اسی جنگ خیبر میں ایک یہودی نے ان پر تلوار کا وار کیا، جو اس طرح جان لیوا ثابت ہوا کہ ان کی تلوار میں اس ظالم کی تلوار آ لگی، اور ان کی اپنی تلوار نے ان کو ایسا زخمی کیا کہ یہ اس سے شہید ہو گئے۔ کسی نے کہا: ان کا عمل تو ضائع ہو گیا یہ تو اپنے ہاتھ سے خود مارے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون کہتا ہے؟ ان کو دو شہیدوں کا ثواب ملا۔ (الاستیعاب عامر رضی اللہ عنہ بن الاکوع)

اس لقب میں ان کے ایک شریک لقب صحابی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ دیکھئے لقب نمبر ۳۸۵)

۵۶۴۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن جموح سلمی انصاری

شہیدِ اُحد، اَلْعَقَبِیُّ، اور بدری ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اَلسَّیِّد، اَلْجَعْد، اَلْاَبْیَض القاب دیے (دیکھیے لقب نمبر ٦٨٩) نبی رحمت ﷺ نے ان کو نِعْمَ الرَّجُلُ لقب سے نوازا۔

۵٦٦۔ نِعْمَ الرَّجُلُ (اچھا آدمی)

مذکورہ ارشاد گرامی میں آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ چھ مزید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہترین انسانوں کا درجہ دیا۔ کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ اولادِ آدم میں سب سے اعلیٰ افراد کو اس لقب سے نوازا گیا۔ جو حضور ﷺ نے اپنے سات جانثاروں کو دیا۔ قرآن کریم میں ہے کہ یہ لقب انبیاء کو ملتا ہے۔

(١) حضرت داود علیہ السلام کو ہم نے سلیمان علیہ السلام (جیسی اولاد) سے نوازا۔ جو نِعْمَ الْعَبْدُ ہے یعنی وہ بہت اچھا آدمی ہے۔ (سورۃ ص، ٣٠)

(٢) حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ وہ نِعْمَ الْعَبْدُ یعنی اچھے آدمی ہیں (سورۃ ص، ٤٤)

ان سات صحابہ رضی اللہ عنہم میں آنحضور ﷺ نے کس قدر صفات دیکھی ہوں گی جن کی وجہ

Marfat.com

سے حضرت محمد ﷺ نے ان کو یہ لقب دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام بھی ان سات میں ہے۔

۵۶۷۔ الشَّہِیْدُ (راہِ خدا میں جان دینے والے)

اُحد کے دن حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی: میں جنت اسی لنگڑی ٹانگ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔ اور میرے بیٹے مجھے کہہ رہے ہیں: تم معذور ہو، میدانِ جہاد میں نہ بھی جاؤ تو کوئی حرج نہیں، حضور ﷺ نے اجازت دی۔ وہ میدان جنگ میں بڑھتے گئے اور شہید ہوئے۔ حضور ﷺ نے خود ان کو جنت میں چلتے ہوئے دیکھا۔ (اسد الغابہ، عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ)

۵۶۸۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بن عبدربہ انصاری

سادات الصحابہ رضی اللہ عنہم (بڑے رتبے والے) صحابہ رضی اللہ عنہم میں ان کا شمار ہے

(سیر اعلام النبلاء عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ)

وہ عقبی، بدری، احدی اور سابق الاسلام القاب کے حامل عظیم صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(اسد الغابہ، عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ)

۵۶۹۔ صَاحِبُ الْاَذَان (اذان والے)

حضور ﷺ کی مجلس میں نماز کے وقت مسلمانوں کو مسجد میں جمع کرنے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مختلف تجاویز دیں کوئی فیصلہ نہ ہوا، تو مجلس برخاست ہوگئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خواب میں فرشتوں نے اذان سکھائی تو سرورِ عالم ﷺ نے یہ خواب سن کر فرمایا: یہ سچا خواب ہے، تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کلمات کی تلقین کرو، جو تم نے خواب میں فرشتوں سے سنے ہیں۔ تاکہ بلال رضی اللہ عنہ یہ اذان بلند آواز سے پڑھیں۔ (سیرہ ابن کثیر، ذکر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ)

تاریخ و سیر کی ۳۰ کتابوں میں ان کا یہ معروف لقب ہی ان کی خاص پہچان ہے کہ وہ صحابی ہیں جن کو صَاحِبُ الْاَذَان کہا جاتا ہے۔ (التاریخ الکبیر عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زید)

سلطانِ دو عالم ﷺ کے عالیشان دربار سے جو خطابات عطا ہوتے تھے، وہ اسلامی خدمات پر نمایاں کارکردگی یا مقبولیت عنداللہ کی بناء پر ہوتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بھی خدمتِ اذان کی وجہ سے یہ لقب ملا۔

Marfat.com

۵۷۰۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن بشر انصاری الاشہلی الخزرجی

بدری واحدی القاب کے علاوہ ذُوالنُّوْرِ لقب کے امین ہیں، بڑے بہادر، تیرانداز اور بارعب تھے، اس لیے حفاظت رسول ﷺ کے لیے کمربستہ رہتے تھے ان کا ایک لقب حَارِسُ النَّبِی ﷺ بھی ہے۔ (مغازی للواقدی، صلح حدیبیہ)

۵۷۱۔ صَاحِبُ النُّوْرِ (روشنی والے)

ایک دفعہ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، کے ہمراہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز پڑھی۔ مسجد سے نکلے تو اندھیرے کی وجہ سے رستہ گم تھا ان دونوں کے ہاتھوں میں عصاء تھا۔ جب آپ ﷺ کی مجلس سے رخصت ہوئے تو ان میں سے ایک کا عصا روشن ہو گیا، اس کی روشنی میں چلتے رہے۔ جب دونوں کا راستہ جدا ہوا تو دونوں کے عصا روشن ہو گئے۔ اہل سیر کا بیان ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کا معجزہ تھا، اور ان دونوں بزرگوں کی کرامت۔ اس بناء پر سیدنا عباد بن بشر انصاری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حضرت اسید رضی اللہ عنہ ان خوش نصیب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کا لقب ذُوالنُّوْرِ تھا ان کے اس لقب میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ (معرفۃ الصحابہ عباد رضی اللہ عنہ بن بشر)

۵۷۲۔ ذُوقِبْلَتَیْن (بیت اللہ اور بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم)

حضرت عباد رضی اللہ عنہ کا ایک لقب "اَلْمُصَلِّی الْقِبْلَتَیْنِ" ہے اس مناسبت سے ان کے دیگر شرکاء لقب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

① حضرت ابوعنبہ الخولانی رضی اللہ عنہ (اسد الغابہ، ذکر ابوعنبہ رضی اللہ عنہ)

② حضرت عمارۃ ابن اوس رضی اللہ عنہ (الاصابہ، عمارۃ رضی اللہ عنہ)

③ ابو ابی عبداللہ بن ام حرام رضی اللہ عنہ (الاستیعاب، ذکر عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ام حرام رضی اللہ عنہ) ان کو رَبِیْبُ عَبَادَہ رضی اللہ عنہ (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے تربیت یافتہ) بھی کہا جاتا ہے۔
(اسد الغابہ)

Marfat.com

④ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ (معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، ذکر ابن بسر رضی اللہ عنہ)

⑤ حضرت ابی ابن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ (الجرح والتعدیل، ج۴:۶)

⑥ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (اسد الغابہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

⑦ حضرت اہبان رضی اللہ عنہ بن اوس (الاصابہ، اہبان بن اوس)

⑧ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ (الاصابہ، عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ)

⑨ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ (الاصابہ، ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ)

⑩ حضرت عباد بن بشر انصاری رضی اللہ عنہ (جن کا ذکر زیرِ بحث ہے)

یہ دس حضرات رضی اللہ عنہم ہیں جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے محبوب خدا کی امامت میں نماز پڑھ رہے تھے کہ دورانِ نماز وحی کے ذریعے قبلہ کی تبدیلی کا حکم آیا، اور آپ ﷺ کے ساتھ ساری جماعت نے قبلہ کی طرف منہ پھیر لیا۔ ان حضرات نے کیونکہ بیت المقدس اور کعبہ دونوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے اس لیے وہ بلاشبہ ذُوْقِبْلَتَیْن یا اَلْمُصَلِّی الْقِبْلَتَیْنِ کے لقب کے مصداق ہیں۔ شروع میں رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، یہاں تک کہ مدینے میں تشریف لانے کے بعد بھی تقریباً سولہ مہینے تک آپ ﷺ نے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ پندرہ رجب ۲ ھ کو دوشنبہ کے دن نماز کے دوران یہ آیت اتری اور دفعۃً اس آیت کے ذریعے قبلہ بدل گیا۔

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (البقرۃ ۲:۱۴۴)

ترجمہ: اے نبی ﷺ! تم اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو، اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو، اسی طرح اپنا منہ پھیرو۔

اس حکم کے نازل ہونے کے بعد حضور ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ اور مسجد قبا کے رخ کو کعبہ کی طرف بدل دیا، اور کعبۃ اللہ ہی مسلمان کا مستقل قبلہ قرار پایا۔ اور یہ دس نمازی خاص طور پر اَلْمُصَلِّی الْقِبْلَتَیْنِ قرار پائے۔ عموماً تمام اولین انصار رضی اللہ عنہم اور مہاجرین رضی اللہ عنہم کو لقب حاصل ہے۔

Marfat.com

۵۷۳۔ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

ان کا ایک لقب امیرُ المؤمنین ہے (سبل الہدیٰ، مقدمۃ المصنف) سابق الاسلام، ہاجر الہجرتین، امیر السرایا، القاب ہیں۔ (الاعلام للزرکلی، عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ) امیر المؤمنین لقب کا راز بھی یہی ہے کہ ان کو بارہا امیر السرایا بنایا گیا۔ وہ اَلْمُبَشَّرُ بِالْجَنَّۃ ہیں۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، الباب الاول، فی اذن النبی ﷺ)

۵۷۴۔ اَلْمُجَدَّعُ فِی اللّٰہِ (اللہ کے راستے میں جن کے ناک کان کاٹ دیے گئے)

یہ اللہ کے عاشق زار جن کو راہِ حق میں شہید ہونے کی تمنا تھی انہوں نے لڑائی سے پہلے اللہ کو قسم دے کر کہا: اے اللہ! میرا کسی سخت دشمن سے مقابلہ ہو، ہم لڑیں اور وہ مجھے مار ڈالے، پھر میرے ناک کان کاٹ ڈالے، چنانچہ، ایسا ہو گیا اور ان کو اَلْمُجَدَّعُ فِی اللّٰہِ (گوش بریدۂ راہ خدا) کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ ان کی دعا کے مطابق جنگِ اُحد میں شہادت کے بعد کفار نے ان کے ناک کان کاٹ دیے تھے۔ (الاصابۃ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ)

انہوں نے اللہ کو قسم دے کر دعا کی، جو قبول ہوئی اس لیے ان کو اَلْمُقْسِمُ بِرَبِّہٖ (اپنے رب کو قسم دینے والا) کہا جاتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ)

ملاحظہ: اَلْمُجَدَّعُ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا وہ لقب ہے جو حضور ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوا۔ ان کے ساتھ اس لقب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن حرام اور حضرات شہداء احد بھی شامل ہیں۔ (دیکھیے لقب نمبر ۴۹۶)

۵۷۵۔ صَاحِبُ الْعُرْجُوْن (ٹہنی کی تلوار والے)

''سَابِقُ الْاِسْلَام'' احدی لقب کے حامل حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اَلْمُجَدَّعُ فِی اللّٰہِ کے لقب سے تمام اہل سیر نے ذکر کیا ہے ان کا ایک اور لقب صَاحِبُ الْعُرْجُوْن ہے۔ عرجون: ٹہنی کو کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ان کی تلوار کے ٹوٹ جانے پر ٹہنی عنایت کی جو ان کے ہاتھ میں جا کر تلوار بن گئی۔ اس تلوار کو ''عرجون'' کہتے ہیں اس لیے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو صَاحِبُ الْعُرْجُوْن کہا جاتا ہے۔ (الاصابۃ، عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۵۷۶۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن حارث خزاعی

ان کے ایمان لانے کا قصہ عجیب ہے حضور ﷺ کی خدمت میں بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے لیے آئے، حضور ﷺ نے فدیہ کا حکم دیا، کہنے لگے، میرے پاس کچھ نہیں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم رستے میں سیاہ باندی اور زادِراہ چھپا کر آئے ہو، عرض کیا: آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میری ان چیزوں کا کسی کو علم نہیں ہے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو بتایا ہے۔ اور میں ایمان لاتا ہوں۔

(اسد الغابہ، عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ)

۵۷۷۔اَلْمُصْطَلَقُ (خوش آواز)

ان کی آواز بہت اچھی تھی، اس لیے ان کا یہ لقب معروف ہو گیا۔

(اسد الغابہ، عبداللہ رضی اللہ عنہ بن الحارث خزاعی)

۵۷۸۔حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما الہاشمی

یہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کو یَاابْنَ ذِی الْجَنَاحَیْن کہا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ، الاصابہ، جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

۵۷۹۔شَبِیْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے مشابہ)

ان کی شکل وصورت پر انوار محمدی ﷺ کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی اس لیے انکو شَبِیْهُ النَّبِی یا شَبِیْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کہا جاتا ہے۔

اس لیے کہ آپ ﷺ نے خود فرمایا: عبداللہ میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہے۔

(الاصابہ، عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما)

یہ جملہ آپ ﷺ نے ان کے والد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بھی ارشاد فرمایا۔

(الاصابہ، اسد الغابہ، جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب)

۵۸۰۔قُطْبُ السَّخَاءِ (سخیوں کے قطب)

ان کو اپنے خاندانی بزرگوں سے فیاضی کا وصف نمایاں طور پر ملا تھا، اس لیے ان کو "قُطْبُ

Marfat.com

السَّخَاءِ" لقب سے صحابہ رضی اللہ عنہم یاد کرتے تھے۔ سخاوت کی وجہ سے ہی ان کا لقب بَحْرُ الْجُوْد بھی تھا۔ (الاعلام للذرکلی، الاصابہ، فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم ذکر عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ)

۵۸۱۔ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ بن حمار المشاجعی التمیمی

عرب کے سرداروں میں سے تھے اور وہ قبل از اسلام بھی آپ ﷺ کے دوستوں میں سے تھے، (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں اسمہ عاصم) ان کو ایسا لقب ملا جو ان کو سب سے ممتاز کر گیا۔

۵۸۲۔ حَرَمِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے حرمی دوست)

عرب میں اسلام کی آمد سے پہلے بعض لوگ اپنے لباس میں طواف نہیں کرتے تھے، اور کسی ایسے شخص کا لباس پہنتے تھے جو حرم میں رہتا ہو، چنانچہ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ قبل از اسلام آپ ﷺ کے دوست ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے لباس میں طواف کرتے تھے۔ ایسی دوستی کا نام حَرَمِیُّ تھا، چنانچہ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کو اسی وقیع لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(تاج العروس، ح، ر، م)

(ف، ق، ک)

۵۸۴۔ حضرت فتح رضی اللہ عنہ ابو مجاہد (مولی تمیم الداری رضی اللہ عنہ)

ان کو سراج، غلام تمیم اور سراج التمیمی بھی کہا جاتا ہے۔ (الاصابہ، فتح)

سِرَاجٌ (روشن، چراغ)

ان کا نام فتح تھا، حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے غلام تھے انہوں نے مسجد نبوی ﷺ میں روغن زیتون کی قندیل جلائی تھی، اور لوگ اس میں کھجور کی شاخیں روشن کیا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: مَنْ اَسْرَجَ مسجدنا کس شخص نے میری مسجد میں چراغ روشن کیا۔

حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اس "فتح" نامی غلام نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:"

Marfat.com

اِسْمُہٗ سِرَاجٌ "فتح نہیں بلکہ اس کا نام چراغ ہے، وہ بطور فخر کہا کرتے تھے کہ "رسول اللہ ﷺ نے میرا نام سراج رکھا ہے۔ (الاستیعاب، فی معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، سراج مولیٰ تمیم رضی اللہ عنہ)

۵۸۵۔سیدنا حضرت قاسم رضی اللہ عنہ بن محمد ﷺ

۵۸۶۔طَیِّبٌ طَاہِرٌ اَلْمُطَیَّبُ ، اَلْمُطَھَّرُ رضی اللہ عنہ

پہلے مولود ہیں اور وحی الٰہی کے ذریعے بتایا گیا کہ قاسم رضی اللہ عنہ شبیہہ رسول ﷺ ہیں، نبی ﷺ کے گھر میں حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔ چلنا سیکھ گئے تھے۔روایات میں آپ ﷺ کے لڑکوں میں اَلطَّاھِرُ، اَلْمُطَھَّرُ، اَلطَّیِّبُ اور اَلْمُطَیِّب، کا ذکر خیر ہے، بعض اہلِ سیر کہتے ہیں کہ یہ حضورت ﷺ کے دیگر بچوں (قاسم رضی اللہ عنہ اور ابراہیم رضی اللہ عنہ کے القاب ہیں۔)

سب لڑکے کم عمری میں وفات پا گئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(سیرت ابن کثیر اولاد، علیہ السلام)

۵۸۷۔ابوعمر حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بن نعمان انصاری

سَابِقُ الْاَوَّلُ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔شجاع اور معروف تیرانداز تھے، صحابہ رضی اللہ عنہم سے سچی محبت اوران کے ساتھ، ہمدردی کی وجہ سے نَجِیْبُ الصَّحَابَہ رضی اللہ عنہم لقب پایا۔

(سیر اعلام النبلاء قتادہ رضی اللہ عنہ بن النعمان)

عہد رسالت ﷺ کی شب کا ذکر ہے آسمان پر گہرے بادل چھائے تھے، اس حال میں بھی ایک صاحب مسجد کے ایک گوشہ میں موجود تھے، بجلی چمکی، تو حضور ﷺ نے انہیں دیکھا اور فرمایا: جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو مجھ سے مل کر واپس جانا۔

(انہیں ایک انعام ملنے والا تھا۔جو انہیں دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ممتاز کر دیتا۔)

۵۸۸۔ذُوالنُّوْرِ (روشنی والے)

جب وہ گھر جانے لگے تو رحمت عالم ﷺ نے انہیں کھجور کی ایک ٹہنی دی اور فرمایا: "یہ لو یہ ٹہنی تیرے آگے اور پیچھے دس ہاتھ تک روشنی کرے گی۔

Marfat.com

وہ گھر کی طرف چلے، تو حضور ﷺ کی عطا کی ہوئی کھجور کی ٹہنی ایک روشن قندیل بن گئی اور وہ اس کی روشنی میں نہایت اطمینان و سہولت کے ساتھ گھر پہنچے۔ (شرح الزرقانی، الباب الثانی، فیما خصہ اللہ) روشنی کے اس واقعہ کی وجہ سے ان کو ذُو النُّوْر کہا جاتا ہے۔ (الشمائل الشریفۃ ج ۱، ۲۹)

صحبت نبوی ﷺ کی برکات سے نور ملتا تھا، حضرت حدیر ابوفوزہ السلمی نے حضور ﷺ کے قافلے کے آخر میں تیسرا کلمہ اس یقین سے پڑھا کہ یہ آسمان و زمین میں روشنی ہے۔ اللہ نے حضرت جبرائیل کے ذریعے حضور ﷺ کو خبر دی کہ اس کلمہ کی روشنی آسمان تک ہے اے اللہ کے رسول ﷺ جو چیز آپ ﷺ لوگوں میں دے رہے ہیں (حضرت حدیر رضی اللہ عنہ) کو بھی عنایت فرمائیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے ان کو بلایا اور کہا میں (تمہیں دینا) بھول گیا تھا لیکن حضرت جبرائیل نے مجھے یاد دلایا۔ (اسد الغابہ، حدیر رضی اللہ عنہ صفوۃ الصفوہ ج ا، ص ۳۷۶)

۵۸۹۔ عَقَبِیْ (بیعتِ عقبہ کے شریک) بدری، احدی ذُو الْعُیْنِ

قَدِیْمُ الْاِسْلَام، اَلْعَقَبِیْ، اور اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ اس وجہ سے ہوئے کہ انہوں نے مکہ آ کر اسلام قبول کر لیا، ایک غزوہ میں ان کی آنکھ باہر آ گئی تو آپ ﷺ نے آنکھ کو اس کی جگہ پہ رکھ دیا جو مزید روشن ہو گئی۔ (الطبقات، قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ)

اسی وجہ سے ان کو ذُو الْعُیْنِ (خاص آنکھ والا) لقب بھی ملا۔ (نزہۃ الالقاب، ۱۱۹۳)

۵۹۰۔ حضرت قیس بن سعد بن عباد انصاری رضی اللہ عنہما

صَاحِبُ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے علمبردار)

(اسد الغابہ، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ)

۵۹۱۔ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے خادم)

سرورِ عالم ﷺ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں نزولِ اجلال فرمایا تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک دن حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! یہ میرا فرزند قیس ہے، میں اسے آپ ﷺ کے حوالے کرتا ہوں، آپ ﷺ اس سے کام لیا کریں، اس دن کے بعد یہ خُدّامُ

Marfat.com

النّبی ﷺ میں شامل ہو گئے۔(اسد الغابہ، قیس بن سعد رضی اللہ عنہ)

۵۹۲۔خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَشُرْطَةُ النَّبیِّ ﷺ

حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دربارِ نبوت میں جو درجہ تقرب، اعتماد اور امتیاز کا حاصل تھا اس کا اندازہ صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ حضرت قیس رضی اللہ عنہ دربارِ رسالت ﷺ میں وہ مقام رکھتے تھے جو کسی فرماں روا کے یہاں پولیس کے امیر اعلیٰ کا ہوتا ہے۔عربی کے الفاظ یہ ہیں:۔

اِنَّ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کَان یَکونُ بَیْنَ یَدی النَّبی ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشرطِ مِنَ الْاَمِیْر (بخاری، باب الحاکم یحکم بالقتل)

یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرح خَادِمُ النَّبی ﷺ اور شُرْطَةُ النَّبیِّ ﷺ تھے۔

۵۹۳۔حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ اسعدی التمیمی

بڑے شجاع اور شاعر اور اُمراءِ عرب میں سے تھے۔

(الاعلام للذرکلی، قیس رضی اللہ عنہ بن عبادہ)

سَیِّدُ اَھْلِ الْوَبْر (خیمہ زن قوم کے سردار)

قبیلہ بنو تمیم و قبیلہ اسلم کے وفد کے ساتھ حضور ﷺ کے امتیوں میں شامل ہونے کے لیے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جیسے ہی سلطان الانبیاء علیہم السلام کی ان پر نظر پڑی تو فرمایا

سَیِّدُ اَھْلِ الْوَبر (یہ خیموں کے اندر رہنے والوں کے سردار ہیں)

۱۵۵ابن سعد کے علاوہ بھی اہل سیر نے ان کا یہ لقب ذکر کیا ہے۔ایک حوالہ یہ ہے۔

(الطبقات الکبریٰ وفد عبد القیس)

۵۹۴۔حضرت قیس رضی اللہ عنہ بن الحصین المذحجی

یہ ایک پوری جماعت لے کر حاضر خدمت ہوئے۔

Marfat.com

پورے وفد نے نبی رحمت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہی کلمہ اسلام پڑھا تو آپ ﷺ نے بھی ان کے استقبال میں کلمہ شہادت پڑھا۔ (اسد الغابہ، قیس رضی اللہ عنہ بن الحصین)

۵۹۵۔ ذُوْالغُصَّة (گرہ والے)

اس وفد کے سردار حضرت قیس رضی اللہ عنہ تھے، ان کے حلق میں ایک گرہ تھی اس لیے ان کو ذُوْالغُصَّة لقب کے ساتھ پہچانا جاتا ہے۔ بعض نے نام الحصین بن یزید لکھا ہے۔
(اسد الغابہ، قیس رضی اللہ عنہ بن الحصین)

۵۹۶۔ ابوالمضرَّب حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر السلمی المازنی

شعراء اسلام میں سے ہیں ان کی شاعرانہ صلاحیتوں سے آپ ﷺ نے بھرپور فائدہ اٹھایا، خطباء اور شعراء کے متعلق نبی علیہ السلام نے فرمایا: مؤمن اپنی زبان اور تلوار دونوں سے جہاد کرتا ہے۔
(الوافی ج ۹، ۲۴، تراجم شعراء الموسوعۃ الشعریہ کعب بن زہیرؓ) حضرت کعب رضی اللہ عنہ تلوار اور اشعار کے ذریعے زبان سے جہاد کرتے تھے۔

۵۹۷۔ صَاحِبُ البُرْدَةِ (چادر والے)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ مسلمان ہونے سے پہلے نبی اکرم ﷺ کے خلاف بڑے شعراء میں سے تھے، جس دن مسلمان ہوئے تو ان کی زبان وقلم سیرتِ نبوی ﷺ کے لیے وقف ہو گئے، پہلے دن جب قصیدہ بردہ شریف پڑھا تو آپ ﷺ نے اپنی چادر ان کے اوپر ڈال دی۔
(الاصابہ، کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ)

یہ اتنا بڑا اعزاز تھا کہ دنیا بھر کی تمام نعمتیں اس کے سامنے ہیچ تھی۔ جب تک وہ حیات رہے انہوں نے اس بردہ شریف کو سینے سے لگا کر رکھا۔ اور تنگدستی کے باوجود کسی قیمت پر بھی اس کو جدا کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اس عظیم شرف ومنزلت کی وجہ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو صَاحِبُ البُرْدَةِ لقب سے نوازا گیا۔ (الوافی بالوفیات، حرف الکاف)

یہ لقب خاص حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا ہے تاہم خواب میں علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ پر بھی آپ ﷺ نے چادر ڈالی اس لیے ان کو بھی اس لقب سے یاد کر لیتے ہیں۔

Marfat.com

۵۹۹۔ مَامُوْنٌ (جن کو امن کی ضمانت دی گئی)

ایک دن وہ خدمتِ رسول ﷺ میں حاضر تھے کہ ان کے وہ اشعار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو سنائے جن میں انہوں نے (اپنے زمانہ جاہلیت میں) کبھی آپ ﷺ کی ہجو کی تھی۔ ایک شعر میں مامور لفظ تھا۔ جس سے مذمت مقصود تھی۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مامور نہیں، مامون ہے، اس لفظ سے وہ شعر تعریف حبیب بن گیا۔ اس حاضر جوابی پر آپ ﷺ خوش ہوئے۔ اور فرمایا: اَنْتَ مَامُوْنٌ، تم آج کے بعد مامون و محفوظ ہو۔ (تمہارے ان اشعار کے بارے میں کبھی نہ پوچھا جائے گا۔ جو تم نے میری مذمت میں کہے تھے) اس کے بعد "اَلْمَامُوْن" لقب ان کی پہچان بن گیا۔

(الاصابہ کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر)

۶۰۰۔ الشَّاعِرُ الْمُخْضَرِمُ، اَلْمُذَهَّبَاتُ

کیونکہ وہ اواخر عہد رسالت میں اسلام لائے۔ اس لیے بدر اور احد میں نہ جا سکے۔ لیکن جہاد کرتے رہے، ابوالفرج اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہ شاعر اور بخول شعراء میں سے ہیں۔ (کتاب الاغانی) ایک روایت کے مطابق ایسے شعراء کو "شَاعِرُ الْمُذَهَّبَاتُ" کہا جاتا تھا، ایسے شعراء میں حضرت حسان ثابت رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم، ذکر کعب رضی اللہ عنہ بن زہیر)

۶۰۱۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک انصاری العقبی

احدی ہیں، اُحد والے دن حضور ﷺ نے ان کی زرہ اور انہوں نے حضور ﷺ کی زرہ پہن رکھی تھی۔ (اسد الغابہ، کعب رضی اللہ عنہ بن مالک)

شَاعِرُ مُخْضَرِمی (اسلام سے پہلے اور اسلام میں شاعر کرنیوالے)

اللہ تعالیٰ نے شعر گوئی کا ذوق بھی ان کی فطرت میں ودیعت کیا تھا۔ اسلام لاتے ہی اَصْحَابُ الصُّفَّہ میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ منزل شباب تک پہنچتے پہنچتے ان کے کلام کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ یہاں تک کہ تین سو میل دور مکہ کے لوگ بھی انہیں ایک شاعر کی حیثیت سے

Marfat.com

جاننے لگے۔(الاصابہ: کعب رضی اللہ عنہ بن مالک)

۶۰۲۔ سَابِقُ الْاِسْلَام (قبول اسلام میں پہل کرنیوالے)

بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر اسلام کے مبلغ اول کی حیثیت سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مدینہ کے گھر گھر میں اسلام کا چرچا ہوا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک بھی اسی زمانے میں مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

(اسد الغابہ، کعب رضی اللہ عنہ بن مالک)

۶۰۳۔ شَاعِرُ النَّبِی ﷺ وَشَاعِرُ الْاِسْلَام (اللہ کے رسول ﷺ اور اسلام کے شاعر)

قبول اسلام کے بعد شاعری کا رخ اسلام اور کفر کی لڑائیوں کی طرف ہو گیا۔ اور انہوں نے اشعار کے ذریعے کفار کی شکست کا خوب مذاق اڑایا، اس طرح وہ اعداءِ اسلام کے حوصلوں کو پست کرتے تھے۔(سیر اعلام النبلاء، کعب رضی اللہ عنہ بن مالک)

اس خدمت کی وجہ سے ان کو شَاعِرُ النَّبِی اور شَاعِرُ الْاِسْلَام القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(الاعلام للذرکلی، کعب رضی اللہ عنہ بن مالک)

(م)

ملاحظہ: محمد نام والے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر لقب نمبر ۶۷ میں ہے۔

۶۰۴۔ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ بن عبد الرحمٰن المعروف بمُطَاع

نبی رحمت ﷺ لسانِ وحی سے القابات وخطابات عنایت فرماتے تھے۔ اور ملقب اپنی ذات میں اس نبوی لقب کے اثرات زندگی بھر دیکھتا ہے۔

۶۰۵۔ مُطَاعٌ (اطاعت کیا گیا)

حضور اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم قوم کے مُطَاع (امیر) ہو، تم ان میں واپس جاؤ اور انہیں یہ خبر دے دو کہ جو بھی میرے علم کے نیچے پناہ لے گا وہ عذاب سے بچ جائے گا۔ چنانچہ ایسا

Marfat.com

وقت آیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کا دیا ہوا لقب کارآمد ہوا اور اس کی حقانیت واضح ہوئی۔ انہوں نے جیسے ہی حضور ﷺ کا یہ پیغام اپنی قوم کو سنایا، تو سب نے ان کی اطاعت کی اور وہ سب جمع ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(اسد الغابہ، مسعود بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ)

۶۰۶۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن الحارث ذُہلی

اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں پورا وفد لے کر حاضر ہوئے اور مسلمان ہوئے پھر جنگ حنین میں شامل ہو کر اَصْحَابُ الْبَقَرَہ لقب پایا۔ (اسد الغابہ، خمخام)

خَمْخَامْ (زیادہ کھانے والے)

خَمْخَامْ کے لقب سے مشہور تھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے بعد بہراء کا قبیلہ بھی دربارِ رسالت میں حاضر ہوا۔ ان کے قومی لقب خَمْخَام کو اسلام میں بھی برقرار رکھا گیا۔ (اسد الغابہ، ذکر مالک رضی اللہ عنہ ابن الحارث)

۶۰۷۔ ابو عمر و حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن ہدم

یہاں دو صحابیوں رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر ہے۔ دونوں کو ایک ہی لقب ملا، اس قسم کے کئی واقعات اس کتاب میں ہیں کہ حضور ﷺ نے بطورِ مزاح بھی کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے لیے کوئی کلمہ ارشاد فرمایا تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کلمے کو ہی اپنا لقب بنا لیا۔ ایک مثال یہ واقعہ بھی ہے۔

۶۰۸۔ صَاحِبُ الْجُزُوْرِ (بکری والے)

اس لقب سے متصف صحابی رضی اللہ عنہ اپنی کہانی خود بیان کرتے ہیں: ہم ایک لڑائی میں تھے اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس دن وہیں تھے۔ سوئے اتفاق سے اس دن ہمارے ہاں راشن کی شدید قلت تھی، میں تلاش معاش میں نکلا، اور ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرا جو کسی ایسے آدمی کے انتظار میں تھے، جو انہیں بکری ذبح کر دے، میں نے اپنی خدمات پیش کیں انہوں نے مجھے اجازت دے دی اور میں نے بکری کو ذبح کر دیا اور کھال اتاری اور گوشت کو حسب ہدایت کاٹا اور

Marfat.com

انہوں نے مجھے حق الخدمت کے طور پر گوشت دے دیا اور میں وہ گوشت لیے اپنے ساتھیوں میں آ گیا، اسے پکایا اور سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (شاید اطلاع ہو چکی تھی یا وحی کی روشنی میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر صرف اتنا فرمایا: صَاحِبُ الْجُزُوْرِ (بکری والا!) میں نے عرض کی، جی ہاں۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (میں ہی ہوں وہ بکری والا) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سچی زبان سے یہ الفاظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنے تو میرا نام ہی "ذُوْالغنمِ صَاحِبُ الْجُزُوْرِ" معروف ہو گیا۔

(اسد الغابہ، ذکر مالک رضی اللہ عنہ بن ہدم)

ملاحظہ: اس موقعہ پر حضرت مالک رضی اللہ عنہ کے ذریعے پورے قافلے کے کھانے کا انتظام ہو گیا تھا۔ اس لیے یہ واقعہ معروف ہو گیا اسی لیے یہ واقعہ بیان کیا جانے لگا۔ اسی قسم کا واقعہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بھی کتاب المغازی للواقدی غزوۂ ذات السلاسل میں پیش آیا ان کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صَاحِبُ الْجُزُوْرِ، بعدازاں اس واقعہ کی یاد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان دونوں صحابیوں کو صَاحِبُ الْجُزُوْرِ کہہ کر محظوظ ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں صحابی رضی اللہ عنہما اسی لقب کو عطیہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر خوش ہوتے تھے۔

۶۰۹۔ حضرت محرز بن نضلہ المعروف بہ اخرم اسدی رضی اللہ عنہ

بدری، اُحدی اور ان اَلْمُؤْمِنُوْن لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کو غزوۂ احزاب میں شرکت کا شرف بھی ملا۔ (اسد الغابہ، محرز بن نضلہ رضی اللہ عنہ، جمہرۃ اللغۃ لابن درید)

اَلْمُهَيْرَةُ (گھڑ سوار جوان)

حضرت محرز بن نضلہ صحابی رضی اللہ عنہ کا یہ لقب ہے کہ سرحان نامی گھوڑے کے سوار تھے۔ (تاج العروس، مہر) اس لیے یہ لقب رکھا گیا۔

۶۱۰۔ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار)

۶ ھ میں بنوفزارہ نے مدینہ کی چراگاہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں پر چھاپا مارا اور گلہ بان کو قتل کر کے اونٹوں کو اپنے ساتھ لے چلے۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ موقعہ واردات کے قریب موجود تھے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت رباح رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر

Marfat.com

اطلاع کے لیے مدینہ بھیجا، اور خود پہاڑ پر چڑھ کر "یا صباحاہ" کا نعرہ بلند کیا اور دیر تک تنہا تیروں اور پتھروں سے ان غارت گروں کا مقابلہ کرتے رہے۔ ان کی یہ آواز معروف اُحیمر دگھڑسوار حضرت اخرم رضی اللہ عنہ اسدی نے سنی اور ٹھان لی کہ آج آپ ﷺ کے دشمن کو مزا چکھانا ہے۔

حضرت اخرم اسدی رضی اللہ عنہ کو غیرت دینی نے شعلہ جوالہ بنا دیا تھا۔ اور وہ غارت گروں سے دو دو ہاتھ کرنے کے لیے سخت بے تاب تھے انہوں نے اپنے خاص لہجے میں دشمن کو پکارا حضرت اخرم رضی اللہ عنہ نے چند منٹ اس جوش اور جذبے کے ساتھ کہے کہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو بھی جوش آ گیا۔ اور انہوں نے ان گھوڑوں کی باگ چھوڑ دی وہ بھی گھوڑا اڑاتے ہوئے لٹیروں کی طرف بڑھے۔ فزاریوں کا نامور جنگجو عبدالرحمٰن بن عیینہ سب سے پہلے ان کے سامنے آیا انہوں نے اپنی تلوار سے اس پر ایک بھرپور وار کیا وہ خود تو بچ گیا لیکن اس کا گھوڑا کٹ کر گر گیا۔ اب اس نے سنبھل کر حضرت اخرم رضی اللہ عنہ پر اپنے نیزے کا وار کیا۔ یہ وار کارگر ثابت ہوا اور نیزہ حضرت اخرم کے جگر کے پار ہو گیا۔ وہ شہید ہو کر فرشِ خاک پر گر گئے۔ اور یوں ان کے اس خواب کی تعبیر پوری ہو گئی جس میں سدرۃ المنتہیٰ کو ان کا مسکن قرار دیا گیا تھا۔ اور ان کو فارس رسول اللہ ﷺ کا موقر لقب بھی مل گیا۔ (اسد الغابہ الاخرم الاسدی)

عین اسی وقت ایک اور فَـارِسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) گھوڑا دوڑاتے آ پہنچے۔ اور اپنے نیزے سے عبدالرحمٰن بن عیینہ کو جہنم واصل کر کے حضرت اخرم رضی اللہ عنہ کا بدلہ لے لیا۔

اس کے بعد اہل حق نے لٹیروں کی قرار واقعی گوشمالی کی۔

(طبقات ابن سعد قسم ۱، جلد ۳، ۶۷۔ مسلم باب غزوہ ذی قرد)

اس واقعہ میں حضرت اخرم رضی اللہ عنہ نے ایک بڑا کردار ادا کیا اس طرح کے کارناموں کی وجہ سے ان کو فَـارِسُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ کا لقب دیا گیا تھا۔ آپ ﷺ کے ایک اور صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ لقب ملا تھا۔ (الاستیعاب الاخرم الاسدی)

اَخْرَمُ (کان یا ناک پر سوراخ والے) صَاحِبُ غَابَة

حضرت محرز رضی اللہ عنہ کا یہ خلقی لقب سیر کی ہر کتاب میں ہے۔ اوپر لقب کا جو ترجمہ کیا گیا ہے وہ لغت کی معروف کتاب تاج العروس، خ، ر، م سے لیا گیا ہے۔ (اسد الغابہ، اخرم اسدی رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

اس واقعہ میں سولہ سالہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ابن اکوع (لقب، سنان بن عبداللہ اسلمی) اَلْجَاهِدُ وَالْمُجَاهِدُ کا کردار بھی غیر معمولی رہا اس وجہ سے تاریخ الاسلام ان کو "صَاحِبُ غَابَة" لقب سے یاد کرتی ہے۔

اس جنگ کا میدان "غَابَة" نام سے معروف تھا۔ (شرح الزرقانی، ج ۵، ص ۸۳)

۶۱۱۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن حارث انصاری النّجاری

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بدری، اُحدی اور سَابِقُ الْاِسْلَام، عَقَبِیُّ القاب کے مصداق تھے۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، معاذ بن حارث) ان کا ایک لقب ابوحلیمہ ہے۔ (الاصابہ، معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک معاشرے میں القاب و خطابات بھی اسلامی کارناموں کے عکاس ہوتے تھے۔

۶۱۲۔ اَلْقَارِیُّ (اچھا قرآن پڑھنے والے)

اَلْقَـارِیُّ قرآن کریم کے خدام اور عشاق کا لقب ہے۔ علامہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اصحاب رسول ﷺ میں ان کا معروف لقب "اَلْقَارِیُّ" لکھا ہے، اس کی وجہ یہی ہے جو بعض مؤرخین نے لکھی ہے کہ وہ اَمیرُ المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے نمازِ تراویح کے امام تھے۔ جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام اس لیے بنایا گیا تھا کہ وہ سب سے بڑے "قاری" تھے۔ (الاستیعاب، اسد الغابہ، معاذؓ بن حارث) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو کسی مسجد میں امام مقرر کیا گیا تھا یا وہ مسجد نبوی ﷺ میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے نائب تھے۔

(اسد الغابہ معاذ بن الحارث رضی اللہ عنہ)

۶۱۳۔ ابوعبداللہ حضرتؓ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ القرشی العبدی

اسلام کے ظہور کے بعد ابتداء ہی میں پرچم اسلام کے نیچے آبیٹھے اور نبی اکرم ﷺ سے قرآن کریم پڑھا، تمام اہل سیر متفق ہیں کہ وہ متمول خاندان سے آئے اور خادم اسلام بن گئے، اہل مدینہ کے پہلے استاد ہیں۔ السابقون الاولون میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ (اسد الغابہ، مصعب بن عمیرؓ) کثیر الفضائل ہونے کی وجہ سے کثیر الالقاب بھی ہیں۔

Marfat.com

سَفِیرُ اِسْلام ، اَلْقَارِیْ ، اَلْمُقْرِیُٔ ، شَبِیْهُ النَّبِی ﷺ

الاعلام للذرکلی میں ہے کہ وہ ایسے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں (۱) جنہوں نے اَلسَّابِقُ الْاَوَّلُ قرآنی لقب پایا، (۲) مدینہ منورہ میں اسلام کے اولین استاد و سفیر اسلام بنے۔ اس وجہ سے ان کو اَوَّلُ الدُّعَاۃ (مدینہ کے پہلے داعی اسلام) لقب اور اَلْمُقْرِیُٔ (معلم و مدرس قرآن) لقب دیا گیا (حلیۃ الاولیاء، ذکر مصعب رضی اللہ عنہ الداری) اہل مدینہ کے امیر حج بھی وہی بنے۔ (دیکھئے لقب نمبر ۱۷) (۳) ان کے خدوخال جناب رسالتمآب ﷺ سے ملتے جلتے تھے۔ اس لیے انہیں ''شَبِیْهُ النَّبِی ﷺ'' کا لقب ملا ہوا تھا۔ (سیرت مصطفیٰ ﷺ للکاندھلویؒ) میں ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی شہادت جنگِ احد میں ہوئی۔ مشرکین کے ایک ناگہانی اور یک بارگی حملہ سے مسلمانوں کی صفیں درہم برہم ہوگئیں۔ اور دشمنانِ خدا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک آپہنچے۔ مسلمانوں کے علمبردار حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب تھے۔

انہوں نے کافروں کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ شہید ہوئے۔ ان کے بعد آپ ﷺ نے علم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ چونکہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔ اس لیے کسی شیطان نے یہ افواہ فوراً اڑادی کہ (نصیبِ دشمنان ﷺ) آپ ﷺ شہید ہوگئے۔ اس لیے تمام مسلمانوں میں سراسیمگی اور اضطراب پھیل گیا، اور اس بدحواسی میں دوست دشمن کا بھی امتیاز نہ رہا اور آپس میں ایک دوسرے پر تلوار چلنے لگی۔

(سیرت المصطفیٰ ﷺ، مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ کاندھلوی، غزوۂ احد)

۶۱۴۔ مُصْعَبُ الْخَیْرِ (بھلائی کے پیکر مصعب رضی اللہ عنہ)

اسلام میں آکر دنیاوی ضرورتیں محدود کردیں اور اس لیے وہ زَاهِدُ الْاِسْلَام اور اَلْخَیْرِ القاب رکھتے تھے۔ ہر نیکی اور بھلائی کے حصول کے لیے کوشاں رہتے تھے، دامن رسالت ﷺ سے جدا ہونا گوارہ نہ تھا۔ اس لیے آنحضور ﷺ نے ان کو مُصْعَبُ الْخَیْر لقب دیا، وہ ذُو الْهِجْرَتَیْن، بدری، اور احدی القاب کے حامل معلم مدینہ ہیں۔ جنگ احد میں شہادت پاکر اَلشَّهِیْد لقب سے نوازے گئے۔ (الاعلام للذرکلی، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ)

۶۱۵۔ حضرت مطیع (عاصی) بن اسود رضی اللہ عنہ القرشی العدوی

نبی اکرم ﷺ ناموں کے سلسلے میں بہت حساس تھے، آپ ﷺ اچھے ناموں سے

Marfat.com

اچھی امید لگاتے تھے۔ ایک شخص کا نام قلیل تھا آپ ﷺ نے کثیر رکھا، ایک عورت کا نام عاصیہ تھا آپ ﷺ نے جمیلہ رکھا، (اسد الغابہ، کثیر ابن عباس)

حضرت محمد ﷺ کے رکھے ہوئے ناموں کے اثرات بھی ظاہر ہوتے تھے مثلاً: حضرت مطیع رضی اللہ عنہ کہ ان کا نام عاص (نافرمان) تھا، رسول کریم ﷺ نے بدل کر مطیع رضی اللہ عنہ (فرمانبردار) رکھ دیا، حضور اکرم ﷺ نے ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا عم زاد "عاص" نہیں بلکہ "مطیع رضی اللہ عنہ" ہے۔ اس نام کا اثر ایک دن یہ دیکھا گیا کہ رسول اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ لوگوں کو حکم دیا کہ بیٹھ جاؤ، عین اسی وقت (حضرت عاص بن اسود) مسجد میں داخل ہوئے اور جیسے ہی لسان رسالت سے اِجْلِسُوْا "بیٹھ جاؤ" کی آواز سنی، (ان پر مطیع رضی اللہ عنہ (اطاعت گزار) نام کا یہ اثر تھا کہ حکم نبوی ﷺ کی فوراً تعمیل کرتے تھے) چنانچہ جب ان کے کان میں (بیٹھ جاؤ) کی آواز پہنچی تو ان کے پاؤں رُک گئے) اور وہیں بیٹھ گئے۔ وہ اکثر و بیشتر نماز اگلی صفوں میں پڑھتے تھے۔ اس واقعہ کے دن جب حضور ﷺ منبر سے اترے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "میں نے تمہیں (اپنے قریب) نماز میں نہیں دیکھا؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں مسجد میں داخل ہوا تو آپ کا حکم "بیٹھ جاؤ" سنا اور میں بیٹھ گیا۔ فرمایا: واقعی تم عاصی نہیں بلکہ مطیع رضی اللہ عنہ ہو۔ اس دن سے ان کا نام "مطیع رضی اللہ عنہ" مزید معروف ہو گیا۔

(الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، مطیع بن الاسود)

اسی قسم کا واقعہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ کا بھی ہے کہ انہوں نے جب "بیٹھ جاؤ" سنا تو وہیں بیٹھ گئے جہاں تک پہنچے تھے، اور خلاف پیغمبر ﷺ ایک قدم بھی نہ اٹھا سکے۔

(اسد الغابہ، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ)

یعنی کمالِ اطاعت والا حکم سنتے ہی انہیں ہمت نہ ہوئی کہ ایک قدم بھی آگے چلیں اور مقام مقصود تک پہنچ جائیں۔ حضرت مطیع رضی اللہ عنہ قبول اسلام کی ابتداء میں "مؤلفۃ القلوب" میں سے تھے بعد میں انہوں نے اسلام کی اچھی خدمت کی۔ (ملاحظہ: مؤلفۃ القلوب" بھی ایک لقب ہے، یہ ان کو ملتا تھا جن کی خصوصی امداد حکم نبوی ﷺ سے جاری تھی۔ جب وہ خود کفیل ہو جاتے اور اہل اسلام میں ان کے تعلقات مضبوط ہو جاتے تو اس امداد کی ضرورت نہیں رہتی تھی۔)

Marfat.com

۶۱۶۔ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بن ابی فاطمہ الدوسی الازدی

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ اَصْحَابُ السَّفِینَہ لقب والے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ وہ ذوھجرتین اور السابق الاول قرآنی لقب کے مصداق اور کاتب النبی ﷺ تھے۔
(الاستیعاب، معیقیب رضی اللہ عنہ سبل الہدیٰ، المقدمۃ)

۶۱۷۔ صَاحِبُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (حضورؐ کے خاتم بردار)

اعتمادِ رسول ﷺ تھا یا ان کی قربانیوں کا نتیجہ کہ ان کو محبوب دو عالم ﷺ نے اپنی انگوٹھی عطا کی تھی، بیت الخلاء جاتے وقت یا کسی اور موقعہ پر آپ ﷺ اسے اتارتے تو حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کے پاس رکھوا دیتے، انگوٹھی پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا۔ حضور ﷺ بادشاہوں کے لیے دعوتِ اسلام کے خطوط لکھوا کر ان پر اسی انگوٹھی سے مہر لگوالیا کرتے تھے۔ وہ اَمِیْنُ الرَّسُوْل ﷺ لقب بھی رکھتے تھے۔ اسی انگوٹھی کی حفاظت کی وجہ سے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ صَاحِبُ خَاتَمِ اور اَمِیْنُ خَاتَمِ النَّبِی ﷺ القاب سے معروف ہوئے۔ (دیکھئے، امناء الرسول ﷺ لقب نمبر ۶۰)

خاتم برداری کی یہ خدمت اس انگوٹھی کے گم ہوجانے تک انہیں کے سپرد رہی۔ یہ لقب ان کو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں ممتاز کرتا ہے۔ (الاعلام للذرکلی معیقیب رضی اللہ عنہ الدوسی، سیر اعلام النبلاء)

۶۱۸۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ المزنی

انتہائی ذہین، ومؤدب جوان تھے۔ بیعتِ رضوان میں صَاحِبُ الشَّجَرَۃِ لقب کے حامل بن گئے، عظیم مدبر اور باشعور صحابی رضی اللہ عنہ اور حبیب رسول ﷺ تھے۔ بیعت رضوان میں رسول رحمت ﷺ کے نزدیک ترین تھے۔ (الاعلام للذرکلی، معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، الاستیعاب)

۶۱۹۔ صَاحِبُ النَّھْرِ (نہر معقل رضی اللہ عنہ بنانے والے)

نہر معقل ایک مشہور نہر ہے، جس کی نسبت عربی میں یہ مقولہ مشہور ہے۔ اِذَا جَآءَ نَھْرُ اللّٰہِ بَطَلَ نَھْرُ مَعْقَل "یہ نہر بھی دجلہ سے کاٹ کرلائی گئی تھی اور چونکہ اس کی تیاری کا اہتمام حضرت معقل رضی اللہ عنہ بن یسار کو سپرد کیا گیا تھا جو ایک مقدس صحابی رضی اللہ عنہ تھے اس لیے انہی کے نام سے

Marfat.com

مشہور ہوگئی۔ علامہ بلاذری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ مٹی سے اٹ گئی تھی۔ انہوں نے گورنر بصرہ زیاد کو حکم بھیجا کہ اسے دوبارہ کھدوایا جائے، اس لیے نہر دوبارہ کھدوائی اور تبرکاً حضرت معقل رضی اللہ عنہ ہی سے اس کا افتتاح کرایا۔

(فتوح البلدان، ۳۶۶، معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم من اسمہ معقل رضی اللہ عنہ)

افتتاح کے بعد انہوں نے ایک آدمی کو ہزار درہم دیے اور کہا: دجلہ کے کنارے گھوم آؤ اور دیکھو کہ کوئی شخص اس کو میرے نام سے بھی منسوب کرتا ہے یا نہیں؟ اگر ایک شخص بھی اس کو ''نہر زیاد'' کہتا ملے، تو اس کو یہ رقم دے دینا، جب اس شخص نے دجلہ کنارے کی گشت کی تو ہر بچے کی زبان پر اس نے ''نہر معقل رضی اللہ عنہ'' کے الفاظ پائے، یہ سن کر اس کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے اسے نوازتا ہے۔

(فتح البلدان، ۳۶۶، تاج العروس، معقل رضی اللہ عنہ)

۶۲۰۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل انصاری الخزرجی

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے بدری، احدی لقب میں کسی کو شبہ نہیں اَلْمُعَلِّمُ الْقَاضِیْ اور عَامِلِ الصَّدَقَات بلکہ اِمَامُ الْعَامِلِیْن (یعنی عہد نبوی ﷺ میں وصولی زکوٰۃ کے افسر اعلیٰ) کا لقب بھی ان کی خصوصیات میں سے ہے، وہ مشکوٰۃِ نبوت ﷺ کی طرف سے علم و فضل کے ایسے مجمع البحرین تھے کہ ایک دنیا ان کے فیوض علمی سے بہرہ یاب ہوتی تھی اور ان کو عالم ربانی، کنز العلماء اور امام الفقہاء کے القاب سے یاد کرتی تھی۔

(الاصابہ، فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

۶۲۱۔ عَقَبِیْ (بیعت عقبہ کے شریک)

بیعت عقبیٰ میں شریک ہوکر عَقَبِی کا لقب پایا۔ بیعت کے بعد نبی علیہ السلام کی مدینہ آمد سے پہلے ہی جتنا دین معلمین مدینہ کے ذریعے مدینہ میں پہنچا تھا، وہ حاصل کیا، پھر آپ ﷺ کی تشریف آوری کے بعد اسلامی قوانین کے ایسے ماہر بنے کہ (اَلْقَاضِیْ) لقب دے کر یمن بھیجے گئے۔ (المستدرک، مناقب کعب رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۶۲۲۔ قَاضِی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (رسولِ خدا ﷺ کے قاضی)

رحمت عالم ﷺ غزوۂ تبوک سے واپسی پر مدینہ منورہ تشریف لائے تو بعض نو مسلم رؤسائے یمن کی طرف سے (جن کا تعلق حمیر کے شاہی خاندان سے تھا) ایک سفارت لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور استدعا کی کہ اپنا کوئی نمائندہ یمن کی امارت پر مامور فرمایئے جو عام تبلیغ کے علاوہ لوگوں کو دینی مسائل بھی سکھائے، اور ملک کا نظم ونسق بھی چلائے، ان اہم خدمات کے لیے حضور ﷺ کی نظر انتخاب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر پڑی، اور وہ یمن کے لیے تیار ہو کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے کچھ دور تک ان کی مشایعت فرمائی، ایک روایت میں ہے کہ معاذ بن جبل اونٹ پر سوار تھے، اور حضور ﷺ پیادہ ساتھ چل رہے تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے گفتگو کر رہے تھے اور حضور ﷺ نے انہیں بہت سی نصیحتیں فرمائی تھیں۔

۶۲۳۔ خَیْرُ الصَّحَابَہ رضی اللہ عنہم (صحابہ رضی اللہ عنہم میں بہترین آدمی)

آپ ﷺ نے اہل یمن کو ایک فرمان لکھوایا اس میں لکھا: اِنِّیْ بَعَثْتُ لَکُمْ خَیْرُ اَھْلِیْ ایک روایت میں صَالِحُ اَھْلِیْ ہے کہ میں اپنے گھر میں سے صالح اور بہترین کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ خیر الصحابہ رضی اللہ عنہم اور ''اعزازی اہل بیت رضی اللہ عنہ'' القاب سے متصف ہیں۔ (سیرۃ ابن کثیر ج ۱ص ۴۵، الاعلام للزرکلی، ج ۷، ص ۲۵۸)

۶۲۴۔ اَعْلَمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَام (حلال وحرام کو خوب جاننے والے)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے اس لقب کی اصل کے لیے دیکھئے لقب نمبر ۱۵۶ (جہاں وہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ نظر آرہے ہیں)

حلال وحرام کو جاننا بنیادی علوم میں سے ہے، جسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی خصوصیت میں شمار کیا گیا ہے، یہ اس طرح ہے جیسے علم قرأت میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ اور علم میراث میں حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ثابت علم تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما، علم حدیث میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ائمہ علم وفن ہیں۔

Marfat.com

۶۲۵۔ اَلْمُقْرِئُ (قرآن پڑھانے والے)

وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں بھی قرآن پاک پڑھاتے تھے۔

(اسد الغابہ، سیف بن مالک عمرو بن المسیح)

اس کی وجہ یہ ہے کہ حَافِظُ الْقُرْآن وَجَامِعُ الْقُرْآن تھے، اور حضور ﷺ نے خود ان حضرات (حضرت معاذ، ابن مسعود، ابی بن کعب، اور سالم رضی اللہ عنہم) کو معلم بنا دیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

۶۲۶۔ اِمَامُ الْعُلَمَاء، اَلْفَقِیْهُ (فقہ کے ماہر اور علماء کے امام)

قاصدِ رسول ﷺ کا لقب انہیں زبانِ رسالت سے ملا تھا، ایک حدیث میں ہے اِمَامُ الْعُلَمَاء یَوْمَ الْقِیَامَة کہ روزِ قیامت علماء کے امام سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہوں گے، اس ارشادِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ان کا لقب ''اِمَامُ الْعُلَمَاء'' بھی ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو فقہاء قرار دیتے ہوئے فرمایا: جس نے فقہ سیکھنی ہو معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس جائے، آپ ﷺ ان سے علم سیکھنے کیلئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ترغیب دیا کرتے تھے۔ اس طرح آپ ﷺ نے اپنی مبارک زندگی میں ان کو اَلْمُعَلِّم قرار دیا۔

(اسد الغابہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ)

۶۲۷۔ حضرت معمر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ القرشی عدوی

ذُوالْهِجْرَتَیْن اور اَصْحَابُ السَّفِیْنَه صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

(معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، اسد الغابہ)

۶۲۸۔ خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے خادم)

مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اخلاص اور جذبہ فدویت کی بدولت حضرت معمر رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ رسالت ﷺ میں درجہ تقرب حاصل ہو گیا تھا۔ اہل سیر نے حجۃ الوداع میں ان کی خدمات کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ اس سفر میں سرورِ عالم ﷺ کی سواری کا اہتمام انہی کے سپرد تھا۔ ایک دن کسی اور خدمت گار کی غلطی سے اونٹ کا کجاوہ ڈھیلا رہ گیا تھا تو ان کو بڑی

Marfat.com

ندامت ہوئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم اطمینان رکھو میں یہ خدمت تمہارے علاوہ کسی کے سپرد نہ کروں گا۔ (سیر الصحابہ رضی اللہ عنہم معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

۶۲۹۔ حَلَّاقُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے حلاق)

حضور ﷺ کا ارشاد سن کر معمر رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اس حج کے موقعہ پر انہیں حضور ﷺ کے موئے اقدس تراشنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ (اسد الغابہ، معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

اس خدمت کے طفیل حضرت معمر رضی اللہ عنہ حَلَّاقُ رَسُوْل ﷺ ہیں۔ اس قسم کی اہم خدمات کی وجہ سے سیدنا معمر رضی اللہ عنہ کو ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار کیا گیا ہے جنہیں خدام رسول اللہ ﷺ ہونے کا اعلیٰ شرف بھی حاصل تھا۔ (جامع الاصول حدیث ۱۵۹۱، زاد المعاد ۲/۲۴۷)

۶۳۰۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن حارث القرشی ہاشمی

ابوسفیان بن الحارث کنیت کے ساتھ معروف ہیں، بڑے غضب کے شاعر تھے۔

(اسد الغابہ ابوسفیان بن الحارث)

سَیِّدِ فِتْیَانِ اَہْلِ الْجَنَّۃ (جنتی جوانوں کے سردار)

حضور ﷺ کے چچازاد بھائی تھے اور رضاعی بھی۔ انہوں نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا، اس لیے ان کا ایک لقب رَضِیْعُ الرَّسُوْل ﷺ ہے۔ آپ ﷺ نے ایک دن انہیں سَیِّدُ فِتْیَانِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ (اہل جنت کے جوانوں کے سردار) فرمایا: حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کا لقب سَیِّدُ شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ ہے۔ فَتٰی ہر جوان اور شابٌ تیس سال سے کم عمر جوان کو کہتے ہیں۔ (مصباح اللغات، ش، ف ت)

۶۳۱۔ اَسَدُ اللّٰہِ وَاَسَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے شیر)

شوال ۸ھ میں حنین کا معرکہ پیش آیا اور آپ ﷺ نے حضرت مغیرہ کو مخاطب ہو کر فرمایا: میری عمر کی قسم تم میرے بھائی ہو۔ (فضائل الصحابہؓ: ۵۱۰۸) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی سرفروشی اور فدویت کے جذبہ نے غزوۂ حنین میں حضور ﷺ کو بہت مسرور کیا، اور آپ ﷺ نے انہیں

Marfat.com

"اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِ ﷺ" کا لقب عطا فرمایا۔ (الطبقات الکبریٰ، ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن الحارث) اس لقب میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان کے شریک وسہیم ہیں۔ جب حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بعد مجھے نعم البدل کے طور پر ابوسفیان مغیرہ رضی اللہ عنہ عنایت فرمائے۔ اس فرمان کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو وہی لقب دیا جو حضور ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔ (الاعلام للذرکلی، ابوسفیان المغیرہ رضی اللہ عنہ) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (اپنے وقت میں اسد اللہ تھے، ان کی شہادت کے بعد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ مغیرہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں) ممکن ہے اسی معنیٰ میں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا سَیِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّة اپنے مبارک زمانہ کے لحاظ سے اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سید الفتیان اپنے زمانہ کے لحاظ سے ہیں۔ (اس کی ایک تطبیق ۶۳۰ میں لکھی جا چکی ہے۔)

۶۳۲۔ اعزازی اہل بیت (آپ ﷺ کے اعزازی اہل بیت رضی اللہ عنہم)

آپ ﷺ فرطِ محبت میں انہیں "خَیْرُ اَهْلِیْ" فرمایا کرتے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ ابوسفیان بن الحارث) یہ لقب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا بھی ہے، (دیکھئے لقب نمبر ۶۲۳)۔ اس عظیم فرمان کی روشنی میں یہ دونوں صحابی رضی اللہ عنہ ان خوش قسمت انسانوں میں شمار ہو گئے جنہیں اعزازی اہلبیت رضی اللہ عنہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کو بھی یہ اعزاز ملا۔ (لقب نمبر ۴۳۳)

۶۳۳۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ الثقفی

اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ چار شخص دَاهِيَةُ الْعَرَبِ (مدبرینِ عرب) معروف ہوئے۔

① حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وسعتِ ظرفی اور حلم کی بناء پر ② حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص مشکلات کے حل پیش کرنے کی وجہ سے ③ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ عقل وفراست کی بناء پر عقدہ کشائی کی وجہ سے اور ④ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بھی دَاهِيَةُ الْعَرَبِ (مدبرین عرب میں شمار تھے)

(اسد الغابہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ)

۶۳۴۔ حَرَسِیُّ النَّبِیِّ ﷺ (اللہ کے رسول ﷺ کے پہرے دار)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ غزوۂ حدیبیہ میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، قریش اس میں مزاحم

Marfat.com

ہوئے اور ان کی طرف سے حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گفتگو کے لئے آئے جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لیے ادبِ رسول ﷺ سے ناواقف کی بناء عرب کے عام قاعدے کے مطابق دوران گفتگو بار بار آنحضرت ﷺ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے مسلمان اس گستاخانہ طریقہ تخاطب کے عادی نہ تھے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو جو اس وقت ہتھیار لگائے، آنحضرت ﷺ کی پشت کی جانب کھڑے تھے۔ یہ انداز گفتگو ناگوار ہوا۔ وہ ہر مرتبہ تلوار کے قبضے پر ہاتھ لے جاتے تھے بالآخر ضبط نہ ہوسکا اور ڈانٹ کر کہا: خبردار! ہاتھ قابو میں رکھو!

(بخاری کتاب الشروط فی الجہاد)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سفر وحضر میں آپ ﷺ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ انتظامات وضو اور دیگر خدمات کے لیے بھی حاضر رہتے تھے۔ اس لیے وہ حَارِسُ النَّبِی ﷺ وَخَادِمُ النَّبِی ﷺ القاب کے مستحق تھے۔ (معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم للبغوی رحمۃ اللہ علیہ باب من اسمہ المغیرہ رضی اللہ عنہ)

۶۳۵۔ مُغِیْرَۃُ الرَّائِے (اچھی رائے رکھنے والے)

ایک متجر عالم وفاضل بے بدل اور منصف ہونے کے ساتھ وہ فوجی تدبر، اور امورِ سیاست میں ذہین، اعلیٰ مشیر، عاقل ودانش ور تھے، ان کی ملکی وریاستی تدابیر خلفاء اسلام میں معروف تھیں۔ تمام امراء اسلام ان کی غیر معمولی دماغی صلاحیتوں کے باعث انہیں ''مُغِیْرَۃُ الرَّائِے'' کا لقب دیتے تھے۔ ان کا شمار ''دُھَاۃِ عَرَب'' میں ہوتا تھا۔ (یعنی وہ ایسے لوگوں میں سے تھے جن کے قلوب میں پیچیدہ مسائل کا حل ضرور ڈالا جاتا ہے۔) شریعت میں ''الرَّائِے'' لقب ان حضرات کو دیا جاتا ہے جو کتاب وسنت کی روشنی میں ایسے فیصلے کر سکتے ہیں جن تک عوام کی پہنچ نہیں ہوسکتی۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ رضی اللہ عنہم ذکر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، الطبقات الکبریٰ المغیرہ رضی اللہ عنہ)

۶۳۶۔ حضرت منذر رضی اللہ عنہ بن عمرو انصاری الخزرجی الساعدی

ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کو خیارُ المسلمین، سادات الصَّحابہ رضی اللہ عنہم، اور فضلاء صحابہ رضی اللہ عنہم کے القاب دیے گئے۔ سابق الاسلام، عقبی، بدری، اور احدی صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(اسد الغابہ، المنذر رضی اللہ عنہ بن عمرو)

Marfat.com

۶۳۷۔ اَمِیْرُ الْقُرَّاءِ (حفاظ وقراء کے امیر)

صفر ۴ھ میں ابو براء عامر بن مالک نجدی کی درخواست پر حضور ﷺ نے ستر مبلغین پر مشتمل ایک جماعت برائے تبلیغ و تعلیم نجد روانہ فرمائی۔ یہ سب اصحاب رضی اللہ عنہم نہایت عبادت گزار، متقی اور قرآن وحدیث کے عالم تھے، اور ''قُرَّاء'' کے لقب سے مشہور تھے، حضور ﷺ نے اس جماعت کا ذمہ دار حضرت منذر رضی اللہ عنہ بن عمرو کو مقرر فرمایا۔ اس لیے وہ ''اَمِیْرُ الْقُرَّاء'' بنے۔ سیرۃ ابن کثیر میں اَمِیْرُ الْقَوْمِ لقب لکھا ہے۔ (سیرۃ ابن کثیر، سریہ بئر معونہ)

جب یہ اصحاب رضی اللہ عنہم بئر معونہ کے مقام پر پہنچے تو اہل نجد نے غداری کی اور رِعْل، ذکوان، بنی سلیم وغیرہ قبائل کے لوگوں نے انہیں گھیر لیا اور حضرت منذر رضی اللہ عنہ بن عمرو اور عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ کے سوا سب کو شہید کر ڈالا، بنی عامر کے سردار حضرت عامر بن طفیل نے حضرت منذر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو تم کو امان دی جا سکتی ہے، انہوں نے فرمایا:

ذرا وہ جگہ بتا دو جہاں (ہمارے ساتھی) حرام رضی اللہ عنہ بن ملحان کو تم لوگوں نے شہید کیا۔ مشرکین انہیں وہاں لے گئے تو انہوں نے اپنی تلوار نکال لی، اور عامر رضی اللہ عنہ بن طفیل سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے تمہاری امان کی ہرگز ضرورت نہیں، تم نے میرے بھائیوں کو ناحق شہید کیا ہے، میں ان کے بغیر جی کر کیا کروں گا؟

پھر تلوار چلاتے ہوئے مشرکین کے درمیان گھس گئے اور دو کو جہنم واصل کر کے خود مرتبہ شہادت پر فائز ہو گئے۔ (الکامل فی التاریخ غزوہ بئر معونہ)

۶۳۸۔ اَلْمُنْعِقُ لِلْمَوْتِ (موت کو گلے لگانے والے)

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن امیہ ضمری نے (جنہیں عامر بن طفیل نے اپنی ماں کی ایک منت پوری کرنے کے لیے رہا کر دیا تھا۔) جب مدینہ جا کر یہ خبر حضور ﷺ کو سنائی تو آپ ﷺ کو بے حد صدمہ ہوا، حضرت منذر رضی اللہ عنہ کا واقعہ شہادت سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اَعْنَقَ الْمَوْتَ عمرو رضی اللہ عنہ نے موت کو گلے لگا لیا، اس وقت سے حضرت منذر رضی اللہ عنہ کا لقب اَعْنَقَ الْمَوْتَ یا ''اَلْمُنْعِقُ لِلْمَوْتِ'' مشہور ہو گیا۔ (الروض الانف، بدء اسلام الانصار، سیرت ابن کثیر سریہ بئر معونہ)

Marfat.com

۶۳۹۔مولہ رضی اللہ عنہ بن کثیف الضبابی الکلابی

اس لحاظ سے وہ بڑے نصیب والے صاحب رسول ﷺ ہیں کہ آپ ﷺ کے خادم بھی تھے۔بیس سال کے تھے حضور ﷺ کی خدمت میں آ گئے، آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا، اور مولہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دم واپسیں تک جدا نہ ہوئے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، مولہ رضی اللہ عنہ بن کثیف)

۶۴۰۔ذُو اللِّسَانَیْنِ (دو زبانوں والے)

چونکہ بڑے فصیح البیان تھے، اس لیے ''ذُو اللِّسَانَیْنِ'' ان کا لقب پڑ گیا تھا۔

(اسد الغابہ، ذکر ذو اللسانین)

۶۴۱۔سَیَّافُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے محافظ)

بڑے مستعد بہادر اور تلوار باز تھے۔محافظینِ رسالت میں اپنا نام لکھوا رکھا تھا، صیانتِ رسول ﷺ کے لیے اکثر حضرت محمد ﷺ کے پاس کھڑے رہتے تھے۔اس لیے انکا لقب خاص سَیَّافُ الرَّسُوْلِ ﷺ ہو گیا۔وہ آپ ﷺ کے محبوب اور آپ ﷺ کے خدام میں سے تھے۔(المعجم الصحابہ رضی اللہ عنہم، ذکر مولہ رضی اللہ عنہ بن کثیف)

۶۴۲۔حضرت مہجع رضی اللہ عنہ بن صالح (مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ)

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خَیْرُ السُّوْدَانِ لُقْمَانُ وَبِلَالٌ وَ مِهْجَعٌ رضی اللہ عنہما ''سیاہ فاموں میں حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت مہجع رضی اللہ عنہ سب سے اچھے ہیں''۔آپ ﷺ نے ان کو خیر السودان لقمان علیہ السلام، اور بلال کے ساتھ شامل فرما کر الخیر لقب دے دیا۔(الاصابہ، مہجع رضی اللہ عنہ بن صالح) اس طرح وہ المہجع الخیر بن گئے۔

۶۴۳۔اَوَّلُ شَهِیْدِ بَدْرٍ (بدر کے شہید)

ارباب سیر کا بیان ہے کہ بدر کے مقام پر سید نام محمد کریم ﷺ کے ساتھ حضرت مہجع رضی اللہ عنہ جس وقت مشرکین کے خلاف مصروفِ پیکار تھے، انہیں اچانک کسی دشمن کا تیر لگا جوان کے لیے تیر قضاء ثابت ہوا۔بعض روایتوں میں ان کو غزوہ بدر کا سب سے پہلا شہید بتایا گیا۔(اسد الغابہ، ذکر مہجع)

Marfat.com

۶۴۴۔ سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ (شہیدوں کے سردار)

اس دن نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا، مِھْجَع سَیِّدُ الشُّھَدَاءِ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ: مہجع رضی اللہ عنہ اس امت کے شہداء کے سردار ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی یہ لقب احد میں ملا تھا، دونوں حضرات کو اللہ کے نبی ﷺ نے ہی اس لقب سے نوازا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتا اس لیے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ احد کے شہداء کے سید ہیں یا تمام شہداء کے سردار ہیں۔ اور حضرت مہجع رضی اللہ عنہ شہداء بدر کے سردار ہیں۔

اسی طرح مہاجرین میں اَوَّلُ شَھِیْدِ بَدْرٍ حضرت مہجع اور انصار میں سے اَوَّلُ شَھِیْدِ بَدْرٍ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام ہیں۔ (سیرۃ الحلبیہ، باب غزوہ بدر)

حضرت مہجع اَلْمُھَاجِرُ اور مِنْ سَادَاتِ الْجَنَّۃِ القاب کے حامل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ (عجائب الآثار، فی التراجم ج ۵، ۴۵۶)

۶۴۵۔ حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بن اُمیہ القرشی المخزومی

یہ صاحب اُم المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی تھے۔ ان کا نام ولید تھا چونکہ حضور ﷺ کو یہ نام اچھا نہ لگا۔ اس لیے آپ ﷺ نے بدل کر "مہاجر" کر دیا پھر تاریخ میں ان کے ایسے ایسے کارنامے ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ واقعی (ارشاد نبوی ﷺ) اَلْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ الْخَطَایَا کا مصداق بنے اور المہاجر کی اس نبوی ﷺ تعریف کے مطابق اپنی ہر خواہش و تمنا کو چھوڑ کر اللہ کی طرف مہاجر بن گئے۔ آپ ﷺ نے جو فرمایا، ھُوَ الْمُھَاجِرُ کہ یہ تو مہاجر ہے) وہ سچ ثابت ہوا۔ (الاستیعاب، المہاجر رضی اللہ عنہ)

۶۴۶۔ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ، عَامِلُ النَّبِیِّ ﷺ

حضور ﷺ نے انہیں بطور سفیر حارث بن عبد کلال حمیری کے پاس یمن بھیجا تھا اس لیے ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ جنہیں سفارت کے ذریعے رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ لقب دیا جاتا تھا۔ (السیرۃ الحلبیہ، خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ)

اور آپ ﷺ نے ان کو کندہ اور صدف سے وصول زکوٰۃ کا محصل مقرر فرمایا، اس لیے ان کو عامل النبی ﷺ کہا جاتا تھا جب وہ یہ فرائض انجام دے رہے تھے تو حضور ﷺ ک

Marfat.com

انتقال ہو گیا، مگر وہ اپنے کام پر جمے رہے۔ (السیرۃ الابن حیان، ج۱ص۴۵۲)

۶۴۷۔حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بن قنفذ القرشی التمیمی

ان کو یہ عظیم دولت ملی کہ انہوں نے جب ہجرت مدینہ کا عظیم عمل کیا تو حضور ﷺ نے خوشخبری دی کہ تمہاری ہجرت قبول ہے۔

۶۴۸۔اَلْمُهَاجِرُ (ہجرت کرنے والے)

مہاجر رضی اللہ عنہ ان کا نام تھا ان کے والد کا نام خلف تھا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مُہَــاجِــر اور قنفذ دونوں لقب ہیں۔لقب اَلْمُهَاجِرُ کی تاریخ یہ ہے کہ سفرِ ہجرت میں انہوں نے بڑی تکلیفیں برداشت کیں اور بھاگ کر مدینہ پہنچے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا، ھٰذَا الْمُهَاجِرُ حَقًّا ''فی الحقیقت یہی اَلْمُهَاجِرُ ہیں''۔ (اسد الغابہ، مہاجر بن قنفذ)

۶۴۹۔حضرت ابو معبد رضی اللہ عنہ مقداد بن عمرو (الاسود)

یہ وہ عظیم المرتبت محبّ رسول ﷺ ہیں جن کا شمار (ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے، جو السَّابِقُ الاَوَّل قرآنی لقب سے متصف ہیں، وہ اُحدی، بدری، اور صَاحِبُ الشَّجَرَةِ تمام تاریخی اسلامی القاب سے مزین ہیں۔ (الاعلام للذرکلی، المقداد رضی اللہ عنہ بن عمرو)

۶۵۰۔مَحْبُوْبُ النَّبِی ﷺ۔

۶۵۱۔نَجِیْبُ النَّبِی ﷺ (حضور کے محبوب اور خیر خواہ)

وہ ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں جن کے لیے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے نَجِیْب (غمگسار خیر خواہ) ہیں۔ (بقیہ نُجَبَاءُ النَّبِی کا ذکر لقب نمبر ۱۴۱ میں ہے) حضور ﷺ کو سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت تھی لیکن خاص لوگوں کے لیے فرمایا: میرے اللہ کا حکم ہے کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، مقداد رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ سے محبت کروں، (اسد الغابہ، ذکر المقداد رضی اللہ عنہ)

اس لیے یہ تینوں صحابہ رضی اللہ عنہم محبوبُ النبی ﷺ لقب کے اس طرح مصداق ہیں جس طرح حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کو یہ مقام ولقب حاصل تھا۔

Marfat.com

۶۵۳۔ اَوَّابٌ (اللہ کی طرف رجوع کرنیوالے)

سورۃ ص آیت نمبر ۳۰ میں اللہ نے یہ لقب حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ میں حضور ﷺ نے عبدیت اور بندگی کی علامات پائیں تو فرمایا: مقداد رضی اللہ عنہ اَوَّابٌ ہیں (الاستیعاب، المقداد رضی اللہ عنہ)

حَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (محافظِ رسول ﷺ) اَلْمُقْتَرِبُ (قربِ الٰہی کے طالب)

حمص کے مقام پر وہ حفاظتِ نبوی ﷺ کے لیے کمر بستہ رہے اس لیے حَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ "مُحَافِظُ رَسُوْلِ ﷺ" لقب سے نوازے گئے (فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، کتاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم) الاسودان کا آبائی لقب تھا۔ اس قسم کے القاب کو بعض اہم صفات کی بناء پر حضور ﷺ تبدیل فرمادیا کرتے تھے۔ حضرت الاسود رضی اللہ عنہ بن ربیعہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیسے آئے ہو؟ عرض کی: اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تم الاسود نہیں، بلکہ اَلْمُقْتَرِبُ (قربِ الٰہی کے خواہشمند) ہو۔ (اسد الغابہ، الاسود رضی اللہ عنہ بن ربیعہ)

(ن، و)

۶۵۴۔ حضرت نعیم رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ القرشی، اَلعدوِی

اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ قرآنی لقب سے متصف ہیں اور فتح مکہ کے قریب اَلْمُهَاجِرُ لقب حاصل کیا۔ (الاستیعاب نعیم رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ)

ان کے جنتی ہونے کی خبر رسول اللہ ﷺ نے تمام اہلِ مجلس کے سامنے دی اور وہ شہید لقب سے نوازے گئے

(الوافی بالوفیات، حرف نون)

۶۵۵۔ اَلنَّحَّامُ (مانوس آواز والے)

انہیں نُحّام اس لیے کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جب معراج کی رات جنت میں داخل ہوئے

Marfat.com

تو آپ ﷺ نے وہاں حضرت نعیم رضی اللہ عنہ کی آواز (نَحمَہ) سنی جو دیر تک آتی رہی۔

(اسد الغابہ، نعیم رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ)

یہ لقب ایسا معروف ہوا کہ ان کی پہچان بن گیا، اسی لقب کے ساتھ روایاتِ احادیث میں ان کی خاص معرفت وابستہ ہے۔ (الاستیعاب، نعیم النحام)

۶۵۷۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن مالک الخزرجی (قوقل)

''قوقل'' انکا ایسا لقب تھا جو نیکی کی علامت تھا اس لیے آپ ﷺ نے زمانہ جاہلیت والا یہ لقب برقرار رکھا۔

۶۵۸۔ قَوقَلْ (پناہ دینے والے)

ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ معززین مدینہ میں سے تھے، ان کے پاس کوئی پناہ لینے کے لیے آتا تو یہ اسے ''قَوقَلْ'' کہہ کر پناہ دیا کرتے تھے۔ اسی بناء پر ان کے بھائی (بنوغنم، بنوسالم بن عوف کو قَوَاقِلَۃ کہا جاتا ہے۔ اور بیت المال کے رجسٹر میں بنو قوقل درج تھا۔ (اسد الغابہ، نعمان، تہذیب الکمال عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ)

۶۵۹۔ اَلشَّہِیْدُ (راہ خدا میں جان دینے والے) اَلصَّادِقُ (سچے)

احد میں انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ، میں شہید ہو جاؤں اور ضرور جنت میں جاؤں گا اس لیے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو مانتا ہوں۔ حضور ﷺ سن کر خوش ہوئے اور فرمایا صَدَقْتَ تم سچے ہو۔ اسی جنگ میں وہ شہید ہو گئے۔

(اسد الغابہ، نعمان بن مالک رضی اللہ عنہ)

اور جاتے جاتے حضور ﷺ سے ''اَلصَّادِق (سچا) ہونے کی گواہی بھی لیتے گئے۔

۶۶۰۔ صَاحِبُ اُحُدٍ (اُحد والے) ۶۶۱۔ صَاحِبُ الْقَوْلِ (پختہ بات کرنیوالے)

میدان احد میں اللہ سے ایک بات کی، اے اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ (سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مجھے اسی لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں داخل فرما دے!) چنانچہ اللہ نے

Marfat.com

منظور فرمایا اوران کی شہادت کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا: رأیتُه یطاء فیھا۔ ’’میں نے دیکھا کہ نعمان رضی اللہ عنہ (شہید ہونے کے بعد) جنت میں (اپنے لنگ کے ساتھ) گھوم رہے ہیں‘‘۔ ان کو شہداء احد میں درجہ خاص حاصل تھا اس لیے صَاحِبُ اُحُدٍ (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا لقبِ خاص) ان کو ملا اوران کا ایک قول اللہ نے پورا کردیا، اس لیے ان کو ’’صَاحِبُ الْقَولِ‘‘ کہا جاتا ہے۔ (معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، الاستیعاب، النعمان رضی اللہ عنہ بن قوقل)

۶۶۲۔ حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ بن عمر بن عوف الہذلی

جناب حضرت سیدنا محمد ﷺ ہر شخص کی جبلی وفطری صلاحیتوں اوران کے واقعی اوصاف کے مطابق القاب عنایت فرمایا کرتے تھے۔

۶۶۳۔ اَلْخَیْرُ (بھلائی کے پیکر)

حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ جب آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اس وقت جنگی قیدی آپ ﷺ کے سامنے حاضر تھے، یہ آپ ﷺ سے عرض کرنے لگے: آپ ﷺ قیدیوں پہ احسان فرمائیں گے یا ان سے فدیہ لیں گے۔ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا مجھے تو اَلْخَیْرُ (بھلائی) کا حکم ہوا ہے۔ اور تم بھی اَلْخَیْرُ ہو (بھلائی کو پسند کروگے)۔ اس دن کے بعد حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ کو نُبَیْشَۃُ الْخَیْرُ کہا جاتا ہے۔ (اسد الغابہ، نبیشۃ الخیر رضی اللہ عنہ)

(ہ، ی)

۶۶۴۔ حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ بن عتبہ بن ابی وقاص

جنگ قادسیہ میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی اس لیے انہیں اَلْاَعْوَرُ (یک چشم) کہا جاتا تھا، وہ اس جنگ میں امیر المجاہدین تھے۔

(الاعلام للزرکلی، المرقال)

۶۶۵۔ اَلْمِرْقَالُ (تیز چلنے والے)

جنگی اسفار میں علمِ اسلام ان کے ہاتھ میں ہوتا، وہ تیز چلتے تو قافلے کو بھی تیز چلنا پڑتا تھا، اس لیے ’’اَلْمِرْقَالُ‘‘ (تیز چلنے والے) معروف ہوگئے۔ (تاج العروس، ر، ق، ل)

Marfat.com

۶۶۶۔ حضرت ابو قبیصہ ہلب رضی اللہ عنہ الطائی

یہ شاعر تھے، ان کا اصل نام یزید رضی اللہ عنہ بن قنافہ تھا، (اکمال الکمال، ج۱، ص۳۶)

۶۶۷۔ اَلْھُلْبُ (جن کے سر کے بال گھنے تھے)

یہ ان قابل احترام اور یادگارِ نبوت صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کے اجسام مبارکہ پر رسولِ رحمت ﷺ کے معجزات کا ظہور ہوا، اس وجہ سے ان کو متبرک سمجھا جاتا تھا، ان کے سر کے بال اڑے ہوئے یا آئے ہی نہ تھے۔ حضور ﷺ سے گنجے پن کی شکایت کی، آپ ﷺ نے ان کے سر پہ ہاتھ پھیرا، سر بالوں سے بھر گیا، حتیٰ کہ اَلْھُلْب (زیادہ بالوں والے) معروف ہو گئے۔ (اسد الغابہ، الہلب الطائی)

۶۶۸۔ حضرت ابو خالد یزید رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اموی

اموی خاندان کے یہ چشم و چراغ عقلاءِ مکہ میں سے تھے، فتح مکہ میں ایمان لائے، اس لیے وہ مُسْلِمَۃُ الْفَتْحِ" لقب پایا۔ (سیر اعلام النبلاء، یزید رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان)

حضور ﷺ نے ان کو بنو فراس کے اموالِ زکوٰۃ کا نگران بنایا تھا، اس لیے وہ العاملین (زکوٰۃ کا بندوبست کرنیوالے) قرآنی لقب سے نوازے گئے۔

(الاعلام للذرکلی، یزید بن ابی سفیان)

۶۶۹۔ یَزِیْدُ الْخَیْرِ (بھلائی کے پیکر یزید)

اہل سیر کا بیان ہے کہ وہ ابو سفیان کے بیٹوں میں سب سے زیادہ لائق، بہادر، فیاض اور نیک خو تھے۔ اس لیے اہلِ مکہ میں یَزِیْدُ الْخَیْرِ کے لقب سے معروف تھے۔

(اسد الغابہ، یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ)

۶۷۰۔ حضرت یزید رضی اللہ عنہ بن مہار خسر والیمانی

فارس کے اہلِ وفد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یزید رضی اللہ عنہ نے سفید براق لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ وحی کے ذریعے ان کی باطنی کیفیات بھی جان گئے کہ ان کا باطن بھی ایسے ہی اجلا ہے۔ جس طرح ان کا ظاہر صاف ہے۔ اس لیے فرمایا

Marfat.com

:اس زَاھِدُالدُّنیا ،رَاغِبُ الْاٰخِرَۃ جیسے انسان بنو!(الاصابہ،یزید رضی اللہ عنہ بن مہار)

۶۷۱۔اَلزَّاھِرُ (سفید لباس والے)

حضور ﷺ کی خدمت میں آتے ہی ان کو الــزَّاھِـد لقب مل گیا تھا۔اور حضور ﷺ نے جب ان کو سفید لباس میں دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کو ''زَاھِــرُ (سفید پوش) لقب عطا فرمایا۔

(اسد الغابہ، یزید رضی اللہ عنہ بن مہاجر خسرو)

۶۷۲۔حضرت یَسارالرَّاعی مَولٰی رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ

ان کا نام یَسارالرَّاعی ہے۔(الاصابہ، یسارالراعی)

۶۷۳۔خَادِمُ النَّبی ﷺ

حضرت یسار رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے خادم تھے،اس لیے خَـادِمُ الـنَّبی ﷺ (نبی محترم ﷺ کے خدمت گار) معروف ہوگئے۔ایک دن نماز بڑے خشوع سے پڑھ رہے تھے، حضور ﷺ کو یہ انداز اتنا پسند آیا کہ آزاد فرمادیا،اس لیے ان کو ''مَولٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ'' لقب دیا جاتا ہے۔

لیکن وہ ہزار آزادیوں کو حضور ﷺ کی غلامی پہ نثار کرتے تھے اور ہمیشہ خَــادِمُ النَّبی ﷺ رہنے کو سرمایہ افتخار سمجھا۔(الاصابہ، یسارالراعی)

۶۷۴۔رَاعِیُ النَّبِی ﷺ (نبی کے چرواہے)

ان کا یہ جذبہ اخلاص دیکھ کر حضور ﷺ نے ان کو یہ خدمت تفویض کی کہ وہ آپ ﷺ کے اونٹ چرایا کرتے تھے۔اسی خدمت پہ مامور تھے کہ کسی دشمنِ اسلام نے ان کو شہید کردیا۔

(اسد الغابہ، یسارالراعی)

ملاحظہ: باب نمبرا میں القاب کا تعارف :باب نمبر۲ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجتماعی القاب باب نمبر۳ میں عشرہ مبشرہ کا ذکر، باب نمبر۴ میں حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جانثارانِ رسول ﷺ کے انفرادی خطابات اپنے اختتام کو پہنچے ،اب باب نمبر۵ میں ان ۶۶ القاب کا ذکر ہے جو مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیے گئے اور کتاب کے چاروں ابواب میں نہ آسکے۔

Marfat.com

باب نمبر ۵:

اَلْمُتَفَرِّقَات

۱۶۶ ایمان افروز القاب کا تذکرہ

۶۷۵۔ سَاقِیُ الْحَرَمَیْن (مکہ و مدینہ والوں کے ساقی)

عہدِ نبوی ﷺ میں جب بارش نہ ہوتی تو لوگ حضور ﷺ سے دعاؤں کی درخواست کرتے، آپ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ عم رسول ﷺ کے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا کے لیے حاضر ہوئے، (جب اہل مکہ اور مدینہ کے لوگ حرم میں جمع ہو گئے) تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دعا کی، بارش ہوئی، اور حرمین کے باشندوں کو ایک عظیم خوشی ہوئی تو لوگ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اور پیروں کو بطور تبرک چھو رہے تھے۔ اور کہہ رہے تھے یَا سَاقِیَ الْحَرَمَیْن (اے حرمین کے ساقی)۔

(اسد الغابہ، عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب)

یہ عم رسول ﷺ جنگ احد میں محمد عربی علیہ السلام کی حفاظت وصیانت کی جانثارانہ خدمات انجام دے رہے تھے۔ اس لیے ان کا ایک لقب "حَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ" بھی ہے۔

۶۷۶۔ سَعْدُ الْقَارِیْ (قرآنِ کریم کے ماہر سعد رضی اللہ عنہ)

حضرت سعد بن عبید رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے نوعمر شاگردوں میں سے ہیں، قرآن کریم اچھا پڑھنے کی وجہ سے مسجد القبا کے امام مقرر ہوئے، اس لیے "اَلْقَارِیْ" لقب ان کی خاص پہچان بن گیا تھا۔ بنو قارہ سے تھے اس لیے بھی قاری معروف تھے) جامعینِ قرآن میں سے تھے۔

(الاصابہ، سعد القاری رضی اللہ عنہ)

۶۷۷۔ حَوْفَزَان (زخم کرید کر علاج کرنیوالے)

حضرت حارث بن شریک الشیبانی رضی اللہ عنہما نے اپنے بیمار گھوڑے کا علاج نیزے کے ذریعہ اس کا زخم کرید کر (گندا مواد باہر نکال کر) کیا ان کا گھوڑا لنگڑا ہو گیا، تاہم اس کی جان بچ گئی۔

Marfat.com

اور ایک سال تک زندہ رہا، ایسے عمل کو عربی میں اَلْحُفَزْ کہتے ہیں، اس لیے ان کا لقب ''حَوْفَزَان'' معروف ہو گیا۔ (تاج العروس، حفز)

۶۷۸۔اَسَدُ الْيَرْمُوْك (جنگ یرموک کے شیر)

جماعت عشرہ کے رکن رکین حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید نے جنگ یرموک میں وہ جوہر دکھائے کہ کبارِ صحابہ رضی اللہ عنہم کہہ اٹھے ''اسدالیرموك'' حضرت سعید رضی اللہ عنہ تو یرموک کے شیر ہیں۔ (معجم الالقاب، اسد) ان کا ذکر باب نمبر ۳ میں ہے

۶۷۹۔بَانِي الْبُصْرَة (بصرہ شہر کے بانی)

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ بن غزوان یہ قدیم الاسلام، ہاجرالحبشة القاب سے مزین تھے لیکن انہوں نے جب عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں اپنے حسن تدبر کے ساتھ بصرہ شہر آباد کروایا، تو ان کو بَانِي الْبُصْرَة بھی کہا جانے لگا، ان کو فن تیر اندازی کی وجہ سے ''اَلرَّامِي'' بھی کہا جاتا تھا۔

(الاعلام للذرکلی، عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ)

۶۸۰۔رَقِيْقُ الْقُلُوْب (نرم دل) ایک قوم کا لقب ہے

اشعریوں کے لیے رسول رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةٍ (وہ نرم دل ہیں) اور اونٹ چرانے والوں کے لیے فرمایا: اَلْجَفَاءُ فِي الْفَدَّادِيْن یہ لوگ سخت دل ہوتے ہیں۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۷۴۹۶)

۶۸۱۔ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ (ابن اُمِّ العَبد)

مؤذن رسول ﷺ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو اپنی والدہ کی نسبت سے ابن اُمِّ مکتوم معروف ہوئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ماں کی نسبت سے ابن اُمِّ العبد کہلاتے تھے۔

(اسد الغابہ، کنیتوں کا بیان)

۶۸۲۔اَلْحَسَّاسُ (خفیف الحرکت)

حضرت حارثہ بن بکر رضی اللہ عنہ کا یہ لقب ان کی طبعی نزاکت وحساسیت کی بنا پر رکھا گیا۔

(المحبر ج ۱، ص ۳۷۲۔ تاج العروس، الحس)

Marfat.com

۶۸۳۔ اَلْهِرْمَاسُ (ہاتھی سے بڑا)

حضرت شریح رضی اللہ عنہ نوعمر تھے۔ حجۃ الوداع میں ہی حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی، آدمی ڈیل ڈول کے تھے۔ اس لیے بطورِ تمثیل وتشبیہ ان کو ''اَلْهِرْمَاسُ'' کہا جاتا تھا۔ (تاج العروس، ہ، ر،م،س، الوافی بالوفیات، ابو حدیر شریح رضی اللہ عنہ بن زیاد بن مالک)

۶۸۴۔ المَكْشُوحُ (جن کے پہلو پہ داغ لگائے گئے) اَلْجَرَّارُ (بہادر)

یہ حضرت ہبیرہ بن ہلال رضی اللہ عنہ البجلی ہیں یمن کے رئیس تھے، ان کے ''المکشوح'' لقب کی وجہ یہ ہے کہ کشح پہلو کے اس درد یا ذات الجنب کے علاج کو کہتے ہیں جس میں زخم کو چھیدا جاتا ہے۔ ان کا یہ علاج ہوا تھا اس لیے ان کو ''المَكْشُوحُ'' کہا گیا۔ اور اَلْجَرَّار (بہادر ہونا) بھی ان کا یمنی لقب تھا۔ (الاعلام للذرکلی، المکشوح، المرادی، تاج العروس، کشح)

۶۸۵۔ مَوْلُوْدُ الْكَعْبَةِ (کعبہ میں ولادت پانے والے)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ''ساداتِ قریش'' صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔ جب ان کی ولادت کا وقت آیا تو اتفاقاً ان کی والدہ کعبہ میں تھیں اس لیے ان کو یہ لقب ملا اور ان کو مولود کعبہ کہا جانے لگا۔ (سیر اعلام النبلاء حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ)

۶۸۶۔ ذُوالِلّحْيَةِ (داڑھی والے)

سب صحابہ رضی اللہ عنہ کی داڑھیاں تھیں، اس کے باوجود دو صحابیوں کو یہ لقب کیوں ملا؟ جواب یہ ہے کہ (ثَط، داڑھی کے کم بالوں والے شخص کو کہا جاتا ہے) داڑھی ایسی کیفیت خاصہ کی وجہ سے حضرت شریح رضی اللہ عنہ بن عامر بن عوف کو اور ذُوالِلّحْيَةِ الْحُمَيْرِی کو ذُوالِلّحْيَةِ (داڑھی والے) لقب سے نوازا گیا۔ (الاصابہ، ذُوالِلّحْيَةِ تاج العروس، لحی)

۶۸۷۔ اَمِيْرُ الصَّوَائِفْ (مختلف لشکروں کے امیر)

الصَّيْف: سریٰ کو کہتے ہیں، جو لشکر روم کے ٹھنڈے علاقوں میں حضرت سفیان بن عوف رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں معرکہ آراء ہوئے۔ ان کو الصَّوَائفُ کہتے ہیں، یہ صحابی رضی اللہ عنہ قبیلہ زرد کے یہ بطل جلیل تھے جو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی مہمات میں بھی بڑے عہدوں پہ رہے تھے،

Marfat.com

حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ''امیر الصوائف'' بنا کر بھیجا۔ انہوں نے بحسن وخوبی یہ فرائض انجام دیے۔ اسی حال میں ان کی وفات ہوئی تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے قابل صد اعتماد ساتھی کے بچھڑنے کا بڑا صدمہ ہوا۔ (اعلام للزرکلی، سفیان بن عوف رضی اللہ عنہ)

۶۸۸۔ صَاحِبُ الطَّعَامِ الْبُرْكَةِ (متبرک کھانے والے)

جب مدینہ کی حفاظت کے لیے خندق کھودی جا رہی تھی، صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس کھانے کا سامان ناکافی تھا۔ ان دنوں میں سے کسی دن آپ ﷺ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور ان کے لیے دعائے برکت فرمائی، تو چند نفوس کا کھانا ایک ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے کافی ہو گیا۔ اسی وجہ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو صَاحِبُ الطَّعَامِ الْبُرْكَة یا (الْبُرْكَة) لقب سے یاد کیا جاتا ہے (السیرۃ لابن حبان، الفتوحات التی حدثت)

۶۸۹۔ اَلسَّيِّدُ، اَلْجَعْدُ (گھنگریالے، بالوں والے، سربراہ قبیلہ)

بنو سالم کے سادات میں ایک جوان رعنا آپ ﷺ سے بہت محبت کرتے تھے، آپ ﷺ نے ان کی قائدانہ صلاحیتوں پر یہ القاب دیے۔ ان کا نام حضرت عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ ہے۔ سیدنا محمد ﷺ نے ان کے خاندان والوں سے فرمایا: سَيِّدُكُمُ الْجَعْدُ ـ الْأَبْيَضُ (اس ارشاد میں آپ ﷺ نے ان کو تین لقب دیے۔ اَلسَّيِّدُ (راہ نما) اَلْجَعْدُ (گھنگریالے بالوں والے) اَلْأَبْيَضُ (خوبصورت) اہل قبیلہ ان کو ان القاب سے یاد کرتے تھے۔ جوان کو دربارِ رسالت ﷺ سے عنایت کیے گئے۔ (اسد الغابہ، عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ)

۶۹۰۔ مُتَصَافِيْنَ (صاف دل) مُتَصَادِقِيْنَ (سچی محبت والے)

حضرت عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کے درمیان اخلاص و محبت کا تعلق اور آپس کی دوستی مثالی تھی۔ (۱) ایک جیسی رائے رکھتے تھے۔ (۲) دونوں شریک احد اور (۳) شہید احد قرار پائے۔ (۴) حضور ﷺ نے دونوں کو ایک ہی قبر کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا یہ دونوں صحابی مُتَصَافِيْنَ (صاف دل) اور اَلْمُتَصَادِقِيْنَ (سچی محبت والے) تھے۔

(اسد الغابہ، عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۶۹۱۔ اَلْمُطَّهِّرُ (خوب پاک رہنے والے)

یوں تو حضرت عویم رضی اللہ عنہ بن ساعدہ کا پورا خاندان اسلام کے سایہ تلے آچکا تھا، لیکن قبا کی بستی میں حضرت عویم رضی اللہ عنہ نے ایک اچھا کام کیا اور قرآنی لقب پایا۔ ایک دن حضور ﷺ گھر سے نکلے مسجد قبا پہنچے، وہاں آپ ﷺ کو یہ نوجوان ملے آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: تم مسجد والے کیا کرتے ہو، جو تمہاری شان میں اللہ نے قرآن اتارا اور اَلْمُتَطَهِّرِیْنَ (البقرہ، ۶۲) (پاکیزہ رہنے والے) لقب دیا ہے؟

عرض کی: میں اور میرے ساتھی پیشاب کے بعد صرف ڈھیلوں کے ذریعہ پاکی پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ پانی سے بھی صفائی ضروری سمجھتے ہیں آپ ﷺ خوش ہوگئے اور فرمایا: یہ نِعْمَ الْعَبْدُ، "اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ" ہے اچھا اور جنتی آدمی ہے (تہذیب التہذیب عویم بن ساعدہ) صاحب تہذیب لکھتے کہ اس آیت کے اَلْمُتَطَهِّر لقب رکھنے والے حضرت عویم رضی اللہ عنہ ہیں ان کو پاکی کے طفیل یہ لقب ملا۔ حضرت عویم رضی اللہ عنہ اصحاب الصُّفَّہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ (دیکھئے لقب نمبر ۸۱)

۶۹۲۔ شَبِیْهُ الْمَلَائِكَةِ (فرشتوں جیسے صحابی رضی اللہ عنہ)

"قَاضِیُ الْبَصْرَه" اور خَیْرُ الْبَصْرَةِ لقب والے صحابی (عمران رضی اللہ عنہ بن حصین) کو یہ لقب خاص اس لیے دیا گیا کہ وہ جب بیمار ہوتے تو فرشتے ان کی عیادت کو آتے تھے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم عمران رضی اللہ عنہ بن حصین)

بلاشبہ وہ فقیہ العصر تھے، القدوۃ (قائد) تھے (سیر اعلام النبلاء عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

۶۹۳۔ اَلْمُجَمِّرُ (دھونی دینے والے)

حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کیے ہوئے تھے ان کو اَلْمُجَمِّرُ لقب اس لیے دیا گیا کہ وہ مسجد نبوی ﷺ کے پاس اس لیے دھواں وغیرہ کا انتظام کرتے تھے تا کہ حشرات الارض نمازیوں کو تکلیف نہ دیں۔ فقیہ المدینہ، صاحب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ القاب بھی ان ہی کے ہیں۔ لیکن یہ جوان نُعَیْمُ الْمُجَمِّرُ کے لقب سے ایسے معروف ہوئے کہ ان کی ہر روایت میں یہ لقب ضرور مذکور ہے۔ (سیر الاعلام النبلاء، نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

ملاحظہ: ایک صحابی حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ النحام ہیں، ان کا ذکر لقب نمبر ۶۵۴ میں ہے۔

۶۹۴۔ اَلرَّاكِبُ الْمُهَاجِرُ (سواری پر ہجرت کرنیوالے)

جب مکہ فتح ہوگیا تو ابوجہل کے بیٹے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا یہاں رہنا مشکل ہوگیا، ابھی مسلمان نہ ہوئے اس لیے اسلام کی فتح برداشت نہ کر سکے اور وہ یمن چلے، ان کی بیوی مسلمان ہوگئی اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو بھی رام کرلیا، عکرمہ رضی اللہ عنہ جب یمن سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ نے خوش ہوکر گلے لگایا، اور فرمایا مَرحبًا بالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ (خوش آمدید مہاجر سوار) اس لیے ان کا لقب خاص الرَّاكِبُ الْمُهَاجِرُ ہے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے اس پیار کی خوشی میں سارا مال راہِ خدا میں دے دیا۔

(سیر اعلام النبلاء، الاستیعاب، عکرمہ رضی اللہ عنہ)

۶۹۵۔ حَكِيمُ الْعَرَبِ (عرب کے بڑے دانا)

"بقیع کے پہلے مدفون" "اَلْعَابِدُ، سَادَةُ الْمُهَاجِرِيْن القاب کے حامل درویش صحابی حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہیں وہ بڑے رقیق القلب، اور فنافی اللہ تھے۔ ان کو قبل از اسلام بھی حَكِيمُ الْعَرَبِ سمجھا جاتا تھا۔ اسلام میں ان کو جہاں حَكِيمُ الْعَرَبِ کہا جاتا ہے وہاں رَاهِبُ الْإِسْلَام بھی لکھا جاتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب نہ پی۔

(الاعلام للزرکلی، عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ)

۶۹۶۔ مُحَرِّرُ الْمُسْلِمِيْن (مسلمانوں کو آزادی دلانے والے)

ان کو رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے قاصد) لقب تو حضور ﷺ نے ہی دے دیا تھا، دورِ فاروقی رضی اللہ عنہ میں حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ لشکر سمیت اہل روم کے ہاں قید ہوگئے، تو ان کے سردار نے کہا: میری پیشانی کو بوسہ دے دو ساتھیوں سمیت چھوڑ دیے جاؤ گے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ مکروہ کام مسلمانوں کی خوشی و آزادی کے لیے کرڈالا اور اپنے اَسی (۸۰) مسلمانوں کو بچالانے میں کامیاب ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کام ایسا پسند آیا کہ فرمایا: میں بھی ان کی پیشانی کو بوسہ دیتا ہوں، پھر سب اہل مجلس صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ تم بھی اس عظیم المرتبت شخص کی پیشانی چومو! اس واقعہ پر مورخین ان کو مُحَرِّرُ الْمُسْلِمِيْن لقب دیتے

Marfat.com

ہیں۔(تہذیب الکمال،عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ)

رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی رحمت ﷺ کا مکمل اعتماد حاصل تھا اسی لیے آپ ﷺ نے ان کو کابل، ایران وافغانستان کے حکمرانوں کے پاس اپنا قاصد بنا کر بھیجا۔(دیکھئے لقب نمبر ۴۸)

۶۹۷۔قَاتِلُ خَیْرِ النَّاسِ و شَرِّ النَّاسِ (سب سے اچھے اور سب سے بُرے کے قاتل)

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بطور لقب یہ بات معروف ہوگئی کہ وہ قَـاتِـلُ خَیْرِ النَّاسِ و شَرِّ النَّاسِ ہیں۔وہ خود کہتے تھے کہ میں نے سب سے اچھے آدمی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کیا اور مسیلمہ کذاب (مُدعی نبوت) کو بھی مارا جو دعویٰ نبوت کی وجہ سے سب سے برا آدمی تھا۔(تہذیب الکمال، وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ)

۶۹۸۔ ذُوالْمِشْعَارِ (مشعار علاقے والے)

حضرت مالک رضی اللہ عنہ ایک یمنی وفد حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔پورا قافلہ ہی رنگین شالوں کو کندھوں پہ سجائے تھا۔حضرت مالک بن نمط رضی اللہ عنہ اس وفد کی قیادت کر رہے تھے۔یہ لوگ ''اَلْـمِشْـعَـار'' علاقے سے آئے تھے۔جس کے والی حضرت مالک رضی اللہ عنہ تھے۔اس لیے ان کو ''ذُوالْمِشْعَارِ'' کہا جاتا ہے۔(شرح الزّرقانی،فصل فی کمال خلقتہ)

۶۹۹۔مُسْتَجَابُ الدَّعْوَات (جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی کوفی نے مدینہ جا کر شوق ملاقات کا اظہار کیا، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نہیں ہیں۔(جن کا لقب ''مُسْـتَـجَـاب الـدَّعْـوَات'' (معروف) ہے، اس کے باوجود تمہیں مجھے ملنے کے لیے میرے پاس آنے کی ضرورت کیا پڑی ہے؟(حلیۃ الاولیاء، حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا شمار محافظین رسول خدا ﷺ میں ہوتا ہے، اس لیے ان کو حارِس رسول اللہ ﷺ لقب بھی عطا ہوا تھا۔(فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، حدیث نمبر ۳۰۵)

Marfat.com

وہ بڑے شاعر تھے ایک قصیدہ کی وجہ سے ان کو صاحب ''قَصِيدَةُ الحَائِية'' کہا جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ اس قصیدے کا ہر شعر حاء سے شروع ہوتا تھا۔ وہ جنگی کارناموں کی وجہ سے ''فارس الاسلام'' اور ماہرانہ تیراندازی کے بسبب ''اَلرَّامِي'' لقب سے بھی نوازے گئے۔

(الاعلام للذرکلی، سعد بن مالک رضی اللہ عنہ)

۷۰۰۔ اَمِيرُ الْحَج (اُمورِ حج کے منتظم)

سب سے پہلے یہ لقب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے سنہ ۹ ہجری والے موسمِ حج پہ ملا۔ ان کے بعد اس عہدے پہ فائز ہر مسلمان کو ملتا آ رہا ہے۔

(معجم الالقاب والاسماء، امیرُ الحج)

اور زرقانی باب حج الصدیق رضی اللہ عنہ میں لکھا ہے کہ عمرہ جعرانہ میں رسول رحمت ﷺ نے حضرت عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید کو امیرِ حج مقرر فرمایا تھا، اس لحاظ سے اسلام میں سب سے پہلے امیر حج حضرت عتاب رضی اللہ عنہ بن اسید ہیں۔

۷۰۱۔ فَارِسُ الْاِسْلَام (اسلامی جنگوں کے مرکزی شہسوار)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حفاظت نبوی ﷺ میں مستعدی اور اسلام میں سب سے پہلے تیراندازی کے ساتھ معرکہائے حق و باطل میں مرکزی کرداروں کی وجہ سے ''فَارِسُ الْاِسْلَام'' لقب سے نوازا گیا۔ اس قسم کے معتمد علیہ جنگجو صحابہ رضی اللہ عنہم کو ''فَوَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ'' کہا جاتا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ: ۲/۶۳، معجم الالقاب والاسماء، فارس الاسلام)

۷۰۲۔ اَلْاَمِيْنُ (امانت دار)

حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ بن ربیع حضرت زینب الکبریٰ بنت رسول ﷺ کے شوہر ہیں۔ اہل مکہ کے مالی معاملات میں دیانت داری کیوجہ سے ''اَلْاَمِيْنُ'' لقب سے نوازے گئے اور قومی خدمات و بہادری کے واقعات کے طفیل ''جروُ البَطْحَاءِ'' (شیر بطحا) لقب پر سرفراز رہے۔

(معجم الصحابہ للبغوی، ۵/۸۰، معجم الالقاب والاسماء، الامین، الاعلام للذرکلی، ۵/۱۷۶)

۷۰۳۔ اَلْاَهْتَم (ٹوٹے دانتوں والے)

حضرت سنان رضی اللہ عنہ بن سمی بن سنان قبل از اسلام بھی شعراء اور فوارس عرب میں ایک بلند

Marfat.com

مقام کے حامل تھے۔ جب حضرت قیس رضی اللہ عنہ بن عاصم نے (زمانہ جاہلیت میں) ان کے دانت توڑ دیے تو اَلْاَهْتَم ان کے نام کا لاحقہ بن گیا، یہ ان کے زمانہ جاہلیت کے قصے میں قبول اسلام کے بعد بھائی بھائی ہو گئے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الصحاب، عمرو رضی اللہ عنہ بن الاھتم، معجم الالقاب، والاسماء، الاھتم)

۷۰۴۔ ذُو الْاَصَابِعْ (زائد انگلیوں والے)

یہ حضرت ثوبان بن یمرد رضی اللہ عنہ التمیمی الجہنی ہیں، ان کا یہ لقب ہے، اس قسم کے القاب انگلیوں کے زائد یا غیر معمولی طاقت ور ہونے کی وجہ سے دیے جاتے تھے۔ جیسے: ایک شاعر کا انگوٹھا زائد تھا، اس کو ذُو الْاَبَاهِیْم (زائد انگوٹھوں والا) کہا جاتا تھا۔

(تاج العروس، ذوالاباہیم، معجم الالقاب، ذوالاصابع)

۷۰۵۔ ذُو السَّیْفَیْن (دو تلواروں والے)

یہ لقب حضرت ابوالہیثم مالکؓ بن التیہان کو اس وجہ سے ملا کہ وہ اسلامی لشکروں میں دو تلواروں کے ساتھ برسرِ پیکار ہوتے تھے، وہ نُقَبَاءُ الرَّسُوْل ﷺ لقب والی جماعت کے رُکنِ رکین ہیں۔ (اسد الغابہ، ابوالہیثم رضی اللہ عنہ، معجم الالقاب، ذوالسیفین)

۷۰۶۔ نَعْثَلُ قُرَیْش (زیادہ بالوں والے)

یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا لقب ہے، ان کے جسم اور داڑھی کے بال زیادہ تھے۔ اس لیے ان کے نام کے ساتھ بعض قریشی یہ لاحقہ بھی لگا دیتے تھے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، حدیث نمبر ۲۳۷، تاج العروس، نَعْثَل)

۷۰۷۔ اٰکِلُ السَّقَب (سقب کو کھا جانیوالے)

حضرت ضرار رضی اللہ عنہ بن مرداس الفہری کا لقب ہے، انہوں نے قبل از اسلام بکر بن وائل پر ایسی غارت گری کی کہ ان کا سقب تک اٹھا لیا، جس کی وہ پوجا کرتے تھے۔ انہیں فارس قریش اور شاعر قریش القاب بھی دیے گئے۔

(الطبقات الکبریٰ، متمم الصحابہ رضی اللہ عنہم، ضرار رضی اللہ عنہ بن خطاب، معجم الالقاب، اٰکل السقب)

Marfat.com

۷۰۸۔ اَھْلُ اللّٰہ (اللہ والے) جِیْرَانُ اللّٰہ (اللہ کے خواص)

اہل مکہ ہیں جو مجاورین بیت اللہ اور میزبانِ حجاج تھے ان کو اہل الحرم بھی کہا جاتا ہے، (المفصل، قریش، اسد الغابہ، عتاب رضی اللہ عنہ بن اُسید)

۷۰۹۔ اِبْنُ بُرَّاقَة (براقہ کے بیٹے)

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن منبہ شاعر، فَارِس اور فَاتِك ، القاب رکھتے تھے۔ اپنی والدہ کی نسبت سے ابن بُرّاقہ رضی اللہ عنہ معروف ہوئے۔ (معجم الالقاب، ابن براقۃ رضی اللہ عنہ)

۷۱۰۔ ابنِ حَسَنَة (حسنہ نامی خاتون کے بیٹے)

اس سے مراد حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ هَاجِرُ الْهِجْرَتَيْن ، قَائِدُ الْمُسْلِمِيْن ، اور فاتح اردن جیسے وقیع اور تاریخی خطابات کے حامل ہیں۔ (المِزھر للسیوطی فی معرفۃ الالقاب)

۷۱۱۔ تَیَّارُ الفُرَاتِ (دریائے فرات کی لہر)

حضرت قعقاع بن معبد اور حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کی کثرتِ سخاوت کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

(تاریخ دمشق، لابن عساکر، عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، معجم الالقاب، تیّار الفرات)

۷۱۲۔ فَارِس ذی الْخِمَار (ذی الخمار نامی گھوڑے کے سوار)

حضرت مالک بن نویرہ رضی اللہ عنہ کا یہ لقب اس وجہ سے ہے کہ ان کے گھوڑے کا نام الْخِمَار تھا جس پر وہ سواری کرتے تھے (تراجم شعراء فارس ذی الخمار) وہ قبیلہ بنی یربوع میں زکوٰۃ و صدقات کی تحصیل کے منتظم تھے اس لیے کثرتِ اسفار کی وجہ سے ان کو الْجَفُول (پابرکاب) کہا جاتا رہا۔ (سمط النجوم، ج۱، ص ۴۴۰) یا کثرتِ اشعار نے یہ لقب دلوادیا۔ الجفول کے ایک معنی گھنے بادل بھی ہیں۔

۷۱۳۔ ذُو التَّمَرَاتِ (کھجوروں والے)

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔ ایک دفعہ ایک جن (شیطان) صدقہ کی کھجوریں چوری کر رہا تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا، اور شیطان مختلف عذر کر کے جان چھرانے

Marfat.com

میں دوبار تو کامیاب ہوگیا، جب تیسری بار پکڑا گیا تو کہنے لگا، میں تمہیں آیت الکرسی کا فائدہ بتاتا ہوں کہ اس کو پڑھنے کی وجہ سے میرے شر سے بچے رہو گے، اس فائدے کے عوض میں مجھے چھوڑ دو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا، اور یہ واقعہ انہوں نے حضور ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس نے (شیطان ہونے کے باوجود) تم سے سچی بات کی ہے (صحیح بخاری باب اذاوکل رجلا) کھجوروں کے اس عجیب واقعہ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ لقب دیا۔ (معجم الالقاب والاسماء، ذوالتمرات)

۷۱۴۔ ذُو الْخِمَار (دوپٹے والے)

یہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ بن الربیع بن سماعہ کا لقب ہے، یہ عجیب وغریب لقب ان کو اس لیے ملا کہ ایک جنگ میں وہ اس شان سے لڑے کہ ان کے سر پہ بیوی کا دوپٹہ تھا۔ چنانچہ جن لوگوں کو انہوں نے زخمی کیا، جب ان سے پوچھا جاتا کہ تمہیں کس نے مجروح کیا ہے؟ تو ان کا جواب ہوتا: اس دوپٹے والے نے۔ اس لیے وہ ذُو الْخِمَار معروف ہوگئے۔

(تہذیب مستمر، الاوھام، ربیعہ ور بیعہ رضی اللہ عنہما ۲۴۱/۱ معجم الالقاب والاسماء، ذوالخمار)

۷۱۵۔ ذُو الرُّمْحَیْن (دو نیزوں والے)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن وھب بن مشاجع کا یہ لقب اس وجہ سے کہ یہ اپنے قبیلے کے سردار اور زبردست جنگجو تھے۔ اپنے مدمقابل پر دو نیزوں سے حملہ آور ہوتے تھے۔

(معجم الالقاب والاسماء ذوالرمحین)

اس لقب کی ایک مثال لقب نمبر ۲۹۸ میں ذُو السَّیْفَیْن (دو تلواروں والے) کے عنوان میں ہے۔

۷۱۶۔ ذُو الزَّوَائِد

ایک یمنی صحابی رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے سب سے پہلے چاشت کی نماز پڑھی۔ اور نبی اکرم ﷺ نے بھی پسند فرمایا اس لیے ان کو یہ لقب ملا۔ (تہذیب الکمال، ج ۸، ص ۶۲۸)

۷۱۷۔ ذُو الْعُقَیْصَتَیْن (دو مینڈھیوں والے)

حضرت ضمام رضی اللہ عنہ کو یہ لقب اس لیے ملا کہ وہ اپنے بڑے بال کاندھوں پر لٹکا لیا کرتے

Marfat.com

تھے۔(اسد الغابہ،ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ ،معجم الالقاب والاسماء، ذوا لعقیصتین)

۷۱۸۔الزِّبْرِقَانِ(مہ رو)

حضرت الحصین بن بدر رضی اللہ عنہ کا لقب ہے وہ بہت قبول صورت تھے۔اس لیے ان کا یہ نام رکھ دیا گیا کہ الزِّبْرِقَانِ چاند کا ایک نام بھی ہے۔اور دوسری وجہ یہ لکھی ہے: یہ صحابی رضی اللہ عنہ زرد عمامہ سر پہ باندھتے تھے۔اور الزِّبْرِقُ زردی کو کہتے ہیں۔(معجمُ الالقاب و الاسْماء،الزِّبْرِقَانِ)

۷۱۹۔اَلْمُکَحَّلُ(خوبصورت)

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن الاھتم کو اس لیے کہا گیا کہ وہ جوانانِ عرب میں اپنی رعنائی اور جمال میں معروف تھے۔یہ لقب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن سنان کو ان کے حسنِ خداداد کی بدولت ملا۔

(الاستیعاب،عمرو رضی اللہ عنہ بن الاھتم)

۷۲۰۔عَائِذُ بَيْتِ اللّٰهِ(خانۂ خدا کے پناہ گزین)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ان دنوں میں یہ لقب اہل ایمان کی طرف سے دیا گیا، جب ان کو حجاج بن یوسف نے قتل کرنے کے احکام جاری کیے اور انہوں نے بیت اللہ میں پناہ لی تھی۔(۲)ان کو مسجد میں کثرتِ عبادت کی بناء پر ”حَمَامَةُ الْمَسْجِدِ “(مسجد کے کبوتر)لقب سے نوازا گیا۔(مُعْجَمُ الالقاب و الاسمَاء ،عَائِذُ بَيْتِ اللّٰهِ)

۷۲۱۔اَلْاَحْمَقُ الْمُطَاعُ(کم سمجھ سردار)

نبی رحمت ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ، کچھ باتیں کیں اور چلے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یہ کون آئے تھے۔فرمایا”اَلْاَحْمَقُ المطاع “اس کے بعد آپ ﷺ کے دیے ہوئے لقب کو انہوں نے حرزِ جاں بنالیا۔قبیلہ کے سردار تھے کم سمجھی کی باتیں بھی کرجاتے تھے۔یہ حضرت ابوعیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ تھے۔

(الاشتقاق،غطفان،ج ا،ص ۲۸۵،معجم الالقاب والاسماء”اَلْاَحْمَقُ المطاع)

۷۲۲۔اَلْجَمَالَات(اونٹوں والے)

حضرت حمید بن ثور الشاعر کا یہ لقب اس وجہ سے ہے کہ ان کے اشعار میں اونٹوں کی

Marfat.com

خوبیوں، تمثیلات اور استعاروں کا تذکرہ کثرت سے ہوتا تھا۔

(معجم الالقاب والاسماء، الجمالات)

۷۲۳۔ الحُسَام (تلوار کی دھار)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شاعرانہ لقب ہے، ان کو یہ لقب اس شعر کی مقبولیت کی بناء پر ملا۔

فَسَوْفَ یُجِیْبُکُمْ عَنْہُ حُسَامٌ

یَسُوْعِ الْمُحکمَاتُ کَمَا یَشَاءُ

(معجم الالقاب والاسماء، الحسام)

۷۲۴۔ اَلْکَیِّسُ (عقل مند)

حضرت النمر بن تولب بن زہیر العکلی، شعراء اسلام میں سے ہیں ان کے شعروں میں خوبصورت مثالوں اور حق پر مبنی باتوں کی وجہ سے انہیں "اَلْکَیِّسُ" کہا جاتا ہے۔

(معجم الالقاب والاسماء)

۷۲۶۔ اَلْاَخْوَصُ (گہری آنکھ والے)

حضرت زید بن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ کا یہ لقب ان کی جسمانی علامت کی وجہ سے معروف ہوا۔ (معجم الالقاب والاسماء، الشاعر، الحضرمی)

۷۲۷۔ عُمُوْدُ الْاِسْلَامِ (اسلام کے ستون)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی لسان صدق بیان نے یہ لقب یوں دیا۔ اِنَّ الزُّبَیْرَ عُمُوْدًا مِنْ اَعْمِدَۃِ الْاِسْلَامِ "حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما اسلام کے ستون ہیں۔"

(معجم الالقاب، عمود الاسلام)

۷۲۸۔ اَلْخَیْرُ (بھلائی کے پیکر)

مدینہ میں ایک شخص حجر بن یزید شریر آدمی تھا اس کے مقابلے میں اسی نام کے ایک صاحب

Marfat.com

خیر، نیک اور شریف آدمی حضرت حجر رضی اللہ عنہ بن عدی بن جبلہ تھے۔ ان دونوں میں فرق کرنے کے لیے حضور ﷺ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ لقب "اَلْخَیْر" کا اضافہ فرما دیا، تاکہ یہ علامت ان کی نیکی کا اظہار و اعلان بھی رہے۔ اور خیر و شر میں التباس بھی نہ ہونے پائے۔

(الوافی بالوفیات، حرف الخاء، ۳۴/۶۰، معجم الالقاب والاسماء، الخیر)

۷۲۹۔ اَلْخَیْلُ (گھوڑوں والے)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بن ربیعہ بن یزید کو گھوڑوں کے خصوصی اہتمام، کثرت اور راہ خدا میں ان کے استعمال کی وجہ سے یہ لقب دیا گیا۔

(الاصابہ، سلمان رضی اللہ عنہ بن ربیعہ، معجم الالقاب والاسماء، الخیل)

۷۳۰۔ رَبُّ بُجَیْلَۃ (بجیلہ قبیلے کے سردار)

حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ کو یہ لقب اس وجہ سے ملا کہ وہ اپنے قبیلے کے سردار ذی وقار تھے، وہ شاعر، عظیم شہسوار اور صاحب رائے اور اچھے منتظم تھے۔

(الطبقات الکبریٰ، یزید رضی اللہ عنہ بن اسد، معجم الالقاب والاسماء، رَبُّ بُجَیْلَۃ)

۷۳۱۔ شَیْخُ الْمُضِیْرَۃ (مضیرہ کے شائق)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان اختلاف طول پکڑ گیا اور ایک سازش نے دونوں طرف کے حامی مسلمانوں کو ایک دوسرے کے سامنے صف آراء کر دیا، تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، تاہم مضیرہ نامی پکوان کھانے کے لیے وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دستر خوان پہ جاتے تھے۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو "شَیْخ الْمُضِیْرَۃ" (مضیرہ کے شوقین) کہنا شروع کر دیا۔ (معجم الالقاب والاسماء)

۷۳۲۔ غَلَقُ الْفِتْنَۃ (فتنوں سے رکاوٹ)

حضور نبی مکرم علیہ السلام نے فرمایا: جب تک ایک شخص موجود ہے فتنوں کا دروازہ بند ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس لیے ان کو غَلَقُ الْفِتْنَۃ اور قُفْلُ الْفِتْنَۃ القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔

(معجم الالقاب والاسماء، غلق الفتنۃ)

Marfat.com

۷۳۳۔ اَلْجَرَّار (ایک ہزار فوج کے قائد)

عرب اس شخص کو یہ لقب دیتے تھے جو ایک ہزار فوجی سپاہیوں کی قیادت کرے، (لسان العرب، الحاء المهملة) جبکہ جرار لشکر کثیر کو بھی کہا جاتا ہے۔ (شمس العلوم، الجساس) حضرت عیینہ رضی اللہ عنہ بن حصن کو زمانہ قبل از اسلام یہ لقب حاصل تھا۔ (اسد الغابہ، عیینہ رضی اللہ عنہ بن حصن) اس طرح ان تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ لقب ملا جنہوں نے ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم کی قیادت کی۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن عوف النصر قبل از اسلام جرار تھے۔ (اعلام للزرکلی، المتخل)

۷۳۴۔ مُتَّجِرٌ (تجارت کرنیوالے) ۷۳۵۔ اَصْحَابُ الْاِیْلَاف

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے ذکر القاب میں گزرا ہے کہ وہ امین مکہ بایں معنٰی تھے کہ لوگ اپنی پونجی ان کے پاس جمع کروا کر تجارت کے لیے دیتے تاکہ نفع حاصل ہو، اس قسم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مُتَّجِرٌ لقب دیا جاتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال لے کر گئے تھے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بھی اسی کام پر تھے۔ اور ان کے اسی قافلہ تجارت کی وجہ سے جنگ بدر بھی ہوئی۔ سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یتیموں کا مال تھا، ایک دن لوگوں کو فرمانے لگے :هَلْ عِنْدَكُمْ مُتَّجِرٌ"؟ کوئی متجر ہے تمہارے کے پاس؟ حضرت الحکم بن ابی العاص رضی اللہ عنہ الاموی القرشی (الحجازی) رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں متجر حاضر ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ یتیموں کا مال ہے، پڑا رہے گا، تو اسے زکوٰۃ ہی کھا جائے گی تم اس سے تجارت کرلو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دس ہزار درہم دیے۔ ایک عرصہ تجارت کے بعد حضرت الحکم المتجر رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ واپس کیے۔

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم من اسمہ الحکم)

۷۳۶۔ اَصْحَابُ الْاِیْلَاف (معاہدۂ ایلاف کے حاملین)

اہل مکہ (اہل حرم) میں اَصْحَابُ الْاِیْلَاف اس معاہدہ اقوام کے حاملین ایک جماعت کا نام ہے جو معاہدہ ان کو شہروں میں پرامن تجارت کے مواقع مہیا کرتا اور رستوں میں محفوظ رکھتا تھا۔ یہ امان نامہ بڑے بادشاہوں اور اشراف کی طرف سے جاری ہوتا تھا۔ اَصْحَابُ الْاِیْلَاف چار بھائی تھے۔ ہام، عبدشمس، المطلب، نوفل، انکو اَلْمُجِیْرِیْن لقب بھی دیا جاتا تھا۔

(تاج العروس، الف، لام، ف)

Marfat.com

سورۃ القریش میں اسی ایلاف کے حوالے سے اہل مکہ کو دعوت توحید دی گئی ہے۔ان حضرات کے اخلاف میں سے ہی وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو متجر لقب رکھتے ہیں۔

مثلا: عَبْد شمس مِنْ اَصْحَابِ الاِيْلَاف كَان مُتَّجِرةً اِلَى الْحَبَشَة مَات بمَكّة (الاعلام للذرکلی،عبدشمس) كَانَ مُتَّجِرُ هَاشِم اِلَى الشَّام (المحبر ج۱،ص۱۶۲)

۲۳۷۔اَلْمُعَذَّبُوْنَ فِی اللہ (اللہ کے کیلئے ستائے جانیوالے)

الزرقانی باب اُمَرَائِهٖ ورُسُلِهٖ میں ہے کہ سات معذبین فی اللہ کو جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آزاد کروایا تو اللہ نے سورۃ اللیل میں ان کی تعریف کے لیے فرمایا۔ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی (اور سچ جانا بھلی بات کو)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

ترجمہ: پس عنقریب ہم آسانی دیں گے اس کی آسانی کے لیے

اس کے بعد ان کا لقب صدیق ہوا، اس لیے کہ اللہ نے فرمایا: وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی

اب چند معذبین کا تعارف پیش کیا جاتا ہے مثلاً:

۱۔عیاشؓ بن ربيعة المَخزومی مِنَ السَّابِقِيْنَ الْمُعَذَّبِيْنَ فِی اللہ

(شرح الزرقانی فی ذکر صلوٰۃ)

۲۔ صُهَيْبٌ......مِنَ الْمُسْتَضْعَفِيْن...... المعَذَّبِيْن

(اسد الغابہ،صہیب رضی اللہ عنہ بن سنان)

۳۔بلال بن رباح (رضی اللہ عنہ): مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ فِی اللہ

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم ، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ)

۴۔خبابؓ بن الارت: بَدْرِی مُهَاجِرِیْ

سَادِسُ الاِسْلام مِنَ السَّابِقِيْنِ الاَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ فِی اللہ

۵۔يَاسِرٌ: (ابوعَمَّار) يَاسِر بن عَامِر مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ فِی اللہ ان کی قربانیوں کی قبولیت کے لیے اللہ نے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ نَفْسَهٗ (البقرہ: ۲۰۷) نازل فرمائی۔

۶۔سُمَيَّة بنت خَيَّاط ...... مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ فِی اللّٰہِ

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم سمیہ رضی اللہ عنہا بنت خیاط)

Marfat.com

۷۔ اُمِّ عُبَیْسٍ عَتِیْقَةُ الصِّدِّیْقِ کَانَتْ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ فِی اللّٰہِ

(معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، ام عبیس رضی اللہ عنہا)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ (عتیق العتیق، یا عتیق الصدیق) سات ہیں۔ ان کا ایک لقب اَلْمُسْتَضْعَفِیْنَ (مالی اور افرادی کمزوری والے) ہے، یہ وہ حضرات تھے جو مسلسل ستائے گئے، پھر مدد الٰہی کا وعدہ پورا ہوا۔

① حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ ② ان کی والدہ حضرت حمامۃ رضی اللہ عنہا ③ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ ④ حضرت ام عبیس رضی اللہ عنہا ⑤ حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا ⑥ حضرت نہدیہ رضی اللہ عنہا اور ان کا بیٹا ⑦ حضرت جاریہ رضی اللہ عنہ بن عدی۔

(الفصول فی اختیار سیرۃ الرسول ج۱، ص ۹)

ان حضرات سبعہ کے تین القاب ان کو اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم سے ممتاز کرتے ہیں۔

(۱) اَلْمُعَذَّبِیْن (۲) اَلْمُسْتَضْعَفِیْنَ (۳) عَتِیْقُ الصِّدِّیْق

۷۳۸۔ سَادَاتُ الْجَنَّةِ (جنت میں احترام والی شخصیات)

سید دو عالم ﷺ نے فرمایا: ہم عبد المطلب کی اولاد، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، اور حسنین رضی اللہ عنہما ''سَادَاتُ اَھْلِ الْجَنَّة'' ہیں۔

(الباب الانساب والالقاب والاعقاب معرفۃ الصحابہ رضی اللہ عنہم، حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب)

لیکن آپ ﷺ تو سخی تھے، اس لقب میں اپنے غلاموں کو شریک کیسے نہ کرتے؟ اس لیے فرمایا: اَلشُّھَدَاء بھی سادات ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء شہر بن حوشب)

۷۳۹۔ اَطْوَعُ النَّاسِ (روئے زمین پر سب سے نیک)

اَشْجَعُ النَّاس (سب سے بڑے بہادر)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مختلف القاب یوں ذکر فرمائے۔

اَطْوَعُ النَّاس (روئے زمین پر سب سے نیک) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں

اَشْجَعُ النَّاس (سب سے بڑے بہادر) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ہیں کہ کوئی ان کا جواب ہی نہیں ہے۔ اَعْبَدُ النَّاسِ (سب سے بڑے عبادت گزار) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد

Marfat.com

رضی اللہ عنہ ہیں۔اور اَعْطَی النَّاسِ (سب سے زیادہ سخی) حضرت یعلیٰ بن امیہ ہیں۔

(اعلام للذرکلی، یعلیٰ رضی اللہ عنہ بن امیہ)

۴۰۷۔سَادَاتُ الْاِسْلَام (اسلام کے سردار)

اَلْمُجِیْرُوْنَ (حضور ﷺ سے اپنی قوم کیلئے امان نامہ لینے والے)

۱۔ حضرت بشر رضی اللہ عنہ بن ہلال الصوف البصری (صواف نیک وابرار علماء کی ایک جماعت کا نام ہے)۔(تہذیب الکمال، الصواف)

۲۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم الطائی: اسلام اور جاہلیت دونوں زمانوں میں قبیلے کے سردار تھے،اور عامل النبی ﷺ بھی تھے۔(دیکھئے لقب نمبر ۴۰)

۳۔ حضرت ابوسفیان سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک المدلجی: مشاہیر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

۴۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن مسعود الثقفی: طائف کے بڑے سردار و دانشور تھے (زمانہ جاہلیت میں ان کے کلام سے متاثر ہونے والے بعض) اہل طائف اور مکہ والے کہتے تھے کہ یہ شخص نبی بن سکتا ہے ان کی بلاغت سے لوگ مرعوب تھے۔مشرکین ان کو بڑا درجہ دیتے تھے۔یہ چار حضرات جب مسلمان ہوگئے۔سَادَۃ فِی الْاِسْلَام یاسَادَاتُ الْاِسْلَام قرار پائے۔

(میزان الاعتدال، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما)

ان حضرات نے قبل از اسلام اور بعد از اسلام اپنی قوم کی سرداری کی، ان کے خاندان و علاقے کے لوگوں نے ان کی قیادت کو تسلیم کیے رکھا۔ایسا نہیں کہ بعض قائدینِ قبائل صحابہ رضی اللہ عنہم مسلمان ہوگئے تو قوم نے اپنا سردار و قائد بدل لیا۔ ان چاروں سادات حضرات کا یہ لقب صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین وصالحین امت میں معروف چلا آرہا ہے۔

اَلْمُجِیْرُوْنَ (امان نامہ لینے والے)

یہ ان چاروں کا دوسرا لقب ہے کہ جب مسلمان ہوئے اور ان کی قوم نے مکمل تعاون کا یقین دلایا تو ان حضرات نے اپنے علاقوں کے کفار و یہود و نصاریٰ اور مشرکین اور ان کے مال و اسباب اور مردوں و عورتوں اور بچوں کی جانوں کے متعلق نبی اکرم ﷺ و خلفاء رضی اللہ عنہم سے یہ

Marfat.com

لکھوالیا کہ ان پر کسی قسم کا کوئی حملہ نہ ہوگا اور نہ ہی یہ علاقے کبھی خلاف اسلام اٹھیں گے۔ دوسرا یہ کام کیا کہ اس امان نامہ کے ذریعے تمام شہروں میں اپنی تجارت کو فروغ دیا۔

(عمدۃ القاری ، باب مِن الدلیل عَلی اَنّ الخمس للامام)

بنوعبدالمطلب ، بنوعبد شمس اور بنونوفل نے اتفاق کر کے پورے اہل عرب کو الہاشمی لقب پر متفق کیا ان تمام قبائل کو بھی اَلْمُجِیْرُوْن لقب دیا گیا۔ (تاج العروس ج، ی، ز)

ہاشمی اَلْمُجِیْرُوْن یمن، شام، حبشہ، وغیرہ جہاں بھی جاتے لوگ ان کی عزت کرتے تھے۔ ان کو پناہ دینا ان کے لیے تجارت کے مواقع سے رکاوٹوں کو دور رکھنا اخلاقی فرض سمجھتے تھے۔

(سمط النجوم، آدم وحوا)

۱۴۷۔ اَلْمُسْتَبْشِرُوْن بِدُعَاءَ النَّبی ﷺ (ترپن صحابہ رضی اللہ عنہم)

غزوۂ احزاب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے اپنی دعاؤں کے سائے میں جاسوسی کے لیے بھیجا تھا اس واقعہ کو نقل کرتے ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

قُمْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدُعاء رَسُوْلِ اللّٰہ ﷺ

میں دعائے نبوی ﷺ کی بشارت لے کر چلنے کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اس ذمہ داری کی وجہ سے ان کا ایک لقب عَیْنُ النَّبی ﷺ ہے۔ (تفصیل ۲۸۸ میں ہے)

(السیرۃ الحلبیہ، غزوۃ الخندق)

جب آپ ﷺ نے اُمّ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے دعا فرمائی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے

خَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعوَۃ النَّبی ﷺ (السیرۃ الحلبیۃ المعجزات)

مجلسِ نبوی ﷺ سے میں اس طرح نکلا کہ میری والدہ اور مجھے دعائے نبوی ﷺ مل چکی تھی۔

ملاحظہ: یہاں صرف دو مثالیں لکھی گئیں، اس لقب اَلْمُسْتَبْشِرُوْن بِدُعَاءَ النَّبی ﷺ کی مثالیں بے شمار ہیں۔ اب اس لقب سے ملقب صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے۔

نبی رحمت ﷺ مُسْتَجابُ الدَّعوات تھے، آپ ﷺ کی دعاؤں کی کثرت قبولیت آپ ﷺ کی نبوت کی علامت اور معجزات میں شمار ہے۔

Marfat.com

❶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا مانگی: اے اللہ! اس شخص کے ذریعے اسلام کو عزت دے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم تو دیکھتے رہے کہ ان کی وجہ سے اسلام کو عزت ملتی رہی۔

(اسد الغابہ، ہجرۃ ﷺ)

❷ آپ ﷺ نے حضرت حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت کی دعا مانگی، وہ سب سے پہلے فارس اسلام اور سب سے پہلے شہید باوفا رضی اللہ عنہ بن گئے۔ ان کی والدہ نے پوچھا: کیا انہیں جنت ملی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت الفردوس ملی۔

(فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم حدیث نمبر ۳۹)

❸ آپ ﷺ نے ایک دن حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ کے لیے نیک اور صالح اولاد کی دعا مانگی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جیسے عالم فاضل اور بہادر انسان پیدا ہوئے۔

(البخاری فی الجنائز)

❹ حضرت ابو عامر الاشعری رضی اللہ عنہ کے لیے ہاتھ اٹھا کر بخشش کی دعا مانگی، اللہ نے ان کو جنت سے نوازا۔ (البخاری فی الدعوات)

❺ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن سمرۃ کے لیے فتنوں (آزمائشوں) سے بچت کی دعا مانگی۔ اللہ نے ان کو فتنہ اوطاس اور قتلِ صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے ان فتنوں سے محفوظ رکھا، جو ان کی زندگی میں پیش آئے اور بہت سے لوگ لاشعوری میں یا جان بوجھ کر مبتلا ہو گئے۔

(الحاکم فی المستدرک، حدیث نمبر ۱۲۶)

❻ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ (الترمذی، فی الشمائل)

❼ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی صحت کے لیے ہاتھ اٹھائے وہ فوراً ہوش میں آ گئے۔ (ابن ماجہ، حدیث ۳۵۰۹)

❽ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن شیبان کے جسم وجاں میں برکت کی دعا فرمائی

(نسائی، باب الرکوع دون الصف)

❾ حضرت ضمرہ رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ کے لیے بھی اللہ سے مانگا کہ ان کی بخشش ہو جائے۔ اس لیے وہ مغفور ہیں۔ (بخاری فی التاریخ، ۳۳۷-۲-۲)

Marfat.com

۱۰ حضرت حرملہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لیے سچ بولنے والی زبان، شکر کرنے والے دل، لوگوں کی محبت اور ہر کام میں آسانی کی دعا فرمائی اور وہ پوری عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دعاؤں کے مزے لیتے رہے۔ اس لیے ان کو صاحب لسان الصادق کہا جاتا ہے۔

(الطبرانی فی الکبیر ۵،۴، حدیث ۳۴۷۵

۱۱ حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کے لیے رحم کی دعا مانگی، اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

(الفردوس ۲۶۴،......۲ حدیث ۳۲۔۳۱)

۱۲ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے لیے بھی شرور وفتن سے بچنے کی دعا کی اور حوضِ کوثر پر ملنے کی دعا فرمائی۔ (الطبرانی، حدیث ۳۷۴،......۱)

۱۳ حضرت عروہ البارقی رضی اللہ عنہ کی دو بکریوں میں برکت کی دعا مانگی وہ کہتے ہیں کہ میں مٹی بھی خریدلوں تو نفع ہو جاتا ہے۔

(البخاری، کتاب المناقب)

۱۴ حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ نے شہادت کی تمنا کا اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سلامتی کے ساتھ واپسی اور مال غنیمت میں کثرت کی دعا فرمائی، اللہ نے ایسا ہی فرمایا۔

(مسند احمد ۲۴۸......۵)

۱۵ حضرت طلحہ بن البرّاء، رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی کہ اللہ سے ان کی ملاقات اس طرح ہو کہ اللہ انہیں دیکھ کر خوش ہو رہے ہوں اور وہ اللہ کو دیکھ کر خوش ہو رہے ہوں۔

(الطبرنی ۲۸......۴ معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم للبغوی طلحۃ البرّاء)

۱۶ حضرت کلیب رضی اللہ عنہ بن اسد کے قبول اسلام کی دعا مانگی اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(ابن سعد فی الطبقات ۳۵۰......۱)

۱۷ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ربیعہ المخزومی کے گھر، مال اور اولاد کی نیکی اور لوگوں میں تعریف ہونے کی دعا مانگی۔

(النسائی فی الصغریٰ)

۱۸ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن الحمق کو دودھ پلایا اور جوانی کی دعا کی، ۸۰ سال کی عمر میں بھی ان کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔ (ابن السنی، حدیث ۴۷۵)

Marfat.com

۱۹ حضرت مدلوک ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا کی۔ ان کے سر پہ جہاں ہاتھ لگا وہاں سے سر کے بال ہمیشہ سیاہ رہے، جبکہ باقی سر کے بال سفید ہو چکے تھے۔
(الاصابہ، مدلوک ابوسفیان)

۲۰ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ ہانی بن یزید الحارثی اور اس کی اولاد کیلئے دعا مانگی۔
(البخاری تاریخ کبیر ۲۲۸......۲......۴)

۲۱ حضرت ابوزید بن اخطب رضی اللہ عنہ کے سر پہ اور چہرے پہ ہاتھ پھیرا اور خوبصورتی کی دعا مانگی، وہ ایک سو بیس سال کی عمر تک جوان نظر آتے تھے۔
(البخاری فی التاریخ الکبیر، ۳۲۸......۲......۴)

۲۲ حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا کی تو ہمیشہ ان کے کان اور آنکھیں بیماری سے بچے رہے۔
(البخاری، کتاب الوضو)

۲۳ حضرت ابوسبرۃ یزید بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے اور ان کی اولاد کیلئے دعا مانگی۔
(ابن سعد فی الطبقات ۳۲۶......۱)

۲۴ حضرت قرۃ المزنی رضی اللہ عنہ کے دعائے خیر فرمائی۔
(النسائی باب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم)

۲۵ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ خندق میں دیکھا تو فرمایا: ان کے اوپر جہنم کی آگ حرام ہو جائے۔
(الحاکم فی المستدرک ۸۳......۱)

(۲۶) چھبیس اَلْمُبَشَّرُوْن

ملاحظہ: یہ اسماء گرامی ''اَلْفَائِزِیْنَ بِدُعَاءُ النَّبِی ﷺ'' کتاب کے حوالوں پہ اعتماد کر کے لکھے گئے ہیں۔

۲۶ حضرت عمر بن حرام رضی اللہ عنہ
۲۷ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ
۲۸ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کا خاندان
۲۹ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ
۳۰ حضرت سعد بن تمیم ابوبلال السکونیؓ
۳۱ حضرت ولید بن الولید رضی اللہ عنہ
۳۲ حضرت سلمۃ بن ہشام رضی اللہ عنہ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ (اسد الغابہ، سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ)

Marfat.com

۳۳ حضرت ابراہیم بن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
۳۴ حضرت ابو اُبی ایاس رضی اللہ عنہ
۳۵ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ
۳۶ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ
۳۷ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ
۳۸ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما
۳۹ حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ الاسدی
۴۰ حضرت رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ
۴۱ حضراتِ صحابہ اہلِ انصار رضی اللہ عنہم
۴۲ حضرات صحابہ اہل غسان رضی اللہ عنہم
۴۳ حضرات صحابہ اہل بنو عامر رضی اللہ عنہم
۴۴ حضرات صحابہ اہل قبیلہ دوس رضی اللہ عنہم
۴۵ حضرات صحابہ اہل قبیلہ ثقیف رضی اللہ عنہم
۴۶ حضرات صحابہ اہلِ وفد نہد رضی اللہ عنہم
۴۷ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ
۴۸ حضرت عبداللہ بن الاسود رضی اللہ عنہ
۴۹ حضرات صحابہ اہل ازد رضی اللہ عنہم من عمان
۵۰ حضرات صحابہ اہلِ قبیلہ غفار رضی اللہ عنہم
۵۱ حضرات صحابہ اہلِ اسلم رضی اللہ عنہم
۵۲ حضرات صحابہ اہل عبدالقیس رضی اللہ عنہم

حضرات صحابہ اہل مدینہ رضی اللہ عنہم کے لیے برکت، رحمت، مغفرت، دین اور دنیا کی بھلائیوں اور دارین میں کامیابیوں کی دعائیں مانگیں اور اللہ نے ان کی زندگیوں میں ان دعاؤں کے اثرات دکھادیے۔ ملاحظہ: یہ وہ حضرات ہیں جن میں سے ہر ایک کو مُسْتَبْشِرٌ بِدَعْوَةِ النَّبِی ﷺ لقب دیا گیا۔

الوداعی کلمات:

قارئین! اسلام واہل اسلام کے ایک خادم نے خدام نبی ﷺ میں اپنا نام شمار کروانے کے لیے، ایک معمولی سی خدمت کی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں نظر نواز ہے، اس اُمید پر کہ روزِ قیامت حبیب خدا ﷺ اور محبانِ محبوبِ خدا ﷺ کی شفاعت مل جائے، اور ہر قاری کو اس میں سے کچھ حصہ ملے، ان آخری الفاظ کے ساتھ کتاب کا مرتب آپ سے رخصت ہوتا ہے کہ رسول رحمت ﷺ اور خدمت اسلام کی نسبتوں کے یہ القاب، خطابات اور کنیتیں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبتیں بلند معیار کی تھیں۔ اس لیے آج تک ان کا نام عزت ووقار سے لیا جارہا ہے، اب ہم نے اپنے دلوں میں ان کے ساتھ محبت کی شمع منور کرنی ہے تاکہ ہم اور ہماری اولادیں اور روحانی وجسمانی نسلیں زندہ رہیں، حضور ﷺ کے ان جانثاروں کی طرح دنیا میں بھی عزت پائیں اور آخرت میں بھی کامرانی وشادمانی حاصل کریں۔

Marfat.com

فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

القسم: التفاسير و علوم القران

- روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني: المؤلف: شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني الألوسي (المتوفى: 1270هـ): المحقق: علي عبد الباري عطية: الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت
- الإتقان في علوم القرآن: المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ): المحقق: محمد أبو الفضل إبراهيم: الناشر: الهيئة المصرية العامة للكتاب: الطبعة: 1394هـ/ 1974م
- التفسير والمفسرون: المؤلف: الدكتور محمد السيد حسين الذهبي (المتوفى: 1398هـ): الناشر: مكتبة وهبة، القاهرة: عدد الأجزاء: 3 (الجزء 3 هو تقول وُجدت في أوراق المؤلف بعد وفاته ونشرها د محمد البلتاجي)
- الكشف والبيان عن تفسير القرآن: المؤلف: أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي، أبو إسحاق (المتوفى: 427هـ): تحقيق: الإمام أبي محمد بن عاشور
- مراجعة وتدقيق: الأستاذ نظير الساعدي: الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت - لبنان
- الجامع لأحكام القرآن = تفسير القرطبي: المؤلف: أبو عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح الأنصاري الخزرجي شمس الدين القرطبي (المتوفى: 671هـ): تحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش: الناشر: دار الكتب المصرية - القاهرة
- أحكام القرآن: المؤلف: أحمد بن علي أبو بكر الرازي الجصاص الحنفي (المتوفى: 370هـ): المحقق: عبد السلام محمد علي شاهين: الناشر: دار الكتب العلمية بيروت - لبنان: الطبعة: الأولى، 1415هـ/1994م: عدد الأجزاء: 3
- التفسير فتح القدير: المؤلف: محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250هـ): الناشر: دار ابن كثير، دار الكلم الطيب - دمشق، بيروت: الطبعة: الأولى - 1414 هـ
- [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير]
- التفسير العثماني: المؤلف:شيخ الهند محمود حسن الديوبندي: الناشر:معهد ام القري لاهور باكستان
- أنوار التنزيل وأسرار التأويل: المؤلف: ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد الشيرازي البيضاوي (المتوفى: 685هـ): المحقق: محمد عبد الرحمن المرعشلي: الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت

Marfat.com

- المحرر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز المؤلف: أبو محمد عبد الحق بن غالب بن عطية الأندلسي: دار النشر: دار الكتب العلمية - لبنان - 1413هـ - 1993م: الطبعة: الأولى: تحقيق: عبد السلام عبد الشافي محمد: عدد الأجزاء: 5
- مفاتيح الغيب = التفسير الكبير: المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين التيمي الرازي الملقب بفخر الدين الرازي خطيب الري (المتوفى: 606هـ): الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت: الطبعة: الثالثة - 1420 هـ
- تفسير الطبري = جامع البيان عن تأويل آي القرآن: المؤلف: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310هـ): تحقيق: الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي: بالتعاون مع مركز البحوث والدراسات الإسلامية بدار هجر الدكتور عبد السند
- التحرير والتنوير «تحرير المعنى السديد وتنوير العقل الجديد من تفسير الكتاب المجيد»: المؤلف: محمد الطاهر بن محمد بن محمد الطاهر بن عاشور التونسي (المتوفى: 1393هـ): الناشر: الدار التونسية للنشر - تونس: سنة النشر: 1984 هـ: عدد الأجزاء: 30 (والجزء رقم 8 في قسمين)
- التفسير الوسيط للقرآن الكريم: المؤلف: مجموعة من العلماء بإشراف مجمع البحوث الإسلامية بالأزهر: الناشر: الهيئة العامة لشئون المطابع الأميرية: الطبعة: الأولى، (1393 هـ = 1973 م) - (1414 هـ = 1993 م): عدد المجلدات: 10 مجلدات
- تفسير الماوردي = النكت والعيون: المؤلف: أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن حبيب البصري البغدادي، الشهير بالماوردي (المتوفى: 450هـ): المحقق: السيد ابن عبد المقصود بن عبد الرحيم: الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت / لبنان: عدد الأجزاء: 6
- معالم التنزيل في تفسير القرآن = تفسير البغوي: المؤلف: محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي (المتوفى: 510هـ): المحقق: حققه وخرج أحاديثه محمد عبد الله النمر - عثمان جمعة ضميرية - سليمان مسلم الحرش
- مناهل العرفان في علوم القرآن: المؤلف: محمد عبد العظيم الزُّرْقاني (المتوفى: 1367هـ): الناشر: مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه: الطبعة: الطبعة الثالثة: عدد الأجزاء: 2
- تفسير القرآن العظيم (ابن كثير): المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ): المحقق: محمد حسين شمس الدين: الناشر: دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون - بيروت
- بحر العلوم: المؤلف: أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي (المتوفى: 373هـ)
- [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير]

Marfat.com

- تفسير القرآن العظيم (ابن كثير): المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ): المحقق: محمد حسين شمس الدين: الناشر: دار الكتب العلمية، منشورات محمد علي بيضون - بيروت
- البحر المحيط في التفسير: المؤلف: أبو حيان محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حيان أثير الدين الأندلسي (المتوفى: 745هـ): المحقق: صدقي محمد جميل: الناشر: دار الفكر - بيروت
- زاد المسير في علم التفسير: المؤلف: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ): المحقق: عبد الرزاق المهدي: الناشر: دار الكتاب العربي - بيروت
- غرائب القرآن ورغائب الفرقان: المؤلف: نظام الدين الحسن بن محمد بن حسين القمي النيسابوري (المتوفى: 850هـ): المحقق: الشيخ زكريا عميرات: الناشر: دار الكتب العلميه - بيروت
- التفسير المظهري: المؤلف: المظهري، محمد ثناء الله: المحقق: غلام نبي التونسي: الناشر: مكتبة الرشدية - الباكستان: الطبعة: 1412 هـ
- في ظلال القرآن: المؤلف: سيد قطب إبراهيم حسين الشاربي (المتوفى: 1385هـ): الناشر: دار الشروق - بيروت- القاهرة: الطبعة: السابعة عشر - 1412 هـ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة مقارنة التفاسير]
- تنوير المقباس من تفسير ابن عباس: ينسب: لعبد الله بن عباس - رضي الله عنهما - (المتوفى: 68هـ): جمعه: مجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب الفيروزآبادى (المتوفى: 817هـ): الناشر: دار الكتب العلمية - لبنان: عدد الأجزاء: 1

------------القسم: من الاحاديث------------

- صحيح البخاري :(الجامع الصحيح المختصر): المؤلف: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي: الناشر: دار ابن كثير ، اليمامة – بيروت :الطبعة الثالثة ، 1407 - 1987
- المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله ﷺ: المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ): المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي
- الجامع الكبير - سنن الترمذي: المؤلف: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ): المحقق: بشار عواد معروف: الناشر: دار الغرب الإسلامي - بيروت
- معرفة السنن والآثار: المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ): المحقق: عبد المعطي أمين قلعجي
- الناشرون: جامعة الدراسات الإسلامية (كراتشي - باكستان)، دار قتيبة (دمشق -بيروت)، دار الوعي (حلب - دمشق)، دار الوفاء (المنصورة - القاهرة): الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1991م: عدد الأجزاء: 15: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو ضمن خدمة التخريج]

Marfat.com

- سنن أبي داود: المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ): المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد: الناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت
- سنن ابن ماجه: المؤلف: ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (المتوفى: 273هـ): تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي: الناشر: دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي
- سنن الدارقطني: المؤلف: أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي الدارقطني (المتوفى: 385هـ): حققه وضبط نصه وعلق عليه: شعيب الارنؤوط، حسن عبد المنعم شلبي، عبد اللطيف حرز الله، أحمد برهوم
- المصنف في الأحاديث والآثار: المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى: 235هـ): المحقق: كمال يوسف الحوت: الناشر: مكتبة الرشد - الرياض
- مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجه: المؤلف: أبو العباس شهاب الدين أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل بن سليم بن قايماز بن عثمان البوصيري الكناني الشافعي (المتوفى: 840هـ): المحقق: محمد المنتقى الكشناوي: الناشر: دار العربية - بيروت
- مسند الدارمي المعروف بـ (سنن الدارمي): المؤلف: أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمي، التميمي السمرقندي (المتوفى: 255هـ): تحقيق: حسين سليم أسد الداراني: الناشر: دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية
- شرح معاني الآثار: المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي (المتوفى: 321هـ): حققه وقدم له: (محمد زهري النجار - محمد سيد جاد الحق) من علماء الأزهر الشريف
- السنن الكبرى: المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ): المحقق: محمد عبد القادر عطا: الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنات
- جامع الأحاديث (ويشتمل على جمع الجوامع للسيوطى والجامع الأزهر وكنوز الحقائق للمناوى، والفتح الكبير للنبهانى): المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ): ضبط نصوصه وخرج أحاديثه: فريق من الباحثين بإشراف د على جمعة (مفتي الديار المصرية)

Marfat.com

- الجمع بين الصحيحين البخاري ومسلم: المؤلف: محمد بن فتوح بن عبد الله بن فتوح بن حميد الأزدي الميورقي الحميدي أبو عبد الله بن أبي نصر (المتوفى: 488هـ): المحقق: د. علي حسين البواب: الناشر: دار ابن حزم - لبنان/ بيروت
- سنن سعيد بن منصور: المؤلف: أبو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراساني الجوزجاني (المتوفى: 227هـ): المحقق: حبيب الرحمن الأعظمي: الناشر: الدار السلفية - الهند
- مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار: المؤلف: أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبيد الله العتكي المعروف بالبزار (المتوفى: 292هـ): المحقق: محفوظ الرحمن زين الله، (حقق الأجزاء من 1 إلى 9): وعادل بن سعد (حقق الأجزاء من 10 إلى 17)
- تهذيب الآثار وتفصيل الثابت عن رسول الله من الأخبار: المؤلف: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310هـ): المحقق: محمود محمد شاكر: الناشر: مطبعة المدني - القاهرة
- جامع الأصول في أحاديث الرسول: المؤلف: مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد بن محمد ابن عبد الكريم الشيباني الجزري ابن الأثير (المتوفى: 606هـ): تحقيق: عبد القادر الأرنؤوط - التتمة تحقيق بشير عيون: الناشر: مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان
- المُعْجَمُ الكَبِير للطبراني المُجَلَّدان الثَّالِثَ عَشَرَ والرَّابع عشر: المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ): تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د/ سعد بن عبد الله الحميد و د/ خالد بن عبد الرحمن الجريسي
- المُعْجَمُ الصَّغِيرُ لِلطَّبَرَانِيِّ: المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب أبو القاسم الطبراني: الناشر: المكتب الإسلامي , دار عمار - بيروت , عمان: الطبعة الأولى ، 1405هـ=1985م: تحقيق: محمد شكور محمود الحاج أمرير: عدد الأجزاء: 2
- تهذيب الآثار للطبري: مصدر الكتاب: موقع جامع الحديث: **http://www.alsunnah.com**
- شرح مشكل الآثار: المؤلف: أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملك بن سلمة الأزدي الحجري المصري المعروف بالطحاوي (المتوفى: 321هـ): تحقيق: شعيب الأرنؤوط: الناشر: مؤسسة الرسالة
- الأدب المفرد: المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (المتوفى: 256هـ): المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي: الناشر: دار البشائر الإسلامية - بيروت
- شعب الايمان: المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ
- مسند أبي يعلى: المؤلف: أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، الموصلي (المتوفى: 307هـ): المحقق: حسين سليم أسد: الناشر: دار المأمون للتراث - دمشق

Marfat.com

- موطأ مالك برواية محمد بن الحسن الشيباني: المؤلف: مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المتوفى: 179هـ): تعليق وتحقيق: عبد الوهاب عبد اللطيف: الناشر: المكتبة العلمية: الطبعة: الثانية، مَزِيدة منقحة: عدد الأجزاء: 1: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]
- صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان: المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ): المحقق: شعيب الأرنؤوط: الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت
- كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال: المؤلف: علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان القادري الشاذلي الهندي البرهانفوري ثم المدني فالمكي الشهير بالمتقي الهندي (المتوفى: 975هـ): المحقق: بكري حياني - صفوة السقا
- مسند الإمام أحمد بن حنبل: المؤلف: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ): المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون
- المستدرك على الصحيحين: المؤلف: أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ): تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا
- مَجْمَعُ الزَّوَائِدِ وَمَنْبَعُ الفَوَائِدِ: المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى: 807هـ): حققه وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ: حسين سليم أسد الدّاراني: الناشر: دَارُ المَأْمُون لِلتُّرَاثِ
- المعجم الكبير: المؤلف: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ): المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي: دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة
- جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد: المؤلف: محمد بن محمد بن سليمان بن الفاسي بن طاهر السوسي الردواني المغربي المالكي (المتوفى: 1094هـ): تحقيق وتخريج: أبو علي سليمان بن دريع: الناشر: مكتبة ابن كثير، الكويت - دار ابن حزم، بيروت
- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء: المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني: الناشر: دار الكتاب العربي – بيروت: الطبعة الرابعة ، 1405
- الرياض النضرة في مناقب العشرة: المؤلف: أبو العباس، أحمد بن عبد الله بن محمد، محب الدين الطبري (المتوفى: 694هـ): الناشر: دار الكتب العلمية: الطبعة: الثانية

القسم: شروح الحديث

- فتح الباري: المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ): المحقق: عبد العزيز بن عبد الله بن باز ومحب الدين الخطيب: رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه وذكر أطرافها: محمد فؤاد عبد الباقي

Marfat.com

- معارف المدنية (شرح الترمذي) لمولانا شيخ الاسلام حسين احمد المدني: الناشر:المكتبة القاسمية لاهور باكستان
- شرح صحيح البخارى لابن بطال: المؤلف: ابن بطال أبو الحسن علي بن خلف بن عبد الملك (المتوفى: 449هـ): تحقيق: أبو تميم ياسر بن إبراهيم: دار النشر: مكتبة الرشد - السعودية، الرياض: الطبعة: الثانية، 1423هـ - 2003م
- مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: المؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفى: 1014هـ): الناشر: دار الفكر، بيروت - لبنان: الطبعة: الأولى، 1422هـ - 2002م
- نيل الأوطار: المؤلف: محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (المتوفى: 1250هـ): تحقيق: عصام الدين الصبابطي: الناشر: دار الحديث، مصر
- كشف المشكل من حديث الصحيحين: المؤلف: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ): المحقق: علي حسين البواب: الناشر: دار الوطن - الرياض
- شرح الزرقاني على موطأ الإمام مالك: المؤلف: محمد بن عبد الباقي بن يوسف الزرقاني المصري الأزهري: تحقيق: طه عبد الرءوف سعد: الناشر: مكتبة الثقافة الدينية - القاهرة: الطبعة: الأولى، 1424هـ - 2003م
- عون المعبود شرح سنن أبي داود، ومعه حاشية ابن القيم: تهذيب سنن أبي داود وإيضاح علله ومشكلاته: المؤلف: محمد أشرف بن أمير بن علي بن حيدر، أبو عبد الرحمن، شرف الحق، الصديقي، العظيم آبادي (المتوفى: 1329هـ): الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت
- جامع الأحاديث (ويشتمل على جمع الجوامع للسيوطى والجامع الأزهر وكنوز الحقائق للمناوى، والفتح الكبير للنبهانى): المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)
- ضبط نصوصه وخرج أحاديثه: فريق من الباحثين بإشراف د على جمعة (مفتي الديار المصرية)

------القسم: السيرة والشمائل المحمدية---------

- السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون: المؤلف: علي بن إبراهيم بن أحمد الحلبي، أبو الفرج، نور الدين ابن برهان الدين (المتوفى: 1044هـ): الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت: الطبعة: الثانية - 1427هـ
- السيرة النبوية (من البداية والنهاية لابن كثير): المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى: 774هـ): تحقيق: مصطفى عبد الواحد: الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع بيروت - لبنان

Marfat.com

- السيرة النبوية وأخبار الخلفاء: المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ): صحّحه، وعلق عليه الحافظ السيد عزيز بك وجماعة من العلماء: الناشر: الكتب الثقافية - بيروت
- الشمائل الشريفة: ((هو باب الشمائل الشريفة من الجامع الصغير للسيوطي وشرحه للمناوي)): المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ): المحقق: حسن بن عبيد باحبيشي: الناشر: دار طائر العلم للنشر والتوزيع -
- السيرة النبوية لابن هشام: المؤلف: عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري المعافري، أبو محمد، جمال الدين (المتوفى: 213هـ): تحقيق: مصطفى السقا وإبراهيم الأبياري وعبد الحفيظ الشلبي: الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر
- الشمائل المحمدية والخصائل المصطفوية: المؤلف: محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ): المحقق: سيد بن عباس الجليمي: الناشر: المكتبة التجارية، مصطفى أحمد الباز - مكة المكرمة
- الروض الأنف في شرح السيرة النبوية: المؤلف: أبو القاسم عبد الرحمن بن عبد الله بن أحمد السهيلي (المتوفى: 581هـ): الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت: الطبعة: الأولى، 1412
- وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفى: المؤلف: علي بن عبد الله بن أحمد الحسني الشافعي، نور الدين أبو الحسن السمهودي (المتوفى: 911هـ): الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت: الطبعة: الأولى - 1419
- زاد المعاد في هدي خير العباد: المؤلف: محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى: 751هـ): الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت - مكتبة المنار الإسلامية، الكويت: الطبعة: السابعة والعشرون , 1415هـ /1994م
- قيم حضارية: المصدر: موقع مكتبة صيد الفوائد: http://www.saaid.net/book/index.php: المؤلف: محمد مسعد ياقوت
- الخصائص الكبرى: المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ): الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت: سنة النشر:: عدد الأجزاء: 2
- سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد: المؤلف: محمد بن يوسف الصالحي الشامي (المتوفى: 942هـ): تحقيق وتعليق: الشيخ عادل أحمد عبد الموجود، الشيخ علي محمد معوض: الناشر: دار الكتب العلمية بيروت - لبنان: الطبعة: الأولى، 1414 هـ - 1993 م
- شرح الشفا: المؤلف: علي بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدين الملا الهروي القاري (المتوفى: 1014هـ): الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت: الطبعة: الأولى، 1421 هـ

Marfat.com

- الوفا بتعريف فضائل المصطفى لابن الجوزى: المصدر: موقع شبكة مشكاة الإسلامية: http://www.almeshkat.net/: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]
- السيرة النبوية لأبي الحسن الندوي: المؤلف: علي أبو الحسن بن عبد الحي بن فخر الدين الندوي (المتوفى: 1420هـ): الناشر: دار ابن كثير - دمشق: الطبعة: الثانية عشرة - 1425 هـ: عدد الأجزاء: 1: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]
- عيون الأثر في فنون المغازي والشمائل والسير: المؤلف: محمد بن محمد بن محمد بن أحمد، ابن سيد الناس، اليعمري الربعي، أبو الفتح، فتح الدين (المتوفى: 734هـ): تعليق: إبراهيم محمد رمضان: الناشر: دار القلم - بيروت
- تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس: المؤلف: حسين بن محمد بن الحسن الدِّيار بَكْري (المتوفى: 966هـ): الناشر: دار صادر - بيروت: الطبعة: -: عدد الأجزاء: 2
- دلائل النبوة: المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ): المحقق: د. عبد المعطي قلعجي: الناشر: دار الكتب العلمية، دار الريان للتراث
- كتاب المغازي للواقدي: المؤلف: أبو عبد الله محمد بن عمر بن واقد الواقدي (المتوفى: 207هـ)
- المحقق: مارسدن جونس: الناشر: بيروت-عالم الكتب: مصدر الكتاب: موقع مكتبة المدينة الرقمية
- http://www.raqamiya.org
- الشمائل الكبري: المؤلف:المفتی ارشاد احمد القاسمی: الناشر: المكتبة القدوس لاهور باكستان
- سُبُل السَّلام مِن صَحيح سيرة خَير الأنامِ عَليه الصَّلاة وَالسَّلام: المؤلف: صالح بن طه عبد الواحد
- راجعهُ وقدَّم لهُ: فضيلة الشيخ سليم بن عيد الهلالي، فضيلة الشيخ مشهور بن حسن آل سلمان: الناشر: مكتبة الغرباء، الدار الأثرية: الطبعة: الثانية، 1428 هـ: عدد الأجزاء: 1
- المواهب اللدنية بالمنح المحمدية: المؤلف: أحمد بن محمد بن أبى بكر بن عبد الملك القسطلاني القتيبي المصري، أبو العباس، شهاب الدين (المتوفى: 923هـ): الناشر: المكتبة التوفيقية، القاهرة- مصر
- سيرة المصطفي (صلي الله عليه وسلم): المؤلف:الشيخ محمد ادريس الكاندهلوي: الناشر:المكتبة العثمانية،لاهور،باكستان

-------------من التراجم-------------

- تهذيب التهذيب: المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ): الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، الهند: الطبعة: الطبعة الأولى، 1326هـ
- الاستيعاب في معرفة الأصحاب: المؤلف: أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ): المحقق: علي محمد البجاوي: الناشر: دار الجيل، بيروت

Marfat.com

- أسد الغابة في معرفة الصحابة: المؤلف: أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، عز الدين ابن الأثير (المتوفى: 630هـ): المحقق: علي محمد معوض - عادل أحمد عبد الموجود: الناشر: دار الكتب العلمية
- سير أعلام النبلاء: المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ): المحقق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط: الناشر: مؤسسة الرسالة
- الثقات: المؤلف: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (المتوفى: 354هـ): طبع بإعانة: وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية: تحت مراقبة: الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف العثمانية
- الإكمال في رفع الارتياب عن المؤتلف والمختلف في الأسماء والكنى والأنساب: المؤلف: سعد الملك، أبو نصر علي بن هبة الله بن جعفر بن ماكولا (المتوفى: 475هـ): الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت-لبنان
- الأعلام: المؤلف: خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (المتوفى: 1396هـ): الناشر: دار العلم للملايين: الطبعة: الخامسة عشر - أيار / مايو 2002 م
- الكامل في ضعفاء الرجال: المؤلف: أبو أحمد بن عدي الجرجاني (المتوفى: 365هـ): تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود-علي محمد معوض: شارك في تحقيقه: عبد الفتاح أبو سنة: الناشر: الكتب العلمية - بيروت-لبنان
- معرفة الصحابة: المؤلف: أبو نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران الأصبهاني (المتوفى: 430هـ): تحقيق: عادل بن يوسف العزازي: الناشر: دار الوطن للنشر الرياض
- طبقات الفقهاء: هذبه: محمد بن جلال الدين المكرم (ابن منظور): المؤلف: أبو إسحاق الشيرازي: المحقق: إحسان عباس: الطبعة: 1
- تهذيب الكمال في أسماء الرجال: المؤلف: يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: 742هـ): المحقق: د. بشار عواد معروف: الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت
- الطبقات الكبرى: المؤلف: أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230هـ): تحقيق: محمد عبد القادر عطا: الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت
- تاريخ الطبري = تاريخ الرسل والملوك، وصلة تاريخ الطبري: المؤلف: محمد بن جرير بن يزيد بن كثير بن غالب الآملي، أبو جعفر الطبري (المتوفى: 310هـ): (صلة تاريخ الطبري لعريب بن سعد القرطبي، المتوفى: 369هـ): الناشر: دار التراث - بيروت: الطبعة: الثانية - 1387 هـ: عدد الأجزاء: 11: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

- تهذيب الكمال في أسماء الرجال: المؤلف: يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي المزي (المتوفى: 742هـ): المحقق: د. بشار عواد معروف:

Marfat.com

الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت

- معجم الصحابة: المؤلف: أبو القاسم عبد الله بن محمد بن عبد العزيز بن المَرْزُبان بن سابور بن شاهنشاه البغوي (المتوفى: 317هـ): المحقق: محمد الأمين بن محمد الجكني: الناشر: مكتبة دار البيان - الكويت
- الوافي بالوفيات: المؤلف: صلاح الدين خليل بن أيبك بن عبد الله الصفدي (المتوفى: 764هـ): المحقق: أحمد الأرناؤوط وتركي مصطفى: الناشر: دار إحياء التراث – بيروت: عام النشر:1420هـ-2000م: عدد الأجزاء: 29
- حياة الصحابة: المؤلف: محمد يوسف بن محمد إلياس بن محمد إسماعيل الكاندهلوي (المتوفى: 1384هـ): حققه، وضبط نصه، وعلق عليه: الدكتور بشار عوّاد معروف: الناشر: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت - لبنان
- سير الصحابة: مؤلفون: شاه معين الدين احمد ندوي ، اكبر شاه خان ندوي،مولوي سعيد انصاري حافظ مجيب الله ندوي: الناشر:اداره اسلاميات لاهور باكستان
- غاية النهاية في طبقات القراء: المؤلف: شمس الدين أبو الخير ابن الجزري، محمد بن محمد بن يوسف (المتوفى: 833هـ): الناشر: مكتبة ابن تيمية: الطبعة: عني بنشره لأول مرة عام 1351هـ ج. برجستراسر
- الأنساب: المؤلف: عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمي السمعاني المروزي، أبو سعد (المتوفى: 562هـ): المحقق: عبد الرحمن بن يحيى المعلمي اليماني وغيره: الناشر: مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد
- الإصابة في تمييز الصحابة: المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى: 852هـ): تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلى محمد معوض: الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت
- الجرح والتعديل – المنذري: الكتاب: رسالة في الجرح والتعديل: المؤلف: عبد العظيم بن عبد القوي المنذري أبو محمد: الناشر: مكتبة دار الأقصى – الكويت: الطبعة الأولى ، 1406
- الطبقات الكبرى: المؤلف: أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230هـ): الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت: الطبعة: الأولى، 1410 هـ - 1990 م
- المعين فى طبقات المحدثين: المؤلف / محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي أبو عبد الله: دار النشر / دار الفرقان - عمان - الأردن - 1404: الطبعة: الأولى: تحقيق: د. همام عبد الرحيم سعيد

.-----------القسم: التاريخ و الحضارة-----------

- الكامل في التاريخ: المؤلف: أبو الحسن علي بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، عز الدين ابن الأثير (المتوفى: 630هـ): تحقيق: عمر عبد السلام تدمري: الناشر: دار الكتاب العربي، بيروت - لبنان
- الكتاب: المحبر: المؤلف: محمد بن حبيب بن أمية بن عمرو الهاشمي، بالولاء، أبو جعفر البغدادي (المتوفى: 245هـ): تحقيق: إيلزة ليختن شتيتر: الناشر: دار الآفاق الجديدة، بيروت

Marfat.com

- التاريخ الكبير المعروف بتاريخ ابن أبي خيثمة - السفر الثالث: المؤلف: أبو بكر أحمد بن أبي خيثمة (المتوفى: 279هـ): المحقق: صلاح بن فتحي هلال: الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر - القاهرة: الطبعة: الأولى، 1427 هـ - 2006 م
- تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام: المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ): الناشر: المكتبة التوفيقية: عدد الأجزاء: 37
- سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي: المؤلف: عبد الملك بن حسين بن عبد الملك العصامي المكي (المتوفى: 1111هـ): المحقق: عادل أحمد عبد الموجود- علي محمد معوض: الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت
- تاريخ الخلفاء: المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ): المحقق: حمدي الدمرداش: الناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز: الطبعة: الطبعة الأولى: 1425هـ-2004م
- تاريخ بغداد: المؤلف: أبو بكر أحمد بن علي بن ثابت بن أحمد بن مهدي الخطيب البغدادي: (المتوفى: 463هـ): المحقق: الدكتور بشار عواد معروف: الناشر: دار الغرب الإسلامي - بيروت
- البداية والنهاية: المؤلف: أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ): تحقيق: عبد الله بن عبد المحسن التركي: الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان:
- المفصل فى تاريخ العرب قبل الإسلام: المؤلف: الدكتور جواد علي (المتوفى: 1408هـ): الناشر: دار الساقي: الطبعة: الرابعة 1422هـ/ 2001م: عدد الأجزاء: 20
- تلقيح فهوم أهل الأثر في عيون التاريخ والسير: المؤلف: جمال الدين أبي الفرج عبد الرحمن ابن الجوزي [508هـ - 597هـ]: الناشر: شركة دار الأرقم بن أبي الأرقم - بيروت: الطبعة: الأولى، 1997: عدد الأجزاء: 1
- معجم البلدان: المؤلف: شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي (المتوفى: 626هـ): الناشر: دار صادر، بيروت: الطبعة: الثانية، 1995 م
- تاريخ دمشق: المؤلف: أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى: 571هـ): المحقق: عمرو بن غرامة العمروي: الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع
- القسم:الادب، الأداب والبلاغة: ثمار القلوب في المضاف والمنسوب: المؤلف: عبد الملك بن محمد بن إسماعيل أبو منصور الثعالبي (المتوفى: 429هـ): الناشر: دار المعارف - القاهرة: عدد الأجزاء: 1
- صفة الصفوة: المؤلف: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي (المتوفى: 597هـ): المحقق: أحمد بن علي: الناشر: دار الحديث، القاهرة، مصر: الطبعة: 1421هـ/2000م: عدد الأجزاء: 2: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع وهو مذيل بالحواشي]
- نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسول الكريم - ﷺ: المؤلف: عدد من المختصين بإشراف الشيخ/ صالح بن عبد الله بن حميد إمام وخطيب الحرم المكي: الناشر: دار الوسيلة للنشر والتوزيع، جدة:

Marfat.com

الطبعة: الرابعة

- الجوهرة في نسب النبي وأصحابه العشرة: المؤلف: مُحَمَّد بن أبي بكر بن عبد الله بن موسى الأنصاري التِلمساني المعروف بالبُرِّي (المتوفى: بعد 645هـ): نقحها وعلق عليها: د مُحَمَّد التونجي، الأستاذ بجامعة حلب: الناشر: دار الرفاعي للنشر والطباعة والتوزيع - الرياض
- حياة الحيوان الكبرى: المؤلف: مُحَمَّد بن موسى بن عيسى بن علي الدميري، أبو البقاء، كمال الدين الشافعي (المتوفى: 808هـ): الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت: الطبعة: الثانية، 1424 هـ

المتفرقات

- فضائل الصحابة الأمام أحمد بن حنبل: المؤلف: الإمام أحمد بن حنبل اللقب والنسب: الشيباني: ت. الميلاد: 164 ت. الوفاة: 241
- نزهة الألباب في الألقاب: المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن مُحَمَّد بن أحمد بن حجز العسقلاني (المتوفى: 852هـ): المحقق: عبد العزيز مُحَمَّد بن صالح السديري: الناشر: مكتبة الرشد – الرياض
- أخبار الحمقى والمغفلين: المؤلف: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن مُحَمَّد الجوزي (المتوفى: 597هـ): شرحه: عبد الأمير مهنا: الناشر: دار الفكر اللبناني
- تاج العروس من جواهر القاموس: المؤلف: محمّد بن محمّد بن عبد الرزّاق الحسيني، أبو الفيض، الملقّب بمرتضى، الزَّبيدي (المتوفى: 1205هـ): المحقق: مجموعة من المحققين: الناشر: دار الهداية
- تبصير المنتبه بتحرير المشتبه: المؤلف: ابن حَجَر العسقلاني: 773 - 852 هـ: أرقام هذه النشرة تتوافق مع طبعة المكتبة العلمية - بيروت – لبنان: تحقيق مُحَمَّد علي النجار - مراجعة علي مُحَمَّد البجاوي
- صفة الصفوة: المؤلف: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن مُحَمَّد الجوزي (المتوفى:597هـ): المحقق: أحمد بن علي: الناشر: دار الحديث، القاهرة، مصر: كتاب العمدة في محاسن الشعر و ادابه: المؤلف:ابو علي الحسن بن رشيق: (456هـ390)
- القاموس المحيط: المؤلف: مجد الدين أبو طاهر مُحَمَّد بن يعقوب الفيروزآبادى (المتوفى: 817هـ): تحقيق: مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة: بإشراف: مُحَمَّد نعيم العرقسُوسي: الناشر: مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت – لبنان
- فتوح البلدان: المؤلف: أحمد بن يحيى بن جابر بن داود البَلَاذُري (المتوفى: 279هـ): الناشر: دار ومكتبة الهلال- بيروت: عام النشر: 1988 م: عدد الأجزاء: 1
- معجم الالقاب في التاريخ العربي والاسلامي: المؤلف:فؤاد صالح السيدات والسادة:: الناشر:دار العلم للملايين
- المزهر في علوم اللغة وأنواعها: المؤلف: عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ): المحقق: فؤاد عِلي منصور: الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت: الطبعة: الأولى، 1418هـ 1998م

Marfat.com

چار سو سے زائد جانثارانِ مصطفیٰ ﷺ کے امتیازی کارناموں کی مستند دستاویز

اصحابِ رسول ﷺ کے القاب

تعارف، خصوصیات، اجمالی سیرت، علمی، عملی،
حربی اور نسبتِ رسول ﷺ کے عکاس خطابات

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ

اور ایک دوسرے کے نام نہ دھرو (الحجرات ۱۱)

تحقیق و ترتیب
مولانا محمد اسلم زاہد

Marfat.com